اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

ضیائے ازواجِ مطہرات

المعروف بہ

مؤمنوں کی مقدس مائیں

تصنیف

ابوالبرکات محمد افضل امجدی ضیائی حنفی حنبلی

متعلم دارالعلوم امجدیہ کراچی

اعظمی پبلشرز

Marfat.com

ضیائے ازواجِ مطہرات

المعروف بہ

مؤمنوں کی مقدس مائیں

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

98191

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	ضیائے ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ المعروف بہ مومنوں کی مقدّس مائیں
تصنیف	:	ابوالبرکات محمد افضل امجدی حنفنبلی
حسبِ فرمائش	:	سیّد غلام دستگیر گیلانی
کمپوزنگ بارثانی	:	محمد صابر اختر القادری
صفحات	:	585
سن اشاعت	:	صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء بموقع عرسِ اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان محدّثِ بریلوی رضی اللہ عنہ ودستارِ فضیلت دارالعلوم امجدیہ کراچی پاکستان
تعداد	:	۱۱۰۰
ناشر	:	اعظمی پبلیشرز، دارالعلوم صادق الاسلام 10/483 لیاقت آباد کراچی فون : 4923804
ہدیہ	:	
اسٹاکسٹ	:	مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔فون 021-4219324

Marfat.com

الاھداء

اس مختصر سی بے ربط کتاب کو اپنے شیخ طریقت حضور سیّدی وسندی محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی قادری (انڈیا) اور شیخ شریعت حضور سیّدی قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد اسماعیل رضوی امجدی دامت برکاتہم القدسیہ کی بارگاہ میں تحفۃً پیش کیا جاتا ہے۔

شاہاں را چہ عجب گر بنوازند گدا را

اظہارِ تشکر

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پاکیزہ ازواج کے ذکرِ خیر پر مشتمل کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے مشرّف فرمایا۔ راقم الحروف اپنے ان تمام ساتھیوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اس کی کسی بھی حوالہ سے معاونت کی بالخصوص حضرت گرامیٔ القدر محمد ذوالقرنین وجناب مولانا محمد عباس قادری (دورۂ حدیث شریف دارالعلوم امجدیہ) کہ ان دونوں حضرات نے کتابِ ہذا کی پروف ریڈنگ بعض مقامات پر فرمائی نیز بہت ہی سعادت منداور سیادت وحرمت کے حامل سیّد محمد مسعود شاہ صاحب (متعلم دارالعلوم امجدیہ) وسیّد غلام دستگیر شاہ صاحب اور محمد محرّم علی صاحب (متعلم بادامی مسجد) نے پروف ریڈنگ کرنے میں جانفشانی سے کام کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مذکورہ تمام حضرات کو دین ودنیا کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	اجازت نامہ از فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفٰی اعظمی دامت برکاتھم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)	29
۲	کلماتِ خیر شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مفتی محمد اسماعیل رضوی ضیائی مدّ ظلہ العالی (شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی)	30
۳	تقریظ جلیل پیرِ طریقت رہبرِ شریعت علاّمہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب دامت برکاتھم القدسیہ (امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان)	32
۴	طیب التقریظ جگر پارہ و جانشینِ محدّثِ کبیر مفتی عطاء المصطفٰی اعظمی امجدی صاحب زید مجدہ الکریم (دار العلوم امجدیہ کراچی)	37
۵	تقریظ جمیل خلیفۂ حضور مفتی اختر رضا خان ازہری زید مجدہ الکریم حضرت العلاّم جمال مصطفٰی صاحب اعظمی شہزادۂ محدّث کبیر (جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا)	39
۶	تقریظ مبارک درویشِ ملّت حضرت علامہ محمد یونس امجدی صاحب (تلمیذ علامہ ازہری صاحب علیہ الرحمہ شیخ الحدیث	

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	دارالعلوم امجدیہ) امام وخطیب جامع مسجد اہلسنت و جماعت بگُری (بلّھے شاہ دی نگری)	41
۷	تقریظ لطیف شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء مفتی عبداللطیف جلالی زید مجدہ الکریم (جامعہ نعیمیہ داتا دی نگری لاہور)	42
۸	تقریظ لطیف پیر طریقت رہبر شریعت صوفیٔ ملّت ابوتراب سیّد علی شاہ (محبت) القادری دامت برکاتھم العالیہ (دربار قادریہ عقب فلٹر پلانٹ اسٹیل مل کراچی)	43
۹	کلماتِ دعا حضرت علامہ مولانا محمد وسیم ضیائی صاحب (مہتمم مرکز العلوم الاسلامیہ بادامی مسجد کراچی)	46
۱۰	کلماتِ برکت فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفٰی اعظمی دامت برکاتھم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)	47
۱۱	پیش لفظ	48
	پہلا باب	
۱۲	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ	49
۱۳	فضائل امہات المؤمنین رضی اللّٰہ عنھنّ	52
۱۴	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کی فضیلت	52
۱۵	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ اہلِ بیت میں داخل ہیں	55

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶	فضائل اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا	69
۱۷	ایمان کو جلا بخشنے والی بحث	76
۱۸	حضرت مریم و فاطمہ و عائشہ و خدیجہ رضی اللّٰہ عنہنّ	81
۱۹	حضرت عائشہ صدّیقہ و فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہما	84
۲۰	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے گھر قرآن و سنّت کے مرکز ہیں۔	87
۲۱	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے چنا	88
۲۲	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کی تعداد	88
۲۳	قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ	94
۲۴	عربیہ غیر قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ	94
۲۵	غیر عربیّہ زوجہ مطہّرہ رضی اللّٰہ عنہا	94
۲۶	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا مہر	94
۲۷	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو اختیار دینا اور واقعۂ تحریم	95
۲۸	حدیث سے متعلقہ بعض مسائل	102
۲۹	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا نفقہ میں زیادتی کی درخواست کرنا شرعاً و اخلاقاً کوئی ناروا بات نہ تھی	115
۳۰	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں	119

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۱	ازواج مطہرات رضی اللہ عنہنّ کے ثواب میں زیادتی	127
۳۲	ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کے مابین عدل ومساوات	128
۳۳	کثرت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کی حکمتیں	133
	دوسرا باب	
۳۴	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	144
۳۵	سیّدہ کا نام ولقب	144
۳۶	سلسلۂ نسب	144
۳۷	ایمان لانے میں سب سے اول	146
۳۸	آپ صاحب مال وشرافت تھیں	147
۳۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل شادی	147
۴۰	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح	148
۴۱	بحیرا راہب کی پیشن گوئی	151
۴۲	سیّدہ کا حق مہر	153
۴۳	سیّدہ کا خطبۂ نکاح	153
۴۴	خطبۂ ابوطالب	153
۴۵	خطبہ ورقہ بن نوفل	154
۴۶	سیّدہ کے نکاح کے متعلق ایک غلط روایت	155
۴۷	ایمانِ ورقہ بن نوفل	155
۴۸	پہلی وحی اور سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینا	157

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی دارفانی سے رحلت	164
۵۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کی نمازِ جنازہ	165
۵۱	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کی اولاد	165
۵۲	حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک	166
۵۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا کے صاحبزادے	167
۵۴	۱۔حضرت قاسم بن رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	167
۵۵	۲۔حضرت عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	168
۵۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادیاں	169
۵۷	۱۔سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا بنتِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم	169
۵۸	۲۔سیّدہ رقیہ رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	173
۵۹	۳۔سیّدہ اُمِ کلثوم رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	176
۶۰	۴۔سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم	177
۶۱	سیّدہ خاتونِ جنت کا حضرت علی سے عقدِ نکاح	179
۶۲	فضائل خاتون جنت رضی اللّٰہ عنہا	181

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۳	سیّدہ کا وصال	188
۶۴	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں	189
۶۵	اعتراض نمبر ۱	190
۶۶	اعتراض نمبر ۲	191
۶۷	اعتراض نمبر ۳	191
۶۸	اعتراض نمبر ۴	192
۶۹	حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں چار ہونے پر کتب شیعہ کا اعتراف	193
۷۰	شیعہ حضرات	196
۷۱	انکارِ قرآن	199
۷۲	صحابہ کرام سے دشمنی	200
۷۳	مسلمانوں سے بغض وعداوت	201
۷۴	مسئلہ باغِ فدک	201
۷۵	مال غنیمت	201
۷۶	مال فئی	202
۷۷	فدک	203
۷۸	انبیاء کرام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے	204
۷۹	اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نواسے	213

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۰	نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	213
۸۱	نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ	214
۸۲	حضرت امام زین العابدین	219
۸۳	قصیدہ مدحیہ در شانِ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	221
۸۴	امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا وصال	231
۸۵	مزارِ امامِ زین العابدین رضی اللہ عنہ	231
۸۶	تعظیمِ سادات	231
۸۷	ضروری ہدایات	232
۸۸	لطیفہ	236
	تیسرا باب	
۸۹	تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	238
۹۰	نام و نسب	238
۹۱	نکاح اوّل	238
۹۲	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ کا خواب	239
۹۳	دوسرا خواب	239
۹۴	سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد نکاح	239

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۹۵	امام الانبیاء کی اقتداء میں نماز	240
۹۶	حضور کے فرمان پر عمل	240
۹۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج	241
۹۸	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ کا اپنی باری حضرت صدّیقہ کو دینا	241
۹۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی مرویات	242
۱۰۰	سیّدہ سودہ و عائشہ رضی اللہ عنہما کا ایک دوسرے کو حریرہ ملنا	243
۱۰۱	آیتِ حجاب	243
۱۰۲	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بکری	244
۱۰۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا وصال	245
۱۰۴	خویش و اقارب	246
۱۰۵	مالک بن زمعہ	246
۱۰۶	عبدالرحمٰن بن زمعہ	246
۱۰۷	عبد بن زمعہ	247
۱۰۸	قرظہ بن عمرو	247
	چوتھا باب	
۱۰۹	فضائلِ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	248
۱۱۰	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا	257
۱۱۱	بوقتِ نکاح و رخصتی سیّدہ رضی اللہ عنہا کی عمر	258
۱۱۲	واقعۂ نکاح	260

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۳	سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا دنیائے علم میں	263
۱۱۴	مرویاتِ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا	266
۱۱۵	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی سخاوت	269
۱۱۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا و حضرت بریرہ رضی اللّٰہ عنہا	272
۱۱۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے تلامذہ	277
۱۱۸	۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ	277
۱۱۹	۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ	278
۱۲۰	۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللّٰہ عنہ	280
۱۲۱	۴۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللّٰہ عنہ	282
۱۲۲	۵۔ عمرو بن عاص رضی اللّٰہ عنہ	284
۱۲۳	واقعۂ وصال	285
۱۲۴	۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما	286
۱۲۵	۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہما	287
۱۲۶	۸۔ حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رضی اللّٰہ عنہا	290
۱۲۷	۹۔ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ	290
۱۲۸	۱۰۔ عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ عنہا	291
۱۲۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے خویش و اقارب	291
۱۳۰	حضرت اسماء رضی اللّٰہ عنہا	291

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳۱	ذات النطاقتین کا لقب	291
۱۳۲	اِمِ کلثوم بنت ابی بکر الصدّیق رضی اللّٰہ عنہا	292
۱۳۳	حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدّیق رضی اللّٰہ عنہ	293
۱۳۴	اُمّ المؤمنین کی والدہ امّ رومان رضی اللّٰہ عنہا	294
۱۳۵	اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے والد حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ	294
۱۳۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا پر تہمت لگانے والے کا حکم	295
۱۳۷	واقعۂ افک	297
۱۳۸	تفصیلِ واقعہ	298
۱۳۹	فوائدِ حدیث	315
۱۴۰	ترجمۂ آیاتِ برأت	320
۱۴۱	سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی گڑیاں	325
۱۴۲	سیّدہ کی اعلیٰ درجہ کی شرم وحیا	326
۱۴۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا غزوۂ احد میں زخمیوں کو پانی پلانا	326
۱۴۴	اُمّ المؤمنین کا کولھوں پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرنا	327
۱۴۵	سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کا سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے ذریعہ اعتکاف کی اجازت مانگنا	328

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا قربانی کے جانوروں کے لئے ہار بٹنا	331
۱۴۷	سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا حضور کو خوشبو لگانا	331
۱۴۸	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فقر پر رونا	333
۱۴۹	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور عقیدۂ نور	333
۱۵۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور حجۃ الوداع	334
۱۵۱	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور حدیث تفکر	339
۱۵۲	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور حرمتِ مزامیر	340
۱۵۳	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عورتوں کی امامت فرمانا	342
۱۵۴	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور عورت کا سنگھار	345
۱۵۵	امّ المؤمنین کی بارگاہ میں زید بن ارقم کا معذرت کرنا	345
۱۵۶	حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معراجِ جسمانی اور امّ المؤمنین	346
۱۵۷	امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کو گوہ کھانے سے نہی	348
۱۵۸	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور ٹڈی کی حلّت	348
۱۵۹	معنی آیت لمس میں حدیثِ امّ المؤمنین سے احناف کا استدلال	350

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۰	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور عقدِ رہن کا جواز	351
۱۶۱	امّ المؤمنین کا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے بچوں کے بارے میں سوال	352
۱۶۲	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی روایت مردوں کو برا مت کہو	354
۱۶۳	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا میت کو کنگھی کرنے سے منع فرمانا	355
۱۶۴	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور شانِ نزول آیت تقدم	355
۱۶۵	امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں توبہ ورجوع کرنا	356
۱۶۶	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت	358
۱۶۷	امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کی روایتِ عذابِ قبر	359
۱۶۸	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی روایتِ جادو	362
۱۶۹	اُمّ المؤمنین اور ایک جادوگر عورت	364
۱۷۰	جادو کا علاج	365
۱۷۱	حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی امّ المؤمنین کو وصیّت	366
۱۷۲	اُمّ المؤمنین اور واقعۂ وصال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم	366

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۷۳	حجرۂ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا	369
۱۷۴	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے دروازے	369
۱۷۵	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا میں تین چاند	369
۱۷۶	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور مدفنِ صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ	370
۱۷۷	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور مدفنِ فاروق اعظم رضی اللّٰہ عنہ	370
۱۷۸	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور حضرت امام حسن رضی اللّٰہ عنہ	371
۱۷۹	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور مدفنِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	371
۱۸۰	حجرۂ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی رفعت	372
۱۸۱	حجرۂ مقدسہ میں مزارات کی ترتیب	373
۱۸۲	گنبدِ خضراء	374
۱۸۳	ریاض الجنۃ	375
۱۸۴	حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرشتوں کی جھرمٹ میں	376
۱۸۵	ستون عائشہ رضی اللّٰہ عنہا	377
۱۸۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور جنگ جمل	377
۱۸۷	اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال	380
۱۸۸	امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی وصیت	381
۱۸۹	انوکھا خواب	381

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	پانچواں باب	
۱۹۰	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا	383
۱۹۱	والد کی جانب سے سلسلۂ نسب	383
۱۹۲	والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب	383
۱۹۳	عقدِ نکاح	383
۱۹۴	فضائل ومناقب	385
۱۹۵	روایاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا	388
۱۹۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کی چند ایک مرویات	388
۱۹۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ کا وصال	389
۱۹۸	اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کے خویش واقارب	389
۱۹۹	امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہ سیّدہ کے والد	389
۲۰۰	کراماتِ حضرتِ عمر رضی اللّٰہ عنہ	391
۲۰۱	ایک عبرت ناک واقعہ	393
۲۰۲	حضرت زینب بنت مظعون اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کی والدہ	394
۲۰۳	عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہما اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے برادر مکرّم	395
۲۰۴	حضرت عاصم بن عمر بن خطاب عدوی اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر	396

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۰۵	عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر کے اخیافی بھائی	397
	چھٹا باب	
۲۰۶	تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللّٰہ عنہا	398
۲۰۷	سیّدہ کا سلسلۂ نسب	398
۲۰۸	عقدِ نکاح	398
۲۰۹	عبداللہ بن جحش رضی اللّٰہ عنہ	399
	ساتواں باب	
۲۱۰	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا	402
۲۱۱	ہجرتِ حبشہ	402
۲۱۲	واقعۂ ہجرتِ مدینہ	403
۲۱۳	سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کا حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے نکاح	405
۲۱۴	اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کا حلیہ مبارکہ	408
۲۱۵	اُمّ سلمہ و روایت حدیث	409
۲۱۶	مرویاتِ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا	410
۲۱۷	سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال	412
۲۱۸	حضرت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ	413
۲۱۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ کے خویش و اقارب	413

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲۰	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	414
۲۲۱	حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سیّدہ کے رضاعی بیٹے	415
۲۲۲	صلح حدیبیہ کے موقع پر سیّدہ کی اصابت رائے	415
۲۲۳	اُمّ المؤمنین اور حجۃ الوداع	420
۲۲۴	امّ المؤمنین سیّدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی تسکین	420
۲۲۵	اُمّ المؤمنین سیّدہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا اور غزوۂ خندق	421
۲۲۶	اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو حکم پردہ	422
۲۲۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور زیارت موئے مبارک	423
۲۲۸	اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور بشارت حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	425
	آٹھواں باب	
۲۲۹	تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	432
۲۳۰	سیّدہ کا حضرت زید بن حارثہ سے نکاح	432
۲۳۱	سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقدِ نکاح	435
۲۳۲	دعوت ولیمہ	438
۲۳۳	آیتِ حجاب	440
۲۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پابندی	441
۲۳۵	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی فیاضی	444

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۶	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب کی پرہیز گاری پر سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی گواہی	446
۲۳۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کے فضائل ومناقب	447
۲۳۸	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا	448
۲۳۹	سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کی چند روایات	448
۲۴۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کا وصال	449
۲۴۱	امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا کی وصیت	450
۲۴۲	ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا سیّدہ کے بارے عقیدہ	450
۲۴۳	خویش واقارب	451
۲۴۴	اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کے بھتیجے محمد بن جحش	452
۲۴۵	حضرت زید بن حارثہ رضی اللّٰہ عنہ	452
	نواں باب	
۲۴۶	تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللّٰہ عنہا	458
۲۴۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کا خواب	458
۲۴۸	غزوۂ بنی مصطلق	458
۲۴۹	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی زوجیت میں	460
۲۵۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا کے والد کا قبول اسلام	461
۲۵۱	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا کی عبادت گزاری	462

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۵۲	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا	463
۲۵۳	چند ایک مرویات	463
۲۵۴	سیّدہ کا وصال	464
۲۵۵	اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کے خویش و اقارب	464
۲۵۶	عمرو بن الحارث	464
۲۵۷	عبداللہ بن الحارث	464
۲۵۸	عمرہ بنت الحارث	465
	دسواں باب	
۲۵۹	تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ ام حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا	466
۲۶۰	سیّدہ کا خواب	466
۲۶۱	سیّدہ کا خواب و نکاح	466
۲۶۲	سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حبالۂ عقد میں	467
۲۶۳	خطبۂ (اولیٰ) نکاح	468
۲۶۴	خطبۂ ثانی	468
۲۶۵	خطبۂ نکاح قرأہ النجاشی	469
۲۶۶	دیگر روایات	469
۲۶۷	ترجمہ روایت اولیٰ	469
۲۶۸	ترجمۂ روایت ثانیہ	470
۲۶۹	خطبۂ نکاح قرءہ خالد بن سعید	470

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۷۰	سیّدہ کی حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے محبت اور والد پر شدّت	472
۲۷۱	پابندیٔ حکمِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم	472
۲۷۲	آپ کی خیر خواہی	473
۲۷۳	مرویاتِ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا	474
۲۷۴	چند ایک روایات	474
۲۷۵	وصال	475
۲۷۶	خویش و اقارب	476
۲۷۷	حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللّٰہ عنہ	476
۲۷۸	حضرت ہندہ والدۂ امِ حبیبہ	477
۲۷۹	یزید بن ابوسفیان	478
۲۸۰	حضرت معاویہ بن ابوسفیان	478
۲۸۱	تنبیہ	481
۲۸۲	حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کی وصیّت	484
	گیارہواں باب	
۲۸۳	تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا	485
۲۸۴	سلام بن مشکم کے نکاح میں	485
۲۸۵	سیّدہ کا خواب	485
۲۸۶	حسن و جمال کی پیکر	486

98191

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۷	اعزازِ صفیہ رضی اللہ عنہا	486
۲۸۸	سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا رشک	487
۲۸۹	سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں	487
۲۹۰	اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ولیمہ	488
۲۹۱	سیّدہ کا حضور کی معیت میں حج	490
۲۹۲	سیّدہ صفیہ کی بردباری	490
۲۹۳	سیّدہ صفیہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی	491
۲۹۴	حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدہ سے محبت	492
۲۹۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ کی دلجوئی فرمانا	496
۲۹۶	سیّدہ کا علم و فضل	496
۲۹۷	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا	497
۲۹۸	چند ایک روایتیں	497
۲۹۹	سیّدہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کھانا بھیجنا	498
۳۰۰	اُمّ المؤمنین سیّدہ رضی اللہ عنہا کا وصال	498
۳۰۱	امّ المؤمنین سیّدہ صفیّہ رضی اللہ عنہا کی وصیت	499
	بارہواں باب	
۳۰۲	تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	500
۳۰۳	سیّدہ میمونہ کی چار سگی بہنیں	501
۳۰۴	۱۔ام الفضل رضی اللہ عنہا	501

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۰۵	۲۔لبابتہ الصغریٰ	501
۳۰۶	۳۔عصما بنت حارث	501
۳۰۷	۴۔عزہ بنت حارث	501
۳۰۸	سیّدہ کی ماں شریک بہنیں	501
۳۰۹	۱۔اسماء بنت عمیس	501
۳۱۰	۲۔سلمٰی بنت عمیس	502
۳۱۱	۳۔سلامہ بنت عمیس	502
۳۱۲	۴۔زینب بنت خزیمہ	502
۳۱۳	سیّدہ کا پہلا نکاح	502
۳۱۴	سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا عقد نبوی میں	503
۳۱۵	سیّدہ کا اپنے آپ کو حضور پر نثار کرنا	505
۳۱۶	مومنہ بہنیں	507
۳۱۷	اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا قرضہ	507
۳۱۸	سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اور ایک عورت کی منت	507
۳۱۹	سیّدہ اور تبلیغِ سنت	508
۳۲۰	مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا	509
۳۲۱	چند ایک مرویات	509
۳۲۲	امّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اخبارِ غیب	510

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۲۳	اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال	510
۳۲۴	خویش واقارب	511
۳۲۵	حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما	511
۳۲۶	عبداللہ بن شداد بن الھاد اللیثی	511
۳۲۷	یزید بن الاصم	512
۳۲۸	فضل بن العباس	512
۳۲۹	سیّدہ کے غلام	513
۳۳۰	۱۔ عطا بن یسار	513
۳۳۱	۲۔ سلیمان بن یسار	513
۳۳۲	۳۔ سلیمان ابن مولی میمونہ	513
۳۳۳	مزارات ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ	513
۳۳۴	تنبیہ	514
	تیرہواں باب	
۳۳۵	۱۔ تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللّٰہ عنہا	515
۳۳۶	مضمونِ خط	515
۳۳۷	تحائف	516
۳۳۸	حضرت ماریہ کا قبولِ اسلام	516
۳۳۹	حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا سیّدہ کو اپنے لیے مختص فرمانا	517
۳۴۰	دیگر روایات	517

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۴۱	سیّدہ ماریہ رضی اللّٰہ عنہا کی رہائش	518
۳۴۲	سیّدہ کا وصال	518
۳۴۳	مسجد مشربہ ام ابراہیم	519
۳۴۴	خویش اقارب	519
۳۴۵	حضرت ابراہیم بن رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم	519
۳۴۶	صاحبزادۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سیّدنا ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کا مزار شریف	523
۳۴۷	حضرت سیرین ہمشیرہ سیّدہ ماریہ	523
۳۴۸	عبدالرحمٰن بن حسّان	524
۳۴۹	۲۔تذکرۂ حضرت ریحانہ رضی اللّٰہ عنہا بنت شمعون بن زید	525
۳۵۰	۳۔حضرت نفیسہ رضی اللّٰہ عنہا	525
۳۵۱	۴۔جمیلہ	525
	چودھواں باب	
۳۵۲	وہ عورتیں جو حرمِ نبی سے مشرّف نہ ہو سکیں	526
۳۵۳	۱۔کلابیہ	526
۳۵۴	۲۔اسماء کندیہ	526
۳۵۵	۳۔لیلیٰ بنت خطیم	527
۳۵۶	۴۔سنا بنت اسماء	528
۳۵۷	۵۔مرو بن عوف بن سعد قبیلہ کی عورت	529

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۵۸	۶۔امامہ بنتِ حمزہ رضی اللہ عنہما	529
۳۵۹	۷۔عزہ بنت ابوسفیان	530
۳۶۰	۱۔امّ شریک بنت جابر الغفاریہ	530
۳۶۱	۲۔قتیلہ بنت قیس	531
۳۶۲	۳۔عالیہ بنت ظبیان	531
۳۶۳	۴۔خولہ بنت ہذیل	532
۳۶۴	۵۔شراف اخت دحیہ بن خلیفۃ	532
۳۶۵	حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا	532
۳۶۶	وہ عورتیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر پیش کیا	533
۳۶۷	۱۔حضرت خولہ بنت حکیم	533
۳۶۸	۲۔فاطمہ بنت شریح	536
۳۶۹	۳۔امّ شریک	536
	پندرہواں باب	
۳۷۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اخروی ازواج	538
۳۷۱	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا	538
۳۷۲	فرعون کا خواب	540
۳۷۳	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش	541
۳۷۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریائے نیل میں بہنا	542

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۷۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر پہنچنا	543
۳۷۶	آل فرعون کا بچہ کو اٹھا لینا	547
۳۷۷	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا قبولِ ایمان	548
۳۷۸	لطیفہ	548
۳۷۹	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ	549
۳۸۰	حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا وصال	551
۳۸۱	حضرت مریم رضی اللہ عنہا	553
۳۸۲	حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی ولادت	554
۳۸۳	حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کے فضائل	561
۳۸۴	سیّدہ کی پہلی صفت (اصطفاء)	562
۳۸۵	سیّدہ کی دوسری صفت (تطہیر)	562
۳۸۶	سیّدہ کی تیسری صفت (اصطفاء علی نساء العلمین)	563
۳۸۷	سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا اور حضرت جبرئیل امین علیہ السلام	563
۳۸۸	سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کا وصال	575
۳۸۹	مآخذ و مراجع	576

Marfat.com

اجازت نامہ

از فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتھم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ

وآلہ وصحبہ نجوم الھدیٰ

اما بعد

فانی علی برکۃ اللہ وعلی برکۃ رسولہ الاجل اجزت الاخ فی الدین المولوی محمد افضل العلوم السنیۃ باسرھا لاسیما علم الحدیث والتفسیر والفقہ تعلما وتعلیما واخذا لفقہ وان یقرأ کتب الاوراد واحزاب المشائخ الکرام کما اجازنی شیوخی الکرام رحمھم اللہ تعالیٰ وادعو لہ البرکۃ فی الدارین واوصیہ بالاستمساک باھل السنۃ والجماعۃ وتقوی اللہ فی السر والعلن وان لا ینسانی من خالص دعائہ واللہ الموفق ومنہ الرشاد وھو حسبی والصلوٰۃ علی حبیبہ الکریم وآلہ وصحبہ

کتبہ احقر العباد

۱۲/۱۱/۱۴۲۵ھ

Marfat.com

کلماتِ خیر

شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء مفتی محمد اسماعیل رضوی ضیائی

مدّ ظلہ العالی (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی)

ابوالبرکات حضرت مولانا محمد افضل سلمہ نے ایک کتاب تالیف فرمائی ہے اوراس کا نام ''ضیائے ازواجِ مطہّرات'' رکھا ہے اوراس کتاب میں ازواجِ مطہّرات کا ذکر فرمایا اوراسی طرح کنیزاؤں کا ذکر بھی فرمایا ہے ان میں سے تقریباً ہر ایک کے حالاتِ مبارکہ خود ان کی زبانی میں نے سنے ہیں مولانا موصوف نے اس کی تالیف میں تقریباً ٦ ماہ لگائے ہیں موصوف کی مصروفیات میرے سامنے ہیں صبح دارالعلوم امجدیہ میں دورۂ حدیث کا کورس کررہے ہیں اور بعد مغرب بادامی مسجد میں پڑھانے کے لئے جاتے ہیں یعنی خود پڑھتے بھی ہیں اور پڑھاتے بھی ہیں میں ان کے اس شوق کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ آج کا طالب علم صرف پڑھنے کے علاوہ کچھ کام نہ کرے تو بھی وہ پڑھنے میں محنت نہیں کرتا لیکن موصوف کو دیکھ رہا ہوں کہ پڑھنے میں بھی کوئی کوتاہی نہیں کرتے اور پڑھانے میں بھی لیکن اس کے باوجود وقت نکال کر 75/70 (یا کم وبیش) کتب کے حوالہ جات کے ساتھ اتنی بڑی کتاب جس کے کم وبیش 300 ؎ صفحات ہیں لکھ ڈالی یہ ان کے انتہائی شوق اوردینی لگاؤ کی علامت ہے کتاب میں ہر بات کا حوالہ موجود ہے مضمون نہایت شائستہ اورسلیس زبان میں بیان کیا گیا ہے قاری اس کو پڑھنے سے اکتاتا نہیں۔ میری دعا ہے کہ ان کی کتاب سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو استفادہ کرنے کی توفیق وشوق عطا کرے خاص کر (یہ کتاب) عورتوں کے لئے بہت مفید ہے جب مسلمانوں کی عورتیں اُمّہات المؤمنین اورصحابیات کے

؎ مسودّہ کے

Marfat.com

حالات پڑھیں گی تو وہ پھر اپنی اور دوسرے مسلمات کو اپنی زندگی اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں گی۔ موصوف کی اس کتاب کو اللہ تعالیٰ مقبولِ عام وخاص بنائے اور ان کے لئے ثمرۂ نجات بنائے آمین۔

فقط محمد اسماعیل غفرلہ خادم الحدیث

دارالعلوم امجدیہ کراچی ۲۹ جولائی ۲۰۰۶ء

Marfat.com

تقریظ جلیل

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت علاّمہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب

دامت برکاتھم القدسیہ (امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان)

اس فقیر نے فاضل جوان عزیز محترم محمد افضل قادری سلمہ کی تصنیف "ضیاء ازواج مطہرات" کو کہیں کہیں سے دیکھا میں اپنی مصروفیات کی بناء پر بالاستیعاب تو اسے نہیں پڑھ سکا لیکن جہاں جہاں سے بھی اسے دیکھا خوب پایا۔ مولانا نے بڑی محنت سے امّہات المؤمنین رضی اللّٰہ عنھنّ کے حالات کو جمع فرمایا ہے ان کی محنت کا اندازہ ماخذ و مراجع کتب کی فہرست سے لگایا جاسکتا ہے جو تقریباً 70 ہیں، نیز امّہات المؤمنین کی شان میں زبان دراز کرنے والوں کا تعاقب کر کے ان کے اعتراضات کے مسکت جوابات بھی دیئے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات جو امّہات المؤمنین ہیں کی تعداد گیارہ ہے، وہ کیا حالات تھے کہ جن کی بناء پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے متعدد نکاح فرمائے، اس کا ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔

واضح ہو کہ حضرات انبیاء کرام اور ایک عام آدمی و امّتی میں بے انتہا فرق ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کے خلیفہ اور زمین پر اس کے نائب ہوتے ہیں، نبوّت و رسالت کی بھاری ذمّہ داری ان کے کاندھوں پر ہوتی ہے ان کی ذمّہ داریاں ایک امّتی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوتی ہیں اور ایک عام آدمی کی نسبت انہیں کئی اضافی کام کرنے پڑتے ہیں، مثال کے طور پر ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں جب کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر چھ نمازیں یعنی تہجد بھی آپ پر فرض تھی۔ ایک غریب و ضرورت مند شخص زکوٰۃ اور صدقہ لے سکتا ہے لیکن حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور ان کی آل

Marfat.com

اولاد کے لئے صدقہ لینا حرام ہے۔اسی طرح ہمارے مرنے کے بعد ہماری میراث ہمارے ورثاء میں تقسیم ہوتی ہے، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم اورانبیاء کرام کی میراث تقسیم نہیں ہوتی، ہم میں سے کسی شخص کا انتقال ہوجائے تو اس کی بیوہ عدّت گذارنے کے بعد دوسرا نکاح کرسکتی ہے،لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال کے بعد کسی اور سے نکاح حرام تھا نیز شیخ محقّق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں بعض اصحاب السیر کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو تیس سے چالیس مردوں کے برابر قوت ودیعت کی گئی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے پہلا نکاح ۲۵ برس کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ برس تھی اور وہ ایک بیوہ خاتون تھیں نکاح کے پچیس سال کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا۔ان کے انتقال کے بعد بچیوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ تھا،تب نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے واقعات کا اگر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدّیقہ سے نکاح کرنا یہ حضور کا ہی نہیں بلکہ کارِ نبوّت میں معاونت کے لئے یہ قدرت کا انتخاب تھا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے خواب میں تم دو دفعہ دکھائی گئیں اور کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔

واضح ہو کہ دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا بھی منشاء الٰہی تھی چنانچہ سورۂ صف میں ارشاد ہوا "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے"(سورۂ صف نمبر ۹)

Marfat.com

اس غلبہ کے حصول کے لئے حضور کو ان کفّار و مشرکین سے نبرد آزما ہونا تھا لیکن حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم چونکہ ایک مصلح تھے اس لئے آپ نے عربوں کی معاشرت اور ان کی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی اور جہاں ناگزیر تھا وہاں ان سے جنگ بھی کی، جب کفّار و مشرکین سے باقاعدہ برسرِ پیکار ہوئے تو بہت سے مسلمان صحابہ شہید ہوئے، بہت سی مسلمان خواتین بیوہ ہوئیں اور خاصی تعداد میں بچے یتیم ہوئے، ان یتیم بچوں اور بیواؤں کو سہارا دینے کے لئے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ارشاد پر ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی صحابہ نے بیواؤں سے نکاح کئے اور ان کے بچوں کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ انہیں حالات میں حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بھی نکاح فرمائے اور کئی یتیم بچوں کو اپنے سایۂ شفقت و رحمت میں لے لیا۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا سے نکاح فرمایا ان کے شوہر جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ اس کے بعد حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللّٰہ عنہا سے نکاح فرمایا جن کے شوہر حضرت عبیدہ بن حارث جنگِ بدر میں شہید ہو گئے تھے اس کے بعد انہوں نے حضرتِ عبداللہ بن جحش سے نکاح کیا جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔

جنگ احد کے شہداء میں حضرت ابو سلمہ بھی تھے جو زخمی ہونے کے بعد کچھ عرصے کے بعد وصال فرما گئے، ان کے چار بچّے تھے ان کی بیوہ حضرت امّ سلمہ جو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور جنہوں نے ہجرت کے دوران کافی تکلیفیں اٹھائیں ان سے نکاح فرمایا۔

جب کسی معاشرے میں غلط رسم و رواج جڑ پکڑ جائیں اور وہ ان کی معاشرتی اقدار کا حصہ بن جائیں تو ایسے معاشرے کی اصلاح صرف زبانی احکامات سے ممکن نہیں رہتی جب تک کہ کوئی بڑی شخصیت اس کے خلاف عملی اقدام نہ کرے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان غلط

Marfat.com

رسم ورواج کی بیخ کنی کے لئے عملی اقدام کئے۔عرب میں منہ بولے بیٹے کی بیوہ یا مطلّقہ سے نکاح کرنا سخت برا سمجھا جاتا تھا۔رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس غلط رسم کو عملاً توڑتے ہوئے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید کی مطلّقہ حضرتِ زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور قرآن نے بھی اسے بیان فرمایا چنانچہ سورہ احزاب میں ہے:" پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں"(سورۂ احزاب آیت 37 پارہ 22)

عرب کی مخصوص معاشرت میں ایک بات یہ تھی کہ وہ رشتوں کا بڑا احترام کرتے تھے۔داماد کا رشتہ ان کے ہاں مختلف برادریوں اور قبائل کے مابین محبت کا ذریعہ اور مانع جنگ وجدل سمجھا جاتا تھا ان حالات میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان قبائل کو قریب لانے کے لئے مختلف قبائل میں نکاح فرمائے۔

۵ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جنگ کے بعد گرفتار کی گئیں قبیلۂ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی حضرتِ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۶ھ میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جو اس وقت ایمان نہ لائے تھے اور مسلمانوں کے سخت مخالف تھے) کی بیٹی حضرت امِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۷ھ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جو ایک یہودی سردار کی بیٹی تھیں اور خیبر کے اسیران جنگ میں شامل تھیں۔

ساتویں ہجری میں ہی حضور کی چچی حضرت امّ الفضل کی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کی سفارش پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نکاح فرمایا۔

یہ وہ حالات تھے جن کی بناء پر حضور علیہ السلام نے متعدد نکاح فرمائے جن کی وجہ سے وہ

Marfat.com

دوررس نتائج برآمد ہوئے جن سے کتب سیر وتاریخ بھری ہوئی ہیں اور جن کی وجہ سے اسلام پھلا پھولا اور وہ ثمرات مرتب ہوئے جسے آج دنیا دیکھ رہی ہے۔

قرآن مجید نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات کو وازواجه امّهاتهم کہہ کر امّہات المؤمنین فرمایا اور ان کی عظمت کو یوں بیان کیا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء یعنی "اے نبی کی بیبیوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں"۔ یوں تو امّہات المؤمنین رضی اللہ عنھنّ کے حالات زندگی سیرت کی کتب میں مل جاتے ہیں لیکن اس قدر تفصیل کے ساتھ کسی ایک کتاب میں موجود نہیں لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ کولانا موصوف نے ان کے حالات و واقعات کو ایک جگہ جمع کر کے ایک ضرورت کو پورا کیا ہے۔

مولانا موصوف نے ابھی اسی سال دارالعلوم امجدیہ سے دورۂ حدیث کیا ہے نہایت ہی لائق اور فائق طلباء میں سے تھے اور تحصیل علم کے ساتھ ساتھ تدریس بھی کرتے تھے اور اس وقت بھی تدریس کر رہے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مولانا موصوف نے تدریس کے ساتھ تحریر کے میدان میں بھی قدم رکھا ہے میری دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا موصوف کو ترقی عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرما کر نافع ہر خاص وعام بنائے۔ آمین بجاه النبی الکریم علیه و علی اله افضل الصلوة و التسلیم

فقیر سیّد شاہ تراب الحق قادری

Marfat.com

طیب التقریظ

جگر پارہ و جانشینِ محدّثِ کبیر مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی امجدی صاحب

زید مجدہ الکریم (دارالعلوم امجدیہ کراچی)

الحمد للّٰہ الذی ھدانا طریق الصواب والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خیرِ من نطق بالصواب والفاصل من الخطاب وعلی آلہ الاطھار و اصحابہ الاخیار و ازواجہ الطّاھرات و تابعیہ الابرار.

احقر العباد غفر لہ المولی القدیر نے یہ رسالۂ مبارکہ الموسوم **بضیائے ازواج مطھّرات** تصنیفِ لطیف اخی فی اللّٰہ مولانا ابوالبرکات محمد افضل قادری ضیائی امجدی رزقہ اللّٰہ تعالیٰ فی الدارین الحسنیٰ چیدہ چیدہ مقام سے مطالعہ کیا الحمد للّٰہ مولانا موصوف نے نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ کئی مستند و متداول کتابوں سے امّہات المؤمنین وغیرہا کے موضوع پر نہایت مفصّل و محقّق رسالہ تصنیف کیا ہے اگر یہ کہا جائے کہ اس موضوع کا انسائیکلوپیڈیا ہے تو حق و صحیح ہوگا۔ فی زمانہ ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے کہ عوام بھائیوں کو سلیس اردو میں اپنے اکابرین اور خصوصاً اہلِ بیت اطہار علیھم الرضوان کے متعلق خاصی معلومات ہونی چاہئے تا کہ معلوم ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور ان کا کیا مرتبہ ہے نیز یہ کہ سرکارِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلم کا ارشادِ گرامی ہے و انا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللّٰہ وھو حبل اللّٰہ من اتبعہ کان علی الھدیٰ و من ترکہ کان علی الضلالۃ و اھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی میں تمہارے درمیان دو بھاری اور اہم چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں سے ایک قرآنِ مقدّس ہے جو

Marfat.com

اللہ کی رسّی ہے جواس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو چھوڑے گا گُمراہ ہوگا اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں۔اور خود اللہ ربّ العزت جلّ مجدہ نے انکی طہارت کی گواہی قرآن مجید میں بیان فرمائی۔

اس رسالے کے مصنّف جواں سال مولانا محمد افضل قادری امجدی ضیائی ابھی عنفوانِ شباب کی منزل سے گزر رہے ہیں لیکن علمی قابلیت قابلِ قدر ہے تحقیق وجستجو اور تصنیف وتالیف اور تدریس کا شوق ولگن ایک تابناک مستقبل کا پتہ دیتی ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو اور خوب سے خوب تر بنائے اور مزید تحقیق وتالیف کی توفیقِ رفیق سے نوازے اور اس رسالہ کو قبولیتِ عامّہ عطا فرمائے آمین بجاہ سیدالمرسلین.

عطاء المصطفیٰ اعظمی

۲۵ ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

۱۷ دسمبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار

Marfat.com

تقریظ جمیل

خلیفہ حضور مفتی اختر رضا خان ازہری زید مجدہ الکریم

حضرت العلّام جمال مصطفیٰ صاحب اعظمی شہزادۂ محدّث کبیر

(جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا)

زیرِ نظر ''مقالہ'' ''ضیائے ازواجِ مطہّرات'' بہت جامع و مستند حوالہ جات سے مزیّن ہے یقیناً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و سلم کی نسبتِ مبارکہ کی وجہ سے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا بہت ہی بلند مرتبہ ہے اُن کی شانِ اقدس میں قرآنِ مقدس کی بہت سی آیاتِ بینات نازل ہوئیں جن پر ان کی عظمتوں کا تذکرہ اور ان کی رفعتِ شان کا بیان ہے

چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ.....

ینساء النبی لستن کاحد من النساآ ان اتقیتنo (احزاب)

اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو۔

دوسری آیت میں یہ ارشاد ہے

وازواجہ امھتھم (احزاب)

اور اس (نبی) کی بیویاں ان (مؤمنین) کی مائیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مقدس ازواجِ مطہّرات رضوان اللہ علیھنّ کی تعظیم و توقیر ایسی ہی واجب و لازم ہے جیسے حقیقی ماں کی، چنانچہ حضرت علامہ زرقانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں ''یہ سب کی سب امت کی مائیں ہیں'' اور ہر امتی کے لئے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم و واجب الاحترام ہیں'' (زرقانی ج ۳ ص ۲۱۶)

Marfat.com

عزیز موصوف مولانا محمد افضل امجدی (جو دار العلوم امجدیہ کراچی کے درجۂ فضیلت میں زیر تعلیم ہیں) نے بڑی محنت و جانفشانی سے اس رسالۂ مبارکہ کے لکھنے میں احادیث و اقوالِ محدثین وعلماء وصلحاء کے وہ مستند و مبرہن دلائل ذکر کئے ہیں جس سے متعصب، تنگ نظر و مخالفین بھی مجالِ دم زدن ہیں۔ مولیٰ عزوجل عزیز اسعد مولانا محمد افضل امجدی کو جمیع علمائے دین و حضور مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت و حضور صدر الشریعہ علیہم الرحمۃ والرضوان کے علمی فیوض سے مالا مال فرمائے (آمین) اور مزید اشاعتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ

جمال مصطفیٰ قادری عفی عنہ
خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
۷ مارچ ۲۰۰۶ بروز سہ شنبہ

Marfat.com

تقریظ مبارک

درویشِ ملّت حضرت علامہ محمد یونس امجدی صاحب

(تلمیذ علامہ ازہری صاحب علیہ الرحمہ شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ)

امام وخطیب جامع مسجد اہلسنت و جماعت بگُری (بلّھے شاہ دی نگری)

فاضل نوجوان مولانا محمد افضل قادری زید مجدہ کی کتاب موسوم مومنوں کی (مقدس) مائیں چند مقامات سے پڑھی پتہ چلا مولانا نے بڑی محنت اور کوشش سے کام کیا ہے آیات کا ترجمہ اور تفسیر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اور جناب صدر الافاضل رحمة الله عليهما بيان کر کے انکے مسلک کو اجاگر کیا۔ تحریر میں مولانا نے بڑی دیانتداری سے کام لیا ہے جس کتاب سے مواد لیا اس کا فوراً حوالہ دے دیا جس سے مولانا کے وسیع مطالعہ کا ثبوت ملتا ہے عربی عبارات کا عام فہم اردو ترجمہ کر کے معاشرہ کے ہر طبقہ کے لئے مضامین کا سمجھنا آسان بنا دیا۔ مولانا نے تحریر کے میدان میں قدم رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو مشکور فرمائے بحرمة سيد المرسلين رحمة للعلمين صلى الله تعالى عليه واله صحبه اجمعين.

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کے علم و عمل و خلوص میں برکت عطا فرمائے آمین ثم امین.

ناچیز محمد یونس امجدی

۱۰ شوال ۱۴۲۷ھ مطابق ۴ نومبر ۲۰۰۶ء

Marfat.com

تقریظ لطیف

شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء مفتی

عبداللطیف جلالی زید مجدہ الکریم (جامعہ نعیمیہ داتا دی نگری لاہور)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نسبت اگرچہ امر معنوی ہے مگر عجب شئی ہے اس سے وہ کمال نصیب ہوتا ہے جو عبادت و ریاضت سے نہیں ہوسکتا و کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید الآیۃ جن خواتین نفوسِ مبارکہ کو زوجیتِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات نورِ مجسّم رحمتِ دوعالم صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و ازواجہ و سلم نصیب ہوئی ان کو وہ کمال حاصل ہوا کہ رب تعالی جلّ جلالہ نے ان کے بارے میں ارشاد گرامی فرمایا ینساء النبی لستن کاحد من النساء الآیۃ. کتابِ مستطاب جس میں ازواجِ نبی محترم رسولِ محتشم صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و ازواجہ و سلم کی سیرتِ مبارک کا بیانِ ذیشان ہے نہایت مبارک ہے فاضلِ جلیل محبی فی اللّٰہ مد ظلہ نے اس دورِ پرفتن میں کتاب کو لکھ کر اہم فریضہ ادا فرمایا ہے فقیر نے متعدد مقامات سے کتاب کو دیکھا معنوی خوبیوں سے مزیّن پایا اللہ قدّوس ازواجِ مطہّرات رضوان اللّٰہ علیھنّ کا صدقہ اس تالیفِ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے مؤلف کو سعادتِ دارین سے اور ہمیں بھی نوازے۔

ایں دعا از من جملہ جہاں آمین باد

خاک بوس راہ دردمنداں

احقر محمد عبداللطیف غفرلہ

خادم علوم دینیہ بدرالعلوم جامعہ نعیمیہ عروس البلاد لاہور

۴ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

Marfat.com

تقریظ لطیف

پیر طریقت رہبر شریعت صوفیٔ ملّت ابوتراب سیّد علی شاہ (محبت)

القادری دامت برکاتھم العالیہ

(دربار قادریہ عقب فلٹر پلانٹ اسٹیل مل کراچی)

الحمد للّٰہ رب العلمین و الصلوۃ والسلام علی رحمۃ اللعلمین و علی الہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریتۃ اجمعین

اما بعد

بدانکہ خالقِ کائنات (جلّ جلالہ) برائے حبیبِ خود (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) آں بانوانِ طہارت را انتخاب کرد کہ آنہا بصدقہ نسبتِ رسول (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) مادرانِ ہمہ امّت بودند۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ علیہ ہم گفتہ است :

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

خدمتِ آنہا عبادت است، ذکرِ خیرِ آنہا از گناہاں کنارہ است بہمیں سبب در ظاہری زندگئ آنہا، خدمتِ آنہا صحابہ کرام علیہم الرضوان کردہ بودند و حالا صوفیاء و علماء کنند بایں طور کہ حالاتِ زندگئ آنہا نوشتن، خواندن، شنیدن و ذکرِ خیر کردن ایں تمام عبادت است کہ

Marfat.com

خدا ذکرِ خیرِ آنها در قرآن فرموده است.

نیز دانستن باید که ازواجِ نبی کریم **صلی اللّٰه علیه و سلم** در وقتی نُه بودند و در وقتی دیگر یازده و در وقتِ دیگر زیاده بر آں و وقتی کمتر ازاں، بہمیں سبب علماء اختلاف دارند در عددِ ازواجِ پیغمبر صلی اللّٰه علیه و سلم و دو ترتیبِ ایشاں و عددِ آنہائیکه وفات یافتند بیش از آنحضرت صلی اللّٰه علیه و سلم و آنہائیکه وفات یافتند بعد از وی صلی اللّٰه علیه و سلم و آنہا که دخول کرده بآنہا و آنہا که دخول نه کرده و جماعتِ از زناں ہستند که آنہا را خواستگاری کرده و در نکاح نه آورده.

(اشعة اللمعات)

حاصلِ کلام ایں است که در ایں موضوع تفصیل و اختلاف است و لیکن آں وقتی که تالیفِ مولانا افضل امجدی (دارالعلوم امجدیه) مسمٰی "بضیاء ازواجِ مطہرات" را دیدم و چیده چیده عبارت را یکے از مریداں شنیدم، بخیالِ خود می گویم که ایں اختلاف تقریباً حل شد چنانکه فاضل مصنف در تالیفِ خود از ریزه کاری و بالتفصیل حالاتِ ازواجِ مطہرات نوشته است.

بہر حال ختمِ سخن بایں الفاظ کنم که،

"ضیائے ازواجِ مطہرات عمده و مدلّل است"

دعا می کنم که اللّٰه تبارك و تعالی جلّ جلاله بطفیلِ حبیبِ خود صلی

Marfat.com

اللّٰہ علیہ و سلم خدمتِ این را پذیرد ر مقبولِ خاص و عام کند۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللّٰہ علیہ و سلم و بجاہِ ولد النبی الکریم السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللّٰہ عنہ

فقط

ابوتراب السّید علی شاہ (محبت) القادری

۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

Marfat.com

کلماتِ دعا

حضرت علامہ مولانا محمد وسیم ضیائی صاحب

(مہتمم مرکز العلوم الاسلامیہ بادامی مسجد کراچی)

فقیر کے بہت ہی عزیز دارالعلوم امجدیہ کراچی کے (دورۂ حدیث کے) طالبِ علم محمد افضل امجدی صاحب نے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے موضوع پر ایک نہایت ہی معطّر و معنبر کتاب تصنیف فرمائی ہے جس کے پڑھنے سے دل و دماغ کو تسکین اور روح کو تازگی ملتی ہے۔

دعا گو ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی محبوب اور پاکیزہ ازواج رضی اللّٰہ عنھنّ کے صدقہ و طفیل کتابِ مستطاب کو اپنی بارگاہِ صمدیت میں درجۂ مقبولیت عطا فرمائے اور موصوف کو دارین کی سعادتوں و خوش بختیوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم

محمد وسیم ضیائی

(بادامی مسجد کراچی)

۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۰ فروری ۲۰۰۷ء

Marfat.com

کلماتِ برکت

فاتح افریقہ قدوۃ العلماء حضور محدّث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتھم القدسیہ (گھوسی شریف انڈیا)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حضور سیّدنا رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تمام ازواجِ مطہّرات بحکم قرآنِ حکیم امّہات المؤمنین ہیں ان کا یہی ایک وصف ان کی شان کے لئے کافی ہے۔ دین کی اشاعت اور احکام اسلام کی ترویج میں ازواجِ مطہّرات کا بہت بڑا حصّہ ہے اس سلسلہ میں قرآنِ کریم میں ربِّ قدیر کا یہ ارشاد روشن دلیل ہے و اذکرن ما یتلٰی فی بیوتکن من اٰیٰت اللّٰہ و الحکمۃ. یہی وجہ تھی کہ صحابۂ کرام بعض مشکل مسائل میں ازواجِ مطہّرات کی طرف مراجعت فرماتے تھے اور دفعِ اشکال کے مواد وہیں سے حاصل کرتے۔ کئی اجلّہ صحابۂ کرام اور فقہائے تابعین نے بھی ازواجِ مطہّرات سے اکتسابِ علم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہّرات کو جملہ اخلاقی و روحانی اسقام سے پاک رکھا تھا اسی لئے ارشاد فرمایا یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (الاحزاب) یہیں سے اس مسئلہ کا ایک حل نکلا کہ کثرتِ ازواجِ مطہّرات کا ایک سبب دعوتِ اسلام اور اشاعتِ احکام ہے اور یہ فضل بھی کم نہیں ہے خیرکم من تعلم و علم.

فاضل نوجوان مولانا محمد افضل امجدی صاحب نے فضائلِ ازواجِ مطہّرات پر ایک کوشش کی عامۃ المؤمنین کے لئے اس میں خاصی مقدار میں معلومات کا خزانہ ملے گا اور عورتوں کے لئے یہ تالیف ذخیرۂ ہدایت ثابت ہوگی۔ ربِّ قدیر ان کی سعی کو مسعود و مقبول بنائے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ (آمین)

قلت فرصت کی وجہ سے مجھے ان کی اس تالیف کے مطالعہ کا وقت نہ ملا اس لئے اس کتاب پر کوئی نقد و تبصرہ کرنے سے قاصر ہوں۔ واللّٰہ ولی التوفیق و منہ الرشاد

واردحال امجدیہ کراچی پاکستان

۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ ۲۰ فروری ۲۰۰۷ء

Marfat.com

پیش لفظ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند ماہ قبل میرے عزیزِ محترم سیّد غلام دستگیر گیلانی (تلمیذ مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب مدظلھما) نے فرمائش کی کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی مقدّس ازواج رضی اللّٰہ عنہنّ کے بارے میں کوئی کتاب لکھی جائے لہٰذا گرامی القدر سیّد صاحب کی فرمائش کو پورا کرنے کے لئے حامی تو بھر لی لیکن ارادہ یہ تھا کہ چند ایک صفحات پر عنوان کو سمیٹ لیا جائے گا۔ اللہ کی شان اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی نوازش کہ جب ان مبارک ازواج مطہّرات کے ذکر سے فراغت ہوئی تو یوں محسوس ہوا کہ.....

ع : ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ علیہ السلام کی ازواجِ مطہّرات کا وسیلہ پیش کر کے دعا گو ہوں کہ وہ فقیر کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور میرے اور میرے والدین کے لئے ذریعۂ بخشش بنائے اور میرے جملہ اساتذۂ کرام بالخصوص حضور سیّدی شیخ الحدیث علامہ محمد اسماعیل رضوی صاحب و مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی صاحب اور سیّدی علامہ محمد نثار اختر القادری صاحب کو صحت وتندرستی عطا فرمائے اور اس مبارک کتاب کو تشنگانِ علم کے لئے مفید بنائے اور ہم سب کو مذہب اہلسنّت پر استقامت اور اسی پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ و سلم

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

انماالاعمال بالنیات (الحدیث)

پہلا باب

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ

کتب احادیث میں ازواجِ مطہّرات کے ساتھ امّ المؤمنین کا لفظ بھی مستعمل ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآنِ مقدّس نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج یعنی پاک بیبیوں کو اُمّ المؤمنین یعنی مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے علامہ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ قولہ اُمّ المؤمنین ھو ماخوذ من قولہ تعالیٰ وازواجہ امھاتھم (فتح الباری) آپ کا قول اُمّ المؤمنین سو وہ ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان وازواجہ امھّا تھم سے۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

النبّی اولی بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھّاتھم.

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

(کنزالایمان)

آیت مذکورہ میں لفظ مؤمنین کے استعمال کا راز یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ مومن وہ ہے جو نبی علیہ السلام کو اپنی جانِ شیریں سے زیادہ محبوب رکھتا ہے دوم مومن وہ ہے جو ازواجِ مطہّرات کو اپنی ماں جانتا ہے وہ ماں نہیں جس سے جسمِ عنصری کا ظہور ہوا بلکہ وہ ماں جس کی فرزندی کا شرف اس کو ملتا ہے جس کو محبتِ نبی اور ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے (فیوض الباری) پھر یہ حرمت مومنوں پر ان سے نکاح کرنے کے بارے میں ہے نا کہ دیگر احکام میں چنانچہ جلالین میں ہے

Marfat.com

وازواجه امهاتهم فی حرمة نکاحهن علیهم. (جلالین)

کہ حضور کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں ان پر ان کے نکاح حرام ہونے کے بارے میں۔ فتح الباری میں ہے۔

ای فی الاحترام وتحریم نکاحهن.

یعنی ازواجِ مطہّرات مؤمنوں کی مائیں ہیں ان کی تعظیم وتکریم اور انکے ساتھ تحریم نکاح میں مثل ماں ہیں۔ خزائن العرفان میں ہے کہ تعظیم وحرمت میں اور نکاح ہمیشہ حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں اور خالہ نہ کہا جائے۔ (خزائن)

نیز فیوض الباری میں ہے کہ البتہ یہ بات ظاہر ہے کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم جملہ احکام میں مسلمانوں کی مائیں نہیں ہیں ورنہ امتیوں سے پردہ کیوں ہوتا ماں چونکہ بے حد معظّم ومکرّم ومحترم ہستی ہوتی ہے اور کسی طرح غلیظ خیالات وجذبات ان کے بارے میں انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتے اس لئے بطور تعظیم وتکریم ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو امّہات المؤمنین فرمایا گیا۔ (فیوض الباری)

خازن میں ہے.....

یعنی امهات المؤمنین فی تعظیم الحرمة وتحریم نکاحهن علی التابیدلافی النظر الیهن والخلوة بهن فانه حرام فی حقهن کمافی حق الاجانب ولایقال لبناتهن هن اخوات المؤمنین ولا لاخوانهن واخواتهن هن اخوال المؤمنین وخالاتهم قال الشافعی تروج الزبیر اسماء بنت ابی بکر وهی اخت عائشة اُمّ

Marfat.com

المؤمنین ولم یقل ھی خالۃ المؤمنین.

یعنی ازواج مطہّرات مومنوں کی مائیں ہیں تعظیم حرمت اوران کے ساتھ ہمیشہ نکاح حرام ہونے میں نہ کہ ان کی طرف نظر کرنے اوران کے ساتھ خلوت کرنے میں کیونکہ یہ ان کے حق میں ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اپنی ماں کے حق میں اوران کی بیٹیوں کو مومنوں کی بہنیں اور نہ ہی ان کے بھائیوں کو مومنوں کی بہنیں اور نہ ہی ان کے بھائیوں کو مومنوں کے خالو اور نہ ہی ان کی بہنوں کو مومنوں کی خالائیں کہا جائے گا امام شافعی نے فرمایا کہ حضرت اسماء کے ساتھ حضرت زبیر نے نکاح فرمایا باوجودیکہ آپ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں اور آپ کو مومنوں کی خالہ نہ فرمایا (کہ نکاح ناجائز قرار دیا جاتا)۔(خازن)

اس سے ظاہر ہوا کہ یہ تحریم صرف نکاح تک محدود ہے اسی لئے بی بی عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم مردوں کی مائیں ہیں نہ کہ عورتوں کی (روح البیان) عن مسروق ان امرأۃ قالت لعائشۃ یاامّہ فقالت لست لک بام انّما انا ام رجالکم (خازن) حضرت مسروق سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو یا امّہ (اے امّاں جان) کہا تو آپ نے فرمایا کہ میں مردوں کی ماں ہوں نہ کہ تمہاری۔

اسی طرح روح المعانی میں ہے ای منزلات منزلۃ امھاتھم فی تحریم النکاح واستحقاق التعظیم وامافیماعداذٰلک من النظر الیھن و الخلوۃ بھن وارثھن ونحوذلک فھن کالاجنبیات (روح المعانی) یعنی ازواجِ مطہّرات تعظیم کے مستحق ہونے اور نکاح کے حرام ہونے میں مومنوں کی ماؤں کے منزلہ میں ہیں رہا اس کے ماسوا احکام میں جیسے ان کی طرف نظر کرنا ان سے خلوت وتنہائی کرنا اوران کا وارث ہونا اسی طرح دیگر باتوں میں پس وہ اجنبیہ عورتوں کی طرح ہیں۔

Marfat.com

فضائل امہّات المؤمنین رضی اللّٰہ عنہنّ

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کی فضیلت

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج رضی اللّٰہ عنہنّ کی فضیلت دراصل خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کا ہی ایک شعبہ ہے قرآن پاک میں ہے.....

لستن کاحد من النساء ۔اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔النساء میں الف جنسی ہے لفظ احد بھی موجود جیسے لم یکن لہ کفوا احد میں ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ازواج رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا درجہ ومقام ہر عورت سے بالاتر ہے۔

(فیوض الباری)

اذ احللنالک ازواجک .....اے محبوب ہم نے تمہاری ازواج کو تمہارے لئے حلال کر دیا۔اس آیت سے یہ فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویوں کا ازواج النبّی ہونا بمنظوریٔ رب العالمین ہے اور ظاہر ہے کہ یہ منظوری فی الواقعہ ان کے لئے فضیلت عظیمہ ہے۔

وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللّٰہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا.

اے ایمان والو تمہیں یہ حق نہیں کہ تم رسول کو ایذا دو اور یہ بھی جائز نہیں کہ رسول کے بعد ان کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ سے نکاح کرو۔اس آیت میں ان کی حرمت دوام کا اعلان ہے پھر یہ بھی دیکھئے کہ پہلے اس آیت میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ایذا دینے سے روکا گیا اس کے بعد حقوق ازواج بیان کئے گئے جس سے یہ ثابت ہوا کہ ایذائے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے جس قدر اقسام ہو سکتے ہیں ان میں سب سے زیادہ سخت صورت وہ ہوگی جس میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج رضی اللّٰہ عنہنّ کی شان کے خلاف کوئی رویہ

Marfat.com

اختیار کیا گیا ہو (فیوض الباری شرح بخاری) خیال رہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ایذا دے تو ایسے شخص پر اللہ کی دنیا و آخرت میں لعنت ہے ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ۔

پتہ لگا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی متقی پرہیزگار بیویاں تمام جہان کی پرہیزگار بیویوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ حضور کی بیویاں ہیں۔ (الکلام المقبول)

تفسیر صاوی میں تحت آیت یانساء النبّی لستن کاحد ہے کہ تقدم ان حکمۃ التشدید علیھن شدۃ قربھنّ من رسول اللّٰہ ﷺ وھو دلیل علی رفعۃ قدرھن وعظم رتبتھن فلا یلیق منھن التوغل فی الشھوات وتطلب زینۃ الدنیا لان رسول اللّٰہ ﷺ قال لست من الدنیا ولیست الدنیا منی والمقربون منہ کذلک والمعنی لیست الواحدۃ منکن کالواحدۃ من احادالنساء.

(حاشیہ صاوی)

یعنی یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ پر شدت کرنے کی حکمت ان کا حضور سے شدت قرب ہے جو کہ ان کے عظیم مرتبے اور رفعتِ مقام پر دلیل ہے تو دنیا کی زینت اور شھوات میں پڑنا ان کی شایان شاں نہیں ہے اس لئے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دنیا سے اور دنیا مجھ سے نہیں اور جو لوگ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ بے کس پناہ کے مقرب ہیں ان کا بھی یہی حال ہے اب معنی یہ ہوا کہ تم میں سے کوئی بھی شرافت میں عام دنیا کی عورتوں کی طرح نہیں ہے۔ (تمہاری شرافت اور بزرگی بہت زیادہ و اونچی ہے)

حضور سیّدی صدرالافاضل رضی اللّٰہ عنہ خزائن میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں تمہارا

Marfat.com

مرتبہ سب سے زیادہ ہے اورتمہارا اجر سب سے بڑھ کر جہاں کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔(خزائن العرفانِ) اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ ہوں یا اولاد اطہار ہوں سب کو رب نے پاک فرمادیا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا قبیلہ ہیں اور یہ خصوصی طہارت دوسروں کو میسر نہیں۔

(فیوض الرحمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اسے پورا اور کامل ثواب ملے تو وہ مجھ پر او رمیرے اہل بیت پر اس طرح درود پڑھے۔

اللھم صلی علی محمد النبی الامی وازواجه امّهات المؤمنین وذریّاته واهل بیته کماصلیت علی ابراهم انک حمید مجید .(فیوض الرحمن)

نیز اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے انمایریداللہ لیذهب عنکم الرّجس اهل البیت ویطهّرکم تطهیرا (القرآن) اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے (کنز الایمان) یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللّٰہ عنہم سب داخل ہیں آیات واحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللّٰہ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تا کہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیز گاری کو پاکی سے

Marfat.com

استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے (خزائن العرفان) معلوم ہوا کہ اہل بیت خواہ ازواج ہوں یا اولاد اطہار ہوں سب کو رب نے پاک فرمادیا کیوں اس لئے کہ وہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے قبیلے والے ہیں یہ خصوصی طہارت دوسروں کو میسر نہیں۔(الکلام المقبول)

حضور سیّدی شیخ محقق محدث دہلوی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کی سیرت و معاشرت اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہتر ہے اور تم سب سے بڑھ کر میں خود اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہتر ہوں۔آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم جب سفر پر تیار ہوتے تھے تو ازواج میں قرعہ اندازی فرماتے تھے جن سیّدہ کا نام نکلتا تھا اسے اپنے ہمراہ لے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو مومنین کی مائیں کہا ہے یہ حرمت نکاح اور وجوب احترام میں ارشاد وارد ہوا ہے اور دیکھنے وتنہا رہنے میں نہیں پھر بھی ان کی بیٹیاں عام مسلمانوں کی بہنیں بردار ماموں اور خالاؤں کے شمار میں نہیں اور نہ ہی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم مردوں اور عورتوں کے باپ شمار ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج پاک امت کی تمام عورتوں سے افضل ہیں ان کا ثواب وعقاب بھی ان کے مقابلے میں دوگنا ہے اور ساری ازواج پاک میں سے سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا اور سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سب سے افضل ہیں اور ان دونوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے اس بارے میں آگے جا کر تحقیق پیش کی جائیگی۔(مدارج شریف مترجم)

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ اہلِ بیت میں داخل ہیں

جیسا کہ گذشتہ اوراق میں فیوض الباری، خزائن العرفان، الکلام المقبول کے حوالہ سے گزرا

Marfat.com

کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ بھی اہل بیت اطہار میں داخل ہیں لیکن شیعہ کے نزدیک اہل بیت سے مراد حضرت علی، فاطمہ وحسنین کریمین رضی اللّٰہ عنہم اجمعین ہیں جب کہ ہم جماعت اہلسنّت و جماہیر علماء وسلف وخلف کے نزدیک ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ بھی اہل بیت میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قالوا اتعجبین من امر اللّٰہ رحمت اللّٰہ وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید

ترجمہ : فرشتے بولے کیا اللہ کا اچنبا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا اعزت والا (کنز الایمان) فرشتوں کے کلام کے یہ معنی ہیں کہ تمہارے لیے کیا جائے تعجب ہے تم اس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارق عادات اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنا ہوا ہے۔

مسئلہ.....اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہل بیت میں داخل ہیں۔(خزائن العرفان)

اسی آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے کہ وفیه دلیل علی ان ازواج الرجل من اهل بیتــــه یعنی اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کی ازواج یعنی بیویاں اس کی اہل بیت میں سے ہیں (خازن) نیز تفسیر بغوی میں ہے کہ وفیـه دلیـل علی ان الازواج من اهل البیت یعنی اس میں بیویوں کے اہل بیت سے ہونے پر دلیل ہے۔

نیز تفسیر روح المعانی میں اسی آیت کے تحت ہے واستـــدلال بـــالایة عـلـــی دخـول الزوجة فی اهل البیت وهو الذی ذهب الیه السنّیون (روح المعانی)

یعنی اس آیت سے زوجہ کے اہل بیت میں داخل ہونے پر استدلال کیا گیا ہے اور یہ سنیوں کا مذہب ہے۔

Marfat.com

نیز قاضی ثناءاللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں وفی الایة ردّعلی الروافض حیث لایزعمون ازواج النبی ﷺ من اهل البیت مع ان اهل البیت من حیث اللغة هی ازواج وغیر من اتباع لهن. (مظهری)

یعنی اس آیت میں روافض پر رد ہے اس حیثیت سے کہ وہ ازواجِ مطہّرات نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو اہل بیت سے گمان نہیں کرتے باوجودیکہ اہل بیت من حیث اللغة ازواج ہی ہیں جب کہ ان کے ماسوا ازواج کے تابع ہیں۔ نیز واذغدوت من اهلک تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال واللّٰه سمیع علیم ترجمہ:۔اور یاد کرو کہ اے محبوب جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا چاہتا ہے (کنزالایمان) اس آیت میں بھی اہل مستعمل ہے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ اہل کے معنی ہیں گھر والے یہاں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنها مراد ہیں کہ حضور انور (صلی اللہ علیہ و سلم) جنگ احد کے لئے اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنها کے گھر سے ہی روانہ ہوئے تھے قرآن شریف میں اہل یا اہل بیت صرف بیوی کو کہا جاتا ہے اور نبی کے اہل بیت صرف مومن بیویاں ہیں۔

فائدہ

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنها مومنہ متقیہ اور صالحہ ہیں اور نبی کریم (صلی اللہ علیہ و سلم) کی اہل بیت۔ رب تعالیٰ نے انہیں یہاں من اهلک فرمایا کافر اولاد اور کافر بیوی نبی کے اہل بیت نہیں ہوتے رب تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے ان کے بیٹے کنعان کے متعلق فرمایا انه لیس من اهلک اور لوط علیه السلام سے ان کی کافرہ بیوی کے متعلق فرمایا الا امرائتک قرآن کریم نے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنها کو حضور علیہ

Marfat.com

السلام کی اہل بیت فرما کران کے ایمان وتقویٰ سب کی گواہی دے دی خیال رہے کہ قرآن کریم میں صرف بیوی کواہل بیت کہا جاتا ہے چنانچہ یہاں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کوحضورانور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کااہل بیت کہا گیادوسری جگہ ارشادہوااذقال لاھلہ امکثوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے فرمایایہاں ٹھہروایک جگہ فرماتا ہے کہ فرشتوں نے بیوی سارہ سے کہارحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت (تفسیر نعیمی)

تفسیرخازن میں ہے قال مجاھد والکلبی والواقدی غدارسول اللّٰہ ﷺ من منزل عائشہ یعنی حضورسیّدعالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے برآمدہوئے تھے (خازن) نیز تفسیر بغوی میں ہے کہ قال مجاھد والکلبی والواقدی غدارسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم من منزل عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا (تفسیربغوی) وایضا فی الخازن واذغدوت من اھلک ای واذکر اذغدوت من اھلک یعنی منزل عائشۃ قفیۃ منقبۃ عظیمۃ لعائشۃ رضی اللّٰہ عنہا لقولہ من اھلک فنصّ اللّٰہ تعالیٰ علی انھا من اھلہ (خازن)

یعنی اے محبوب یادکروجب آپ اپنے دولت خانہ یعنی عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے حجرے سے برآمدہوئے تواللہ کے فرمان من اھلک میں سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے لئے بہت بڑی منقبت وتعریف ہے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے حضور کی اہل (بیت) میں ہونے پرنص فرمائی۔

نیز تفسیر قرطبی میں تحت آیت قالوا اتعجبین ہے کہ الثالثۃ ھذہ الایۃ تعطی ان زوجۃ الرجل من اھل البیت ھذا علی ان ازواج الانبیاء من اھل البیت فعائشۃ رضی اللّٰہ عنہا وغیرھا من جملۃ اھل بیت النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم ممن

Marfat.com

قال فیھم ویطھر کم تطھیر ا.(قرطبی)

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ آیت خبر دیتی ہے کہ آدمی کی بیوی اس کے اہل بیت میں سے ہے پس یہ اس بات پر دال ہے کہ انبیاء کی ازواج ان کے اہل بیت میں سے ہیں لہٰذا سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنھا ودیگر ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ حضور کے اہل بیت میں سے ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ویطھر کم تطھیرا فرمایا نیز تفسیر جلالین شریف میں اللہ کے فرمان ھل اتک حدیث موسیٰ اذرای نارافقال لاھلہ امکثوا (اور کچھ تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو۔ کنز الایمان) کے کلمہ لاھلہ کی تفسیر لامرأ تہ سے فرما کر اسی کی وضاحت فرمائی کہ اہل بیت میں ازواج داخل ہیں مزید برآں اسی کے حاشیہ میں ہے والخطاب لامرأتہ وولدھا والخادم ویجوز ان یکون للمرأۃ وحدھا یعنی خطاب آپ کی بیوی اولاد اور خادم سے ہے جب کہ یہ بھی جائز ہے کہ تنہا آپ کی بیوی سے ہو پھر رہا یہ اعتراض کہ ضمیر جمع کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کبھی عظمت کو بتانے کے لئے واحد کے لئے جمع کا بھی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا ترجمہ بھی اسی کی طرف مشیر ہے۔ حکیم الامت علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں کہ بیویوں کا اہل بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابت ہے رب نے حضرت سارہ کو جناب ابراہیم کی اہل بیت فرمایا رحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت حضرت صفورا کو جناب موسیٰ علیہ السلام کا اہل بیت فرمایا۔

اذقال لاھلہ امکثوا انی انست نارا حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنھا کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا اہل بیت فرمایا واذغدوت من اھلک تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال اور اولاد کا اہل بیت ہونا حدیث سے ثابت ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جناب فاطمہ حسنین کریمین اور جناب علی کے متعلق فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی خدایا یہ

Marfat.com

لوگ بھی میرے اہل بیت ہیں لہٰذا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج اور اولاد سب ہی اہل بیت ہیں رضی اللّٰہ عنہم خلاصہ یہ ہے کہ بیت تین قسم کے ہیں بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت اس لئے اہل بیت بھی تین قسم کے ہیں۔(مراۃ)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ اشعت اللمعات میں فرماتے ہیں کہ بدانکہ اطلاق اھل بیت بچند معنی آمدہ کسانیکہ حرام است برایشاں زکوٰۃ گرفتن وایشاں بنوھاشم اندوٰاین شامل است آل عباس وآل علی وآل جعفر وآل عقیل وآل حارث رضی اللّٰہ عنہم اجمعین۔

جان لو کہ اہل بیت کا اطلاق چند معنی میں ہے وہ حضرات کہ جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے اور وہ بنو ہاشم ہیں اور یہ شامل ہے آل عباس، آل علی، آل عقیل، آل حارث کو رضی اللّٰہ عنہم اجمعین۔

وگاہے بمعنی اھل وعیال آنحضرت آمدہ شامل مرازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ راو بیرون آوردن نساء آنحضرت از اھل بیت مکابرہ است ومخالف است مرسوق آیت کریمہ را انمایرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا زیراکہ خطاب باایشان است در اول آیت وآخر آن پس بیرون آوردن ایشاں ازانچہ درمابین واقع شدہ بیرون می آرد کلام رااز انساق وانتظام اور کبھی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اہل وعیال کے معنی میں جو کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو شامل ہے اور حضور کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو اہل بیت سے خارج کرنا مکابرہ سینہ زوری اور سوق آیت یعنی آیت انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس کی روش کا خلاف کرنا ہے اس لئے

Marfat.com

کہ آیت کے اول وآخر میں ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ سے خطاب ہے پس آیت کے درمیانی حصہ سے انہیں خارج کرنا کلام کو نظم ونسق سے باہر لانا ہے یعنی اس سے کلام میں نسق ونظم برقرار نہیں رہے گا۔

امام فخرالدین محمدرازی گفته که ایں آیت شامل است مرنساء آنحضرت رازیرا که سیاق آیت ندامی کندبرآن پس بیرون آوردن ایشاں راازان ومخصوص کردن بغیر ایشاں صحیح نباشد امام فخرالدین محمدرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو شامل ہے اس لیے کہ سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے پس ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو اہل بیت سے خارج کرنا اوران کے ماسوا کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہ ہوگا ونیز گفته که اولیٰ آنست که گفته شود اهل بیت اولاد آنحضرت وازواج اویند وحسن وحسین رضی اللّٰہ عنهما ازایشا نند وعلی مرتضیٰ نیز اهل بیت اوست بجهت معاشرت اوبنسبتپیغمبر وملازمت اومروی را صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اولیٰ وبہتر یہ ہے کہ اہل بیت حضور کی اولاد وازواج ہیں جب کہ حسنین کریمین ان میں داخل ہیں اور حضرت علی المرتضیٰ بھی حضور کی اہل بیت میں داخل ہیں حضور کی شہزادی کے ساتھ معاشرت اور آپ کے احکام کی پابندی کرنے کی وجہ سے۔ وگاہے اطلاق اهل بیت چناں آمده که مضموم می گردد اختصاص آن بفاطمه زہرا وعلی وحسن وحسین سلام اللّٰہ علیهم اجمعین اور بعض اوقات اہل بیت کا اطلاق اس طرح آیا ہے کہ جس سے سمجھ میں آتا ہے کہ لفظ اہل بیت حضرت فاطمہ زہراوحسنین وکریمین وعلی رضی اللّٰہ عنهم اجمعین کے ساتھ مختص ہے

Marfat.com

روایت می کند انس رضی اللّٰہ عنہ که آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم می گذشت بخانۂفاطمه چون برائے نمازبمسجد می آمد می گفت الصلوۃ یااهل البیت انمایرید اللّٰہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا رواه الترمذی وابن شیبه وازامّ سلمه آمده که بودم من نزدرسول خدا صلی اللّٰہ علیه و سلم که خادم آمد وخبر کرد که علی وفاطمه برآستانه ایستاده اندپس گفت آنحضرت مرایکسوشوپس من اندرون خانه رفتم پستر آمد حسن وحسین پس استادند آنحضرت حسن وحسین رادرکنار مبارك خود وگرفت علی رابیك دست خودو گرفت فاطمه را بدست دیگر وبچسپانیدبخودوپیچید برایشاں گلیم سیاه که پوشیده بودآنحضرت صلی اللّٰہ علیه وسلم وگفت خداوندا اینها اهل بیت من اندآمده اندبسوئے تونه بسوئے آتش من واهل بیت من۔

حضرت انس روایت فرماتے ہیں کہ حضور جب نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لاتے حضرت فاطمہ کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے اھل بیت نماز (پڑھو) اور آیت پڑھتے انمایرید اللّٰہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت

یعنی اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے (کنز الایمان) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر تھی کہ خادم نے آکر اطلاع دی حضرت علی وفاطمہ دروازے پر جلوہ افروز ہیں (حاضر ہیں) حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا آپ ایک طرف ہو جائیں پس میں گھر کے اندر چلی گئی پھر حسنین کریمین حاضر ہوئے تو حضور نے انہیں

Marfat.com

آغوش مبارک میں لے لیا اور حضرت علی کو ایک ہاتھ میں جب کہ حضرت فاطمہ کو دوسرے دست مبارک سے پکڑا اور انہیں اپنے ساتھ چمٹا لیا اور وہ سیاہ کمبل کہ جو آپ نے اوڑھا ہوا تھا اس میں انہیں چھپا لیا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے دعا کی اے خداوندو مالک یہ میرے اہل بیت ہیں تیری بارگاہ کی طرف آئے ہیں نہ کہ آگ کی طرف میں اور میرے اہل بیت ونیـــــز ازامّ سلمه آمده که گفت آنحضرت این مسجد من حرام است بر ہرحائض از زنـان وہـرجـنـب ازمـرداں مـگـر بـر مـحـمـدواهل بیت وی علی وحسن وحسین روایت کرده این حدیث را بیہقی وتضعیف کرده یہ بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ میری مسجد حرام ہے عورتوں میں سے ہر حائضہ اور مردوں میں سے ہر جنبی پر سوائے محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور ان کی اہل بیت اور علی وفاطمہ وحسنین پر اس روایت کو امام بیہقی نے روایت فرما کر ضعیف قرار دیا ہے۔

بـالـجـمـلـه اطـلاق اہـل بیـت بـریں چـہـارتن پـاك شـائـع ومشـہـور است حاصل کلام یہ کہ اہل بیت کا اطلاق ان چار پاکیزہ حضرات پر شائع ومشہور ومعروف ہے۔

وعلماء درتطبیق این اقوال وتوجیه این اطلاقات گفته اند که بیت سه است بیت نسب وبیت سکن وبیت ولادت اور علماء حضرات نے ان اقوال کے مابین تطبیق اور ان کے استعمالات کی توجیہ میں فرمایا ہے کہ بیت تین ہیں، بیت نسب، بیت سکن، بیت ولادت۔پس بنوہاشم اولاد عبدالمطلب اهل بیت پیغمبر اند صلی اللہ علیہ و سلم ازجہت نسب واولاد جدّقریب رابیت می خوانند ومی گویند خانه فلانی بزرگ ست پس حضور کے نسب کے اعتبار سے عبدالمطلب کی اولاد میں سے بنوہاشم اہل بیت ہیں کیونکہ قریبی دادا کی اولاد کو بیت کہہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلان بزرگ کا بیت

Marfat.com

ہے۔

وازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم اہل بیت سکنی اند واطلاق اھل بیت برزنان مرد را اخص واعرف ست بحسب عرف وعادت اورازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ حضور کی رہائش کے اعتبار سے اہلِ بیت ہیں اور کسی مرد کی بیویوں پر عرف وعادت کے اعتبار سے خاص طور پر معروف ہے۔

واولاد شریف آنحضرت اہل بیت ولادتند (اشعت اللمعات ج ۴ ص ۶۸۰ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اولاد از روئے ولادت کے آپ کے اہل بیت ہیں۔

نیز حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ قالت خرج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم غداۃ وعلیہ مرط مُرحّل من شعر اسود ضجا الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاء ت فاطمۃ فادخلھاثم جاء علی فادخلھثم قال انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا

(رواہ مسلم مشکوٰۃ)

ایک صبح حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم باہر تشریف لے گئے آپ پر کالی اون کی مخلوط چادر تھی حسن ابن علی آئے حضور نے انہیں داخل کرلیا پھر جناب حسین آئے وہ ان کے ساتھ داخل ہوگئے پھر جناب فاطمہ آئیں انہیں بھی داخل کرلیا پھر جناب علی آئے انہیں بھی داخل کرلیا پھر فرمایا اے نبی کے گھر والوں اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف فرمادے۔(مراۃ)

روایت مذکورہ کی شرح میں حضرت ملا علی القاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وفیہ

Marfat.com

دلیل علی ان نساء النبی ﷺ من اهل بیته ایضا لانه مسبوق بقوله یانساء النبی لستن کاحد من النساء وملحوق بقوله واذکرن مایتلی فی بیوتکن فضمیر الجمع امااللتعظیم اوتغلیب ذکور اهل البیت علی مایستفاد من الحدیث (مرقاۃ) یعنی اس میں حضور کی بیویوں کے اہل بیت میں ہونے پر بھی دلیل ہے اس لئے کے آیت کا مسبوق اللہ کا فرمان یانساء النبی لستن کاحد من النساء .....اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (کنزالایمان) اوراس کا ملحوق اللہ تعالیٰ کا فرمان واذکرن مایتلی فی بیوتکن (اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت۔) (کنزالایمان) ہے رہی ضمیر جمع سو وہ تعظیم کے لئے یا اہل بیت کے مذکر افراد کی تغلیب کے لئے ہے نیز اسی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ عن ام سلمة ان النبی ﷺ جعل علی الحسن والحسین وعلی وفاطمة کساء وقال اللهم هؤلاء اهل بیتی وحافتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا اخرجه الترمذی وقال حسن صحیح وفی روایة الترمذی قالت ام سلمة وانامعهم یارسول اللّٰه قال انت علی مکانک وانت علی خیر وعن ام سلمة قالت بینا رسول اللّٰه ﷺ فی بیته یوما اذقال الخادم ان علیا وفاطمه بالسرای الباب قالت فقال لی قومی فتنحی لی عن اهل بیتی قالت فقمت فتنحیت فی البیت قریبا فدخل علی وفاطمه ومعهما الحسن والحسین وهما صبیان صغیران فاخذ الصبیین فوضعهما فی حجره فقبلهما واعتنق علیا باحدی یدیه وفاطمه با الاخری وقبل فاطمة وقبل علیا واخذف ای ارسل علیهم خمیصة سوداء ثم قال اللهم الیک لاالی النار انا واهل بیتی قالت قلت وانا یارسول اللّٰه ﷺ علیک قال وانت (اخرجه احمد مرقاة شرح مشکوٰة)

Marfat.com

یعنی سیّدہ ام سلمہ سے روایت ہے فرماتی ہیں اللہ کے نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حسنین کریمین اور حضرت علی وفاطمہ پر چادر مبارک ڈالی اور دعا کی اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور قریبی ہیں ان سے گندگی دور فرما اور ان کو خوب پاک وصاف فرما اس کی تخریج امام ترمذی نے کی جب کہ حسن نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول میں بھی ان کیساتھ ہوں آپ نے فرمایا انت علی مکانک وانت علی خیر یعنی آپ اپنی جگہ بھلائی پر ہیں یعنی آپ تو اہل بیت میں داخل ہیں تمہارے لئے دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے اور حضرت امّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ اسی اثنا کہ ہم اللہ کے رسول کے گھر میں تھے کہ خادم نے آکر کہا کہ علی وفاطمہ دروازے پر کھڑے ہیں فرماتی ہیں حضور نے مجھے حکم دیا کہ آپ میری اہل بیت سے ایک طرف ہو جائیں فرماتی ہیں کہ میں اٹھ کر گھر کے اندر چلی گئی تو حضرت علی وفاطمہ اور ان کے ہمراہ حسن وحسین درآنحالیکہ وہ بچے تھے داخل ہوئے تو حضور نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں لے لیا اور ان کو بوسہ دیا اور حضرت علی کو ایک دست مبارک جب کہ فاطمہ کو دوسرے دست مبارک سے چمٹا لیا اور ان حضرات کا بوسہ لیا اور ان حضرات پر حضور نے اپنی سیاہ چادر مبارک ڈال کر دعا فرمائی اے اللہ یہ تیری طرف نا کہ آگ کی طرف میں اور میری اہل بیت بھی (آئے ہیں) فرماتی ہیں میں نے عرض کی میں بھی یارسول اللہ فرمایا تو اپنی جگہ خیر پر ہے۔ اس کے بعد مرقاۃ نے فرمایا والظاھر ان ھذالفعل تکرر منہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم فی بیت امّ سلمۃ کہ یہ بات ظاہر ہے کہ حضور کا یہ فعل مبارک امّ سلمہ کے گھر تکرار کیساتھ ہوا اور رہا منع کرنا سو اس وجہ سے تھا کہ خاص طور پر وہ حضرات جو کہ اہل بیت میں داخل نہیں ہیں ان کو داخل کرنا ہے۔ کیونکہ سیّدہ امّ سلمہ تو پہلے ہی اہل بیت میں داخل ہیں ایسا نہیں کہ وہ اہل بیت میں داخل نہیں چنانچہ حضرت ملا علی القاری فرماتے ہیں لانھا

Marfat.com

لیست من اهل البیت بل هی منهم ولذلک قالت فی الحدیث الاخر واناولم تقل معهم ای اناایضا الی اللّٰه لاالی النار قال وانت الی اللّٰه لاالی النار وکذالماقالت وانا من اهل البیت فی روایة قال وانت من اهل البیت واثبتک ایضا علی انه قدوردانه صلی اللّٰه علیه و سلم اذن لها فی الدخول معهم فی الکساء .(مرقاة)

یعنی ایسانہیں ہے کہ امّ سلمہ اہل بیت میں داخل نہیں بلکہ وہ داخل ہیں اسی وجہ کر کے دوسری حدیث میں **انا بغیر معهم** کے فرمایا یعنی میں بھی اللہ کی بارگاہ کی طرف (آئی) نہ کہ آگ کی طرف تو حضور نے فرمایا اور تو بھی اللہ کی بارگاہ کی طرف آئی ہے نہ آگ کی طرف اسی طرح ایک روایت میں جب آپ نے عرض کی کہ میں بھی اھل بیت میں ہوں تو حضور نے فرمایا تو بھی اہل بیت میں ہے اور میں تم کو ثابت رکھتا ہوں بر بنائے اس روایت کے کہ جو وارد ہوئی کہ حضور نے سیّدہ امّ سلمہ کو حضرت علی وفاطمہ وحسین کے ساتھ چادر میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی اسی کی تصریح صاحب مراۃ نے بایں الفاظ فرمائی کہ یہ آیت کریمہ ازواجِ مطہّرات **رضی اللّٰه عنهنّ** کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اوپر سے انہیں کا ذکر ہے اور خود اس آیت کے اول میں انہیں سے خطاب ہے اور بعد میں بھی انہیں سے خطاب اگر اتنے ٹکڑے میں یہ حضرات مراد ہوں تو آیات بلکہ ایک آیت کے اجزاء میں سخت بے ربطی ہو جاوے گی مگر چونکہ انہیں ازواج پاک اہل بیت کے لفظ سے یاد فرمایا گیا لہٰذا **یطهرکم** ضمیر مذکر ارشاد ہوئی کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے جیسے فرشتوں نے حضرت سارہ زوجہ ابراہیم **علیه السلام** سے فرمایا تھا **اتعجبین من امر اللّٰه ورحمة اللّٰه وبرکاته علیکم اهل البیت** وہاں بھی **علیکم** جمع مذکر کی ضمیر ارشاد ہوئی ہے حضور انور **صلی اللّٰه علیه و سلم** نے چاہا کہ ان حضرات کو بھی اس میں داخل فرمالیں لہٰذ

Marfat.com

ادعا فرمائی کہ الٰہی یہ بھی میرے گھر والے ہی ہیں انہیں بھی خوب پاک فرمادے اسی لئے روایات میں ہے کہ جناب ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بھی اس کمبل شریف میں داخل فرمالیں فرمایا انت علیٰ خیر تم تو اس آیت خیر میں ھو ہی تمہارے لئے دعا کر کے داخل کرنے کی کیا ضرورت ہے، ہم تو ان کو داخل کرنے کی دعا کر رہے ہیں جو اسمیں داخل نہیں۔ الی ان قال بعض روایات میں ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضور سے اس موقعہ پر عرض کیا حضور میں بھی آپ کی اہل بیت ہوں فرمایا تم بھی اہل بیت ہو بعض روایات میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم نے ام سلمہ کو بھی کمبل میں لے لیا پھر یہ دعا فرمائی۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

خیال رہے کہ لفظ پنجتن پاک اس حدیث سے لیا گیا ہے اور یہ واقعہ بہت بار ہوا کہ امّ سلمہ کو کمبل شریف میں داخل نہیں کیا اور کبھی داخل فرمالیا (مراۃ) خیال رہے کہ سوائے انبیاء کرام اور فرشتوں کے کوئی معصوم نہیں ہاں حضرات صحابہ کرام اور بعض اولیاء اللہ محفوظ ہیں اس آیت سے ان حضرات کی معصومیت ثابت نہ ہوگی جیسا کہ روافض نے سمجھا اور معصوم وہ ہوتا ہے جو گناہ نہ کر سکے جب کہ محفوظ وہ ہے جو گناہ نہ کرے نیز یہ آیت انمایرید اللّٰہ الایۃ سے زمانہ جاہلیت کی گھنونی عادات کی گندگی سے دور رکھنا مراد اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ پہلے یہ حضرات پاک وصاف نہ تھے اب پاک ہوں گے۔ (مراۃ)

سیما پہلی ماں کہف امن وامان
حق گذار رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پر تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

منزل من قصب لانصب لاصخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

فضائل اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا

حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کوفرماتے سنا کہ خیر نسائھا مریم بنت عمران و خیر نسائھا خدیجة بنت خویلد (متفق علیہ) اس کی بہترین بی بی مریم بنت عمران ہیں اوراس کی بہترین بی بی خدیجہ بنت خویلد ہیں (مشکوٰۃ ص ۵۷۳ و مراۃ)

وفی روایة ابو کریب واشارو کیع الی السّماء والارض اورایک روایت میں ہے کہ ابوکریب نے فرمایا کہ وکیع نے اس آسمان وزمین کی طرف اشارہ کیا شیخ محقق علیہ الرحمة فرماتے ہیں واشارت کردوکیع کہ از حفاظ حدیث است درمرتبۂ مالك واقران اوست بسوئی آسمان وزمین برائے بیان معنی دنیا یعنی بہتراست از آنہائی کہ در زیرآسمان وبرزمین اند حضرت وکیع جوکہ حفاظ حدیث میں سے ہیں امام مالک کے مرتبہ وآپ کے پایہ کے ہیں انہوں نے دنیا کا معنی بیان کرنے کے لئے آسمان اورزمین کی طرف اشارہ فرمایا یعنی ان خواتین سے بہتر جوآسمان کے نیچے اورزمین کے اوپر ہیں وازیں حدیث ظاہر شدکہ مریم وخدیجہ ہر یك بہترین امت خود ست ولیکن معلوم نشدنسبت میاں ایں ہردو کہ کدام فاضل ترست نقل کردہ شدہ است از تفسیر نسفی کہ خدیجہ وعائشہ افضل انداز مریم برقول صحیح کہ پیغمبر نیست وایں خود مقررست کہ ایں امت

Marfat.com

مرحومہ بہترست از امتان دیگر باز درعائشہ وخدیجہ نیز اختلاف کردہ اندوہمچنیں درفضل فاطمہ برعائشہ ومالك گفت رحمة اللّٰہ علیہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر ست ومن برجگرپارہ پیغمبر ہیچکس رافضل نہ نہم (اشعت اللمعات ج ۴ ص ۷۰۲ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) یعنی اس سے ظاہر ہوا کہ مریم وخدیجہ ہرایک اپنی امت کی بہترین خاتون ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان دونوں میں کون فاضل تر ہے تفسیر نسفی سے نقل کیا گیا ہے کہ خدیجہ وعائشہ قول صحیح پر مریم سے افضل ہیں کیونکہ مریم پیغمبر نہیں (اور نہ ہی کسی نبی کی زوجہ ہیں) اور یہ بات مقرر وثابت شدہے کہ یہ امت مرحومہ دوسری امتوں سے بہتر ہے پھر حضرت عائشہ وخدیجہ میں بھی اختلاف ہے کہ ان میں سے کون افضل ہیں اسی طرح حضرت فاطمہ کی حضرت عائشہ پر فضیلت میں بھی اختلاف ہے حضرت امام مالک نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ حضور کی جگر پارہ ہیں اور میں نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا ہوں مرقاۃ میں ہے رواہ الحارث عن عروة مرسلا خدیجة خیر نساء عالمها ومریم خیر نساء عالمها وفاطمة خیر نساء عالمها (مرقاة شرح مشکوٰۃ) یعنی حارث عروہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے افضل ہیں اور حضرت مریم اپنے زمانہ کی عورتوں سے بہتر ہیں اور حضرت فاطمہ اپنے زمانے کی بیبیوں سے افضل ہیں نیز قال القاضی انما وحد الضمیر لانه اراد جملة طبقات السماء واقطار الارض اوان مریم خیر من صعد بروحهن الی السماء وخدیجة خیر نساء علی وجه الارض والحدیث وردفی ایام حیاتها (مرقاة شرح مشکوة) یعنی قاضی نے فرمایا یہاں ضمیر کو واحد لایا گیا اس لیے کہ یہاں آسمان کے تمام طبقات اور زمین کے تمام گوشے مراد ہیں یا اس لئے کہ مریم ان عورتوں سے جو اپنی روح

Marfat.com

کے ساتھ آسمان کی طرف بلند ہوئیں بہتر ہیں اور خدیجہ ان عورتوں سے جو زمین پر ہیں ان سے افضل ہیں کیونکہ حدیث آپ کی حیات کے دنوں وارد ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے فقال یارسول اللّٰہ ھذہ خدیجة قداتت معھا اناء فیه ادام وطعام فاذااتتک فاقرء علیھا السلام من ربھا ومنی وبشرھا ببیت فی الجنة من قصب لاصخب فیه ولانصب (مشکوٰۃ ص ۵۷۳)

عرض کی اے اللہ کے رسول (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) یہ خدیجہ آرہی ہیں ان کے ساتھ برتن ہے جس میں سالن اور کھانا ہے تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا سلام اور میرا سلام فرمائیں اور انہیں جنت کے اس گھر کی بشارت دے دیں جو ایک موتی کا ہے نہ اس میں شور ہے نہ کوئی تکلیف (مراۃ)

اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ اسی حدیث کی ترجمانی یوں فرماتے ہیں کہ

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
منزل من قصب لانصب لاصخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ گفتہ اند کہ دراینجا فضل ست مرخدیجہ رابر عائشہ کہ درحدیث عائشہ بسلام جبرئیل اکتفا کردہ اندچنانچہ بیائید۔

(اشعت اللمعات ج ۴ ص ۷۰۲ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

یعنی علماء کرام نے فرمایا ہے اس جگہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا پر سیّدہ خدیجہ کی فضیلت

Marfat.com

ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی حدیث میں حضرت جبرئیل کے سلام پر اکتفاء کیا گیا ہے جیسا کہ آئے گا۔

نیز حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ **ماغرت علی احدمن نساء النبی ﷺ ماغرت علی خدیجة ومارئیتها ولکن کان یکثر ذکرها وربما ذبح الشاة ثم یقطعها اعضاءً یبعثها فی صدائق خدیجة فربماقلت له کانه لم تکن فی الدنیا امرأةالا خدیجة فیقول انهاکانت وکانت وکان لی منها وُلد(متفق علیه مشکوٰة ص ۵۷۳)**

میں نے نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج پاک میں سے کسی پر اتنی غیرت نہ کی جتنی جناب خدیجہ پر غیرت کی حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہ تھا لیکن حضور ان کا بہت ذکر کرتے تھے بہت دفعہ بکری ذبح کرتے پھر اس کے اعضاء کاٹتے پھر وہ جناب خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیج دیتے تھے تو میں کبھی حضور سے کہہ دیتی کہ گویا خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ فرماتے وہ ایسی تھیں وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہوئی۔ خیال رہے یہاں غرت عین کے کسرہ کیساتھ غار یغار بروزن خاف یخاف یعنی غیرت وحمیت کے ہے (مرقاة) غرت بمعنی حسد نہیں بلکہ بمعنی رشک یا غبطہ ہے دینی امور میں رشک جائز ہے جناب عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضرت خدیجہ کی محبوبیت دیکھ کر رشک فرمایا کہ میں بھی ان کی طرح حضور انور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی محبوبہ ہوتی کہ مجھے حضور انور صلی اللّٰہ علیہ و سلم میری وفات کے بعد اسی طرح تعریفیں فرماتے جیسی ان کی فرماتے ہیں (مراة) شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ہمہ اولاد آنحضرت از خدیجہ است رضی اللّٰہ عنہا الا ابراہیم از ماریہ قبطیہ وکدام اولاد فاضل ترو کامل تراز فاطمہ سیّدہ نساء العلمین

Marfat.com

مادرحسن وحسین سلام اللّٰہ علیھم اجمعین بود ودرایخا تعریض ست بعائشہ کہ ازوے ہیچ ولدی نشدہ(اشعت اللمعات ج۴ ص ۷۰۳ کتب خانہ مجیدیہ ملتان) یعنی حضورسیّدعالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ سے تھی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور کون سی اولاد فاضل تر وکامل تر حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوگی جو کہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار اور حسن وحسین کی والدہ ہیں اور اس جگہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنھا پر تعریض ہے کہ ان سے کوئی اولاد نہیں۔حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنھا حضورانور کو کنواری ملیں اور جناب خدیجہ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کنوارے آپ مسلمانوں کی پہلی ماں ہیں۔(مراۃ)

سیما پہلی ماں کہف امن وامان
حق گذار رفاقت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

مرقاۃ میں فرمایا کانت صوامة وقوامة ومحسنة ومشفقة الی غیر ذلک یعنی آپ روزے دار بہت قیام کرنے والی احسان فرمانے والی شفقت کرنے والی تھیں۔

قال المولف خدیجة بنت خویلد بن اسدا لقرشیة کانت تحت ابن هاله بن زراره ثم تزوجها عتیق ابن عائذ ثم تزوجها النبی ﷺ ولها یومئذ من العمر اربعون سنة ولم ینکح صلی اللّٰہ علیہ و سلم قبلها امراة ولاینکح علیها حتی ماتت وهی اول من اٰمن من کافة الناس ذکرهم وانثاهم وجمیع اولاده منها غیر ابراهیم فانه من مارية وماتت بمکة قبل الهجرة بخمس سنین وقبل

Marfat.com

باربع سنین وقیل بثلاث وکان قدمضی من النبوة عشرسنین وکان لها من العمر خمس وستون سنة وکان مدة مقامها مع رسول اللّٰہ ﷺ خمسه وعشرین سنة ودفنت بالحجون (مرقاة شرح مشکوٰة) یعنی حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد قریشہ ابن ھالہ بن زرارہ کی زوجیت میں تھیں پھر آپ سے عتیق بن عائذ نے نکاح کیا پھر چالیس سال کی عمر میں حضور نے نکاح فرمایا آپ سے پہلے حضور نے نکاح کیا اور نہ ہی آپ کے بعد آپ کے وصال تک کسی سے نکاح فرمایا اور سیّدہ تمام مرد وعورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں تھیں اور حضور کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ سے تھے حضرت خدیجہ سے تھی آپ کا انتقال قبل ھجرۃ پانچ یا چار یا تین سال ہوا جب کہ اعلان نبوت کے دس سال گزر چکے تھے سیّدہ کی عمر پینسٹھ سال تھی جب کہ پچیس سال حضور کی شریک حیات رہیں مقام حجون میں مدفون ہیں ۔

حضرت انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ان النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون رواه الترمذی (مشکوٰة ص ۵۷۳) نبی صلی اللّٰہ علیه و سلم نے فرمایا کہ تمہارے جہان والی عورتوں میں جناب مریم بنت عمران خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بیوی کافی ہے اس حدیث سے ان چار بیبیوں کی اپنے ماسوا پر فضیلت بیان کی گئی پھر اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنها کا تو حدیث مذکور میں تذکرہ نہیں ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علیه الرحمة نے یہ دیا کہ وذکر عائشه دریں حدیث نکرد ازجهت اکتفاء کردن بذکروے در احادیث دیگر کما قالوا (اشعت اللمعات) یعنی اس جگہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنها کا ذکر اس وجہ سے نہیں فرمایا کہ ان کا ذکر دوسری احادیث میں کیا جا چکا ہے اسی پر اکتفاء کر لیا گیا نیز مرقاۃ نے

Marfat.com

اس مقام پرفرمایا کہ ولعل هذالحديث قبل حصول كمال عائشة ووصولها الى وصال الحضرة ثم رايت فى الجامع روى احمد والشيخان والترمذى وابن ماجه عن ابى موسى مرفوعا كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الآآسية امرأة فرعون ومريم بنت عمران وان فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام (مرقاة شرح مشكوٰة) یعنی شاید کہ یہ حدیث سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو کمال کے حصول اور حضور کی بارگاہ میں وصول سے پہلے کی ہو پھر میں نے جامع میں دیکھا کہ امام احمد اور شیخین اور ترمذی وابن ماجہ نے ابوموسیٰ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے جب کہ عورتوں میں سوائے فرعون کی بیوی آسیہ اور مریم بنت عمران کے کوئی کامل نہیں ہوا رہی عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی فضیلت سو وہ تو عورتوں پر ایسی ہیں جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔

خیال رہے کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نقایہ میں فرماتے ہیں کہ نعتقد ان افضل النساء مريم وفاطمة وافضل امهات المؤمنين خديجة وعائشة وفى التفضيل بينهما اقوال ثالثها التوقف اقول التوقف فى حق الكل اولى اذليس فى المسئلة دليل قطعى والظنيات متعارضة غير مفيدة للعقائد المبنية على اليقينيات.

(مرقاة)

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام عورتوں سے افضل مریم اور فاطمہ ہیں جب کہ امہات المؤمنین میں افضل خدیجہ وعائشہ ہیں اور ان کی آپس میں فضیلت کے بارے میں کئی اقوال ہیں جب کہ تیسرا مذھب توقف ہے اور میرے نزدیک سب کے حق میں توقف بہتر ہے کیونکہ مسئلہ ہذا میں کوئی دلیل قطعی نہیں ہے جب کہ ظنیات متعارض ہیں اور ظنی دلائل عقائد کیلئے جو کہ یقینیات پر مبنی ہیں فائدہ

Marfat.com

نہیں دیتے۔

خیال رہے احمد اور طبرانی کی حضرت انس سے روایت میں یہ الفاظ ہیں **خیر نساء العالمین اربع مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون** اور حاکم نے مُستدرک میں حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے ان الفاظ سے روایت فرمائی سیّدنساء اهل الجنة اربع مریم وفاطمة وخدیجة وآسیة (مرقاة شرح مشکوٰة) یعنی اہل جنت کی بیبیوں کی سردار چار خواتین ہیں حضرت مریم حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ اور حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہنّ **وفی الجامع فاطمة سیّدة نساء اهل الجنة الامریم بنت عمران رواه الحاکم فی مستدرکه** (مرقاة شرح مشکوة) یعنی فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا جنتیوں کی بیبیوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔

ایمان کو جلا بخشنے والی بحث

شیخ محقق سیّدی عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمة حدیث فاطمہ کے تحت فرماتے ہیں

بدانکه ایں حدیث دلالت دارد برفضل فاطمه برتمامه نساء مومنات حتی از مریم وآسیه وخدیجه وعائشه ہمچنیں گفته است سیوطی ودر بعضے احادیث مریم بنت عمران رااز عموم نساء که زہرا رضی اللّٰه عنها رابرایشاں تفضل داده استثناء کرده است ودرحدیث دیگر آمده که مثل فاطمه درایں امت مثل مریم ست در قوم خود یعنی فاضل تراز غیر خود وتواندکه اختلاف ایں اخبار بجہت تدرج اطلاع آنحضرت بود صلی اللّٰه علیه و سلم برفضیلت فاطمه بوحی واعلام پروردگار تاعموم فضل وے برتمامه نساء عالم ثابت شد واللّٰه اعلم (**اشعت اللمعات ج۴ص ۶۸۴**) یعنی

Marfat.com

جان لو کہ یہ حدیث حضرت فاطمہ کی تمام مومنہ عورتوں پر فضیلت فاطمہ پر دلالت کرتی ہے حتیٰ کہ حضرت مریم اور آسیہ اور خدیجہ وعائشہ پر بھی اسی طرح امام سیوطی نے فرمایا ہے اور ایک حدیث میں جن عورتوں پر فاطمہ کو فضیلت دی گئی ہے ان میں سے حضرت مریم بنت عمران کو استثناء کیا گیا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ فاطمہ کی مثل اس امت میں وہ ہے جو مریم کی اپنی قوم میں ہے یعنی اپنے علاوہ سے زیادہ فضل رکھتی ہیں ہوسکتا ہے کہ یہ اختلاف اس بنا پر ہو کہ حضور کو حضرت فاطمہ کی فضیلت وحی الٰہی اور اللہ کی طرف سے تدریجا خبر دینے کے ذریعہ دی گئی ہو یہاں تک کہ آخر میں تمام عالم کی عورتوں پر آپ کی فضیلت ثابت ہوگئی ہو۔ واللّٰہ اعلم

وبعضے علماء عائشه رافضل نهندبر فاطمه ازجهت آنكه عائشه باپیغمبر دربهشت باشد وفاطمه باعلی ولا بدمقام ومكان پیغمبر اعلیٰ واشرف از مقام علی است ولیكن دراحادیث واقع شده است كه آنحضرت بافاطمه خطاب كرد كه من وتووعلی وحسن وحسین دریك مكان ویك مقام خواهیم بود ونیزگویند عائشه مجتهده بود درزمان خلفائے اربعه فتوی میدادواجتبها دمیكرد وسیوطی درفتاوے میگوید دراینجا مذهب است اصح مذهب آنكه فاطمه رضی اللّٰه عنها افضل است از عائشه رضی اللّٰه عنها وبعضے بمساوات رفته اندو بعضے درتوقف مانده واستردشنی از حنیفه وبعضے شافعیه بتوقف مائل ترندوچوں مالك را ازان پرسید ند گفت فاطمه بضعه من النبی فاطمه گوشت پارئه پیغمبر است ولا افضل علی بضعة من رسول اللّٰه ﷺ احدا فضیلت نمی نهم من برجگر پارۂ پیغمبر ہیچ کس وامام سبکی فرموده

Marfat.com

است که آنچه مختار ماودین ماست آنست که فاطمه افضل است بعد از وے مادرش خدیجه بعدازاں عائشه رضی اللّٰه عنهنّ اجمعین ودرخدیجه وعائشه نیز اختلاف دارند وحق آنست که حیثیات مختلف اند وبعضے افضلیت بمعنی کثرت ثواب وارند که علماء اختیار کرده اندولیکن ہیچ کس بحسب شرف ذات وطہارت وطینت وپاکی جوہر بفاطمه وحسن وحسین نرسند واللّٰه اعلم (**اشعة اللمعات ج۴ص ۶۸۴**) یعنی بعض علماء حضرت عائشہ رضی اللّٰه عنها کوفاطمہ برفضیلت دیتے ہیں اس وجہ سے کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰه عنها جنت میں حضور کیساتھ ہوں گی اور فاطمہ علی کیساتھ اور یہ بات لابدی ہے کہ حضور کا مکان ومقام حضرت علی کے مقام سے اعلیٰ واشرف ہے لیکن احادیث میں آیا ہے کہ حضور نے فاطمہ سے خطاب فرمایا کہ میں اور آپ اور علی اور حسن وحسین جنت میں ایک جگہ ایک مقام میں ہوں گے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰه عنها مجتہدہ تھیں اور خلفائے اربعہ کے زمانہ میں فتوی دیتی تھیں اور اجتہاد کرتی تھیں امام سیوطی فتاوی میں فرماتے ہیں کہ اس جگہ تین مذہب ہیں سب سے صحیح یہ ہے کہ سیّدہ فاطمہ سیّدہ صدّیقہ سے افضل ہیں جب کہ بعض علماء مساوات کے قائل ہیں اور بعض نے توقف فرمایا ہے استردشنی احناف میں اور بعض شافعیہ توقف کی طرف مائل ہیں اور جب امام مالک سے اس بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سیّدہ فاطمہ حضور کی لخت جگر اور پارہ پیغمبر ہیں اور کسی کو حضور کے پارہ جگر پر فضیلت نہیں ہے اور میں کسی کو بھی حضور کے پارہ جگر پر افضیلت نہیں دیتا ہوں جب کہ امام سبکی نے فرمایا ہے کہ وہ جو کہ ہمارا پسندیدہ وہمارا دین ہے وہ یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہیں آپ کے بعد آپ کی والدہ حضرت خدیجہ اوران کے بعد سیّدہ عائشہ رضی اللّٰه عنها اور حضرت خدیجہ وحضرت عائشہ رضی اللّٰه عنها میں بھی اختلاف ہے اور یہ

Marfat.com

ہے کہ حیثیات مختلف ہیں جب کہ بعض علماء افضیلت بمعنی کثرت ثواب کے قائل ہیں جس کا انہوں نے اعتبار کیا ہے لیکن کوئی شخص شرافت ذات اور طہارت اصل اور پاکیزگی جوہر میں سیّدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کو نہیں پہنچتا۔

مدارج شریف میں ہے کہ شیخ ولی الدین العراقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امّہات المؤمنین میں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر صحیح اور قول مختار کے مطابق افضل ہیں اور بعض سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو افضل بتاتے ہیں لہجہ میں شیخ الاسلام زکریا نے فرمایا ہے کہ سیّدہ خدیجہ اور سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ میں سب سے افضل ہیں اور ان دونوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے ابن عماد صراحت سے یوں بیان فرماتے ہیں کہ سیّدہ حدیجہ کو اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں کہا کہ اللہ تعالیٰ سے سیّدہ خدیجہ سے بہتر درجہ آپ کو عطا فرمائی ہے اس سے مراد ان کی اپنی ذات تھی اور سیّدہ خدیجہ سے اپنے آپ کو افضل کہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا نہیں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ سے مجھے سیّدہ خدیجہ سے بہتر زوجہ عطا نہ فرمائی کیونکہ خدیجہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی تھیں جب کہ دیگر لوگ مجھے جھٹلاتے تھے اور اس وقت اپنے مال سے میری مدد کی تھی جب کہ لوگوں نے مجھے محروم رکھا تھا ابن داؤد سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ان ہر دو ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہما سے کون زیادہ فضیلت رکھتی ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ اس لئے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں معرفت جبرئیل علیہ السلام کہلوایا تھا جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے سلام معرفت جبرئیل علیہ السلام بزبان حبیب پاک صلی اللہ

Marfat.com

علیہ و سلم سیّدہ خدیجہ کو کہلوایا اس وجہ سے سیّدہ خدیجہ کو فضیلت حاصل ہے بہ نسبت سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا ازاں بعد ابن داؤد سے دریافت کیا گیا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا میں سے کون افضل ہے تو ابن داؤد نے جواب دیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ فاطمہ میرا لخت جگر ہیں اس زاویہ نگاہ سے دیکھیں تو کوئی اور آنحضرت کا پارہ گوشت نہیں ہے اور آنحضرت کا قول مبارک میری اس بات کا شاہد ہے جو کہ آپ نے سیّدہ فاطمہ زہرا سے فرمایا تھا کہ کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ تم سیّدۃ النساء اھل جنت ہو سوائے مریم رضی اللّٰہ عنہا کے اور جو علماء سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی فضیلت کے قائل ہیں ان کا استدلال اس سے ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا عالم آخرت میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معیت میں ہوں گی جب کہ فاطمہ حضرت علی کے ساتھ ہوں گی درجات میں تفاوت ہے اس کا جواب ابن عماد اس طرح دیتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کو ماں ہونے کی حیثیت سے فضیلت دی گئی ہے کہ سیادت کے لحاظ سے علامہ سبکی کے نزدیک حضرت مریم افضل ہیں اس حدیث کی رو سے اور ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ابوامامہ ابن النقاش فرماتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کو فضیلت کے اسباب میں ان کی اسلام لانے میں سبقت اور دور اسلام کے اول میں ان کی تاثیر اور اللہ تعالیٰ کے دین کے قیام اور مدد میں اور اس کی تقویت کے حصول کے لئے اپنا مال وزر خرچ کر دینا شامل ہے اس لحاظ سے ان کاموں میں کوئی دوسرا ان کے ساتھ شریک نہیں سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور دیگر امّہات المؤمنین میں سے کوئی بھی نہیں۔ سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی بھی ان خوبیوں میں کوئی دوسرا شامل نہ ہے مثلاً آخر اسلام میں ان کی تاثیر امت کے ساتھ حمل دین اور اسلام کی تبلیغ میں سیّدہ کی تلقین اور امتیوں کا سیّدہ سے اسلام کے

Marfat.com

مسائل اوراحکام دریافت کرنا یہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنھا کا امتیاز ہے جو کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوا مختصر یہ کہ حیثیتوں کے اختلاف کے لحاظ سے صورت ہے واللّٰہ اعلم (مدارج مترجم)

حضرت مریم وفاطمہ وعائشہ وخدیجہ رضی اللّٰہ عنھنّ

اس میں اختلاف ہے کہ ان عورتوں میں افضل کون ہے بعض نے فرمایا کہ حضرت مریم سب سے افضل ہیں بلکہ بعض کے نزدیک وہ نبی ہیں کیونکہ اس آیت (واذا قالت الملائکۃ یمریم ان اللّٰہ اصطفک وطھرک واصطفک علی نساء العلمین اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ کنز الایمان)

میں ارشاد ہوا کہ مریم تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں اور عالم مطلق ہے فقط رائے سے اس کو خاص نہیں کر سکتے۔

۲۔ نیز ابن جریر نے فاطمہ رضی اللّٰہ عنھا سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے فاطمہ تم مریم کے سوا باقی تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو۔

۳۔ ابن عساکر نے فرمایا کہ جنتی عورتوں کی سردار مریم پھر فاطمہ پھر خدیجہ پھر آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔

۴۔ ابن ابی شیبہ نے ابن کہول سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے افضل قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے بچوں پر مہربان اور شوہر کی خیر خواہ ہیں اور اگر تحقیق ہوتی کہ مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئی ہیں تو ہم ان پر کسی کو فضیلت و بزرگی نہ دیتے۔

Marfat.com

۵۔حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تھیں اوران عورتوں کو نبی کی والدہ ہونے کا شرف حاصل نہیں۔

۶۔حضرت مریم نے بچپن میں کلام فرمایا ان عورتوں کو یہ شرف حاصل نہیں۔

۷۔حضرت مریم کی پرورش رب تعالیٰ نے فرمائی ان کی پرورش ان کے والدین نے کی۔

۸۔حضرت مریم کے پاس جنتی میوے آئے ان کے پاس نہ آئے۔

۹۔حضرت مریم حیض ونفاس سے پاک رہیں ان بیبیوں میں یہ خصوصیت نہیں ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم ان سب سے افضل ہیں اور بعض نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہرا عائشہ صدّیقہ اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہما حضرت مریم بلکہ اولین وآخرین تمام عورتوں سے افضل ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے ینساء النبی لستن کاحد من النساء اے نبی آخرالزمان کی عورتوں تم کسی عورت کی مثل نہیں سب سے افضل ہو نیز رب تعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا اے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے گھر والوں! رب تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور فرمائے اور تمہیں ظاہر و باطن ہر طرح خوب پاک فرمادے حضرت مریم عمران کی نور نظر مگر حضرت فاطمہ زہرا سیّدالانس والجان کی لخت جگر علی مرتضیٰ کی زوجہ مطہّرہ سیّدالشھداء کی والدہ محترمہ یہ اوصاف حضرت مریم میں نہیں رب تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ واصطفک علی نساء العلمین ایسا ہی ہے کہ جیسا نبی اسرائیل سے فرمایا گیا تھا وانی فضلتکم علی العلمین اور جیسے اس زمانہ میں بنی اسرائیل دوسری قوموں سے افضل تھے ایسے ہی اس وقت کی ساری عورتوں سے حضرت مریم بڑھ چڑھ کر تھیں اگر حضرت مریم کو جنتی پھل ملے تو حضور علیہ السلام کے غلاموں کو جنتی پانی پلایا گیا اور وہاں کی نعمتیں کھلائی گئیں احادیث سے ثابت ہے کہ ایک پیالہ پانی سے چودہ سو پیاسے سیراب ہوئے ایک گلاس

Marfat.com

دودھ سے ستر صحابہ کرام سیراب ہوئے حضرت جابر کے گھر چار سیر جو سے سارے لشکر والوں بلکہ تمام مدینہ والوں کا پیٹ بھر گیا یہ پانی، دودھ، گوشت، آٹا وغیرہ کہاں سے آرہا تھا حضور علیہ السلام نے ان کا رابطہ جنت سے فرما دیا تھا۔

وہاں کی یہ نعمتیں تھیں اگر حضرت مریم کو زکریا علیہ السلام نے پرورش فرمایا تو حضرت فاطمہ زہرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی گود میں پلیں اور پروان چڑھیں اگر حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ہیں تو فاطمہ زہرا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بیٹی اور عزت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی اصل اصول یہ سارا باغ انہیں کا ہے اگر حضرت مریم سے ملائکہ نے کلام کیا تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرئیل نے سلام کیا غرضیکہ کلی عظمت ان عورتوں کو حاصل ہے ہاں مریم جزوی طور پر افضل ہیں مقاتل نے روایت کی کہ چار عورتیں جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

۱۔ مریم بنت عمران ۲۔ آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی)

۳۔ خدیجہ بنت خویلد ۴۔ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم

نیز ابن جریر نے عمار ابن سعد سے روایت کی مجھ سے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسے مریم ساری عورتوں سے افضل تھیں ایسے ہی خدیجہ میری امت کی ساری عورتوں سے افضل ہیں نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی اولاد یہ دونوں جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آجاؤ۔

نبی کی لاڈلی بانو ولی کی ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا

حضرت مریم کو تہمت لگی تو حضرت عیسیٰ کو بچپن میں گویائی بخش کر ان کی عظمت کی گواہی

Marfat.com

دلوادی حضرت یوسف علیہ السلام کو تہمت لگی تو بھی ایک شیر خوار بچے ہی کے ذریعے ان کی پاک دامنی بیان فرمائی گئی مگر جب محبوبہ محبوب عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگی تو ہوسکتا تھا کہ وہاں بھی کسی شیر خوار بچے سے یا لکڑی یا پتھر یا درخت وغیرہ کو گویائی بخش کر گواہی دلوادی جاتی مگر ایسا نہ کیا بلکہ رب تعالیٰ نے خود آپ کی پاکدامنی، عصمت، جنتی ہونے کی گواہی اس طرح دی کہ سورۂ نور میں اٹھارہ آیتیں اتاریں جن میں آپ کی پاک دامنی کا ذکر فرمایا اور تہمت لگانے والوں بلکہ دل میں شبہ کرنے والوں بلکہ خاموش رہنے والوں یعنی تردید نہ کرنے والوں پر سخت عتاب فرمایا گیا یہ فرق کیوں ہے اس فرق مراتب کو ظاہر کرنے کے لئے اس سے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی بی بی مریم سے افضلیت مطلقہ ثابت ہوئی کہ ان کا گواہ شیر خوار بچہ اور صدّیقہ کا گواہ خود رب العلمین۔

حضرت عائشہ صدّیقہ و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما

اس میں بھی اختلاف ہے کہ ان دونوں حضرات میں کون افضل ہے بعض کے نزدیک حضرت فاطمہ زہرا عائشہ صدّیقہ سے افضل اس لئے کہ

☆۱۔ آپ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی لختِ جگر ہیں آپ کی شرافت اصلی ذاتی ہے اور سب کی عارضی۔

☆۲۔ چونکہ حضور علیہ السلام ہر موجود کے سردار اور فاطمہ زہرا حضور کا جزء لہٰذا جو کل کا حال وہی جزء کا۔

☆۳۔ حضرت فاطمہ زہرا جنتی عورتوں کی سردار ہیں جن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی داخل ہیں۔

☆۴۔ حضرت فاطمہ زہرا ہم شکل محبوب صلی اللہ علیہ و سلم ہیں چنانچہ آپ کی رفتار

Marfat.com

گفتار شکل وشباہت بالکل حضور علیہ السلام کی مثل تھی اور فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا حیض ونفاس سے پاک تھیں۔(مدارج)

☆۵۔فاطمہ زہرا جنت کی کلی ہیں اسی لئے آپ کا لقب شریف زہرا ہے بمعنی آپ کو فاطمہ . اور بتول بھی اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آپ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بے تعلق ہیں فاطمہ فطم سے بنا بمعنی چھوٹنا جس بچہ کا دودھ چھوٹ جائے اسے فطیم کہتے ہیں بتول بتل سے بنا بمعنی الگ ہو جانا وتبتل الیہ تبتیلا۔

☆۶۔حضور(صلی اللّٰہ علیہ و سلم)فاطمہ کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

☆۷۔فاطمہ زہرہ نسل مصطفیٰ(صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کی اصل ہیں عائشہ صدّیقہ میں یہ وصف نہیں۔

مگر بعض کے نزدیک حضرت عائشہ صدّیقہ فاطمہ زہرا سے افضل ہیں چند وجوہ سے

☆۱۔رب تعالیٰ نے ینساء النبی لستن کاحدمن النساء اے نبی کی بیویو تم کسی عورت کی طرح نہیں اور کسی میں فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا بھی داخل ہیں۔

☆۲۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا ماں ہیں اور فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا بیٹی اور یقیناً مائیں بیٹی سے افضل ہیں۔

☆۳۔جنت میں فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ کے ساتھ ہوں گی مگر عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا حضور علیہ السلام کے ساتھ اور بہ جگہ اس جگہ سے افضل ہے۔

☆۴۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا شیطان کے اثر سے پاک کیونکہ نبی کی بیوی ہیں

Marfat.com

عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا تمام مسلمانوں کی ماں ہیں کسی کے نکاح میں نہیں آسکتیں فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا کا یہ حکم نہیں۔

☆۵۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا بڑی عالمہ وفقیہہ ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ دو تہائی دین عائشہ سے لو آپ صحابہ کرام کے علمی اختلاف کا فیصلہ فرماتی تھیں اور اہل علم دوسروں سے افضل ہوتے ہیں۔

☆۶۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو جبرئیل علیہ السلام سلام کرتے تھے۔

☆۷۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے بستر میں حضور علیہ السلام پر وحی آتی تھی۔

☆۸۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا لقب محبوبۂ محبوبِ ربّ العلمین ہے۔

☆۹۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے سینہ پاک میں حضور کی وفات ہوئی اور ان کی گود شریف حضور (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کی آخری آرام گاہ بنی۔

☆۱۰۔عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا حجرہ حضور (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کی آخری قیام گاہ قرار پایا کہ یہیں آپ کی قبر انور ہے اور یہ قیامت تک کے لئیے جن وانس وملائکہ کی زیارت گاہ بن گیا۔

☆۱۱۔جب لوگوں نے عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو تہمت لگائی تو سورۂ نور کی اٹھارہ آیتوں نے آپ کی نورانیت وبریت کو بیان فرمایا جو مسلمان قرآن مجید پڑھے گا ان کی عصمت کی گواہی دے گا اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا

وہ جو ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پر نور صورت پہ لاکھوں سلام

☆۱۲۔آپ صدّیقہ باپ، صدّیق، شوہر نبیوں کے سردار میکہ بھی اعلیٰ سسرال بھی بالا۔

Marfat.com

☆۱۳۔خود اُمّ المؤمنین اور والدامیر المؤمنین شوہر خاتم النبین صلی اللّٰہ علیہ و سلم.

حاصل کلام یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ہر قسم کے دلائل ملتے ہیں لہٰذا یا خاموشی اختیار کرو یا یوں کہو کہ بعض لحاظ سے عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا افضل ہیں اور بعض لحاظ سے فاطمہ زہرہ ایک لختِ جگر نور نظر ہیں دوسری محبوبہ۔ (تفسیر نعیمی)

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے گھر قرآن وسنّت کے مرکز ہیں

واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایت اللّٰہ والحکمۃ فان اللّٰہ کان لطیفا خبیرا اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت بیشک اللہ ہر باریکی جانتا ہے۔(کنزالایمان)

اس آیۃ قرآنیہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کی ازواج کے گھروں کو وحی الٰہی اور سنّت کا گہوارہ قرار دیا ہے اور اس نعمت عظمیٰ پر ان کو خدا کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ تفسیر طبری میں ہے کہ یقول تعالیٰ ذکرہ لازواج نبیہ محمد ﷺ واذکرن نعمۃ اللّٰہ علیکن بان جعلکن فی بیوت تتلی فیھا آیات اللّٰہ والحکمۃ فاشکرن اللّٰہ علی ذلک واحمدنہ علیہ وعنی بقولہ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللّٰہ واذکرن مایقرفی بیوتکن من آیات اللّٰہ کتاب اللّٰہ والحکمۃ ویعنی بالحکمۃ مااوحی الی رسول اللّٰہ ﷺ من احکام دین اللّٰہ ولم ینزل بہ قرآن وذلک السنۃ (تفسیر طبری) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ذکرہ اپنے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج سے فرمارہا ہے کہ یاد کرو اللہ کی ان نعمتوں کو جو اس نے تم پر بایں طور پر نازل فرمائیں کہ تمہیں ایسے گھروں میں آباد فرمایا جن میں اللہ کی آیتیں اور حکمت پڑھی جاتی ہیں تو اس انعام پر اللہ کا شکر اور اس کی حمد بجالاؤ اور اللہ کے فرمان واذکرن مایتلی سے مراد مایقرفی

Marfat.com

بیوتکن من آیات اللّٰہ ہےاورحکمت سے مراداللہ کے دین کے وہ احکام ہیں جواللہ تعالیٰ قرآن نازل کئے بغیراپنے محبوب کی طرف وحی فرماتا ہےاوروہ سنت ہے۔

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کوحضورسیّدعالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لیےاللہ تعالیٰ نے چنا

چنانچہ آیہ مذکورہ کے تحت اسی تفسیرطبری میں ہے کہ یقول تعالیٰ ذکرہ ان اللّٰہ کان ذا لطف بکن اذجعلکن فی البیوت التی تتلی فیھا آیاتہ والحکمۃ خبیرابکن اذاختارکن لرسولہ ازواجا (تفسیر طبری) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لطف سے تمہیں نوازا کیونکہ تمہیں ایسے گھروں میں بسایا جن میں اس کی آیات اورحکمت پڑھی جاتی ہے وہ بڑاباخبر ہے کہ اس نے تمہیں اپنے محبوب کی زوجیّت کے لئے چنا۔

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کی تعداد

حضورسیّدی شیخ محقق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔بدانکہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروقتی نہ بودند ودروقت دیگریازدہ ودروقت دیگر زیادہ برآن ووقتی کمتراز آں در جامع الاصول آوردہ است کہ علماء اختلاف دارنددرعددازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ودرترتیب ایشاں وعددآنہائیکہ مردہ اندپیش از آنحضرت وآنہائیکہ مردہ اندبعد ازوی صلی اللہ علیہ وسلم وآنہا کہ دخول کردہ باآنہا وآنہا کہ دخول نکردہ وجماعت اززنان ہستندکہ آنہاراخو استگار کردہ ودرنکاح نہ در آوردہ وآن زنان کہ عرض کردند خودرابرآنحضرت وگفتہ کہ ماذکرمیکنیم مشہورترست ازاقوال

Marfat.com

پس از ان ذکر کرد صاحب جامع الاصول اسماء ایشا نرا واقوال ایشانرا۔ (اشعت اللمعات، ج۴، ص ۷۰۰)

یعنی جان لو کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ ایک وقت میں نو تھیں اور ایک وقت میں گیارہ اور ایک وقت میں اس سے زیادہ اور بسا اوقات اس سے کم جامع الاصول میں ذکر کیا گیا ہے کہ علماء کا ازواج رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تعداد میں اختلاف ہے اور ان کی ترتیب میں اور ان ازواج کے بارے میں کہ جو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے پہلے وفات پا گئیں یا بعد میں اور ان کے بارے کہ جن سے دخول فرمایا یا نہیں اور ایک گروہ عورتوں کا ایسا ہے جن کو پیغام نکاح دیا لیکن نکاح نہ فرمایا اور ان عورتوں کے بارے کہ جنھوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کیا اور جامع الاصول نے ذکر فرمایا کہ ہم اقوال میں سے مشہور تر قول ذکر کریں گے اس کے بعد صاحب جامع الاصول نے ان کے نام اور احوال ذکر فرمائے

شیخ محقّق محدث دہلوی علیہ الرّحمہ فرماتے ہیں کہ.....

اول ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ اُمّ المؤمنین خدیجہ بنت خویلد ست تزوّج کرد اورا آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم وخدیجہ چہل سالہ وآنحضرت بیست و پنج سالہ بودو فات یافت پیش از ھجرت سہ سال برقول صحیح پہلی زوجہ مبارکہ اُمّ المؤمنین خدیجہ بنت خویلد ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جب ان سے نکاح فرمایا تو ان کی عمر چالیس سال تھی اور آپ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پچیس سال قول صحیح پر ان کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی۔

بعداز وے سودہ بنت زمعہ تزوّج درمکّہ کرد وفات درسال پنجاہ

Marfat.com

وچہـــــار۔ان کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ سے مکّہ میں نکاح فرمایااور ۵۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عـائشـه صدّيقه بنت ابی بكر صدّيق تزوج كرد او رابمكه ووی شش ساله بـود وبـنـا كـردبـاودرُنـه سالگی ووفات يافت درسال پنجاه وپنج يـاپـنجـاه وهشت حضرت عائشہ صدّیقہ بنت ابوبکر صدّیق سے مکّہ میں ان سے نکاح فرمایا اس وقت ان کی عمر شریف چھ سال تھی جب کہ نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ۵۸/۵۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

حفصه بنت عمر بن خطاب تزوّج كرد درسال دوم يا سوم از هجرت ومرددرسال چهل وپنج ياچهل ويك.

حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب کے ساتھ ہجرت کر کے دوسرے یا تیسرے سال نکاح فرمایا جب کہ ۴۵/۴۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

زيـنـب بنت خزيمه تزوج كرددرسال سوم ومرددرسال چهارم زینب بنت خزیمہ سے ہجرت کے تیسرے سال نکاح کیا جب کہ چوتھے سال ان کا وصال ہوا۔ امّ سـلـمه بنت اميه مخزومی تزوّج كرد درسال چهارم ياسوم ومرددرسال پـنـجـاه ونـه بعضے گفته انددرسال شصت ودو واول صحيح ترست. امّ سلمہ بنت امیہ مخزومی ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال ان سے نکاح کیا ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی بعض علماء نے فرمایا کہ ۶۲ ہجری میں جب کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

وزيـنـب بـنـت جـحـش تـزوج كـرددرسـال پنجم ومرددرسال هفتم يـابسـت ويـكـم ووی اول كسـی سـت كـه رفت از عالـم ازازواج بعد ازاں

Marfat.com

حضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم

حضرت زینب بنت جحش سے ہجرت کے پانچویں سال نکاح فرمایا ۲۱/۲۰ھ انتقال ہوا یہ پہلی زوجہ ہیں جن کا وصال حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد ہوا۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان خواہر معاویہ واصح واشہر آنست کہ تزوّج کرد اورانجاشے برائے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم بچہار صددرہم درسال ششم درحبشہ کہ ہمراہ شوہرخود عبیداللّٰہ بن جحش رشتہ بود وعبیداللّٰہ نصرانی شدوبمرد

امّ حبیبہ بنت ابوسفیان حضرت امیر معاویہ کی ہمشیرہ زیادہ صحیح اور مشہور تر یہ ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ ان کا نکاح نجاشی نے حبشہ میں چھٹے سال چار سو درھم میں کیا ام حبیبہ اپنے شوہر عبیداللہ بن جحش کیساتھ حبشہ گئی تھیں اور وہ نصرانی ہو کر مر گیا۔

جویریہ بضم جیم وفتح واوبنت حارث بند کرد آنحضرت ﷺ او را در غزوۂ مریسیع در سال ششم پس آزاد کرد تزوّج نمود ومرد درسال پنجاہ وشش ۔

جویریہ بنت حارث جیم کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ کو غزوۂ مریسیع میں چھٹے سال قیدی بنایا پھر آزاد کر کے ان سے نکاح فرمالیا ۵۶ھ میں وصال ہوا۔

میمونہ بنت الحارث تزوّج درسال ہفتم مرد درسال شصت ویک یاپنجاہ ویک ووی خالۂ ابن عباس ست ۔

میمونہ بنت حارث ساتویں سال ان سے نکاح فرمایا وہ ابن عباس کی خالہ تھیں ۵۱/۶۱ھ میں ان کا انتقال ہوا ۔صفیہ بنت حییّ بن اخطب

Marfat.com

درسال ہفتم درغزوۂ خیبر اسیر ساخت وآزاد کردہ تزوّج نمود ووی درآن زمان ہفدہ سالہ بودووفات یافت درسنہ خمسین وقیل اثنین وخمسین وقیل غیر ذلک .

صفیہ بنت حیّ ابن اخطب ساتویں سال غزوہ خیبر میں ان کو قیدی بنایا اور آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی ۵۰ھ میں انتقال فرمایا اور یہ بھی کہا گیا کہ ۵۲ھ ہجری میں اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں۔

ریحانہ بنت زید یہودیہ بود بندکردواعتاق کردہ تزوّج نمود درسال ششم ومرددروقت رجوع ازحجة الوداع حضرت ریحانہ بنت زید پہلے یہودیہ تھیں قید ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا چھٹے سال اور حجۃ الوداع سے واپسی پر ان کا وصال ہوا۔

این یازدہ زن راتزوّج کردہ ودخول نمودہ است وجماعة اززنان مقداربست یا بیشتر بودہ اند کہ ایشاں را تزوّج فرمودہ وپیش ازدخول مفارقت نمودہ وبعضے راخواستگاری نمودہ وتزوّج نفرمودہ وبعضے نزدنزول کریمہ یا ایها النبی قل لازواجك الایة دنیا اختیار کردہ بدررفتند وتفاصیل آن مذکور ست درجامع الاصول یہ گیارہ بی بیاں ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نکاح فرما کر شرف زوجیت بخشا بیس یا اس سے زیادہ خواتین ایسی تھیں جن کے ساتھ نکاح کیا لیکن تعلق زوجیت سے پہلے ان سے مفارقت اختیار فرمالی بعض کو نکاح کا پیغام دیا لیکن نکاح نہ فرمایا بعض وہ ہیں کہ جنہوں نے آیت یاایھاالنبی قل لازواجک الایة نازل ہونے پر دنیا کو اختیار کیا اور علیحدہ ہوگئیں اوران کی تفاصیل جامع

Marfat.com

الاصول میں مذکور ہیں۔

خیال رہے قول بعض کے مطابق حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی کنیزیں چار تھیں جن میں سے مشہور ماریہ قبطیہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے صاحبزادے ابراہیم کی والدہ ہیں ان کا وصال ۱۶ھ میں ہوا دوسری حضرت ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید ہیں بعض علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان سے دخول نہیں ہوا تیسری زینب بنت جحش کی ہبہ کردہ کنیز تھی چوتھی وہ تھیں جو قیدی بن کر آئیں تھیں چنانچہ شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

واما سراری بعضے گفتہ اند چہار بودہ مشہور ترین آنہا ماریہ قبطیہ امّ ابراہیم بن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم درسال شانزدہ مردہ وریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور شد بعضے گفتہ اند آزاد نکرد ووطی بملك یمین نمود ودیگر جاریہ بود کہ زینب بنت جحش اورا بخشیدہ بود ودیگرے بود از جائے بندکردہ شد ہ واللّٰہ اعلم (اشعت اللمعات ج ۴ ص ۱۰۷)

خیال رہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے سامنے فوت ہونے والی ازواج صرف دو ہیں اول حضرت اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ دوم اُمّ المؤمنین حضرت زینب اُمّ المساکین رضی اللّٰہ عنہما اور حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے وصال ظاہری کے وقت نو ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ موجود تھیں۔ (مدارج)

چنانچہ بعض علماء نے ان ازواج کے نام اپنے ان اشعار میں جمع فرمائے

توفی رسول اللّٰہ عن تسع نسوۃ لیہن تعزی المکرمات و تنسب

فعائشۃ میمونۃ و صفیۃ وحفصۃ تتلوہن ہند و زینب

Marfat.com

جویریة مع رملة ثم سودة ثلث وست نظمهن مهذب

(حاشیہ صاوی ج۵ ص۱۶۳۵ مکتبہ رحمانیہ)

قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ

یہ چھ ہیں سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ، سیّدہ عائشہ صدّیقہ بنت ابی بکر، سیّدہ حفصہ بنت عمر فاروق، سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان، سیّدہ ام سلمہ بنت ابی امیہ، سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللّٰہ عنہنّ.

عربیہ غیر قریشیہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ

سیّدہ زینب بنت جحش، سیّدہ میمونہ بنت الحارث ھلالیہ، سیّدہ زینب بن خزیمہ ام المساکین، سیّدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللّٰہ عنہنّ

غیر عربیّہ زوجہ مطہّرہ رضی اللّٰہ عنہا

یہ حضرت سیّدہ صفیہ بنت حیّ بن اخطب جو کہ بنونضیر سے ہیں رضی اللّٰہ عنہا. (مدارج)

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا مہر

عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه قال سالت عائشة زوج النبی صلی اللّٰه علیه و سلم کم کان صداق رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم قالت کان صداقة لازواجه ثنتی عشرة اوقیة ونشا قالت اتدری ماالنش قال قلت لاقالت نصف اوقیة فتلک خمس مائة درهم فهذا صداق رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم وازواجه. (رواه مسلم)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے سوال کیا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج کا حق پر مہر کتنا تھا آپ نے فرمایا کہ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج کا حق مہر بارہ اوقیہ اور نش تھا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ آپ جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا کہ نصف اوقیہ۔

یعنی ساڑھے بارہ اوقیہ جو کہ ۵ سو درہم کے برابر تھا تو یہ تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا اپنی ازواج کے لئے حق مہر۔

خیال رہے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار ہزار درہم یا چار سو دینار تھا (نووی) جب کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو درہم تھا (فیوض الباری) خیال رہے اوقیہ ھمزہ کے ساتھ اور یا مشدّدہ کیساتھ جبکہ نش نون مفتوحہ اور ش مشدّدہ کیساتھ ہے اور اوقیہ سے مراد اوقیہ حجاز ہے اور وہ چالیس درھم کا ایک ہوتا ہے (نووی) اس حساب سے پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مہر بارہ اوقیہ سونا تھا یعنی اکتیس تولے سونا (فیوض الباری) حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کا مہر چار سو مثقال یعنی ایک سو پچاس تولہ چاندی تھا۔ (ایضاً)

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کو اختیار دینا اور واقعۂ تحریم

عن عبداللّٰہ ابن عباس قاللم ازل حریصاعلی ان اسئل عمرعن المرأتین من ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اللتین قال اللّٰہ لھما ان تتوبا الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما فحجّجت معہ فعدل وعدلت معہ بالاداوۃ فتبرز حتی جاء فسکبت علی یدیہ من الاداوۃ فتوضأ فقلت یاامیر المؤمنین من المراتان من ازواج النبی ﷺ اللتان قال اللّٰہ عزوجل لھماان تتوبا الی اللّٰہ فقدصغت

Marfat.com

قلوبکما فقال اعجبی لک یاابن عباس عائشة وحفصة ثمّ استقبل عمر الحدیث یسوقه فقال انی کنت وجارا لی من الانصار فی بنی امیة بن زیدو هی من عوالی المدینة وکنانتناؤب النزول علی النبی ﷺ فینزل یوماً وانزل یوما فاذانزلت جئته من خبر ذالک الیوم من الامر وغیره واذا انزل فعل مثله وکنا معشرقریش نغلب النساء فلما قدمنا علی الانصار اذاهم قوم تغلبهم نساء هم بعد فطفق نساء نایاخذن من آداب نساء الانصارفصحت علی امراتی فراجعتنی فانکرت ان تراجعنی فقالت ولم تنکران اراجعک فو اللّٰه ان ازواج النبی ﷺ یراجعنه وان احداهن لتهجره الیوم حتی اللیل فافزعنی فقلت خابت من فعل منهن بعظیم ثم رجعت علی ثوبی فدخلت علی حفصة فقلت ای حفصة اتغاضب احداکن رسول اللّٰه ﷺ الیوم حتی اللیل فقالت نعم فقلت خابت وخسرت افتأمن ان یغضب اللّٰه بغضب رسوله فتهلکین لاتستکثری علی رسول اللّٰه ﷺ ولاتراجعیه فی شئی ولا تهجریه وسلینی مابدالک ولایغرنک ان کانت جارتک هی اوضاء منک واحب الی رسول اللّٰه ﷺ یریدعائشة وکناتحدثنا ان غسان تنعل النعال لغزونا فنزل صاحبی یوم نوبتیه فرجع عشاء فضرب بابی ضربا شدید اوقال انائم هوففزعت فخرجت الیه وقال حدث امرعظیم قلت ماهو اجاء ت غسان قال لابل اعظم منه واطول طلق رسول اللّٰه ﷺ نساء ه قال قدخابت حفصة وخسرت کنت اظن ان هذا یوشک ان یکون فجمعت علی ثیابی فصلیت صلوة الفجر معی النبی ﷺ فدخل مشربة له فاعتزل فیها فدخلت علی حفصة فاذا هی تبکی قلت ما

Marfat.com

یبکیک اولم اکن حذرتک اطلقکن رسول اللّٰہ ﷺ قالت لاادری ھوذافی المشربة فخرجت جئت المنبر فاذا حولہ رھط یبکی بعضھم فجلست معھم قلیلا ثم غلبنی ما اجدفجئت المشربة التی ھو فیھا فقلت بغلام لہ اسود استاذن لعمر فدخل فکلم النبی ﷺ ثم خرج فقال ذکرتک لہ فَصَمَتَ فانصرفت حتی جلست مع الرھط الذین عندالمنبر ثم غلبنی ماأجد فذکر مثلہ فجلست مع الرھط الذین عند المنبرثم غلبنی ماأجد فجئت الغلام فقلت استاذن لعمر فذکر مثلہ فلما ولیت منصرفاذاالغلام یدعونی قال اذن لک رسول اللّٰہ ﷺ فدخلت علیہ فاذاھو مضجع علی رمال حصیر لیس لہ بینہ وبینہ فراش قد اثرالرمال بجنبہ متکی علی وسادة من ادم حشوھا لیف فسلمت علیہ ثم قلت وانا قائم طلقت نساء ک فرفع بصرہ الی فقال لاثم قلت وانا قائم اسْتأنس یارسول اللّٰہ ﷺ لو رأیتنی و کنا معشرقریش نغلب النساء فلما قدمناعلی قوم تغلبھم نساء ھم فذکرہ فتبسم النبی ﷺ ثم قلت لورأیتنی ودخلت علی حفصة فقلت لایغرنک ان کان جارتک ھی اوضاء منک واحب الی النبی ﷺ یرید عائشہ فتبسم اخری فجلست حین رایتہ یتبسم ثم رفعت بصری فی بیتہ فواللّٰہ مارایت فیہ شیئا یردالبصر غیر اھبة ثلاثة فقلت ادع اللّٰہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم وسع علیھم واعطوا الدنیا وھم لایعبدون اللّٰہ وکان متکاء فقال اوفی شک انت یاابن الخطاب اولئک قوم عجلت لھم طیباتھم فی الحیوة الدنیا فقلت یارسول اللّٰہ ﷺ استغفرلی فاعتزل النبی ﷺ من اجل ذالک الحدیث حین افشتہ حفصة الی عائشہ و کان قد قال ماانا

Marfat.com

بداخل علیهن شهرا من شدة موجدته علیهن حین عاتبه اللّٰه فلما مضت تسع وعشرون دخل علی عائشه فبدأبها فقالت له عائشه انک اقسمت ان لاتدخل علینا شهرا وانا اصبحنا تسع وعشرین لیلة اعدها عدافقال النبی ﷺ الشهر تسع وعشرون و کان ذالک الشهر تسع وعشرون قالت عائشة فانزلت ایه التخییر فبدأبی اول امرأة فقال انی ذاکرلک امرأة ولاعلیک ان لاتعجلی حتی تستامری ابویک قالت قد علم ان ابوی لم یکونا یامرانی بفراقه ثم قال ان اللّٰه قال یاایها النبی قل لازواجک الی قوله علیما قلت افی هذا استامرابوی فانی ارید اللّٰه ورسول والدار الاخرة ثم ْخیر نساء ه فقلن مثل ماقالت عائشة.

(رواہ البخاری ج ا ص ۳۳۴)

حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے کہا میری یہ خواہش رہی ہے کہ حضرت عمر سے یہ معلوم کروں کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویوں میں سے وہ دوعورتیں کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے (سورۃ تحریم) میں فرمایا نبی کی دونوں بیبیوا گر اللہ کی طرف رجوع کروضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں پھر میں نے ان کیساتھ حج کیا اور وہ راستے سے مڑے میں بھی چھاگل (چھوٹی سی مشک یا مٹی کا وہ برتن جسمیں مسافر پانی بھر لیتے ہیں فیروز اللغات) لے کر ان کے ساتھ مڑا انہوں نے حاجت پوری کی جب وہ واپس آئے تو میں نے چھاگل سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین ! نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویوں میں وہ دوعورتیں کون سی تھیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم دونوں اللہ کی جناب میں توبہ کرو تو بہتر ہے حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس آپ پر تعجب ہے اس سے عائشہ اور حفصہ مراد ہیں پھر حضرت عمر نے پورا واقعہ

Marfat.com

بیان کیا کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہتے تھے اور ہم باری باری نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جس دن میں جاتا تو اسے اس دن کے تمام حالات سے مطلع کرتا اور جس دن وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا اور ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ جب ہم مدینہ میں انصار کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا وطیرہ اختیار کیا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میں اپنی بیوی پر (ناراض ہوا) اس نے مجھ کو جواب دیا میں نے اس پر برا مانا وہ کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیوں برا سمجھا ہے خدا کی قسم نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویاں آپ کو جواب دیتی ہیں او ران میں سے کوئی بیوی تو ایسا کرتی ہے کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے یہ سن کر میں گھبرایا میں نے کہا ان میں سے جو ایسا کرتی ہے وہ بڑا نقصان اٹھائے گی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا میں نے اس سے کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی سارا دن رات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو غصہ میں رکھتی ہے حفصہ نے کہا ہاں میں نے کہا جو ایسا کرتی ہے وہ تباہ و برباد ہوئی کہا تم اللہ کے غضب سے نہیں ڈرتیں کہ اس کے رسول کو غصہ دلاتی ہو۔ یاد رکھو تباہ ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے نہ تو بہت فرمائشیں کیا کرا ور نہ جواب دیا کرا ور نہ آپ سے ناراض ہوا کرا ور اگر تجھے کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کر تو اس دھوکے میں مت آ۔ تیری ہمجولی تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم تجھ سے زیادہ اسے چاہتے ہیں۔ حضرت عمر کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی طرف تھا۔ حضرت عمر نے کہا کہ ان دنوں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ ہم سے لڑنے کے لئے گھوڑوں کے نعل باندھ رہے ہیں خیر میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے دن

Marfat.com

مدینہ گیا وہاں سے شام کو لوٹ کر آیا تو اس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا کہ کیا عمر سو رہے ہیں میں گھبرا کر اٹھا اور باہر آیا اس نے کہا بڑا حادثہ رونما ہوا ہے میں نے کہا کیا غسان کے لوگ آ پہنچے کہا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا واقعہ ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے یہ سن کر عمر نے کہا حفصہ تو تباہ و برباد ہوگئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے الغرض میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نبی (صلی اللہ علیہ و سلم) کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی آپ نماز سے فارغ ہو کر اپنے بالا خانے میں اکیلے جا کر لیٹ گئے میں حفصہ کے گھر گیا دیکھا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا رو کیوں رہی ہو کیا میں نے تم کو پہلے ہی نہیں سمجھا دیا تھا کیا تم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگیں مجھے نہیں معلوم آپ سامنے بالا خانے میں موجود ہیں وہاں جا کر پوچھ لیجئے میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض لوگ رو رہے ہیں میں ان کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو جس بالا خانے میں آپ تشریف رکھتے تھے اس کے پاس آیا میں نے کالے غلام سے (جو کہ دربان تھا) کہا عمر کے لئے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے کچھ بات چیت کی پھر باہر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں واپس آ کر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے مجھ پر پھر رنج کا غلبہ ہوا اور میں بالا خانے پر پہنچ گیا پھر وہی واقعہ پیش آیا اور ان لوگوں کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ مجھ پر پھر رنج کا غلبہ ہوا اور میں غلام کے پاس آیا اور کہا عمر کیلئے اجازت مانگ مگر اس مرتبہ بھی وہی ہوا آخر کار گھر جانے کے لئے مڑنے لگا تو غلام نے مجھے اجازت دے کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے تم کو اجازت عطا فرما دی ہے میں حاضر دربار ہوا تو دیکھا کہ آپ ایک بوریئے پر لیٹے ہوئے ہیں

Marfat.com

جس پر کوئی بچھونا وغیرہ نہیں ہے اور آپ کے پہلوئے مبارک پر بوریئے کے نشان پڑ گئے ہیں اور آپ چمڑے کے تکیے کیساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہیں جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی میں نے آپ کو سلام کہا اور کھڑے ہی کھڑے دریافت کیا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کا دل بہلانے کی غرض سے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) ذرا میری طرف دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے ایسے لوگوں کے پاس آئے جن پر ان کی عورتیں غالب ہیں پھر پورا واقعہ بیان کیا نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم سن کر مسکرائے پھر میں نے عرض کیا کاش آپ ملاحظہ فرماتے میں حفصہ کے پاس گیا تھا اور کہا تھا تو اپنی ہمجولی برابر والی سے دھوکہ مت کھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چہیتی ہے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو مراد لیا آپ دوبارہ مسکرائے جب میں نے آپ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گیا اس کے بعد میں نے آنکھ اٹھا کر گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم کوئی چیز نہیں دیکھی بجز تین کھالوں کے اور وہ بھی کچی تھیں میں نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر فراخی کر دے فارس اور روم کے لوگوں پر بڑی ہی فراخی ہے باوجودیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اس وقت تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھ کو شک ہے ان لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی میں جلدی دیدیئے گئے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میرے لئے بخشش کی دعا فرمایئے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے حضرت حفصہ نے آپ کا راز بیان کر دیا تھا اور نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اس وجہ سے ایک مہینہ تک کے لئے اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی تھی جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا جب انتیس دن گزر گئے آپ سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے

Marfat.com

گھر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی آپ نے ایک مہینے تک کے لئے ہمارے گھروں میں نہ آنے کی قسم کھائی تھی اور ابھی انتیس راتیں گزری ہیں میں ان کو برابر گن رہی ہوں نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس دن کا ہی ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے تخییر کی آیتیں نازل فرمائیں سب بیویوں سے پہلے آپ نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اور اس کے جواب میں جلدی کی ضرورت نہیں اپنے ماں باپ سے صلاح و مشورہ کر لے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرے ماں باپ آپ سے جدا ہونے کا ہرگز مشورہ نہ دیں گے پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دیجئے عظیما تک میں نے جواباً عرض کیا کیا اس کے بارے میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کی خواہاں ہوں پھر آپ نے دوسری بیویوں کو بھی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی طرح جواب دیا۔

(فیوض الباری)

حدیث سے متعلقہ بعض مسائل

حضور سیّدی صدرالافاضل بدرالمماثل خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرتِ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللّٰہ عنہا کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امّت کے مالک ابوبکر و عمر ہوں

Marfat.com

گے۔وہ اس سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لئے کیوں حرام کر کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ وعائشہ رضی اللہ عنہملکی رضا جوئی کے لئے اور ایک قول اس آیت کے شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللّٰہ عنہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی۔

چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشاء معلوم تھا فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اس کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ تھا کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں۔اس پر یہ آیت کریمہ

یاایھا النبی لم تحرم ماحل اللّٰہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللّٰہ غفوررحیم.

اے غیب بتانے والے نبی تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔کنزالایمان) نازل فرمائی قدفرض اللّٰہ لکم تحلۃ ایمانکم واللّٰہ مولکم وھو العلیم الحکیم بے شک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے (کنزالایمان) یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے یا شہد نوش فرمایئے

Marfat.com

یا قسم کے اوتار سے مراد یہ ہے کہ قسم کے بعد ان شاء اللّٰہ کہا جائے تا کہ اس کے خلاف کرنے سے حنث (قسم شکنی) نہ ہو مقاتل سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت ماریہ قبطیہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفّارہ کا حکم تعلیم امّت کے لئے ہے (خزائن العرفان) بخاری شریف میں ہے کہ عن عائشہ رضی اللّٰہ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم یشرب عسلا عندزینب بنت جحش ویمکث عندھا فواطئت اناوحفصة عن ایّتنا دخل علیھا فلتقل له اکلت مغافیر انی اجد منک ریح مغامیر قال لاولکنی کنت اشرب عسلا عندزینب بنت جحش فلن اعودله وقد حلفت لا تخبری بذلک احدا. (بخاری)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر ٹھہرے رہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ نے آپس میں ٹھہرائی کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے (چنانچہ میں نے یہی کہا) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے بہر حال میں اب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھالی ہے تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

خیال رہے اس بات میں اختلاف ہے کہ حضور نے کن کے گھر میں شہد پیا تھا امام بخاری کے نزدیک زینب کے گھر پیا تھا اور مشورہ کرنے والی حضرت عائشہ وحفصہ تھیں جیسا کہ روایت میں منصوص ہے جب کہ ایک روایت میں حضرت حفصہ کے گھر شہد نوش فرمایا اور قائلہ حضرت عائشہ اور سودہ وصفیہ تھیں ایک قول کے مطابق حضرت سودہ کے گھر کیونکہ حضرت سودہ کے یمن

Marfat.com

والے اقارب آپ کے ہاں شہد بطور ھدیہ بھیجا کرتے تھے اور حضور کو مغافیر کا قول کرنے والی حضرت عائشہ وحفصہ تھیں لیکن وہ امام بخاری کا مذہب ہے کیونکہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے دو گروہ تھے ایک میں حضرت عائشہ، سودہ وحفصہ اور صفیہ تھیں جب کہ دوسرے میں زینب ام سلمہ اور باقی ازواج تھیں کماقال العینی واختلف فی التی شرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتها العسل فعندالبخاری زینب کماذکرت وان القائلة اکلت مغافیر عائشة وحفصة وفی روایة حفصة وان القائلة اکلت مغافیر عائشة وسودة وصفیة رضی اللّٰه عنهن وفی تفسیر عبدبن حمیدانها سودة وکان لها اقارب اهدوالها عسلا من الیمن والقائلة له عائشه وحفصه والذی یظهر انهازینب علی ماعند البخاری لان ازواجه صلی اللّٰه علیه وسلم کن حزبین علی ماذکرت عائشة قالت انا وسودة وحفصة وصفیة فی حزب وزینب وامّ سلمة والباقیات فی حزب (عمدة القاری ص ۳۸۳ ج ۱۹ بیروت لبنان) خیال رہے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا ان دنوں بچپن میں تھیں نیز آپ سے اور سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا سے مذکورہ حادثہ بغیر قصد واقع ہوا نیز یہ بات عورتوں کی جبلت ہی میں ہے کہ وہ اپنی صواحب (سوکنوں) پر غیرت کرتی ہیں لہٰذا یہ اعتراض لازم نہ ہوگا کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ نے معاذ اللّٰہ حضور کو ایذاء دی جیسا کہ عینی میں ہے کہ فان قلت کیف جاز لعائشة وحفصة الکذب والمواطاة التی فیها ایذاء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم قلت کانت عائشة صغیرة مع انها وقعت منهما من غیر قصدالایذاء بل علی ماهومن جبلة النساء فی الغیرة علی الضرائر ونحوها. (عمدة القاری ص ۳۸۳ ج ۱۹ لبنان بیروت) واقعہ تحریم کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت حفصہ کو ایک راز کی بات

Marfat.com

بتائی کہ میرے بعد حضرت صدّیق اور حضرت عمر خلیفہ ہوں گے اور فرمایا کہ اس کا افشاء مت کرنا لیکن حضرت حفصہ یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ سے پوشیدہ نہ رکھ پائیں جس پر اس آیت کریمہ کا نزول ہوا کہ **واذا سر النبی الی بعض ازواجه حدیثا فلما نبّأت به واظهره اللّٰه علیه عرف بعضه واعرض من بعض فلما نبّأ ها به قالت من انبأک هذاقال نبّأنی العلیم الخبیر** ۔اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی یعنی حفصہ سے ایک راز کی بات فرمائی (ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا) پھر جب وہ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ چشم پوشی فرمائی یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کر دی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی (حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا) حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ (**کنز الایمان و خزائن العرفان سورہ تحریم پ ۲۸**)

تفسیر جلالین میں ہے **واذکر اذاسر النبی الی بعض ازواجه هی حفصة حدیثا هو تحریم مارية وقال لها لاتفشیه فلما نبأت به عائشة ظنا منها ان لاحرج فی ذلک واظهره اللّٰه اطلعه علیه علی المنبأبه عرّف بعضه لحفصة واعرض عن بعض تکر مامنه .** (جلالین شریف پ ۲۸ سورہ تحریم ص ۴۶۰ قدیمی کتب خانہ)

یعنی یاد کرو جب نبی نے اپنی بعض ازواج جو کہ حفصہ ہیں سے راز کی بات کہی اور وہ حضرت

Marfat.com

ماریہ کو حرام کرنا ہے اور ان سے فرمایا کہ اس کا افشاء نہ کرنا تو جب حفصہ گمان کرتے ہوئے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کا ذکر کر بیٹھیں اور اللہ نے اسے اپنے نبی پر ظاہر فرما دیا تو نبی نے حفصہ کے لئے اس کا کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی اپنی شان کریمی کی وجہ سے۔ حاشیہ جلالین میں ہے کہ

عن ابن عمر قال النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم لاتخبری احدااان ام ابراھیم علی حرام فلم یقربھا حتی اخبرت عائشۃ فنزلت الایۃ.

یعنی عبداللہ ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حفصہ سے فرمایا کہ کسی کو مت خبر دینا کہ ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے تو آپ نے ان سے قرب نہ فرمایا حتی کہ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو بتا دیا تو آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

ولابن المنذر عن ابن عباس نحوہ وقیل فی تفسیر الحدیث ان الخلافۃ بعدہ لابی بکر وعمر.

یعنی ابن منذر ابن عباس سے اسی طرح روایت فرماتے ہیں اور حدیث کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ حضور کے بعد خلافت ابوبکر و عمر ہے

واخرج الطبرانی عن ابن عباس فی الایۃ دخلت حفصۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لاتخبری عائشۃ حتی ابشرک ببشارۃ فان اباک یلی الامر بعدا بی بکر اذ انا مت فذھبت حفصۃ فاخبرت عائشۃ فقالت عائشۃ من انباک ھذا قال نبانی العلیم الجبیر.

یعنی طبرانی نے آیت کے بارے ابن عباس سے تخریج فرمائی کہ حفصہ حضور کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ عائشہ کو مت بتانا حتیٰ کہ میں آپ کو اس بات کی بشارت

Marfat.com

دیتا ہوں کہ میرے ظاہری وصال کے بعد ابوبکر کی خلافت کے بعد آپ کے ابوعمر والیٰ امور ہوں گے تو سیّدہ حفصہ نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو بتلایا پس سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضور سے پوچھا کہ حضور کو کس نے بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ (حاشیہ جلالین پ ۲۸ سورہ تحریم ص ۴۶۵ حاشیہ ۶)

نیز تفسیر خازن میں ہے۔

واذااسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا یعنی ماامر الی حفصة من تحریم ماریة علی نفسه واستکمها ذلک وهوقوله لاتخبری بذلک احدا وقال ابن عباس اسر امر الخلافة بعده فحدثت به حفصة قال الکلبی اسر الیها ان اباک وابا عائشة یکونان خلیفتین علی امتی من بعدی وقیل لمارای الغیرة فی وجه حفصة اراد ان یراضیه فسرها بشیئین بتحریم ماریة علی نفسه وان الخلافة بعد ه فی ابی بکر وابیها عمر. (خازن)

اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی یعنی حفصہ سے راز کی بات کہی یعنی ماریہ قبطیہ کا اپنے اوپر حرام فرمانا اور اس کے چھپانے کا حکم دیا اور وہ حضور کا فرمان **لاتخبری بذالک احدا** یعنی کسی کو مت بتانا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ خلافت کے بارے حضور نے اپنے بعد خلافت کے بارے میں راز کی بات فرمائی تو سیّدہ حفصہ نے اس کو بیان فرما دیا۔ کلبی کہتے ہیں کہ حضور نے آپ سے راز کی بات یہ فرمائی کہ آپ کے ابّا جان اور سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے ابا جان میرے بعد میری امت پر خلیفہ ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضور نے حضرت حفصہ کے چہرے پر غیرت کے آثار دیکھے تو حضور نے ان کو راضی کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے

Marfat.com

تحریم ماریہ اور اپنے بعد حضرت ابوبکر و عمر کی خلافت کا راز آپ سے بیان فرمایا۔

خیال رہے اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہما کو یہ بات پسند آئی کہ حضور نے حضرت ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے حالانکہ حضور پر یہ گراں تھا نیز حضرت حفصہ نے حضور کے راز کو افشاء کر دیا تھا نص قرآنیہ

ان تتوبا الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما وان تظھرا علیہ فان اللّٰہ ھو مولہ وجبرئیل وصالح المؤمنین والملائکۃ بعد ذلک ظھیرا .

نبی کی بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر ان پر زور باندھو تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں (کنزالایمان) میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے (کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ۔ خزائن العرفان) اور یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کو ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو حضور کو ناگوار نہ ہو ان پر واجب و لازم ہے کہ ہر مرحلہ پر حضور کی رضا جوئی کو مقدّم جانیں اور آپ کے شرف خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھیں چنانچہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ نے اسی کردار کا مظاہرہ کیا اس حدیث (حدیث عمر) میں جس واقعہ کا ذکر ہے اس وقت حضور سیّد عالم نور مجسّم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدّیق رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ بنتِ فاروق، حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان، حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیّہ، حضرت سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ حضرت زینب بنت جحش اسدیہ، حضرت میمونہ بنت حارث ھلالیہ، حضرت صفیہ بنت حیّ ابن اخطب خیبریہ، حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللّٰہ عنہنّ (فیوض الباری)

Marfat.com

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ.....

و کان تحته یومئذ تسع نسوة خمس من قریش

کہ اس وقت حضور کی شرف زوجیت میں نواز واجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ تھیں جن میں پانچ قریش سے تھیں (عمدة القاری ص ۱۷۸ ج ۱۹ بیروت) حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیه و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ بڑے بڑے گھرانوں کی خواتین تھیں والدین نے انہیں بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا تھا ان کی پہلی زندگی بھی امیرانہ بلکہ شاھانہ ماحول میں بسر ہوئی تھی حضرت ام حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا رئیس قریش کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت جویریہ رضی اللّٰہ عنہا قبیلہ بنی مصطلق کے رئیس کی بیٹی تھیں حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا جن کا باپ خیبر کا رئیس اعظم تھا حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنه کی صاحبزادی تھیں حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کے والد فاروق اعظم رضی اللّٰہ عنه تھے جب کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیه و سلم اقلیم فقر و غنا کے تاجدار تھے آپ کا فقر اختیاری تھا خانگی زندگی میں اس فقر کی پوری جھلک نظر آتی تھی۔ (فیوض الباری)

چنانچہ حضور سیّدی شرف الدین بوصیری رضی اللّٰہ عنه فرماتے ہیں

وشدمن سغب اخشائه وطوی
تحت الحجارة کشحا مترف الادم
وراودته الجبال الشم من ذهب
عن نفسه فاراها ایما شمم
واکدت زهده فیها ضرورته
ان الضرورة لا تعدوا علی العصم

Marfat.com

وكيف تدعوا الى الدنيا ضرورة من

لولاه لم تخرج الدنيا من العدم

محمد سيّد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

یعنی بلند پہاڑوں نے سونے کا بن کر حضور کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانا چاہا تو حضور نے اپنے بلند حوصلہ واستغنا سے انہیں ذلیل دیکھا۔

حضور کے زہد کو ضرورتوں نے اور مضبوط کر دیا اس لئے کہ ضرورتیں پرہیز گاری اور عصمت مآبی پر غالب نہیں آسکتیں اور کیونکہ دنیا کی طرف ضرورتیں ایسے نفس زکی کو کیسے بلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افروز نہ فرماتے تو دنیا عدم سے منصۂ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم سرداراور ملجاء ہیں کائناتِ دنیاوآخرت کے اور جن وانس کے اوردونوں جماعتوں کے عرب کے عجم کے۔(ترجمہ طیب الوردہ)

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ایک موقعہ پر فرمایا

یاعائشة والذی نفسی بیده لو سئلت ربی ان یجری معی جبال تهامة ذهبا لاجراها حیث شئت من الارض ولکن اخترت الجوع فی الدنیا علی شبعها وفقر الدنیا علی غنائها وخزی الدنیا علی فرصها یاعائشه ان الدنیا لاتنبغی لمحمد ولا لآل محمد.

یعنی اے عائشہ! قسم ہے اس ذات مقدّس کی جس کے دستِ قدرت میں جان ہے اگر میں اپنے رب سے مکہ کے پہاڑوں کو سونا کی شکل میں طلب کروں اور انہیں چلتا ہوا بناؤں کہ جہاں جاؤں وہ میرے ساتھ ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں چلتا ہوا میرے ساتھ کر دے لیکن میں نے دنیا میں

Marfat.com

بھوک اختیار کی شکم سیری سے اور فقر دنیا قبول فرمایا غنا پر اور غم قبول کیا اس کی فرحت پر اے عائشہ دنیا زیبا نہیں محمد صلی اللہ علیہ و سلم وآپ کی آل پر۔

نیز حضرت جبرئیل حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اتحب ان اجعل هذالجبال ذهبا وتكون معک اينما كنت فتوقف ساعة فقال ياجبرئيل إن الدنيا دار من لادار له ومال من لا مال له قد يجمعها من لا عقل له فقال له جبرئيل ثبتک اللّٰه يامحمد بالقول الثابت.

اے محبوب! اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ ان پہاڑوں کو ہم سونا بنا دیں اور وہ آپ کیساتھ رہیں جہاں آپ تشریف لے جائیں تو ابھی ہوسکتا ہے تو حضور نے تھوڑا سکوت فرما کر جواب دیا جبرئیل دنیا ایک ایسا گھر ہے کہ کسی کا گھر نہیں اور ایسا مال ہے کہ کسی کی ملکیت نہیں اسے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو تو جبرئیل علیہ السلام نے یہ سن کر عرض کی حضور کو اللہ نے ثابت قدم فرمایا قول ثابت کے ساتھ ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ

الدنيا حرام على اهل الاخرة والاخرة حرام على اهل الدنيا و كلاهما حرامان على اهل اللّٰه تعالىٰ.

یعنی دنیا اہل آخرت پر حرام اور اہل دنیا پر آخرت حرام اور دنیا وآخرت دونوں اہل اللہ پر حرام ہیں نیز ایک جگہ حضور نے فرمایا

من احب دنيا اضربا خرته ومن احب آخرته اضر بدنياه فاثروا مايبقى على مايفنى.

یعنی دنیا کی محبت سخت مضر ہے آخرت کے لئے اور آخرت کی محبت مضر تر ہے دنیا کے لئے تم ترجیح دو اس نعمت کو جو باقی رہنے والی ہے اس پر جو فنا ہونے والی ہے

Marfat.com

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

فلہٰذا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اکثر جو کی روٹی ہوتی یا گندم کے ان چھنے آٹے کی ہوتی اور کھجور زینت دستر خوان ہوتی لباس کا معاملہ بھی خوراک سے کچھ مختلف نہ تھا معمولی کپڑا جیسا خود پہنا ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو بھی دے دیا ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ بڑے صبر و شکر کیساتھ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ فقر و درویشی کی زندگی گذار رہی تھیں اور صرف حضور کی ازواج ہونے کے شرف کے خاطر وہ ان ساری کلفتوں کو اپنے لیے دارین کی سعادتوں کا باعث سمجھتی تھیں لیکن جب فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا اور عام مسلمانوں کی معاشی حالت بدلنے لگی اور ان کی بود و باش اور لباس و خوراک میں خوش آئند تبدیلیاں پیدا ہو گئیں تو یہ دیکھ کر سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا نان و نفقہ میں زیادتی کی طلب حضور کی خاطر اقدس پر گراں گزری اور حضور نے ایک ماہ تک ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو شرف ملاقات نہ بخشا ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کو اختیار دے دیا گیا زیرِ عنوان حدیث میں اسی سلسلہ کے واقعہ کا ذکر ہے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

یاایها النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃالدنیا وزینتها فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلا .

اے غیب بتانے والے نبی! اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں۔ (کنز الایمان)

Marfat.com

اس آیت کے نزول کے بعد سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انہوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا۔

(فیوض الباری)

چنانچہ بخاری شریف باب قولہ تعالیٰ وان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا الخ میں ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان فرماتے ہیں کہ.....

ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بتخییر ازواجه بدأبی فقال انی ذاکر لک امرا فلاعلیک ان لا تعجلی حتی تستامری ابویک قالت و قدعلم ان ابویّ لم یکونا یامرانی بفراقه قالت ثم قال ان اللہ قال جل ثناء ہ یاایهاالنبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها الی قوله اجراعظیما قالت فقلت ففی ای هذا استامر ابوی فانی ارید اللہ ورسوله والدار الآخرة قالت ثم فعل ازواج النبی صلی اللہ علیه و سلم مثل مافعلت (بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۱)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو حکم دیا گیا کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کو پاس رہنے نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا وہ فرماتی ہیں کہ آپ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدا ہونے کا

Marfat.com

ہرگز حکم نہیں دیں گے حضرت صدّیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادو اگر تم دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گذار ہوئی اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جب کہ میں خود اللہ کی رضا اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی دیگر ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ سے بھی اسی طرح فرمایا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا۔

جب کہ حضرت عمر والی روایت میں یہ بھی ہے کہ.....

ثم خیر نساء ہ فقلن مثل ماقالت عائشہ یعنی پھر آپ نے دوسری بیویوں کو بھی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا کمامرّ۔

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا نفقہ میں زیادتی کی درخواست کرنا شرعاً واخلاقاً کوئی ناروا بات نہ تھی

چنانچہ حضور سیّدی علامہ سیّد محمود احمد رضوی صاحب علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں کہ واضح ہو کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کا نبی علیہ السلام سے نان ونفقہ میں زیادتی کی درخواست کرنا شرعاً واخلاقاً کوئی ناروا بات نہ تھی نہ اس میں کوئی بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے ایک بیوی اپنے شوہر سے اچھا پہننے اچھا کھانے کی فرمائش کرسکتی ہے اگر ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ یہ فرمائش نہ کرتیں تو عائلی زندگی کے لئے بہت سے مسائل امّت پر واضح نہ ہوتے اور خود نبی علیہ السلام نے بھی ان کی اس درخواست کو نہ تو بے ادبی قرار دیا اور نہ ہی شرعاً واخلاقاً ناجائز۔ اگر ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کی یہ فرمائش شرعاً غلط ہوتی تو حضور علیہ السلام اس کی ضرور نشاندہی فرمادیتے۔ البتہ ان کی یہ فرمائش حضور کی طبع اقدس پر گراں اس لیے گزری کہ نبی

Marfat.com

علیہ السلام نے فقروغنا کوخود اختیار فرمایا تھااور حضور علیہ السلام کا قلبی رجحان یہی تھا کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ بھی فقروغنا کی دولت سے مالا مال رہیں یہی وجہ ہے کہ جب آیۂ تخییر نازل ہوئی تو آپ نے کسی غصہ کا اظہار نہ فرمایا بلکہ محبت آمیز الفاظ کے ساتھ سب سے پہلے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے تخییر کے متعلق رائے لی۔ (فیوض الباری)

چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ

عن عائشه قالت لما امر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بتخییر از واجه بدأ بی فقال یاعائشة انی ذاکر لک امرافلا علیک ان لاتستعجلی حتی تستامری ابویک قالت وقد علم ان ابوی لم یکونا لیامرانی بفراقه قالت ثم قال ان اللّٰه یقول یاایهاالنبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجراعظیما قلت فی ای هذا استامرابویّ فانی ارید اللّٰه ورسوله والدّار الاخرة وفعل ازواج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مثل مافعلت هذاحدیث حسن صحیح.

جب اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو اپنی ازواج کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ سے ابتدا فرمائی اور فرمایا اے عائشہ! میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں تحقیق حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھ کو حضور سے جدائی کا حکم نہ دیں گے فرماتی ہیں پھر اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھا النبی یہاں تک کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم

Marfat.com

نے من کن اجراً عظیماً تک پڑھا سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے عرض کی حضور میں کس بات میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں خود اللہ کی رضا اور اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ سے بھی اس طرح فرمایا جس طرح مجھ سے دریافت کیا ۔امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی صفحہ ۱۵۲ جلدثانی) نیز صحیح مسلم شریف کی حدیث کا سارا مضمون اسی امر کا آئینہ دار ہے حضرت جابر رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ.....

ثمّ نزلت علیه هذه الا یة یاایهاالنبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجراً عظیماًقال فبدء بعائشة فقال یا عائشة انی ارید ان اعرض علیک امراًاحبّ الاتعجلی فیه حتی تستشیری ابویک قالت وماهو یارسول اللّٰه ؟فتلا علیها الایة قالت أفیک یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اسشییر ابویّ؟بل اختارالله ورسوله والدار الاخرة وأسألک الاتخبر امرأة من نسائک بالذی قلت قال لا تسألنی امرأة منهن الا اخبرتها ان اللّٰه لم یبعثنی مغتّا ولا مُتَعَنِتًا ولکن بعثنی معلما میّسرًا (مسلم شریف کتاب الطلاق باب بیان ان تخییر امراته لایکون طلاقا الا باالنیة)

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا جواب نہ دینا (اور حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لئے مشورہ نہ دیں گے) اُمّ المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ

Marfat.com

صلی اللّٰہ علیہ و سلم وہ کیا بات ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اس آیت کی تلاوت کی اُمّ المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ حضور کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور خبر نہ دیں ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے میں اسے خبر کردوں گا اللہ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور تمام ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ نے بھی بصد مسرت اپنے مطالبات ترک کر دیئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور دارِ آخرت کو اختیار فرمایا اور اجر عظیم کی مستحق ہوگئیں جس کا ذکر سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۲۹ میں اجراً عظیماً کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ (فیوض الباری)

خیال رہے جب ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہنّ نے اللہ اور رسول اور آخرت کو اختیار فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں انعام سے نوازا کہ اپنے محبوب کے لئے انہیں ازواج پر اختصار فرمایا چنانچہ ارشاد ہوا۔

لایحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج ولو اعجبک حسنھن الا ماملکت یمینک و کان اللّٰہ علی شئی رقیبا.

ترجمہ: ان کے بعد اور عورتیں تمہیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیبیاں بدلو اگرچہ تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ (کنز الایمان)

حضور سیّدی صدر الافاضل بدر المماثل سیّد نعیم الدّین مرادآبادی رضی اللّٰہ عنہ لایحل لک کے تحت فرماتے ہیں کہ.....

Marfat.com

یعنی ان نو بیویوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنہیں آپ نے اختیار کیا تو انہوں نے اللہ ورسول کو اختیار کیا نیز فرماتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امّت کے لئے چار نیز فرمایا یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لیے ہے کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ ورسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے انہی پر اکتفا فرمایا اور آخر تک یہی بیویاں حضور کی خدمت میں رہیں۔(خزائن العرفانِ)

خیال رہے کہ جمہور کے نزدیک یہ آیت محکمہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے جائز نہ تھا کہ آپ ان ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ (روح البیان)

جب کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا وام سلمہ رضی اللّٰہ عنہا سے مروی کہ آخر میں حضور کے لیے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اس کی ناسخ آیت انا احللنا لک ازواجک ہے۔(خزائن العرفان)

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ ہر شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں

وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللّٰہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذلکم کان عنداللّٰہ عظیما.

اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والوں کو دو باتوں کا حکم دیا ہے ایک یہ کہ

Marfat.com

ایمان والوکو ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کوکسی بھی طرح ایذادیں کیونکہ جوشخص رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کوایذادے گاوہ دنیاوآخرت میں ملعونِ بارگاہ ہوگا چنانچہ نص قرآنیہ میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشادفرماتا ہے

ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ .

بے شک وہ لوگ جواللہ اوراس کے رسول کوایذادیتے ہیں ان پر دنیاوآخرت میں اللہ کی لعنت ہے لہٰذا جوشخص ایذائے رسول کا مرتکب ہواوہ دنیاوآخرت میں بہت بڑے خسارہ ونقصان میں پڑااور یزیدوابوجہل کاوارث بناخیال رہے حضورکی بارگاہ میں ادنیٰ توہین کاارتکاب کرنے والا اپنے ایمان واعمال سے ہاتھ دھوبیٹھتا ہے چنانچہ ارشادہوا۔

لاترفعوااصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون .

اے ایمان والو!اپنی آوازیں اونچی نہ کرواس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اوران کے حضوربات چلاکرنہ کہوجیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہوکہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اورتمہیں خبرنہ ہو۔(کنزالایمان)

اس آیۂ کریمہ میں حضورکی بارگاہ میں بےادبی کرنے کی وجہ سے اعمال کے برباد ہونے کی خبر دی گئی ہے اوراعمال ایمان کے برباد ہونے سے برباد ہوتے ہیں لہٰذا حضورکی بےادبی ایمان کے ضائع وبرباد ہونے کا سبب بنی والعیاذ باللّٰہ

دوسرایہ کہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کی عظمت ورفعت کوظاہرفرمانے کے لئے مومنوں کوحکم دیا گیا کہ حضورکی ازواج سے آپ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعدنکاح مت کرو کیونکہ جس عورت سے حضور نے عقدِ نکاح فرمالیاوہ آپ کے سواہرشخص پرحرام ہوگئی نیز چونکہ

Marfat.com

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ مومنوں کی مائیں ہیں لہٰذا ان سے نکاح نہیں ہوسکتا اور اس کو معمولی بات مت سمجھو بلکہ یہ تو اللہ کی بارگاہ میں جرم عظیم ہے

مزید برآں یہ کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے روضۂ اقدس میں حقیقی جسمانی حیات میں ہیں اس لئے بھی آپ کی ازواج دوسرا نکاح نہیں کرسکتیں۔ جس پر ہم اہلسنّت کے بے شمار دلائل ہیں چنانچہ حضرت ابودرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ.....

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکثروا علیّ الصلوٰۃ یوم الجمعۃ فانہ مشھود یشھدہ الملائکۃ وان احدالم یصل علی الاعرضت علی صلوتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اللّٰہ فنبیّ اللّٰہ حیّ یرزق (رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ)

اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود زیادہ پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر کوئی درود نہیں پڑھتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے حتی کہ اس سے فارغ ہوجائے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا موت کے بعد بھی فرمایا کہ اللہ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کردیا ہے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ انبیاء بعد وفات زندہ رہتے ہیں مرقاۃ نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں نیز امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام بعدِ وفات مختلف وقتوں میں مختلف جگہ تشریف لے جاتے ہیں نیز نصِ قرآنیہ میں ارشاد ہوا کہ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا حضور کی بیویوں سے ان کی وفات کے بعد کبھی نکاح نہ کرو اس آیت نے بتایا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد ان کی بیویاں بدستور ان کے نکاح

Marfat.com

میں رہتی ہیں بیوہ نہیں ہوتیں ورنہ ازواج نہ فرمایا جاتا نیز ان سے نکاح کی حرمت ماں ہونے کی وجہ سے نہیں وہ بیویاں احترام میں مائیں ہیں نہ کہ احکام میں ورنہ ان کی میراث امّت کو ملتی ان کی اولاد سے نکاح حرام ہوتا یہ آیت حیات النّبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی کھلی دلیل ہے شب معراج میں حضور نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا جب حضور بیت المقدّس پہنچے تو انہیں اور سارے پیغمبروں کو وہاں نماز کا منتظر پایا پھر جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو چوتھے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام کو اور مختلف آسمانوں پر دیگر انبیاء کو اپنا منتظر دیکھا۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ)

چنانچہ بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ.....

عن انس ابن مالک قال کان ابوذریحدث ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فرج عن سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبرئیل علیہ السلام ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطشت من ذھب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبرئیل علیہ السلام لخازن السماء افتح قال من ھذا قال ھذاجبرئیل قال ھل معک احد قال نعم معی محمدفقال اارسل الیہ قال نعم فلما افتح علونا السماء فاذارجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذانظر قبل یمینہ ضحک واذانظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبرئیل من ھذاقال ھذا آدم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وشمالہ نسم بنیہ فاھل الیمین منھم اھل الجنۃ والاسودۃ االتی عن شمالہ اھل النار فاذانظر عن یمینہ ضحک واذا نظرقبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی

Marfat.com

السماء الثانیه فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ماقال الاول ففتح قال انس فذکر انه وجد فی السموات ادم وادریس وموسیٰ وعیسیٰ وابراهیم ولم یثبت کیف منازلهم غیرانه ذکر انه وجدادم فی السماء الدنیاوابراهیم فی السماء السادسة قال انس فلما مرجبرئیل علیه السلام بالنبی صلی اللّٰه علیه وسلم بادریس قال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح فقلت من هذ اقال هذاادریس ثم مررت بموسی فقال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح قلت من هذ قال هذاموسیٰ ثم مررت بعیسیٰ فقال مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح قلت من هذاقال هذا عیسیٰ ثم مررت بابراهیم فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت من هذا قال هذا ابراهیم.

(رواه البخاری فی کتاب الصلوٰة)

یعنی حضرت ابوذر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے میرا سینہ کھولا گیا پھر اسے آب زمزم سے دھویا گیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینہ میں انڈیل دیا گیا پھر اسے بند کر دیا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھولنے کے لئے کہا اس نے کہا کون ہو؟ کہا میں جبرئیل ہوں اس نے کہا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں کہا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں جب کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ تھے جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب

Marfat.com

دیکھتا تو روتا اس نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں اور بائیں جو یہ صورتیں ہیں یہ ان کی اولاد ہیں دائیں والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لئے کہا اور اس کے خازن سے وہی گفتگو ہوئی جو پہلے سے ہوئی تھی اس نے کھول دیا حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم حضرت ادریس حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم ۔۔۔ ملاقات کی اور ان کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم آسمان دنیا پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ادریس ہیں پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا صالح نبی صالح بھائی خوش آمدید میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا کہ صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں ؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں (شاھچانپوری) نیز حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا دن یوم جمعہ ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اور اسی دن آپ نے وصال فرمایا اور اسی دن نفخۂ ثانیہ و اولیٰ پھونکا جاوے گا فاکثروا علی الصلوٰۃ فان صلوتکم معروضۃ علی پس تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو

Marfat.com

کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ پر کیسے پیش ہوگا فرمایا ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیھم السلام بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء علیھم السلام کے جسموں کو کھائے۔ (نسائی ج ا ص ۱۰۰)

نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون یعنی انبیاء علیھم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ مرقاۃ میں فرماتے ہیں لافرق لھم فی الحالین یعنی انبیاء کی دنیوی و بعد وفات زندگی میں فرق نہیں نیز فرماتے ہیں الانبیاء فی قبورھم احیاء یعنی انبیائ اپنی قبروں میں زندہ ہیں ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ انه صلی اللّٰه علیه وسلم حیّ یرزق ویستمد منه المدد المطلق یعنی حضور زندہ ہیں ان کو روزی دی جاتی ہے اور آپ سے ہر قسم کی مدد طلب کی جاتی ہے۔

شیخ محقق علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا زندہ است بحقیقت حیات دنیاوی یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی دنیاوی حقیقی زندگی کیساتھ زندہ ہیں۔

نیز فرماتے ہیں حیات انبیاء متفق علیه است ہیچ کس را دروے خلافے نیست یعنی حیات انبیاء متفق علیہ ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں مذکورہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلا کہ انبیائے کرام بعد وفات زندہ ہوتے ہیں بلکہ ان پر زندوں کے بعض احکام جاری ہوتے ہیں کہ ان کی بیویاں دوسرا نکاح نہیں کرسکتیں ان کی میراث تقسیم نہیں ہوتی خیال رہے انک میت وانھم میتون ہمارے عقیدہ کے خلاف نہیں کیونکہ وہاں موت سے مراد حسی موت ہے جس پر بعض احکام موت جاری ہوتے ہیں اور یہاں زندگی سے مراد حقیقی ہے لہٰذا آیات آپس میں متعارض ہیں

Marfat.com

اورنہ ہی آیات واحادیث واقوال علماء نیز آیت مذکورہ میں حضور کے لئے میـــــت الگ بولا گیا اوردوسروں کیلئے میتـون علیحدہ سے اگر حضور کی وفات بھی دوسروں کی طرح ہوتی تو یوں فرمایا جاتا

انک وانھم میتون

مزید برآں یہ کہ حضرت سلیمان کے متعلق فرمایا مادلھم علـی موتـه الادابة الارض تاکل منسأته سورة سبا) یعنی حضرت سلیمان بعدوفات عصا پر ٹیک لگائے کھڑے رہے بہت عرصہ کے بعد دیمک نے لاٹھی کھائی تب آپ کا جسم زمین پر آیا اس عرصہ میں نہ جسم بگڑا نہ دیمک نے کھایا وہ شھداء جو حضور کے غلامان ہیں جب ان پر فدا ہو کر زندہ جاوید ہو گئے تو خود حضور کی زندگی کیسی اہم ہے نیز بعدوفات حضور پر اپنی ازواج کا نان نفقہ واجب ہے جیسے زندگی شریف میں تھا چنانچہ بخاری وغیرہ کتب احادیث میں ہے حضور نے فرمایا کہ نہ ہم کسی کے وارث نہ کوئی ہمارا وارث سیّدہ عائشہ رضـی اللّـه عنهـا فرماتی ہیں کہ جب میرے حجرے میں حضور اور ابوبکر دفن رہے میں بے حجاب وہاں جاتی تھی مگر جب سے جناب عمر دفن ہوئے میں بے حجاب جاتے عمر سے شرماتی ہوں اگر وہ زندہ نہیں تو یہ شرم کس سے ہے (مراة بتصرف مختصرا)

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہیں

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح
اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

Marfat.com

روح تو سب کی ہے زندہ ان کا
جسم پرنور بھی روحانی ہے

ازواج مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے ثواب میں زیادتی

اللہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے لئے عام عورتوں کے مقابل دوگنا ثواب رکھا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ومن یقنت منکن للّٰہ ورسولہ وتعمل صالحا نؤتھا اجرھا مرتین واعتدنا لھا رزقا کریما. (پ ۲۲)

اور (اے نبی علیہ السلام کی بیویو)! جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت صدر الافاضل بدر المماثل خلیفہ اعلیٰ حضرت سیّد محمد نعیم الدین مرآد بادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ.....

اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دینگے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں پر تمہیں شرف وفضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رضا جوئی اور قناعت اور حسن معاشرت کے ساتھ حضور کو خوش کرنا۔ (خزائن العرفان)

نیز تفسیر بغوی میں ہے کہ قال مقاتل مکان کل حسنۃ عشرین حسنۃ یعنی مقاتل نے فرمایا کہ ہر نیکی کی جگہ بیس نیکیاں مراد ہیں۔ (تفسیر بغوی المعروف بمعالم التنزیل)

Marfat.com

ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے مابین عدل ومساوات

زمانہ جاہلیت: ں لوگ اپنے زیر پرورش یتیم لڑکیوں سے نکاح کرتے جب کہ کچھ لوگ اپنے نکاح میں دس دس عورتیں رکھتے پھران کے ساتھ صحبت وحسن سلوک نہ کرتے جبکہشریعت مطہّرہ نے مسلمانوں کوایک وقت میں چار چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے مگران کے حقوق ادا کرنا لازم قرار دیا اوراگران کے حق میں ناانصافی کا خوف ہوتو اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرنے کی جازت دی جتنی کے حقوق ادا کرسکتے ہوں چنانچہ نص قرآنیہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وان خفتم الاتقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدة اوماملکت ایمانکم ذلک ادنی ان لاتعولوا.(پ ۴)

اوراگرتمہیں اندیشہ ہوکہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کروگے (اوران کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکوگے) تو نکاح میں لاؤ جوعورتیں تمہیں خوش آئیں دودواورتین تین اور چار چار پھراگرڈروکہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکوگے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو (کنزالایمان) خیال رہے آیت کے معنی میں چندقول ہیں حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرلیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھراس کے ساتھ صحبت ومعاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اوراسکے مال کے وارث بننے کے لئے اس کی موت کے منتظر رہتے اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے توبے انصافی ہوجانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے۔اورزنا کی پرواہ نہ کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگرتم ناانصافی کے اندیشہ سے

Marfat.com

یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہوتو زنا سے بھی خوف کرواوراس سے بچنے کے لئے جوعورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرواورحرام کے قریب مت جاؤ۔

ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت وسرپرستی میں تونا انصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک (ڈر) نہیں رکھتے تھے انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں توان کے حق میں نا انصافی سے بھی ڈرواتنی ہی عورتوں سے نکاح کروجتنی کے حقوق ادا کرسکوعکرمہ نے حضرت عباس سے روایت کہ قریش دس دس بلکہ اس سے بھی زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کرڈالتے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لواور چار سے زیادہ نہ کروتا کہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت نہ آئے۔

مسئلہ

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزادمرد کے لیے ایک وقت میں چارعورتوں تک نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ ہوں یا امہ یعنی باندی۔

مسئلہ

تمام امّت کا اجماع ہے ایک وقت میں چارعورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے کہ یہ آپ کے خصائص میں سے ہے ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیویاں تھیں حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا ان میں چار رکھنا ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن مسلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوگئیں حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حکم فرمایا کہ ان میں سے چار رکھو۔

Marfat.com

مسئلہ

اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی و پرانی باکرہ وثیبہ سب اس استحقاق میں برابر ہین یہ عدل لباس میں کھانے پینے میں سکنٰی یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے ان امور میں سب کیساتھ یکساں سلوک کرے۔(خزائن العرفان)

خیال رہے عورت کو اپنی استطاعت کے مطابق کھلانا، پہنانا ورہائش میں اپنے ساتھ رکھنا عورت کے حقوق ہیں جو خاوند پر عائد ہوتے ہیں چنانچہ ابوداؤد شریف میں حکیم بن معاویہ قشیری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ قلت یا رسول اللّٰہ ماحق زوجة احدنا علیه قال ان تطعمها اذاطعمت وتکسوها اذا اکتسیت ولاتضرب الوجه ولا تقبح ولاتهجرالا فی البیت (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها) یعنی میں نے حضور کی بارگاہ میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیه و سلم ہم میں سی کسی پر اس کی بیوی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اس کو کھلا جب پہنو تو اسے پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو اور اسے برا مت کہو اور اسے جدا نہ کرو مگر گھر میں۔نیز اگر کسی کی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کی طرف زیادہ جھکاؤ ہو تو ایسے شخص پر سخت وعید آئی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنه روایت کرتے ہیں کہ ان النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم قال من کانت له امرأتان فمال الی احدهما جاء یوم القیمة وشقه مائل (ابوداؤد کتاب النکاح باب القسم بین النساء) نبی کریم صلی اللّٰہ علیه و سلم نے فرمایا جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کی جانب جھک گیا تو قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کا جسم ایک جانب سے جھکا ہوا ہوگا۔

بایں ہمہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو ازواج کے مابین عدل ومساوات کے حکم سے

Marfat.com

مستثنیٰ فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا

ترجی من تشاء منهن وتؤ ی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلاجناح علیک ذلک ادنی ان تقراعینهن ولایحزن ویرضین بما اتینهن کلهن واللّٰه یعلم مافی قلوبکم وکان اللّٰه علیما حکیما.

ترجمہ : اوراپنے پاس جگہ دو جسے چاہواور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں یہ امراس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔ (کنز الایمان)

اس کے باوجود رسول کائنات صلی اللّٰه علیه و سلم اپنی ازواج کیساتھ عدل ومساوات فرماتے تھے چنانچہ صدالافاضل بدرالمماثل خلیفہ اعلیٰ حضرت حضور سیّدی نعیم الدین مرآدبادی علیہ الرحمة اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آپ کو اختیار دیا گیا کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سیّد عالم صلی اللّٰه علیه و سلم ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰه عنهنّ کیساتھ عدل فرماتے اوران کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللّٰه عنها کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللّٰه عنها کو دے دیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض لیا تھا کہ میرے لئے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔ (خزائن العرفان)

نیز حضرت عروہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں

قالت عائشه یاابن اختی کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لایفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثه عندنا وکان قل یوم الاوهو یطوف علینا

Marfat.com

جمیعا فیدنو من کل امرأة من غیر مسیس حتی یبلغ الی التی هویومها فیبیت عندهاولقد قالت سودة بنت زمعة حین اسنت وفرقت ان یفار قهارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یارسول اللّٰه یومی لعائشة فقبل ذلک رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم منها (ابوداؤد کتاب النکاح باب القسم بین النساء)

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا اے بھانجے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہم میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتے تھے ہمارے پاس رہنے کی باریوں میں شاید ہی کوئی ایسا دن ہو ورنہ آپ ہم سب کے پاس پہنچ جاتے پس آپ ہر زوجہ مطہرہ کے نزدیک ہوتے لیکن اسے ہاتھ نہ لگاتے یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ جاتے جس کی باری ہوتی اور رات اسی کے پاس گزارتے حضرت سودہ بنت زمعہ جب عمر رسیّدہ ہو گئیں تو ڈریں مبادا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم انہیں چھوڑ دیں لہٰذا عرض گزار ہوئیں۔ یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میری باری عائشہ کے لئے ہے پس رسول اللہ صلیٰ اللّٰہ علیہ و سلم نے اس بات کو قبول فرمالیا۔

رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے عدل کا یہ عالم تھا کہ جب سفر میں تشریف لے جاتے تو ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے مابین قرعہ اندازی ہوتی جن کا نام نکلتا ان کو اپنی معیّت کا شرف بخشتے چنانچہ عروہ ابن زبیر روایت فرماتے ہیں کہ

ان عائشة زوج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائهٖ فایتهن خرج سهمها خرج بها معه (ابوداؤد کتاب النکاح باب القسم بین النساء)

سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ

Marfat.com

عنہنّ کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے (شاھجھانپوری) جیسا کہ مذکور ہوا کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ میں باری کا بھی لحاظ فرماتے تھے اور ان کے مابین نان ونفقہ وسکنٰی اور جملہ حقوق ومعاملات میں مساوات فرماتے تھے رہی محبت قلبی کی بات سو اس میں آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب میں دعا فرماتے کہ اے اللہ جن چیزوں میں مجھے قدرت نہیں ان میں مجھے ملامت نہ فرمانا چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقسم فیعدل ویقول اللھم ھذاقسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب (ابوداؤد شریف کتاب النکاح باب القسم بین النساء) رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم انصاف سے باریاں تقسیم فرماتے تھے اور دعا کرتے کہ اے اللہ یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اس پر اختیار نہیں رکھتا یعنی دل پر۔ (شاھجھانپوری)

کثرت ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کی حکمتیں

☆۱۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں عورتوں کیساتھ کئی نکاح کرنے میں اور ان سے محبت کرنے میں نوع انسانی کے کمال اور کامل ترین افراد انسانی ہونے کی دلیل پائی جاتی ہے جملہ انبیاء کرام متعدد ازواج رکھتے تھے اور اولاد والے تھے سوائے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے حضرت ابراہیم علیہ السلام شوق محبت سے ہر روز براق پر سوار ہو کر حضرت ہاجرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ کے پاس مکّہ شریف کے مقام پر آیا کرتے تھے یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کو ان کے ساتھ کمال درجہ شغف تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام ننانوے ازواج رکھتے تھے ان کے ہوتے

Marfat.com

ہوئے بھی ان کی خواہش تھی کہ مزید ایک عورت سے نکاح کرلیں تا کہ ایک سو کی تعداد پوری ہوجائے اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی منکوحہ بیویاں تین سو تھیں جب کہ ان کے ساتھ وہ ایک ہزار باندیاں بھی رکھتے تھے اور ایک رات کے اندر اندر ایک سو پر آپ دورہ فرمایا کرتے تھے (مدارج مترجم) تفسیر صاوی میں ہے کہ فیھا ثلاث مائة منکوحة یعنی حرة وسبع مائة سریة (تفسیر صاوی ج ۴ ص ۲۵۴ بیروت) اس میں سات سو باندیاں ذکر کی گئیں واللہ ورسولہ اعلم۔

خیال رہے حضرت سلیمان کی ازواج کے بارے اور بھی روایات ہیں چنانچہ نووی میں ہے کہ قولہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کان لسلیمان ستون امرأة وفی روایة سبعون وفی روایة تسعون وفی غیر صحیح مسلم تسع وتسعون وفی روایة مائة (نووی شریف) یعنی حضور کا فرمان کہ حضرت سلیمان کی ازواج ساٹھ تھیں اور ایک روایت میں ستر تھیں اور ایک روایت میں نوے تھیں یہ صحیح مسلم کی روایات کے مطابق ہے جب کہ اس کے علاوہ دیگر روایتوں میں ننانوے اور سو بھی ہیں۔ پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ روایات کے مابین تعارض ہے تو اس کا جواب امام نووی نے یہ دیا ھذا کلہ لیس بمتعارض لانہ لیس فی ذکر القلیل نفی الکثیر (نووی) یعنی ان روایات میں تعارض نہیں ہے کیونکہ قلیل والی روایت میں کثیر والی روایت کی نفی نہیں ہے۔

وقد سبق بیان ھذا مرات وھو من مفھوم العدد ولا یعمل بہ عند جما ھیر الاصولیین وفی ھذا بیان ماخص بہ الانبیاء صلوات اللّٰہ تعالیٰ وسلامہ علیھم من القوة علی الخاصة ھذا فی لیلة واحدة (نووی شریف)

یعنی مفہوم عدد کا بیان کئی مرتبہ گزر چکا کہ اس پر جمہور عمل نہیں کرتے بلکہ اس میں یہ بیان

Marfat.com

مقصود ہوتا ہے کہ یہ بات انبیاء کرام کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ اپنی طاقت کی وجہ سے ایک ہی رات میں تمام ازواج پر دور فرما سکتے ہیں و کان نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم یطوف علی احدی عشرة امرأة له فی الساعة الواحدة کماثبت فی الصحیح وهذا کله من زیادة القوة(نووی شریف)

جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ذکر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم ایک ہی گھڑی میں اپنی گیارہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کو شرف بخشتے تھے اور یہ سب قوت وطاقت کی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدور علی نسائه فی الساعة الواحدة من اللیل والنهار وهن احدی عشرة قال قلت لانس او کان یطیقه قال کنا نتحدث ان اعطی قوة ثلاثین وقال سعید عن قتادة انانتحدث ان انسا حدثهم تسع نسوة (رواه البخاری فی کتاب الغسل)

رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم رات اور دن میں اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کو مشرّف فرما دیتے تھے اور آپ کی گیارہ بیویاں تھیں قتادہ نے کہا کیا آپ کی اتنی طاقت تھی حضرت انس نے جواب دیا ہم لوگ آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت ملی ہے سعید ابن عروبہ نے حضرت قتادہ سے جو روایت کی کہ حضرت انس نے گیارہ کے بجائے نو بیبیوں کا ذکر کیا ہے۔

خیال رہے کہ اس مقام پر یہ اعتراض بے جا ہوگا کہ اتنی مدت میں ایک آدمی نو عورتوں سے ملاپ نہیں کر سکتا اس لئے کہ یہ عام آدمی کے لئے غیر ممکن ہوگا تو ہو اس سے ہمیں قطعاً مقال نہیں

Marfat.com

ہم تو انبیاء کرام کی بات کررہے ہیں کہ یہ بات حقیقت واقعیہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں بالخصوص انبیاء کو وہ قدرت وطاقت عطا فرمائی ہے جو انہیں کا حصّہ ہے اور بالخصوص رسول کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو جو قوت وتوانائی وتصرف حاصل ہے استک ہماری عقلوں کا پرندہ پرواز نہیں کرسکتا۔

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

ہاں اگر کوئی بے بصیرت وشقیّ القلب حیرت واستعجاب کا اظہار کرے تو اسے اپنی شقاوتِ قلبی کا علاج کروانا چاہئے کیونکہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں جو قدرت کے کرشمہ آشکارا ہیں اہل بصیرت کو اس میں اعتراض کی گنجائش نہیں خیال رہے علاّمہ عینی نے فرمایا کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت دی گئی چنانچہ فرمایا قوۃ اربعین رجلا کل رجل من رجال الجنۃ یعنی حضور کو چالیس جنتی مردوں کی طاقت دی گئی جبکہ ترمذی کی روایت میں ہے کہ ان قوۃ رجل من اھل الجنۃ کمائۃ رجل یعنی ایک جنتی مرد کی طاقت دنیا کے ایک سو مردوں کے برابر ہوتی ہے (حاشیہ بخاری شریف) اب چالیس کو سو میں ضرب دیں تو حاصل چار ہزار ہوتے ہیں اس طاقت وقوت کے پیش نظر اگر آپ نے گیارہ یا نو ازواج کو مشرّف فرمایا تو اس میں کون سی حیرت کی بات ہے۔ (فیوض الباری)

فائدہ

بخاری شریف باب اذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائہ فی غسل واحد کی حدیث میں لفظ یدور علی نسائہ اور باب الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ

Marfat.com

کی حدیث میں لفظ کان یطوف ہے جس سے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا ہر رات میں اپنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف حجۃ الوداع کے موقع پر ایک رات میں اپنی جملہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نوازا تھا دوسری بات یہ بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ حدیث (پہلی روایت) میں گیارہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح قول نو ہے کیونکہ تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نو سے زیادہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا آپ کے نکاح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔ (شاھجھانپوری)

☆۲۔ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ایسے معاشرے میں پرورش پائی جہاں خواہشات نفسانی کی آزادانہ تسکین کوئی عیب نہ سمجھی جاتی تھی اس کے باوجود آپ پچیس سال کی عمر مبارک تک کسی عورت کی طرف مائل نہ ہوئے آپ اپنے پاکیزہ کردار اور اعلیٰ اخلاق کی بناء پر صادق وامین کے لقب سے پکارے جاتے تھے آپ کو پچیس سال کی عمر میں آپ سے پندرہ سال بڑی عمر کی خاتون نے شادی کا پیغام دیا جو صاحب اولاد بیوہ تھیں اور جن کے دو شوہر فوت ہو چکے تھے آپ نے عمر کے اس واضح فرق کے باوجود ان دوبارہ بیوہ ہونے والی خاتون سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمالیا قابل توجہ بات یہ ہے کہ پچاس سال کی عمر مبارک ہونے تک وہ تنہا آپ کی زوجہ رہیں یعنی آپ نے عین شباب کا عرصہ پچیس سال اس معمر بیوہ خاتون کیساتھ گزارے اور وہ بھی اس طرح کہ ایک ایک ماہ گھر چھوڑ کر غارِ حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے جس مقدّس ہستی نے اپنی جوانی کے پچیس سال ایک معمر بیوہ خاتون کیساتھ اس طرح گزارے ہوں کہ کسی دشمن کو بھی اس کے کردار پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملا ہو اور اپنی اس

Marfat.com

زوجہ سے ایسی محبت کی ہو کہ اس کے وصال کے بعد بھی اسے فراموش نہ کیا ہو کیا اس مقدّس ہستی کے متعلق کوئی یہ گمان کر سکتا ہے کہ ان کی شادی کی وجہ خواہش نفس ہو سکتی ہے؟ کوئی منصف مزاج ایسا سوچ بھی نہیں سکتا اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد سیّدہ سودہ جو کہ ایک بیوہ خاتون تھیں آپ نے ان سے نکاح کر کے انہیں تحفظ اور سہارا دیا سن ۲ ہجری میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی عمل میں آئی جب کہ اس وقت آپ کی عمر چون سال ہو چکی تھی اس عمر میں پہلی بار آپ کی دو ازواج جمع ہوئیں اس کے ایک سال کے بعد سیّدہ حفصہ پھر کچھ ماہ بعد سیّدہ زینب بنت خزیمہ آپ کی زوجیت میں آئیں سیّدہ زینب صرف تین یا آٹھ ماہ آپ کی زوجیت میں رہ کر فوت ہو گئیں۔

سن ۴ ہجری میں سیّدہ اُمّ سلمہ اور سن ۵ ہجری میں سیّدہ زینب بنت جحش آپ کی زوجیت میں آئیں جب کہ آپ کی عمر مبارک ۵۷ سال ہو چکی تھی۔ سیّدہ اُمّ سلمہ سے نکاح کے بعد اتنی بڑی عمر میں آ کر آپ کی ۶ بیویاں جمع ہوئیں جب کہ آپ اس سے قبل بھی ۶ نکاح کر سکتے تھے جس وقت امّت کو ۴ ازواج کی اجازت ملی تھی لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا حالانکہ آپ کے خصائص میں سے ہے کہ آپ جتنے چاہیں نکاح فرمائیں ۶ ہجری میں سیّدہ جویریہ اور ۷ ہجری میں سیّدہ ام حبیبہ سیّدہ صفیہ اور سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہنّ آپ کی زوجیت میں آئیں یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپ کی ازواجِ مطہّرات میں سوائے سیّدہ عائشہ کے سب بیوہ تھیں نیز آپ کے اکثر نکاح پچپن (۵۵) سال سے انسٹھ (۵۹) سال کی عمر میں ہوئے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ کے نبی جو کرتے ہیں وہ حق تعالیٰ ہی کی مرضی سے کرتے ہیں یہ پانچ سالہ عرصہ آپ کے پیغمبرانہ مشن کا اہم ترین دور تھا ایک طرف آپ غزوات میں اسلامی فوج کی قیادت فرما رہے تھے تو دوسری طرف اسلامی قوانین کی تشکیل و تعلیم اور مسلمانوں کی تربیت میں مصروف عمل تھے اسی تعلیم و تبلیغ کی دینی ضرورت

Marfat.com

کے پیش نظر آقا و مولیٰ کے لئے تعدادِ ازواج ایک ضروری امر تھا چونکہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی راہنمائی کی ضرورت نہ ہو خصوصاً بیویوں سے تعلقات اور ان میں عدل اپنی اولاد اور سوتیلی اولاد کی تربیت و پرورش طہارت کے مسائل وغیرہ اس طرح کے بے شمار معاملات میں امّت کو ازواجِ مطہّرات ہی کے ذریعے راہنمائی ملی ہے۔(فضائل صحابہ و اھل بیت)

چنانچہ علامہ سید محمود آلوسی حنفی صاحب روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ.....

لتکثرہ النساء حکمة دینیة جلیلة ایضا وھی نشر الاحکام الشرعیة لا تکاد تعلم الابوا سطتھن

یعنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کی کثرت میں ایک عظیم دینی حکمت بھی ہے اور وہ ان احکام شرعیہ کی اشاعت ہے کہ جن کو عورتوں کے واسطہ کے بغیر اشاعت نہیں کیا جا سکتا۔

جس سے یہ بات واضح ہوئی کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی کثرت ازواج کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عورتوں کو مسائل شرعیہ خاص کر وہ مسائل جو کہ عورتوں کیساتھ مختص ہوتے ہیں جیسے حیض و نفاس وغیرہ پہچانے کے لئے متعدد معلمات تیار ہوں کیونکہ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا کہ جب کوئی عورت ان مسائل کو پوچھنے کا ارادہ کرتی تو شرم وحیا میں مغلوب ہو کر رہ جاتی پھر رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی شرم وحیا تو سبحان اللّٰہ روایتوں میں یہ بات موجود ہے کہ آپ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم وحیا والے تھے چنانچہ مسلم شریف میں ہے کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اشد حیاء من العذرا فی خدرھا (مسلم ج ۲ ص ۲۵۵) یہی وجہ ہے کہ آپ عورتوں کے سوالات کے جوابات بعض اوقات کنایات کے ذریعہ دیا کرتے تھے اور جب سائلہ نہ سمجھ پاتی تو ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ میں سے کوئی مرادِ رسول

Marfat.com

صلی اللّٰہ علیہ و سلم کوواضح فرمایا کرتیں چنانچہ صحیح البخاری شریف میں ہے سیّدعائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ

ان امراۃ من الانصار قالت للبنی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کیف اغتسل من المحیض قال خذی فرصۃ ممسکۃ وتوضئی ثلاثا ثم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم استحیا ء فاعرض بوجھہ اوقال توضئی بھا فاخذتھا فجذ بتھا فاخبر تھا بما یرید النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم. (بخاری شریف کتاب الحیض باب غسل المحیض ج ا ص ۴۵)

انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے کہا کہ میں غسل حیض کیسے کروں فرمایا کہ مشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ تین دفعہ دھوڈالو پھر نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے شرماتے ہوئے اپنا چہرہ مبارک ایک طرف کرلیا فرمایا کہ اس کے ساتھ دھوڈالو میں نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور وہ بات بتائی جو نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم بتانا چاہتے تھے۔

جب کہ دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں

ان امرأۃ سألت النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم عن غسلھا من الحیض فامرھا کیف تغتسل قال خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھاقالت کیف اتطھربھا قال تطھری بھا قالت کیف قال سبحان اللّٰہ تطھری فاجتذبتھا الی فقلت تتبعی بھااثر الدم. (کتاب الحیض باب دلک المرأۃ نفسھا اذا تطھرت من المحیض و کیف تغتسل وتاخذ فرصۃ ممسکۃ تتبع بھا اثر الدم ج ا ص ۴۵، مشکوۃ ص ۴۸)

Marfat.com

کہ ایک عورت نے حضور سے غسل حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے غسل کا طریقہ بتایا فرمایا کہ بیشک آلودہ پھایا لے کر اس کے ساتھ جسم کو پاک کرو عرض گزار ہوئی اس کے ساتھ کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ اس سے پاک کرو عرض گزار ہوئی کس طرح فرمایا سبحان اللّٰہ پاکی حاصل کرو میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کرو۔

(شاھجھانپوری)

☆۳۔زمانہ جاہلیت میں عورت کو دوسرے مملوکہ مال کی طرح ایک مال ہی سمجھا جاتا تھا خاوند مرجاتا تو عورت کے ولی اس کے وارث بن جاتے اگر دوسرا نکاح کرنا چاہتی تو اس سے اولیا مہر واپس لے لیتے نیز اگر ولی چاہتا تو کسی کے ساتھ اس کا نکاح کروا دیتا یا خود ہی کر لیتا اور چاہتا تو تا زیست اسے نکاح نہ کرنے دیتا مزید برآں یہ کہ اگر عورت کو حیض آتا تو اس کے ساتھ کھانا پینا ترک کر دیتے حتیٰ کہ گھر سے باہر نکال دیتے چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ ان الیھود کانت اذاحاضت منھم امراۃ اخرجوھا من البیت ولم یواکلوھا ولم یشار بوھا ولم یجا معوھا فی البیت (ابوداؤد کتاب النکاح ج ا ص ۳۰۱) یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے ساتھ کھلاتے پلاتے اور نہ گھر میں اپنے ساتھ رہنے دیتے الغرض عورتوں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان تمام رسم ورواج کو اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے ذریعہ مٹایا چنانچہ خلاس الھجری فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا کو فرماتے سنا کہ کنت انا ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حائض میں اور اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم ایک ہی کپڑے میں رات گزار لیا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی (ابوداؤد کتاب النکاح باب فی ایتان الحائض ومباشرتھا

Marfat.com

ج ا ص ا ۳۰) نیز سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فیضع فاه علی موضع فی فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم انا وله النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فیضع فاه علی موضع فی(مشکوۃ ص ۵۶ قدیمی کتب خانه رواه مسلم)

فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں پیتی پھر وہی برتن حضور کو پیش کرتی آپ اپنا منہ میرے منہ والی جگہ رکھ کر پیتے اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر حضور کو پیش کرتی تو حضور اپنا منہ مبارک میرے منہ کی جگہ رکھتے۔ نیز فرماتی ہیں کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن (متفق علیه ، مشکوۃ) کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیه و سلم میری گود میں تکیہ لگاتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی پھر حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ سبحان اللّٰہ حضور نے اپنی رفیق حیات کو کتنا بڑا اشرف بخشا کہ سیّدہ کے لعاب کو حالت حیض میں اپنے لعاب دہن سے جمع فرمایا اور سیّدہ کی گود مبارک کو اپنا تکیہ ورحل بنایا قرآن پاک کی تلاوت فرمائی اس سے بڑھ کر ایک عورت کے لئے شرف کی کیا بات ہوسکتی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیه و سلم نے اتنا زیادہ قرب عطا فرمایا کہ ان کی گود محبوب رب العلمین کی جائے تلاوت ہو اور حجرہ آخری آرامگاہ بنا ہو۔

جس سے واضح ہوا کہ حائضہ کے ساتھ رہنا سہنا اس کے ہاتھ کا کھانا کھانا نیز اٹھنا بیٹھنا بلکہ معانقہ تک جائز وحلال البتہ صحبت حرام ہے ایام حیض میں اس عورت سے جانوروں والا سلوک کرنا یہ جھلاء کا طریقہ ہے رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیه و سلم نے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے ذریعہ ان تمام رسوم شنیعہ کو توڑا کیونکہ حیض کا آنا یا نہ آنا عورت کے ہاتھ میں نہیں ہے چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں قال لی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم

Marfat.com

ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک (مشکوٰة ص ۵۶ قدیمی کتب خانه)

یعنی اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیه و سلم نے مجھے حکم دیا کہ مسجد سے ہم کو چٹائی دے دو میں نے عرض کی کہ میں حالت حیض میں ہوں تو آپ نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ نہیں یہی تو وجہ تھی کہ جب لوگوں نے حضور سے حیض کے بارے میں پوچھا تو آیہ کریمہ یسئلونک عن المحیض نازل ہوئی تو حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم نے ارشاد فرمایا کہ اصنعوا کل شئی الاالنکاح کہ صحبت کے سوا سب کچھ کر سکتے ہو اور جب یہ خبر یہودیوں کے پاس پہنچی تو کہنے لگے مایرید هذاالرجل ان یدع من امرنا شیئا الاخالفنا فیه کہ یہ صاحب ہمارے دینی کاموں میں سے کوئی چیز بغیر مخالفت کئے نہیں چھوڑتے۔(مشکوٰة ص ۵۶ قدیمی کتب خانه)

خیال رہے یہود کی یہ بکواس اسلام اور پیغمبرِ اسلام پر بہتان تھی اسلام نے کسی کی ضد میں اچھی چیز کو برا اور بری چیز کو اچھا نہ کہا۔(مراة المناجیح)

☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

دوسرا باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا

سیّدہ کا نام ولقب

آپ کا نام خدیجہ لقب طاہرہ جب کہ کنیت ام ہند ہے۔

سلسلۂ نسب

شیخ محقّق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ کا نسب نامہ یہ ہے خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا بنت خویلد بن اسعد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قصی پر پہنچ کر سیّدہ کا نسب آنحضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نسب پاک سے مل جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے قصی کی نسل میں سوائے سیّدہ خدیجہ وامّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہما کے دیگر کسی بھی عورت کی خواستگاری نہ فرمائی تھی آپ کی والدہ فاطمہ بنت زاہدہ بن الاصم تھیں یہ نبی عامر بن لوی سے تھیں۔ (مدارج مترجم)

خیال رہے سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کی ولادت واقعہ فیل سے پندرہ سال قبل مکّۃ المکرّمہ میں ہوئی شیخ صاحب فرماتے ہیں سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا حضور کے ساتھ چوبیس یا پچیس سال شریک حیات رہیں اور ہجرت سے پانچ یا تین سال قبل وصال فرما گئیں اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی جب کہ بعثت کو دس سال ہو چکے تھے مقام حجون میں تدفین ہوئی حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بذات خود قبر شریف میں اتر کر دعا فرمائی اس وقت نماز جنازہ مشروع نہ تھی جس سال سیّدہ کا انتقال ہوا اس کو عام الحزن کہتے ہیں کیونکہ آپ کی رحلت کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم غمزدہ رہتے تھے (مدارج بتغیر) اور جتنا عرصہ آپ

Marfat.com

حضور کی رفاقت میں رہیں رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دوسرا نکاح نہ فرمایا چنانچہ امام مسلم سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ قالت لم یتزوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی خدیجة حتی ماتت (رواہ مسلم فی باب من فضائل خدیجة ج ۲ ص ۲۸۴)

یعنی رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خدیجہ کے وصال تک دوسرا نکاح نہ فرمایا۔

سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے زمانہ جاہلیت ہی میں بت پرستی سے بیزاری فرمائی تھی چنانچہ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا

واللّٰہ لااعبد اللات والعزی واللّٰہ لااعبدابداقال فتقول خدیجة خل اللات خل العزی قال کانت صنمھم التی کانوا یعبدون ثم یضطجعون (مسند امام احمد بن حنبل جلد رابع ص ۲۲۲)

یعنی قسم بخدا میں کبھی بھی لات وعزی کی پوجا نہ کروں گا راوی فرماتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ فرماتی ہیں کہ لات وعزی کو چھوڑ دیں راوی کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ان کے بت تھے پھر اس سے پہلو تہی کرتے تھے۔

نیز حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ

خط رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الارض اربعة خطوط قال تدرون ماھذا فقالوا اللّٰہ ورسولہ اعلم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افضل نساء اھل الجنة خدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة بنت مزاحم امراة فرعون و مریم ابنة عمران رضی اللّٰہ عنھنّ (مسند امام احمد بن حنبل

Marfat.com

جلد اول ص ۲۹۳ بیروت)

رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ایک مرتبہ زمین پر چار خطوط کھینچے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں تو رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی یہ عورتیں ہیں خدیجہ بنت خویلد فاطمہ بنت محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی) اور مریم بنت عمران۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے والد یعنی خویلد تاجر تھے اور اپنے قبیلہ میں باعظمت شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ تمام قریش میں بھی بڑے محترم و معزز مانے جاتے تھے مکّہ میں قیام کے دوران فاطمہ بنت زائدہ سے آپ کا رشتہ ازدواجی قائم ہوا اور فاطمہ بنت زائدہ ہی کے شکم مبارک سے اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے تولد فرمایا آپ کے والد نے یمن کے بادشاہ تبع سے جب کہ اس نے کعبہ معظّمہ سے حجر اسود لے جانے کا ارادہ کیا تو خویلد نے ان کا مقابلہ کیا تھا۔ (طبقات ابن سعد)

ایمان لانے میں سب سے اول

الاصابہ میں ہے کہ کانت خدیجة اول من آمن باللّٰہ ورسولہ وصدق بماجاء بہ ۔یعنی سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا او ررسولِ کائنات جو احکام لے کر آئے ان کی تصدیق فرمائی (الاصابہ ج۸ ص ۱۰۰)

نیز اسد الغابہ میں ہے کہ اول خلق اللّٰہ اسلم باجماع المسلمین لم یتقدمها رجل ولا امرأة یعنی مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سیّدہ خدیجہ مخلوق خدا میں سب سے پہلے مشرّف بااسلام ہوئیں آپ سے پہلے خواہ مرد ہو یا عورت کسی نے بھی اسلام قبول نہ

Marfat.com

کیا تھا(اسدالغابہ فی معرفة الصحابه ج۷ ص ۸۹) نیز سیّدہ نماز کی فرضیت سے قبل ایمان لائیں چنانچہ مستدرک میں ہے کہ کانت خدیجة رضی اللّٰه عنها اول من آمن باللّٰه ورسوله وصدق رسوله قبل ان تفرض الصلوٰة. (مستدرک)

آپ صاحبِ مال وشرافت تھیں

سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰه عنها عرب کی معزز ترین وشریف ترین خاتون تھیں اور آپ کا تعلق نہایت ہی اونچے گھرانے سے تھا شریف النفس نیک طبع ہونے کیساتھ صاحب فہم وفراست تھیں مال کی فراوانی تھی تجارت فرماتی تھیں جس کیلئے اجرت پر مزدور رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ الاصابہ میں ہے کانت خدیجة امراة شریفة جلدة کثیرة المال یعنی آپ شریف صاحب فہم وفراست اور کثیر المال تھیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۰۱)

اسدالغابہ میں ہے کانت خدیجة امراة تاجرة ذات شرف ومال تستأ جر الرجال فی مالها یعنی آپ تاجرہ ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب شرف ومال تھیں اور مزدوری پر لوگوں کو تجارت کرنے کے لئے حاصل کرتی تھیں۔(اسدالغابہ ج۷ ص ۹۰)

حضور صلی اللّٰه علیه و سلم کے نکاح میں آنے سے قبل شادی

سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰه تعالیٰ عنها حضور سیّد عالم صلی اللّٰه علیه و سلم کی زوجیت میں آنے سے پہلے دو نکاح کر چکیں تھیں پہلے شوہر کا نام ابوھالہ بن زرارہ بن نباس بن عدی بن حبیب بن صردا بن سلامۃ بن جروہ اسید بن عمر بن تمیم التمیمی تھا۔

جب کہ دوسری روایت میں سلسلہ نسب یہ ہے ابوھالہ ہند بن نباش بن زرارہ بن وفدان بن حبیب بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم واللّٰه ورسوله اعلم بالصواب

دوسرے شوہر کا نام وسلسلہ نسب یہ ہے عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم المخزومی۔

Marfat.com

خیال رہے اس میں اختلاف ہے کہ پہلے کس سے نکاح ہوا۔ (اسدالغابہ ج۷ ص ۸۹)
سیّدہ کے ہاں عتیق کی زوجیت میں ایک بیٹی تولد ہوئی جس کا نام ہند بنت عتیق تھا
جب کہ ابوھالہ کے پاس ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی ولادت ہوئی بیٹی کا نام ہند بنت ابوھالہ
اور بیٹے کا نام ھالہ ابن ابی ھالہ تھا (ایضاً)

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے عقد نکاح

علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ

وکان سبب تزوجها برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مااخبرنا ابو جعفر باسناده عن یونس عن ابن اسحاق قال کانت خدیجة امراة تاجرة ذات شرف ومال تستاجرالرجال فی مالها تضار بهم ایاه بشئی تجعله لهم منه فلما بلغها عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مابلغها من صدق حدیثه وعظم امانته وکرم اخلاقه بعثت الیه وعرضت علیه ان یخرج فی مالها الی الشام تاجرا وتعطیه افضل ماکانت تعطی غیره من التجا رمع غلام لها یقال له میسرة فقبله منها وخرج فی مالها ومعه غلامها میسرة فی قدم الشام فنزل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی ظل شجرة قریبا من صومعة راهب فاطلع الراهب الی میسرة فقال من هذالرجل الذی نزل تحت هذه الشجرة قال هذا رجل من قریش من اهل الحرم فقال له الراهب مانزل تحت هذه الشجرة قط الا نبی ثم باع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سلعته التی خرج بها واشتری مااراد ثم اقبل قافلا الی مکة فلما قدم علی خدیجة بمالها باعت ماجاء به فاضعف اوقریبا وحدثها میسرة عن قول الراهب وکانت خدیجة امراة حازمة لبیبة شریفة مع مااراداللّٰه

Marfat.com

بھا من کرامتھا فلما اخبرھا میسرۃ بعث الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت لہ انی قدرغبت فیک لقر ابتک منی وشرفک فی قومک وامانتک عندھم وحسن خلقک وصدق حدیثک ثم عرضت علیہ نفسھا وکانت اوسط نساء قریش نسبا واعظمھم شرفاواکثرھم مالا فلما قالت لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ماقالت ذکر ذلک لاعمامہ فخرج معہ حمزۃ بن عبدالمطلب حتی دخل علی خویلد بن اسد فخطبھا الیہ فتزوجھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم فولدت لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولدہ کلھم قبل ان ینزل علیہ الوحی زینب وام کلثوم وفاطمۃ ورقیۃ والقاسم والطاھر رالطیب فاماالقاسم والطیب والطاھر فھلکواقبل الاسلام وبالقاسم کان یکنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امابناتہ فادرکن الاسلام فھا جرن معہ واتبعنہ وآمنّ بہ وقیل ان الطاھر والطیب ولدافی الاسلام. (اسدالغابہ فی معرفت الصحابہ ج۷ ص ۹۰)

یعنی حضرت خدیجہ کے رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے کا سبب یہ تھا کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر نے اپنی اسناد کیساتھ یونس سے وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے کہ انہوں نے کہا کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا نہایت شریف مالدار تاجر خاتون تھیں لوگوں کو بطور عقد مضاربت کے مزدوری پر حاصل کرتی تھیں۔ منافع میں سے کچھ ان کو دیتی تھیں جب سیّدہ خدیجہ کو رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی راست گوئی اور امانت داری وکریم اخلاقی ونیک کرداری کی خبر پہنچی تو آپ کو قاصد بھیجا اور درخواست پیش کی کہ حضور میرا مال تجارت لے کر شام جائیں اور یہ کہ آپ کو اس سے زائد دوں گی جو کچھ دیگر تاجروں

Marfat.com

کودیتی تھی بایں ہمہ اپنا غلام میسرہ بھی دوں گی آپ نے اس تجویز کوقبول فرمایا اور سیّدہ کا مال اورآپ کا غلام لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ شام پہنچے اور ایک راہب کی خانقاہ کے قریب کسی درخت کے سایہ میں پڑاؤ ڈالا اس راہب نے میسرہ کو دیکھا اور پوچھا یہ شخص جو کہ درخت کے نیچے فروکش ہوا ہے کون ہے؟ میسرہ نے جواب دیا کہ اہل حرم سے ایک قریشی ہے تو راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے سوائے اللہ کے کسی نبی کے اور کوئی شخص آج تک فروکش نہیں ہوا ہے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے جو مال لایا تھا بیچ دیا اور جو خریدنا تھا خریدا پھر آپ مکّہ پلٹے جب آپ خدیجہ کے پاس ان کا مال لے آئے تو اس سے دوچند منافع حاصل ہوا اور میسرہ نے راہب کا قول حضرت خدیجہ کو بیان کیا سیّدہ خدیجہ باعزم صاحب عقل وفراست شریف خاتون تھیں بایں ہمہ جو اللہ نے آپ کیساتھ کرامت وبزرگی کا ارادہ فرمایا (آپ میں وہ سارے اوصاف موجود تھے) تو جب میسرہ نے سیّدہ کو خبر دی تو آپ نے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف پیغام بھیجا اور عرض گذار ہوئیں میں آپ پر گرویدہ ہوں آپ سے اپنی قرابت اور آپ کی اپنی قوم میں شرف وبزرگی اور حسن اخلاق وراست بازی کی وجہ سے اپنے آپ کو حضور کی زوجیت کے لئے پیش کیا سیّدہ خواتین قریش میں اوسط درجہ کی نجیب وشریف خاتون تھیں جب کہ قوم میں سب سے زیادہ بزرگی ومال والی تھیں تو جب آپ نے حضور کی خدمت میں عریضہ پیش فرمایا تو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے چچاؤں سے اس کا ذکر فرمایا تو حضرت حمزہ آپ کے ہمراہ سیّدہ کے والد خویلد ابن اسد کے پاس تشریف لے گئے اور سیّدہ کو شادی کا پیغام دیا اور رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم سے شادی کردی (ابراہیم کے علاوہ) نزول وحی سے قبل آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی تمام اولاد زینب، ام کلثوم، فاطمہ، رقیہ، قاسم، طاہر، طیب سیّدہ رضی اللہ عنہا کے شکمِ مبارک سے ہوئی قاسم طیب وطاہر قبل زمانہ اسلام ہی انتقال

Marfat.com

فرما گئے۔اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی پیاری بیٹیوں نے زمانہ اسلام پایا اور حضور کے ساتھ ہجرت فرمائی اور آپ پر ایمان لائیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ طاہر اور طیب کی ولادت زمانہ اسلام میں ہوئی۔

خیال رہے بحیرا نامی راہب نصرانیوں کا بہت بڑا عالم تھا اور اپنی خانقاہ ہی میں رہتا تھا جب قافلہ قریش اس سال اس کے ہاں فروکش ہوا تو راہب نے بہت سا کھانا پکوایا جس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے صومعہ میں حضور کو دیکھا کہ آپ پر ایک بدلی سایہ فگن تھی جب یہ قافلہ راہب کے قریب درخت کے سایہ میں اترا تو اس نے دیکھا کہ بدلی نے درخت کی شاخوں کو حضور پر سایہ کرنے کے لئے جھکا دیا ہے یہ منظر دیکھ کر بحیرا راہب اپنی خانقاہ سے نیچے تشریف لائے اور جونہی نبی رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم پر نظر پڑی تو بغور دیکھنے لگے جب کھانے سے فارغ ہوئے تو راہب نے حضور کی حالت بیداری وخواب استراحت کی کیفیت معلوم کی تو اس نے ان تمام علامات کے عین مطابق پایا جن کو وہ جانتا تھا پھر حضور کی پشت مبارک پر مہر نبوت کی زیارت کی اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ یہ بچہ آپ کا کیا لگتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا بیٹا ہے بحیرا راہب نے کہا کہ ہرگز نہیں ان کا باپ تو زندہ نہ ہونا چاہیے پھر ابوطالب نے کہا کہ یہ بچہ میرا بھتیجا ہے راہب نے پوچھا کہ اس کے باپ کا کیا ہوا ابوطالب نے جواباً کہا کہ ابھی یہ شکم مادر ہی میں تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا بحیرا نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے اور یہ کہا کہ ان کی یہودیوں سے حفاظت کرنا مبادا کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائیں اور آپ انہیں فوراً گھر لے جایئے یہ سن کر ابوطالب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو لے کر فوراً مکّہ روانہ ہو گئے۔

بحیرا راہب کی پیشن گوئی

ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ جب ابوطالب شام روانہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

Marfat.com

سلم بھی قریش وشیوخ کے ساتھ ہولیئے جب ان کو وہ راہب نظر آیا یہ اترے اور اپنے کجاوے کھولے اس مرتبہ راہب ان کے پاس آیا حالانکہ اس سے قبل جب وہ اس کے پاس سے گزرتے تو راہب کبھی بھی ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا راہب ان میں آکر مل گیا اور لوگوں کو دیکھنے لگا یہاں تک کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو تھام کر کہنے لگا کہ یہ تمام عالم کا سردار ہے یہ رب العالمین کا رسول ہے اللہ اسے رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمانے والا ہے شیوخ قریش نے پوچھا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا اس نے کہا کہ جب تم گھاٹی سے برآمد ہوئے تو کوئی درخت یا پتھر ایسا نہ تھا جو سجدہ ریز نہ ہوا ہو اور جمادات ونباتات صرف نبی کے حضور سجدہ کرتے ہیں (طبری وخصائص وغیرہ) خیال رہے سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ تمام واقعات جو سفر شام میں پیش آئے تھے مثلاً خرید وفروخت میں برکت ومنافع میں کثرت اور حضور پر بادل کا سایہ کرنا اور درخت کا آپ کی طرف جھک جانا نیز اہل عرب کی طرح خرید وفروخت میں لات وعزیٰ کی قسم نہ کھانا اور واقع راہب وغیرہ کو میسرہ نے حضرت خدیجہ کی خدمت میں عرض کیا جس سے آپ بے حد مسرور ہوئیں اور حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر گرویدہ ہوگئیں اور آپ کو جتنی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا اس سے زائد رقم آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کی اور تمام حالات کا تذکرہ ورقہ بن نوفل کو کیا انہوں نے کہا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ اس امّت کے نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں اور یہ بات میں خوب جانتا ہوں کہ آخری نبی تشریف لانے والے ہیں اور ان کی آمد بہت قریب ہے چونکہ ورقہ بن نوفل توریت شریف کے عالم تھے اس وجہ سے ورقہ کے بیان سے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا کو اور بھی اشتیاق ہوا نیز شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے ایک خواب دیکھا تھا کہ آفتاب ان کے گھر میں اترا ہے اور وہاں سے اس کا نور پھیل رہا

Marfat.com

ہے حتیٰ کہ مکّہ شریف کا ہر گھر اس نور کے باعث چمک اٹھتا ہے خواب سے بیدار ہونے پر انہوں نے اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کو اپنے خواب سے آگاہ کیا تو انہوں نے خواب کی تعبیر یوں بتائی کہ تمہارا نکاح آخرالزمان پیغمبر سے ہوگا (مدارج شریف مترجم) چنانچہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے شام کے سفر سے واپسی کے چند دن بعد سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضور سیّد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو نکاح کا پیغام بھیجا جس کو حضور نے اپنے چچاؤں کے مشورہ سے قبول فرمالیا۔

سیّدہ کا حق مہر

شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ کا حق مہر انتیس جوان اونٹ بندھا تھا جب کہ دوسری روایت میں بارہ اوقیہ تھا۔ (مدارج شریف)

سیّدہ کا خطبۂ نکاح

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نکاح کے موقع پر ابوطالب نے فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

خطبۂ ابوطالب

حمد و شکر گزاری ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں فرزندان ابراہیم اور اولاد اسماعیل سے پیدا فرمایا اور ہمیں معر اور مضر کی صلبوں سے پیدا کیا اور اپنے گھر بیت اللہ کا نگہبان اور اپنے حرم کا پیشوا بنایا اور وہ گھر ہمیں عطا فرمایا کہ اطراف و جوانب سے لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں اور ہمیں ایسا حرم عطا کیا کہ ہر شخص وہاں آتا ہے اور اسے امان ملتی ہے اور ہمیں لوگوں پر حاکم بنایا

امابعد! حق یہ ہے کہ میرے بھائی عبداللہ بن عبدالمطلب کا یہ بیٹا وہ ہے جس کی مثال قریش

Marfat.com

میں اور کوئی نہیں اگر چہ اس کے پاس مال کی قلت ہے اور مال و دولت ایک پرچھائیں ہے جو زائل ہو جاتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم وہ شخص ہے جس کی قرابت اور خویشی کو تم سب خوب پہچانتے ہو جو ہمارے ساتھ ہے اور تحقیق کہ وہ خدیجہ بنت خویلد کی خواستگاری کرتا ہے اور اس کا مہر میرے مال میں سے بیس اونٹ مقرر کرتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ اس کے بعد شان عظیم ہوگی اور اس کے حق میں بہت بڑا امر ظاہر ہوگا۔

اس کے بعد ورقہ بن نوفل جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کا بیٹا تھا اس نے بھی خطبہ پڑھا جس کا مضمون یہ ہے۔

خطبہ ورقہ بن نوفل

اس خدا کی حمد ہے اور سپاس گزاری ہے جس نے ہمیں بنایا جیسا کہ تو نے ذکر کیا اے ابو طالب اور ہمیں فضیلت عطا کی جیسے کہ تو نے بتایا ہے پس ہم تمام عرب کے بزرگ و پیشوا ہیں اور آپ تمام فضیلتوں کے حامل ہیں جن کا انکار کوئی نہیں کر سکتا اور کوئی شخص بھی تمہارے فخر و شرف کو رد نہیں کر سکتا پس ہم نے تمہارے ساتھ پیوند اور رشتہ داری کے لئے رغبت کی ہے اے قریش گواہ رہنا کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجگی میں دے دیا ہے چار سو مثقال مہر پر۔

ابو طالب نے کہا اے ورقہ میں چاہتا ہوں کہ اس میں خدیجہ کا چچا عمرو بن اسد بھی شریک ہو پس عمرو بن اسد نے کہا اے گروہ قریش گواہ رہیں کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) کے نکاح میں دے دیا۔

پھر طرفین سے ایجاب و قبول ہوا۔ (مدراج شریف مترجم)

Marfat.com

سیّدہ کے نکاح کے متعلق ایک غلط روایت

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کے نکاح کے متعلق لوگ ایک غلط واقعہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خود خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو شادی کا پیام دیا تھا یہ ایک نہایت شریف بی بی تھیں قریش کا ہر شخص ان سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا اور اس کے لئے انہوں نے بہت سا روپیہ بھی صرف کیا تھا پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ کو بلا کر اتنی شراب پلائی کہ وہ بالکل مدہوش ہو گیا انہوں نے ایک گائے بھی ذبح کی خوشبو لگائی اور کام کیا ہوا حلہ زیب تن کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو ان کے چچاؤں کیساتھ بلا بھیجا وہ خدیجہ کے ہاں آئے ان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے ان کی شادی کر دی مگر جب ہوش آیا تو کہنے لگا یہ گائے کیوں ذبح ہوئی یہ خوشبو کیوں لگائی گئی اور یہ اعلیٰ لباس کیوں پہنایا گیا ہے حضرت خدیجہ نے اس سے کہا تم نے مجھے محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ و سلم) سے بیاہ دیا ہے اس نے کہا ہرگز نہیں قریش کے اکابر نے تمہارا پیام دیا مگر میں نے منظور نہیں کیا واقدی کہتے ہیں کہ یہ روایت ہمارے نزدیک بالکل غلط ہے ان کے والد واقعہ فجار سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے۔ (تاریخ طبری)

ایمانِ ورقہ بن نوفل

یہ حضرت خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور کتب سماویہ کے عالم تھے اگرچہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اظہارِ نبوت سے قبل ہی وفات پا گئے مگر نزولِ وحی کا واقعہ سن کر انہوں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی نبوت کی تصدیق کی چنانچہ مستدرک کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ ورقہ بن نوفل نے نزول وحی کا واقعہ سن کر عرض کی۔

والذی نفسی بیدہ انک نبی مجھے اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

Marfat.com

ہے آپ نبی ہیں (فیوض الباری) نیز رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ لاتسبوا ورقة فان کان له جنة او جنتان (عمدة القاری) یعنی ورقہ کو برا بھلا مت کہو بیشک اس کیلئے ایک یا دو جنتیں ہیں هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین.

(عمدة القاری)

مزید برآں یہ کہ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ عن عائشة قالت سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن ورقه فقالت له خدیجة انه کان صدقک ولکنه مات قبل ان تظهر فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم رایته فی المنام وعلیه ثوب بیض ولو کان من اهل النار لکان علیه لباس غیر ذلک یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنها فرماتی ہیں کہ حضور سے ورقہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو سیّدہ خدیجہ نے فرمایا کہ بے شک ورقہ نے حضور کی تصدیق کر لی تھی لیکن اظہارِ نبوت سے قبل انتقال کر گئے تو حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ہم نے ورقہ کو خواب میں سفید لباس میں دیکھا اگر وہ دوزخی ہوتے تو ان کا لباس سفید نہ ہوتا۔ (عمدة القاری)

نیز حضور فرماتے ہیں کہ رأیت الفتی یعنی ورقه وعلیه ثیاب حریر لانه اول من آمن بی وصدقنی (عمدة القاری) یعنی ہم نے ورقہ کو خواب میں دیکھا ان پر ریشمی کپڑا تھا اس لئے کہ وہ ہم پر ایمان لائے اور ہماری تصدیق کی۔

علامہ عینی مزید لکھتے ہیں قال المرزبانی کان ورقة من علماء قریش وشعرائهم وکان یدعی القس وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم رایته وعلیه حلة خضراء یعنی مرزبانی نے کہا کہ ورقہ علماء قریش وشعراء قریش میں سے تھے ان کو قس سے پکارا جاتا تھا یعنی قس سے مشہور تھے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم نے ورقہ بن نوفل کو خواب

Marfat.com

میں دیکھا ان پر سبز رنگ کا حلہ تھا (عمدة القاری) ان احادیث کی روشنی میں شراح حدیث نے آپ کو مسلمان قرار دیا ہے بہر حال اتنا تو ظاہر ہے کہ ورقہ عیسائی تھے کتب سماویہ کے عالم تھے نیک تھے اور حضور کی نبوت کی انہوں نے تصدیق کی تھی حضور کی کیفیت سن کر عرض کی تھی کہ یہ تو وہی ناموس اکبر ہے جو موسیٰ کے پاس آیا تھا۔ (فیوض الباری ج ۱ ص ۸۲)

پہلی وحی اور سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تسلی دینا

امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوحی میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث روایت فرماتے ہیں

انہا قالت اول مابدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرویا الصالحة فی النوم فکان لایری رؤیا الاجاء ت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغارِحراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزودلذلک ثم یرجع الی خدیجة فیتزود لمثلھا حتی جاء ہ الحق وھوفی غارحراءَ فجاء ہ الملک فقال اقراء فقال قلت ماانا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقراء فقلت ماانا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقراء فقلت ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال اقراء باسم ربک الذی خلق o خلق الانسان من علق o اقراء وربک الاکرم o فرجع بھارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجة بنت خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجة واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجة کلا واللہ مایخزیک اللہ ابدا انک لتصل

Marfat.com

الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقة بن نوفل ابن اسد ابن عبدالعزى ابن عم خديجة وكان امراء تنصر فى الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبرانى فيكتب من الانجيل بالعبرانية ماشاء اللّٰه ان يكتب وكان شيخا كبيرا قدعمى فقالت له خديجة يا ابن عم اسمع من ابن اخيک فقال له ورقة يا ابن اخى ماذاترى فاخبره رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم خبرمارأى فقال له ورقة هذاالناموس الذى نزل اللّٰه على موسىٰ ياليتنى فيها جزعاياليتنى اكون حيّا اذايخرجک قومک فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اومخرجى هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ماجئت به الاعودى وان يدركنى يومک انصرک نصرامؤزّرا ثم لم ينشب ورقةاه توفى وفترالوحى. (بخارى شريف كتاب الوحى ج ا ص ۳)

سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا پھر آپ خلوت پسند ہو گئے اور غارِ حرا میں جانے لگے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے پھر حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا پڑھیے حضرت صدّیقہ فرماتی ہیں میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا پھر چھوڑتے ہوئے کہا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ

Marfat.com

بڑے زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھئے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور سہ بارہ دبایا پھر مجھے چھوڑ کر کہا پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس کے ساتھ واپس لوٹے آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو انہوں نے کمبل اوڑھا دیا یہاں تک کہ خوف دور ہو گیا حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے محتاجوں کے لئے کماتے مہمان کی ضیافت کرتے اور راہ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چچازاد تھے وہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے پس جو اللہ چاہتا انجیل سے عبرانی میں لکھا کرتے تھے وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے حضرت خدیجہ نے ان سے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے کی بات سنئے ورقہ نے آپ سے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو دیکھا تھا اسے بتا دیا پس ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا اے کاش میں جوان ہوتا اے کاش میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکالیں گے کہا ہاں جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس کے ساتھ عداوت کی گئی اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ چند دنوں کے بعد ورقہ بن نوفل نے وفات پائی اور وحی کا سلسلہ بھی رک گیا۔ (شاھجھانپوری)

الغرض جب رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کو کلام الٰہی کے نزول و شدت و ثقالت وحی کی

Marfat.com

وجہ سے رعب واضطراب حاصل ہوا تو اس کو حضور نے اپنے الفاظ **لقد خشیت علی نفسی** سے تعبیر فرمایا چونکہ جب حضور پر وحی نازل ہوئی اور انوار و برکات صمدیت متوجہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے زیادہ ثقیل وشدید چیز کا بار دوشِ نبوی پر رکھا تو اس کی سرگذشت سنانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وحی کی ثقالت اور کلام الٰہی کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ ایسا معلوم ہونے لگا کہ اب جان چلی چنانچہ وحی کو خود قرآن نے قول ثقیل فرمایا ہے اور تصریح فرمائی اگر وحی کسی پہاڑ پر اتاردی جاتی تو وہ جلال الٰہی سے پاش پاش ہو جاتا مگر یہ تو ذاتِ نبوی ہی تھی جس نے بتوفیق الٰہی پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دینے والی چیز کی شدت کو برداشت فرمالیا اور اس کے اثرات جو آپ پر طاری ہوئے تھے چادر اوڑھا دینے تک رہے اس کے بعد حضور نے سیّدہ کو غارِ حرا والا واقعہ سنایا تو سیّدہ کو چونکہ حضور سے والہانہ محبت تھی لہٰذا حضور کو تسلیاں دینے لگیں اور آپ کی خوبیاں بیان فرمانے لگیں کہ آپ تو ایسی عظیم خوبیوں کے مالک ہیں آپ کی جان کو خطرہ کیسے ہو سکتا ہے پھر آپ کو ورقہ ابن نوفل کے پاس لے گئیں۔

(فیوض الباری بتصرف)

علامہ عینی فرماتے ہیں

وفی سیّد سلیمان بن طرحان التیمی انها رکبت الی بحیرا بالشام فسألته عن جبرئیل علیه السلام فقال لها قدوس یا سیّدة قریش انی لک بهذا الا سم فقالت بعلی وابن عمی اخبرنی انه یأتیه فقال ماعلم به الا نبی فانه السفیربین اللّٰه وبین انبیائه وان الشیطان لایجترئ ان یتمثل به ولاان یتسمی باسمه.

(عمدة القاری)

یعنی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بحیرا شام کی طرف گئیں اور ان سے جبرئیل کے بارے

Marfat.com

میں سوال کیا راہب نے کہا اے سیدۂ قریش وہ مقدّس فرشتہ ہے آپ کو اس نام کے بارے میں کیسے علم ہوا سیّدہ نے فرمایا کہ میرے خاوند جو کہ میرے چچازاد ہیں کہتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیل آئے ہیں۔

راہب کہتے ہیں سوائے نبی کے جبرئیل کو کوئی نہیں جانتا کیونکہ وہ اللہ اور اس کے نبیوں کے درمیان سفیر ہیں اور شیطان ان کی شکل وصورت نہیں بنا سکتا اور نہ ہی ان کے نام سے اپنا نام رکھ سکتا ہے نیز علامہ عینی ہی فرماتے ہیں کہ ان خدیجة رضی اللّٰہ عنہا خرجت الی الراهب ورقة وعدس فقال ورقة اخشی ان یکون احد شبه بجبرئیل علیه السلام فرجعت وقدنزل ن والعلم ومایسطرون فلما قرأ علیه السلام هذاعلی ورقة قال اشهد ان هٰذا کلام اللّٰه تعالیٰ یعنی حضرت خدیجہ راہب ورقہ وعدس کی طرف تشریف لے جاتی ہیں ورقہ کہتے ہیں کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کسی نے جبرئیل کی شبیہ بنائی ہو آپ واپس آئیں تو ن والقلم ومایسطرون وحی الٰہی نازل ہو چکی تھی تو حضور نے اس کو ورقہ پر تلاوت فرمایا تو ورقہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا کلام ہے حاصل کلام یہ کہ ابتدائے وحی کے موقع پر سیّدہ ہی نے حضور کو تسلی دی اور آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور خود بھی اس وجہ سے ورقہ وعدس وراہب بحیرا کے پاس تشریف لے گئیں مزید برآں یہ کہ اظہارِ نبوت کے انہی ابتدائی دنوں سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے عرض گزار ہوئیں.....

یاابن عم هل تستطیع ان تخبرنی بصاحبک الذی یاتیک اذاجاء ک قال نعم فبینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عندها اذاجاء ه جبرئیل فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هذاجبرئیل قد جاء نی فقالت اتراه الآن قال نعم قالت

Marfat.com

اجلس علی شقی الایسر فجلس فقالت هل تراه الآنِ قال نعم قالت فاجلس علی شقی الایمن فجلس فقالت هل تراه الان قال نعم قالت فتحول فاجلس فی حجری فتحول رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فجلس فقالت هل تراه قال نعم قال فتحسرت والقت خمارها فقالت هل تراه قال لاقالت ماهذاشیطان ان هذالملک یاابن عم اثبت واُبشرثم آمنت به وشهدت ان الذی جاء به الحق.

(اسدالغابه فی معرفة الصحابه الجزء السابع ص ۹۲، ۹۳)

یعنی اے میرے چچا زاد کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ جب حضرت جبرئیل آپ کے پاس آئیں تو آپ مجھے خبر دیں؟ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جی ہاں، اسی اثنا میں کہ آپ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف فرما تھے کہ جبرئیل حاضر ہوئے آپ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا یہ جبرئیل آئے ہیں سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا نے پوچھا کیا اس وقت آپ انہیں دیکھ رہے ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جی ہاں سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا نے عرض کی حضور میرے بائیں پہلو پر تشریف فرما ہو جائیں حضور تشریف فرما ہوئے سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا نے پوچھا کیا حضور اب ان کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا جی ہاں عرض کی حضور میرے دائیں پہلو کو شرف بخشئے رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کو یہ سعادت بھی بخشی سیّدہ نے پوچھا حضور کیا آپ جبرئیل کو اب بھی دیکھ رہے ہیں فرمایا جی ہاں گزارش کی حضور میری آغوش میں رونق افروز ہو جائیں آپ نے سیّدہ کی کوشک کو بھی زینت بخشی سیّدہ نے عرض کی حضور کیا اب بھی آپ جبرئیل کو دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا جی ہاں اس پر سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا نے مکشوف الرأس ہو کر فرمایا کیا اب آپ جبرئیل کو دیکھ رہے ہیں فرمایا جی نہیں سیّدہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ شیطان نہیں ہے اے میرے چچا زادے یہ تو فرشتہ ہے آپ ثابت قدم رہیں اور آپ

Marfat.com

کو بشارت وخوشخبری ہو پھر سیّدہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا آپ پر ایمان لائیں اور گواہی دی کہ بے شک حضور جو کچھ لے کر آئے وہ حق ہے۔

خیال رہے سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا تورات شریف کی عالمہ تھیں۔

(مراۃ المناجیح)

نیز ایک دفعہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کے سیّدہ خدیجہ پر رشک کرنے پر حضور سیّدعالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا واللّٰہ ماابدلنی اللّٰہ خیرامنہا آمنت اذا کفر الناس وصدَّ قتنی وکذبنی الناس وواستنی فی مالہا اذاحرمنی الناس ورزقنی اللّٰہ منہا اولادا اذحرمنی اولاد النساء قالت عائشۃ فقلت فی نفسی لااذکرہا بسیئۃ ابدا. (اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ ج۷ ص ۹۵)

یعنی قسم بخدا مجھے خدیجہ سے اچھی زوج نہ ملی وہ ایمان لائیں جب لوگ کافر تھے انہوں نے میری تصدیق کی جب لوگوں نے میری تکذیب کی اور جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم رکھا انہوں نے مجھ پر اپنا مال نچھاور کیا اور اللہ نے مجھے ان کے شکم سے اولاد عطا فرمائی جب اور عورتوں کی اولاد نے مجھے محروم کیا سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں کبھی بھی سیّدہ خدیجہ کو نازیبائی سے یاد نہ کروں گی۔

فائدہ

بعض علماء فرماتے ہیں حضرت جبرئیل کا اصلی نام عبدالجلیل جب کہ کنیت ابوالفتح ہے اور میکائیل کا نام عبدالرزاق کنیت ابوالغنائم اسرافیل کا نام عبدالخالق کنیت ابوالمنافع جب کہ حضرت عزرائیل کا نام عبدالجبار کنیت ابویحییٰ ہے۔(عینی)

☆.....حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں بارہ مرتبہ

Marfat.com

☆.....حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں چار مرتبہ

☆.....حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں پچاس مرتبہ

☆.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں بیالیس مرتبہ

☆.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جناب میں چار سو مرتبہ

☆.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دس مرتبہ

☆.....جب کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت اقدس میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا (قسطلانی وفیوض الباری)

شعر.....

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبرئیل سدرہ چھوڑ کر

(حضرت حسن رضا خان علیہ الرحمۃ)

حاصل یہ کہ کفارِ قریش آنحضور صلی اللہ علیہ و سلم کو جھٹلاتے تھے تو اس سے حضور کو بڑا غم اور تکلیف ہوتی تھی لیکن جب آپ سیّدہ کو دیکھ لیتے تھے تو آپ کو وہ تمام رنج وآلام بھول جایا کرتے تھے اور آپ کو خوشی محسوس ہوتی تھی اور سیّدہ خدیجہ کے پاس آپ تشریف فرما ہوتے تو وہ آپ کی نہایت خاطر داری کیا کرتی تھیں اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنی جملہ مشکلات آسان محسوس ہونے لگتی تھیں۔(مدارج شریف مترجم)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دارفانی سے رحلت

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت کیساتھ چوبیس یا پچیس سال کا عرصہ شریک حیات رہیں اور ہجرت سے پانچ یا تین سال قبل ان کا وصال ہو گیا تھا جب کہ آپ پینسٹھ سال کی

Marfat.com

عمر میں تھیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بعثت مبارک سے دس سال بعد رمضان میں ان کی رحلت ہوئی اور مقبرہ حجون (جنت المعلیٰ) میں ان کی تدفین ہوئی رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بذات خود قبر شریف میں اتر کر دعائے خیر فرمائی اور اس وقت جنازہ مشروع نہ ہوا تھا سیّدہ کی رحلت کے بعد حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم غمزدہ رہتے تھے اور جس سال سیّدہ نے وصال فرمایا وہ سال عام الحزن کہلاتا ہے۔ (مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کی نمازِ جنازہ

امام اہلسنت محدّثِ بریلوی رضی اللہ عنہ اپنے فتاویٰ میں رقمطراز ہیں کہ فی الواقع کتبِ سیر میں علام ءنے ہی لکھا کہ امّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا کے جنازۂ مبارکہ کی نماز نہ ہوئی کہ اس وقت یہ نماز (مشروع) ہوئی ہی نہ تھی اس کے بعد اس کا حکم ہوا ہے۔ زرقانی علی المواہب میں فی رمضان بعد البعث بعشر سنین ماتت الصدیقة الطاهرة خدیجة رضی اللّٰہ عنہا و دفنت بالحجون و نزل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرتها و لم تکن یومئذ الصلوة علی الجنازة یعنی صدّیقہ طاہرہ حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے بعثت کے دس سال بعد ماہِ رمضان میں وفات پائی اور مقامِ حجون میں دفن کی گئیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان کی قبر میں اترے اس وقت نمازِ جنازہ نہ تھی واللّٰہ تعالی اعلم. (فتاوی رضویہ شریف ج۹ ص ۳۶۹ برکات رضا انڈیا)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کی اولاد

جیسا کہ سابق میں گذرا کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل سیّدہ دو نکاح کر چکی تھیں آپ کا پہلا نکاح عتیق ابن عائذ سے جب کہ دوسرا ابوھالہ ہند بن نباس سے ہوا۔

Marfat.com

عتیق ابن عائذ سے ایک بیٹی ہوئی جن کا نام ہند تھا ابوھالہ سے دو بچے ہوئے جن میں سے ایک کا نام ھالہ جب کہ دوسرے کا نام ہند تھا خیال رہے ہند نام مذکر و مونث دونوں کے لئے مستعمل تھا۔

اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی کنیت اسی کے نام پر تھی۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اولادِ پاک

سیّدہ کے حضور کی زوجیت میں آنے کے بعد اولاد میں کثیر اختلاف ہے شیخ محقّق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس اولاد پاک پر تمام علماء کا اتفاق ہے وہ رسول زادے چھ افراد ہیں ان میں دو صاحبزادے حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم اور چار صاحبزادیاں سیّدہ زینب سیّدہ رقیہ سیّدہ ام کلثوم و سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم ہیں ان کے سوا پر علماء کا اختلاف ہے۔ (مدارج شریف) کیونکہ بعض علماء نے طیب اور طاہر کو بھی شمار فرمایا اس طرح صاحبزادے چار ہوتے ہیں بعض نے فرمایا ابراہیم و قاسم کے علاوہ ایک فرزند عبداللہ بھی تھے انہوں نے مکّہ ہی میں صغر سنی میں رحلت فرمائی ان ہی کا لقب طیب و طاہر تھا اس قول پر صاحبزادوں کی تعداد تین ہوتی ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ طیب اور طاہر عبداللہ کے علاوہ ہیں اس طرح تعداد پانچ بنتی ہے یہ بھی منقول ہے کہ ایک حمل سے طیب و مطیب اور دوسرے سے طیب و طاہر کی ولادت ہوئی اس طرح سات صاحبزادوں کیساتھ کل تعداد گیارہ بنتی ہے یہ بھی منقول ہے کہ قبل از بعثت کے ایک فرزند عبد مناف بھی ہوئے تھے اس شمار سے کل تعداد بارہ ہوتی ہے ان جملہ اقوال کا ماحصل آنحضرت کے آٹھ صاحبزادے جن میں دو متفق علیہ ہیں باقی مختلف فیہ اول الذکر حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم جب کہ ثانی الذکر عبد مناف، عبداللہ، طیب، مطیب طاہر مطہر ہیں اور اصح یہ ہے کہ صاحبزادے تین ہی ہیں قاسم، ابراہیم اور عبداللہ اور صاحبزادیاں چار ہیں اور حضور سیّدِ عالم صلی

Marfat.com

اللّٰہ علیہ و سلم کی یہ تمام اولاد پاک سوائے حضرت ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کے سیّدۃ خدیجۃ الکبری رضی اللّٰہ عنہا سے ہے۔(مدارج مختصرا)

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا کے صاحبزادے

ا۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم

یہ سیّدہ کے حضور کی زوجیت میں آنے کے بعد اولین فرزند ہیں اظہار نبوۃ سے قبل ان کی پیدائش ہوئی حضور کی انہی کے ساتھ کنیت ابوالقاسم ہے یہ اپنے پاؤں پر چلنے کی عمر تک بقید حیات رہے بعض نے یہ بھی فرمایا کہ سواری پر سوار ہونے تک جب کہ بعض کے ہاں سترہ ماہ اور دو سال تک باحیات رہے یہ صاحبزادے اظہار نبوت سے قبل ہی وصال فرما گئے ایک روایت یہ بھی ہے کہ عہد اسلام کے دوران رحلت فرمائی۔(ایضاً)

جب سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا رد فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا.....

انا اعطینک الکوثرo فصل لربک وانحرo ان شانئک ھو الابترo

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امّت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں جس کی نہایت نہیں) تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو (جس نے تمہیں عزت و شرافت دی) اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے نہ

Marfat.com

آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔(کنز الایمان و خزائن العرفان)

۲۔حضرت عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم

آپ مکّہ میں ظہور اسلام کے بعد تولد ہوئے اور یہیں رحلت فرمائی۔(مدارج شریف)

خیال رہے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ جب آپ کی رحلت کی خبر عاص بن وائل نے سنی جب کہ اس سے قبل وہ حضرت قاسم رضی اللّٰہ عنہ کے وصال کی خبر سن چکا تھا تو کہنے لگا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کے صاحبزادے فوت ہوگئے ہیں اور وہ ابتر یعنی بے نسل ہوگئے ہیں لغت میں ابتر کے معنی دم کٹا بے فرزند و بے خبر ہونا ہے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ان شانئک ھو الابتر اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا دشمن اور عیب جو جو کہ آپ کی شان میں بدگو ہے۔وہی ابتر ہے۔(مدارج شریف)

ممکن ہے کہ دونوں موقعوں پر آیت کا نزول ہوا ہو لہٰذا دونوں اقوال میں تعارضہ ہوگا ان اصبت فمن اللّٰہ و الا فمنی و اللّٰہ اعلم بالصواب

فائدہ

حضرت ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ (جو کہ سیّدہ ماریہ قبطیہ کے شکم مبارک سے ہیں) ان کا ذکر حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ کے تذکرہ کے بعد کیا جائے گا انشاء اللّٰہ العزیز

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادیاں

۱۔ سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا بنتِ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم

حضرت اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا کے بطن مبارک سے بعثت سے دس سال قبل آپ کی ولادت ہوئی آپ حضور کی تمام صاحبزادیوں میں بڑی تھیں ان کا نکاح حضرت ابوالعاص سے سیّدہ نے خود کروایا تھا اور ابوالعاص اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہند بنت خویلد کے بیٹے تھے ابوالعاص اپنی کنیت کیساتھ مشہور ہیں جب کہ ان کا نام لفیظ یا مقسم یا قاسم یا پھر یاسر ہے خیال رہے ابوالعاص اسیران بدر میں شامل تھے اہل مکّہ نے اپنے عزیزوں کا فدیہ مدینہ شریف بھیجا تو حضرت زینب نے بھی اپنے گلے کا ہار اتار کر بطور فدیہ بھیجا رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جب وہ ہار دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے کیونکہ یہ وہی ہار تھا جو سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا نے ان کو جہیز میں دیا تھا یہ دیکھ کر صحابہ کرام پر بھی رقت طاری ہوگئی پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اگر یہ دیکھو کہ اسیر زینب کو رہا کر دیا جائے اور اس کا فدیہ کا مال بھی واپس کر دیا جائے تو چاہو تو ایسا کرو صحابہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم جس طرح آپ کی رضا ہے پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ابوالعاص سے وعدہ لیا کہ وہ سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہ کو آنحضرت کے پاس بھیج دیں گے ابوالعاص نے یہ تسلیم کر لیا اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے زید ابن حارثہ اور ایک اور شخص کو مکّہ بھیجا تا کہ وہ سیّدہ کو مدینہ لے آئیں اور ہدایت فرمائی کہ آپ لوگ مکّہ میں داخل مت ہونا چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں لمابعث اهل مكة فى فداء اسرائهم بعثت زينب فى فداء ابى العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عندخديجة ادخلتها بها على ابى العاص فلما رأهارسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم رق لها

Marfat.com

رقة شديدة وقال ان رأيتهم ان تُطْلِقُوْا لها اسيرها وتَرُدُّوْا عليها الذى لها فقالوا نعم وكان النبى صلى اللّٰه عليه وسلم اخذ عليه ان يَخْلِيَ سبيل زينب اليه وبعث رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم زيد بن حارثه ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما زينبُ فتصحبا ها حتى تأتيا بها.

(رواه احمدو ابوداؤد، مشكوٰة ص ۳۴۶)

یعنی جب اہل مکّہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے بھیجے تو حضرت زینب نے بھی ابوالعاص کے لئے فدیہ میں کچھ مال بھیجا اسمیں اپنا وہ ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ کے پاس تھا جسے دے کر زینب کو ابوالعاص کے ہاں رخصت فرمایا تھا تو جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے وہ ہار دیکھا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو اس پر بہت رقت طاری ہوئی اور فرمایا اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب کا قیدی چھوڑ دو اور ان کی چیزیں انہیں واپس کر دو سب نے کہا ہاں ضرور اور حضور نے ابوالعاص سے عہد لیا کہ وہ جناب زینب کا راستہ خالی کر دیں اور اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے زید ابن حارثہ کو اور ایک اور انصاری کو بھیجا ان سے فرمایا کہ تم دونوں بطن یاجج میں رہنا تا آنکہ تم پر زینب گزریں تو انہیں اپنے ساتھ لے لینا۔

خیال رہے یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے جس میں ستّر بڑے بڑے کفّار قتل ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنے ان قیدیوں کے بارے میں حضرت عمر نے قتل کا مشورہ دیا تھا جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فدیہ لے کر چھوڑنے کا اس امید پر کہ ہوسکتا ہے یہ لوگ مشرّف باسلام ہوں۔

نیز اسوقت مومنہ کا کافر سے نکاح جائز تھا اس لیے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ابوالعاص کے نکاح میں رہیں حالانکہ آپ مومنہ تھیں جب کہ ابوالعاص نے بعد میں

Marfat.com

ایمان قبول کیا بعد میں یہ حکم منسوخ ہوا لہٰذا اب مومنہ عورت نہ تو کافر سے نکاح کر سکتی ہے اور نہ ہی اس کے نکاح میں رہ سکتی ہے۔

چنانچہ مرقاۃ نے فرمایا ان ابا العاص ھو ابن الربیع ابن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف امه هاله بنت خويلد و كانت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت ابى العاص بن الربيع فهاجرت وابو العاص على دينه یعنی ابوالعاص کی زوجیت میں سیّدہ زینب تھیں سیّدہ نے ہجرت فرمائی اور ابوالعاص اپنے دین پر تھے (بدستور شرک میں ملوث تھا) خیال رہے ابوالعاص نے اپنا وعدہ ایفاء کیا کہ مکّہ جاتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کو مقام یاجج پہنچا دیا اس واقعہ کو ڈھائی سال کا عرصہ گذرا کہ ابوالعاص مکّہ سے تجارت کے لئے نکلا جب یہ قافلہ شام کے تجارتی سفر سے واپس ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ ان کا مال چھین کر انہیں گرفتار کر لیں لیکن حضرت زینب رضی اللّٰہ عنہا نے ابوالعاص کو امان دے دی یہ سن کر صحابہ ابوالعاص سے ملے اور انہیں تبلیغِ اسلام کی انہوں نے جواب دیا کہ ابھی میرے پاس کفارِ مکّہ کی کچھ امانتیں ہیں میں وہ واپسی کرنے کے بعد مسلمان ہوں گا چنانچہ مکّہ میں جا کر تمام امانتیں واپس کیں اور مسلمان ہو گئے اب اس میں اختلاف ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کو سابقہ نکاح ہی میں واپس فرمایا یا کہ نکاحِ جدید کیساتھ بہرحال حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو حضرت ابوالعاص بہت محبوب تھے آپ خلافتِ صدّیقی میں غزوۂ یمامہ میں شہید ہوئے حضرت ابوالعاص رضی اللّٰہ عنہ سے سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کے ہاں ایک بیٹا جن کا نام علی اور ایک بیٹی جن کا نام امامہ تھا علی بن ابوالعاص قریب البلوغ ہی تھے کہ رحلت فرما گئے حضرت امامہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم بہت محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ ایک دفعہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت امامہ کو

Marfat.com

اپنے دست مبارک پر لیئے ہوئے نماز ادافرماتے تھے بوقت رکوع ان کوزمین پر اتاردیتے اور جب قیام فرمانے لگتے تو پھردوشِ اقدس پر بٹھالیتے اور یہ بھی کہا گیا کہ امامہ خودآ کر بیٹھتی اور خود ہی نیچے اتر جاتی تھیں لہٰذا عملِ کثیر والا اعتراض واردنہ ہوگا جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وصال فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت کے مطابق امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم سے ان کے بطن سے ایک صاحبزادے تولد ہوئے جن کا نام محمد اوسط تھا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال آٹھ ہجری میں ہوا۔ آپ کو غسل دینے میں حضرت سودہ بنت زمعہ اُمّ سلمہ، اُمّ ایمن واُمّ عطیہ رضی اللہ عنہنّ شامل تھیں۔

حضرت اُمّ عطیّہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اکثر من ذالک ان رایتن ذالک بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا فاذا فرغتن فاذنّنی قالت فلمافرغنا القی الینا حقوه فقال اشعر نها ایاه ولم یزد علی ذلک ولاادری ای بناته .

کہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں فرمایا کہ اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور بیری کے پتّوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے اطلاع کرنا جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور فرمایا کہ اس میں لپیٹ دینا اور اس سے زائد کچھ نہ ہو مجھے معلوم نہیں کہ آپ کی کون سی صاحبزادی تھی۔ صحیح مسلم میں ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں

Marfat.com

جوابوالعاص بن ربیع کی زوجہ اور امامہ کی والدہ تھیں یا پھر یہ سیّدہ امِ کلثوم رضی اللّٰہ عنہا تھیں جو کہ حضرتِ عثمان ذوالنّورین کی زوجہ تھیں جس طرح کہ یہ ابن ماجہ میں روایت کیا گیا ہے۔ام عطیّہ فرماتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین لٹیں بنالیں اور پشت پر ڈال دیں آنحضرت نے بذات خود ان کو قبر میں اتارا۔واللّٰہ اعلم بالصواب. (بخاری ج ۱ ص ۱۶۸، مشکوٰۃ، مرقاۃ، مدارج النبوۃ، مرأۃ، فیوض الباری وغیرہ)

فائدہ

علاّمہ عینی ونووی ودیگر شارحین نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ حدیث آثارِ صالحین سے برکت لینے کی اصل ہے چنانچہ علاّمہ عینی نے فرمایا کہ وھو اصل بالتبرک باثار الصالحین لمعات میں ہے ھذالحدیث اصل فی التبرک باثار الصالحین ولباسھم کمایفعلہ بعض مریدی المشائخ من لبس اقمصھم فی القبر ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں بسند حسن عبداللہ ابن عباس سے روایت کیا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد کو اپنی قمیص میں کفن دیا اور کچھ دیر ان کی قبر میں خود لیٹے لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا انی السبتھا لتلبس من ثیاب الجنۃ واضطجعت معھا فی قبرھا لاخفف عنھا عن ضغطۃ القبر یعنی میں نے قمیص اس لئے پہنائی کہ ان کو جنت کا لباس ملے اور ان کی قبر میں اس لیے لیٹا تا کہ ان سے قبر کی تنگی دور ہو۔

(فیوض الباری عینی وغیرہ)

۲۔سیّدہ رقیہ رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم

آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی دوسری صاحبزادی ہیں جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا سے ہیں سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کے تین سال بعد آپ کی ولادت ہوئی ابتداء

Marfat.com

آپ کا اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہوا تھا جب آیۂ کریمہ تبت یدا ابی لھب وتب نازل ہوئی تو ابولھب نے اپنے دونوں بیٹوں کو کہا رأسی من رؤوسکما حرام ان لم تطلقا ابنتی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) کہ اگر تم دونوں نے محمد (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دی تو میرا سر تمہارے لیے حرام یعنی میں تم دونوں سے بیزار ہوں اب ان دونوں نے دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دے دی عتیبہ بعد میں مسلمان ہو کر صحابہ میں شمار ہوئے جب کہ عتبہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ کی توہین کی چنانچہ جس وقت عتبہ نے سیّدہ ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا سے جدائی اختیار کر لی تو وہ نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں آ کر یوں کہنے لگا میں آپ کے دین سے کافر ہوں مجھے آپ کا دین پسند نہیں ہے اور نہ ہی مجھے آپ پسند ہیں علاوہ ازیں وہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا اور آنجناب کی قمیص پاک کو پھاڑ دیا نیز اپنے پلید منہ کا لعاب بھی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی طرف پھینکا اور کہا میں نے رقیہ کو طلاق دے دی ہے (مدارج شریف) جلالین شریف کے حاشیہ پر ہے وکان ولدہ عتیبہ شدید الاذی للنبّی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (ص ۵۰۸ حاشیہ نمبر ۱۰) یعنی ابولھب کا لڑکا عتیبہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو شدت سے اذیت دیتا تھا۔

تنبیہ : اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عتیبہ گستاخ تھا واللّٰہ اعلم بالصواب اس پر آنجناب صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک اے اللہ اس گستاخ پر اپنے کتّوں میں سے ایک کتّا مسلط فرما دے اس وقت ابوطالب بھی مجلس میں تھا اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی دعا کے تیر

Marfat.com

سے کوئی بچا سکے گا (مدارج) اور ابولھب بھی یہ بات خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ دعا اس کو پہنچے گی فسافر الی الشام فاوصی به الرفاق لینجوه من هذه الدعوة فکانوا یحدقون به اذ انام لیکون وسطهم (حاشیہ جلالین) جب اس نے شام کی طرف سفر کیا تو ابولھب نے اپنے خادموں کو وصیت کی اس کے بیٹے کو حضور کی دعا پہنچنے سے بچائیں وہ خدام جب عتبہ (یا پھر عتیبہ واللّٰہ اعلم بالصواب) سوتا تو اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے تا کہ وہ بیچ میں ہو جائے مدارج میں ہے کہ ابولھب اہل قافلہ سے کہنے لگا کہ آج کی رات تمام لوگ ہمارا تعاون کریں کیونکہ میں خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ آج کی رات محمد (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کی دعا میرے بیٹے پر اثر نہ کر جائے پس تمام لوگوں نے اپنا تمام اسباب وسامان جمع کر کے نیچے اوپر کر کے ایک جگہ پر رکھ دیا اور اس ڈھیر کے اوپر عتبہ کے لئے سونے کی جگہ تیار کی گئی دیگر تمام لوگ اس جگہ کو گھیرے میں لئے ہوئے بیٹھ گئے (مدارج) فلم ینفعه ذلک بل جاء الاسد فتشم الناس حتی وصل الیه (حاشیہ جلالین) اس تمام نے عتبہ کو کچھ نفع نہ دیا بلکہ ایک شیر آیا باری باری ان کو سونگھتا جاتا لیکن کسی کو ضرر نہ پہنچایا پھر چھلانگ لگا کر عتبہ پر کودا اور پنجہ کی ضرب لگائیں اور سینہ چاک کر دیا ایک روایت میں ہے کہ عتبہ کی گردن دبوچ لی۔ (مدارج شریف)

معلوم ہوا کہ اس بارگاہ میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ (سلطنت مصطفی)

عتبہ سے طلاق کے بعد سیّدہ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مکّہ میں ہوا آپ کے ساتھ سیّدہ نے ہجرت بھی فرمائی پہلے جانب حبشہ پھر سوئے مدینۃ المنورہ جب سیّدہ کا انتقال ہوا تو سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللّٰہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کی قبر مبارک کے سرہانے بیٹھی روتی تھیں اور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کے آنسو پونچھ رہے تھے۔

Marfat.com

(مدارج شریف) خیال رہے یہ رونا رحمت ورقت کے سبب تھا۔

۳۔ سیّدہ امِّ کلثوم رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم

رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تیسری لختِ جگر ہیں آپ کی والدہ بھی حضرت خدیجۃ الکبری ہیں سیّدہ ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا بڑی ہیں یا پھر رقیہ اس میں اختلاف ہے چنانچہ اسدالغابہ میں ہے قال الزبیر ام کلثوم اسن من رقیة ومن فاطمة وخالفه غیره والصحیح انها اصغر من رقیه لان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم زوج رقیة من عثمان فلما توفیت زوجه ام کلثوم وماکان لیزوج الصغری ویترک الکبری واللّٰہ اعلم (اسدالغابه)

یعنی زبیر نے کہا ہے کہ ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا وفاطمہ سے بڑی تھیں دوسروں نے ان کے خلاف قول کیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا سے چھوٹی تھیں، اس لئے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ سے فرمایا اور حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کے وصال کے بعد ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا سے اور یہ بات مناسب نہ تھی کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم بڑی لختِ جگر کو چھوڑ کر چھوٹی جگر پارہ کو بیاتے واللّٰہ اعلم.

خیال رہے ہجرت کے تیسرے سال سیّدہ کی شادی حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمائی اس وقت حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل اس وقت میرے قریب کھڑے ہیں اور خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا ہے کہ میں ان کو تمہاری زوجیت میں دے دوں سیّدہ کا ہجرت کے نویں سال وصال ہوا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر کے پاس حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم

Marfat.com

تشریف فرما تھے تو حضور کی چشمانِ مبارک سے آنسو بہنے لگے حضرت طلحہ کو قبر میں اترنے کا حکم فرمایا سیّدہ کے وصال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عثمان ذوالنّورین سے فرمایا کہ اگر کوئی تیسری بیٹی بھی میری ہوتی تو میں وہ بھی تمہاری زوجیّت میں دے دیتا جب کہ ایک روایت میں ہے کہ اگر میرے پاس دس صاحبزادیاں بھی ہوتیں تو ان کو باری باری تمہارے نکاح میں دیتا جاتا اور ان کی رحلت ہوتی جاتی۔ (مدارج شریف)

۴۔ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ و سلم

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی سب سے زیادہ چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ ہیں آپ کے سن ولادت کے بارے میں علامہ ابن حجر دو قول ذکر فرماتے ہیں پہلا یہ کہ ولدت فاطمة والکعبة تبنی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن خمس وثلاثین سنة یعنی سیّدہ کی ولادت اور تعمیر کعبہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی عمر شریف پینتیس سال تھی دوسرا یہ کہ انها ولدت سنة احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ علیہ و سلم کہ سیّدہ کی ولادت اکتالیسویں نبوی میں ہوئی آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کم وبیش پانچ سال بڑی ہیں۔ (الاصابہ ج۸ ص ۲۶۳ کتاب النساء)

آپ بھی سیّدہ خدیجہ کے شکم مبارک سے ہیں چنانچہ اسد الغابہ میں ہے امها خدیجة بنت خویلد وکانت هی وام کلثوم اصغر بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ ج۷ ص ۲۳۸) یعنی آپ کی والدہ سیّدہ خدیجہ بنت خویلد ہیں سیّدہ فاطمۃ الزہرا اور سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور کی صاحبزادیوں میں سے سب سے چھوٹی تھیں خیال رہے ان دونوں صاحبزادیوں میں کون چھوٹی ہے اس میں بھی اختلاف ہے وقد اختلف فی ایتهن اصغر (ایضاً) البتہ الاصابہ میں ہے والذی یسکن الیقین ان اکبرهن زینب

Marfat.com

رضی اللّٰہ عنہا ثم رقیة رضی اللّٰہ عنہا ثم ام کلثوم ثم فاطمة یعنی وہ قول جس میں یقین بالسکون حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ سب میں بڑی سیّدہ زینب ہیں پھر رقیہ پھر ام کلثوم پھر خاتون جنت رضی اللّٰہ عنہنّ ۔

شیخ محقّق علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ آپ کے نام فاطمہ کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو اور آپ سے محبت رکھنے والے تمام مسلمانوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا ہے اور آپ کا نام بتول اس لیے ہے کہ آپ اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے بہ لحاظ فضیلت دین اور حسن و جمال میں منفرد تھیں اور آپ ماسوائے اللہ سے بالکل ہی بے نیاز تھیں آپ کا نام زہرا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ زہریت و بہجت اور حسن و جمال میں کمال رکھتی تھیں آپ کے القاب زکیہ اور راضیہ بھی ہیں۔(مدارج شریف)

روت عن ابیھا روی عنھا ابناھا وابوھما وعائشة وامّ سلمه وسلمی ام رافع وانس (الاصابه) آپ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے احادیث روایت فرمائیں اور آپ سے آپ کے دونوں صاحبزادوں اور ان کے والد گرامی اور حضرت عائشہ، حضرت اُمّ سلمہ اُمّ رافع و حضرت انس نے روایت حدیث فرمائی۔ حضور کی اولاد آپ ہی سے چلی چنانچہ اسد الغابہ میں ہے وانقطع نسل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الامنھا فان الذکور من اولادہ ماتوا صغارا واما البنات فان رقیة رضی اللّٰہ عنھا ولدت عبداللّٰہ بن عثمان فتوفی صغیرا واما ام کلثوم فلم تلد واما زینب رضی اللّٰہ عنھا فولدت علیا ومات صبیّا وولدت امامه بنت ابی العاص فتزوجھا علی ثم بعدہ المغیرہ بن نوفل وقال الزبیرا نقرض عقب زینب رضی اللّٰہ عنھا .

یعنی سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اولاد سیّدہ فاطمہ سے منقطع نہ ہوئی یعنی آپ ہی

Marfat.com

سے چلی کیونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اولاد نرینہ بچپن میں وصال فرما گئی رہی صاحبزادیاں تو حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کے ہاں عبداللہ بن عثمان کی ولادت ہوئی اور وہ صغرسنی میں وفات فرما گئے اور حضرت ام کلثوم رضی اللّٰہ عنہا کے ہاں اولاد نہ ہوئی جب کہ حضرت زینب رضی اللّٰہ عنہا کے شکم مبارک سے علی نے تولد فرما کر بچپن میں ہی رحلت فرمالی اور حضرت امامہ کی پیدائش ہوئی ان سے حضرت علی نے نکاح فرمایا آپ کے بعد مغیرہ بن نوفل نے زبیر نے کہا کہ حضرت زینب کی اولاد ختم ہوگئی

سیّدہ خاتونِ جنت کا حضرت علی سے عقدِ نکاح

آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم غزوۂ بدر سے لوٹے تو آپ نے سیّدہ کا نکاح حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ سے فرمادیا تھا یہ رمضان کا مقدس مہینہ اور سن دو ہجری تھا بعض علماء نے کہا ہے کہ غزوۂ احد کے بعد ہوا تھا دیگر ایک قول کے مطابق نکاح رجب میں ہوا جب کہ ماہِ صفر کی بھی روایت ہے آپ کا نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم اور وحی کے مطابق کیا گیا اس وقت آپ کی عمر شریف پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ یا سولہ سال یا پھر اٹھارہ برس تھی جب کہ حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ کی عمر شریف اکیس سال تھی (مدارج شریف) خیال رہے حضرت خاتون جنت کے نکاح کے لئے پہلے حضرت ابوبکر صدّیق و عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہما نے بھی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو پیغام دیا تھا لیکن حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے منع فرمادیا چنانچہ اسد الغابہ میں ہے عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمة الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فابی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیھما یعنی حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیخین کریمین نے حضرت فاطمہ کے نکاح کا پیغام حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بھیجا لیکن آپ نے دونوں کو انکار فرمادیا۔ (اسد الغابہ)

Marfat.com

اس کے بعد حضرت عمر یا امّ ایمن یا پھر اہل وخواص نے حضرت علی سے فرمایا (ممکن ہے کہ سب نے کہا ہو) کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں جاؤ اور فاطمہ کے لئے نکاح کا پیغام دو حضرت علی شیرِ خدا نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے نیز انہوں نے ابوبکر وعمر کو انکار فرمادیا تو مجھے کیونکر ہاں کریں گے ان سے کہا گیا کہ تم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نزدیک ترین ہو ان کے چچا کے بیٹے ہو پس آپ حضور کی بارگاہ میں آئے سلام عرض کیا آپ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جواب دے کر پوچھا کس غرض سے آئے ہو عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم فاطمہ کے لئے درخواست پیش کرنے آیا ہوں پس حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مرحبا فرمایا اس کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر وحی الٰہی آئی اور آپ نے حضرت انس کو فرمایا اے انس پروردگارِ عرش کی طرف سے جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی کیساتھ کردو اے انس جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان وطلحہ اور زبیر وانصار کی جماعت کو بلا لاؤ پس جب یہ لوگ آئے تو حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا اور سیّدہ کا حضرت علی سے نکاح فرمادیا چار سو مثقال چاندی حق مہر مقرر ہوا۔ (مدارج شریف)

جب سیّدہ خاتون جنت کو خبر پہنچی تو آپ رونے لگیں تو حضور نے فرمایا مالک تبکین یافاطمة فواللّٰہ لقد انکحتک اکثرھم علما و افضلھم صلحا واولھم مسلما اے صاحبزادی! آپ کو کیا ہوا کہ روتی ہو قسم بخدا میں نے سب سے زیادہ جاننے والے اور حلم والے اور سب سے پہلے اسلام قبول فرمانے والے سے آپ کا نکاح کیا ہے (اسدالغابہ) حضرت علی کیساتھ سیّدہ کا نکاح کرنے کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم گھر میں تشریف فرما ہوئے اور سیّدہ سے فرمایا کہ میرے لئے پانی لاؤ آپ لکڑی کا پیالہ بھر کر پانی لائیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور سیّدہ کو فرمایا کہ آگے آؤ پھر آپ نے وہ پانی سیّدہ کے

Marfat.com

سینہ مبارکہ اور سر مبارک پر چھڑک دیا اور دعا کی اے اللہ میں اسے تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اس کی اولاد کو بھی مردود شیطان سے اسی طرح حضرت علی کے سر مبارک اور دہن مبارک پر بھی پانی ڈالا اور دعا کی اللھم انی اعیذہ بک و ذریتہ من الشیطان۔(مدارج شریف)

فضائلِ خاتونِ جنت رضی اللّٰہ عنہا

☆۱.....نصاری نجران کا ایک وفد سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ کہنے لگے آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہیں فرمایا ہاں اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کہ کنواری بتول عذرا کی طرف القاء کئے گئے نصاریٰ یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللّٰہ) اس پر یہ آیت (ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون کہ عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے) نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کئے گئے تو جب انہیں اللہ کا مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے اور فرمایا گیا کہ الحق من ربک فلاتکونن من الممترین اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں نہ ہونا جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے نجران کے نصاری کو یہ آیت پڑھ کر سنائی تو وہ لاجواب ہو گئے اور جھگڑنے لگے تو اتمام حجت کے لئے آیات مباہلہ پیش کی گئی چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا فمن حاجک فیہ من بعد ماجاء ک من العلم فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم

Marfat.com

نبتھل فنجعل لعنة اللّٰہ علی الکذبین یعنی پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا ان سے فرمادو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ جب رسول کریم صلیٰ اللّٰہ علیہ و سلم نے نصاری نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں کل آپ کو جواب دیں گے جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحب رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبدالمسیح آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم جان چکے ہو کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہوجاؤ گے اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑ دو اور گھر لوٹ چلو۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو بلایا اور اللہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اللھم ھؤلاء اھل بیتی اے اللہ میرے گھر والے یہ ہیں۔

نصاری آپس میں مشورہ کرنے کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ و علی حضور کے پیچھے ہیں رضی اللّٰہ عنھم اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم پادری نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگے اے جماعت نصاری میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہوجاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا یہ سن کر

Marfat.com

نصاری نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے آخر کار انہوں نے جزیہ منظور کیا مگر مباہلہ کے لئے تیار نہ ہوئے سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جاتے اور جنگل سے آگ بھڑک اٹھتی اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاری ہلاک ہو جاتے۔

خیال رہے اس مقام پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ اگر حضور کی چار بیٹیاں تھیں تو دیگر صاحبزادیاں مباہلے میں کیوں نہ شریک ہوئیں کیونکہ جب مباہلہ ہوا اس وقت سیّدہ زینب و رقیہ اور ام کلثوم کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے کہ واقعہ مباہلہ دس ہجری میں ہوا جب کہ صاحبزادیوں کا انتقال بالترتیب دو اور آٹھ و نو ہجری کو ہو چکا تھا نیز ایسے موقع پر اپنے بچوں کی قسم کھائی جاتی ہے نا کہ بیویوں و دوستوں کی مزید برآں یہ کہ حضرت علی اہل بیت سکونت اہل بیت نسب ہیں اور فاطمہ زہرا و حسنین کریمین اہل بیت ولادت میں داخل ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم ان کو اپنے ہمراہ لے گئے اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ و اصحاب کو ساتھ نہ لے کر گئے اور فرقہ شیعہ پر اتمام حجت یہ ہے کہ ان کی معتبر کتاب اصول کافی سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیوں کا ہونا ثابت ہے۔ (کنز الایمان و خزائن العرفان ، تفسیر نعیمی ، تفسیر حسنات ، مسلم ، مشکوٰۃ ، اشعت اللمعات ، مراۃ وغیرہ)

☆۲.....حضرت مسعود بن مخرمہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی وفی روایة یریبنی ماارابها ویوذینی ماآذابها (بخاری ج ۱ ص ۵۳۲ ، مسلم ج ۲ ص ۲۹۰ ،

Marfat.com

مشکوۃ ص ۵۶۸) کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے کہ جو چیز انہیں پریشان کرے مجھے کرتی ہے اور جو چیز انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتی ہے (مشکوٰۃ ، مراۃ) اس حدیث سے امام سبکی نے استدلال فرمایا ہے جو شخص سیّدہ فاطمہ کو گالی دے وہ کافر ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

☆۳.....حضرت فاطمۃ الزہرا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رازدان ہم شکل تھیں حتیٰ کہ چال ڈھال وضع و قطع میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے مشابہ تھیں جب سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں آتیں تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کے استقبال میں خوشی سے کھڑے ہو جاتے پیشانی مبارک پر بوسہ دیتے اور اپنی مسند شریف پر بیٹھا لیتے چنانچہ حضرت اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کنا ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عندہ فاقبلت فاطمۃ ماتخفی مشیتھا من مشیۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما راھا قال مرحبا بابنتی ثم اجلسھا ثم سارھا فبکیت بکاء شدیدا فلمارای حزنھا سارھا الثانیۃ فاذاھی تضحک فلما قام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سألتھا عما سارک قالت ماکنت لافشی علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سرہ فلماتوفی قلت عزمت علیک بمالی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اماالآن فنعم اماحین سارنی فی الامر الاول فانہ اخبرنی ان جبرئیل کان یعارضنی القرآن کل سنۃ مرّۃ وانہ عارضنی بہ العام مرتین ولا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی اللّٰہ واصبری فانی نعم السلف انالک فبکیت فلما رأی جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الاترضین ان تکونی سیدۃ نساء اھل الجنۃ اونساء المؤمنین وفی روایۃ فسارنی فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ

Marfat.com

فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه فضحکت (متفق علیه ، مشکوة ص ۵۶۸)

کہ نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویاں آپ کے پاس تھیں جناب فاطمہ آئیں آپ کی چال رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چال سے بالکل مختلف نہ تھی تو جب انہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دیکھا تو فرمایا خوش آمدید اے میری بچی پھر انہیں بٹھالیا پھر ان سے سرگوشی کی آپ بہت سخت روئیں تو جب ان کا رنج ملاحظہ فرمایا تو ان سے دوبارہ سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں پھر جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تشریف لے گئے تو میں نے ان سے سرگوشی کے متعلق پوچھا آپ بولیں کہ میں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا راز فاش نہیں کرسکتی پھر جب حضور کی وفات ہوگئی تو میں نے کہا کہ میں تم کو اس کی وجہ سے جو میرا تم پر حق ہے قسم دیتی ہوں کہ تم مجھے بتادو آپ بولیں لیکن اب تو ہاں ضرور جس وقت حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے پہلی بار مجھ سے سرگوشی کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ حضرت جبرئیل ہر سال مجھ پر قرآن مجید ایک بار پیش کرتے تھے اور انہوں نے اس سال مجھ پر دو بار پیش کیا میں نہیں خیال کرتا مگر یہ کہ میری وفات قریب ہے تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں تو میں رونے لگی تو جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے میری گھبراہٹ دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم جنتی لوگوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سرگوشی فرمائی کہ اس بیماری میں وفات ہوگی تو میں روئی پھر مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی مجھے خبر دی کہ میں ان کے گھر والوں میں پہلی ہوں گی جو ان کے پیچھے پہنچوں گی تو میں ہنس پڑیں۔

خیال رہے فضیلت فاطمہ زہرا کے متعلق چند قول ہیں ایک یہ کہ حضرت فاطمہ زہرا دنیا بھر کی

Marfat.com

تمام عورتوں سے افضل ہیں حتیٰ کہ بی بی مریم جناب عائشہ اور جناب خدیجۃ الکبریٰ سے بھی دوسرے یہ کہ حضرت خدیجہ وعائشہ جناب فاطمۃ زہرا سے افضل ہیں تیسرے یہ کہ تینوں حضرات یعنی خدیجۃ الکبریٰ عائشہ صدیقہ وفاطمۃ الزہرا ہم رتبہ ہیں ترجیح دوسرے، قول کو ہے کہ جناب عائشہ وخدیجہ حضرت فاطمہ زہرا سے افضل ہیں (مراۃ) والتفضیل مرّفارجع الیہ۔

☆۴.....حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلمٰ نے ارشاد فرمایا ان فاطمة احصنت فرجها فحرم اللّٰه ذريتها على النار کہ بے شک فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت فرمائی پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیّدہ خاتون جنت کی ذریت کو آگ پر حرام فرمادیا (الصواعق المحرقه ص ۲۳۴)

☆۵.....اسی الصواعق المحرقہ میں ہے کہ وجاء بسند رواته ثقات انه صلى اللّٰه عليه وسلم قال لفاطمة ان اللّٰه غير معذبک ولاو لادک یعنی ایسی سند کیساتھ جس کے روات ثقہ ہیں اللہ کے رسول نے فاطمہ الزہرا سے فرمایا کہ (اے فاطمہ) اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو عذاب نہ دے گا۔

☆۶.....حضرت جمیع بن عمیر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کیساتھ حضرت اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا ای الناس کان احب الی رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها کہ لوگوں میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا سیّدہ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا اور پوچھا گیا کہ مردوں میں کون محبوب تھا فرمایا ان کے خاوند (حضرت علی) رضی اللّٰہ عنہم اجمعین. (ترمذی باب فضل فاطمة الجلدالثانی ص ۲۲۷ ، اسدالغابه الجزء السابع الرقم ۲۴۲)

Marfat.com

☆۷.....حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے پوچھا اینا احب الیک انا اوفاطمة قال فاطمة احب الی منک وانت اعز علی منها (الجزء السابع من اسدالغابه) اے اللہ کے رسول آپ کو مجھ اور جناب فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے میں یا خاتون جنت اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا فاطمہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور آپ ان سے زیادہ عزیز ہو۔

☆۸.....حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ انماسمیت فاطمة لان اللّٰہ تعالیٰ فطمها وذریتها عن الناریوم القیمة رواه ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ فاطمہ زہرا کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمادیا۔ (اراۃ الادب لفاضل النسب لمحدث بریلوی امام احمد رضا رضی اللّٰہ عنہ)

☆۹.....حضرت ابو جحیفہ حضرت علی سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا میں نے رسولِ کائنات کو فرماتے سنا اذا کان یوم القیمة نادی مناد من وراء الحجاب یااهل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمة بنت محمد حتی تمر (الجزء السامع من اسدالغابه) اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حجاب کے پیچھے سے ایک منادی ندا کرے گا اے اہلِ محشر اپنی نگاہیں فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا سے جھکالو حتی کہ سیّدہ خاتون جنت رضی اللّٰہ عنہا گزریں۔

سیّدہ زاہدہ طیّبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پر لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

Marfat.com

سیّدہ کا وصال

سیّدہ خاتون جنت رضی اللّٰہ عنہا کا وصال حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوا ھذا اصح ماقیل (اسدالغابہ) ومارویت ضاحکة بعدوفاة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتی لحقت باللّٰہ عزوجل (ایضا) حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد سیّدہ فاطمہ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔

سیّدہ خاتون جنت رضی اللّٰہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس کو قبل از وصال فرمایا یااسماء انی قداستقبحت مایصنع بالنساء یطرح علی المرأة الثوب فیصفها اے اسماء میں یہ بات برا جانتی ہوں جو کہ عورتوں کیساتھ کیا جاتا ہے کہ عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے اور اس کے جسم کی ہیئت ظاہر ہوتی ہے قالت اسماء یاابنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الااریک شیئا رایته بارض الحبشة فدعت بجرائد رطبة فحسنتها ثم طرحت علیها ثوبا حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ اے صاحبزادی رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں آپ کو نہ دکھاؤں جو میں نے حبشہ میں دیکھا ہے پھر آپ نے تر شاخیں منگوائیں اور ان کو سیدھا کیا اور اوپر سے کپڑا ڈال دیا فقالت فاطمة مااحسن هذاواجمله فاذامت فاغسلینی انت وعلی ولاتدخلنی علی احدا اور سیّدہ نے فرمایا کہ یہ کتنا اچھا طریقہ ہے پس جب میرا وصال ہو تو مجھ کو آپ اور علی غسل دیں اور مجھ پر کسی اور کو داخل نہ ہونے دیں چونکہ آپ نے یہ وصیت فرمائی تھی اس لیے جب سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا تشریف لائیں تو حضرت اسماء نے انہیں منع کر دیا اُمّ المؤمنین نے حضرت صدّیق اکبر کو شکایت کی اور فرمایا کہ یہ خاتون ہمارے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صاحبزادی کے مابین حائل ہوگئی پھر حضرت صدّیق

Marfat.com

اکبر دروازے پر جا کر فرماتے ہیں کہ اے اسماء آپ کو کس بات نے برانگیختہ کیا کہ آپ نے ازواجِ رسول کو بنتِ رسول پر داخل ہونے سے منع کر دیا حضرتِ اسماء جواباً عرض کرتی ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا نے اس کا مجھے حکم دیا تھا کہ ان پر کوئی بھی نہ آئے تو سیدنا صدّیق اکبر نے فرمایا فاصنعی ماامرتک کہ جیسا سیّدہ نے آپ کو حکم دیا ویسے ہی کرو لہٰذا آپ کو حضرت علی و حضرت اسماء بنت عمیس نے غسل دیا آپ کی نماز جنازہ حضرت علی نے پڑھائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عباس نے پڑھائی چونکہ سیّدہ نے یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی تدفین رات میں کی جائے لہٰذا حکم کے مطابق کیا گیا اور آپ کی قبر میں حضرت علی اور حضرت عباس و فضل بن عباس اترے (اسد الغابہ) آپ نے تیس یا پھر پینتیس سال عمر پائی (ایضاً) آپ کے چھ بچے ہوئے حسن، حسین، محسن، زینب، ام کلثوم، رقیہ۔ مراۃ میں ہے کہ آپ نے اٹھائیس سال عمر پائی نیز فرمایا صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا (مراۃ جلد ۸) نیز قیامت میں سیّدہ ستر ہزار حوران بہشتی کے ہمراہ بجلی کی طرح گزریں گی۔ (ایضاً، صواعق و مرقاۃ)

شعر:

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزہت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللّٰہ عنہ)

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صاحبزادیاں

جیسا کہ مذکورہ بالا صفحات میں گذرا کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی

Marfat.com

صاحبزادیاں چار تھیں اور یہی حق وصواب ہے جب کہ شیعہ حضرات بر بنائے بغض وعناد حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا کے ماسوا تمام صاحبزادیوں کا انکار کرتے ہیں اور چند ایک اعتراضات اہلسنّت پر کرتے ہیں لہٰذا یکے بعد دیگرے اعتراضات مع جوابات پیش کئے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ا

اگر حضور کی فاطمہ کے علاوہ بھی صاحبزادیاں تھیں تو مباہلہ میں شریک ہوتیں جب کہ وہ شریک نہ ہوئیں جس سے واضح ہوا کہ جناب زینب ورقیہ وام کلثوم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی حقیقی بیٹیاں نہ تھیں۔

جواب : واقعہ مباہلہ کے وقت حضرت فاطمہ کے علاوہ تمام صاحبزادیوں کا انتقال ہو چکا تھا جیسا کہ شیعہ کی مستند کتاب حیات القلوب میں ہے کہ زینب در مدینہ در سال ہفتم ہجرت برحمت ایزدی واصل شد کہ حضرت زینب رضی اللّٰہ عنہا کا مدینہ شریف میں سات ہجری کو وصال ہوا۔

رقیہ رضی اللّٰہ عنہا درمدینہ برحمت ایزدی واصل شد درھنگامی کہ جنگ بدر روداد یعنی حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کا انتقال ۲ھ کو غزوۂ بدر کے موقع مدینہ شریف میں ہوا۔

سوم ام کلثوم واورانیز عثمان بعد از رقیہ رضی اللّٰہ عنہا تزویجننمود وگویند کہ درسال ہفتم ہجرت برحمت ایزدی واصل شد یعنی تیسری حضرت ام کلثوم جن کے ساتھ حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عثمان نے نکاح فرمایا ان کا انتقال سات ہجری میں ہوا جب کہ واقعہ مباہلہ دس ہجری میں ہوا۔

Marfat.com

اعتراض نمبر۲

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان سے کیونکر جائز ہوگا جب کہ حضرت عثمان تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے امتی ہیں۔

جواب : اگر امتی ہونا نکاح کے عدم جواز کی تمہارے ہاں دلیل ہے تو پھر حضرت علی کیساتھ کیونکر نکاح جائز ہوا کیونکہ وہ بھی تو حضور ہی کے امتی ہیں اور اگر ان کو امتی نہ مانو تو پھر دو صورتیں ہوں گی یا تو وہ خود نبی ہوں گے ورنہ دین اسلام کے علاوہ کسی دین پر ہوں گے اور یہ دونوں ہی صورتیں باطل ہیں اول اس وجہ سے کہ ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اور یہ کفر ہے ثانی اس وجہ سے کہ اس سے حضرت علی کا مشرّف باسلام نہ ہونا لازم آوے گا اور یہ بھی کفر ہے۔ (نعوذ باللّٰہ من ذلک)

حاصل یہ کہ جس طرح امتی ہونے کے باوجود حضرت علی کا جناب فاطمہ سے نکاح درست رہا اسی طرح حضرت عثمان کا بھی دو صاحبزادیوں سے نکاح کرنا درست وروا رہے گا۔

اعتراض نمبر۳

اگر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں تو خطبات جمعہ میں ان کا بھی سیّدہ فاطمہ کے نام کیساتھ نام کیوں نہیں ذکر کرتے ہو معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ایک ہی صاحبزادی تھی۔

جواب : کسی صاحبزادی کے نام کا خطبہ میں ذکر نہ کرنے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ نفس الامر میں وہ آپ کی صاحبزادی ہی نہ تھی نیز سیّدہ فاطمہ کا ذکر خطبۂ جمعہ میں اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ وہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیادہ محبوب تھیں کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھیں نیز حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی نسل بھی آپ سے چلی اور آپ ہی جنتی عورتوں کی

Marfat.com

سردار ہیں لہٰذا اس سے یہ بات قطعاً لازم نہیں آتی کہ آنجناب کی اور صاحبزادیاں نہ تھیں۔

اعتراض نمبر۴

اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں تو ان کا نکاح کن کن کیساتھ ہوا۔

جواب : حیات القلوب مین ہے کہ.....

فاطمه رابه امیرالمؤمنین تزویج نمودند حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کیا

وبابوالعاص بن ربیعه زینب را اورابوالعاص کیساتھ زینب کا

وبعثمان بن عفان ام کلثوم راحضرت رقیه رضی اللّٰه عنها راباوتزویج نمود اورحضرت عثمان بن عفان کیساتھ ام کلثوم رضی اللّٰه عنها کا اورحضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح ہوا۔

مذکورہ بالا عبارات سے وضاحت ہوئی کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں اوراس بات کی بھی تصریح کردی گئی کہ کس صاحبزادی کا نکاح کن کیساتھ ہوا تھا پھر بھی اگر شیعہ اس مسلمہ حقیقت سے انکار کریں تو یہ ہٹ دھرمی اور بغض وعناد نہیں ہے تو پھر کیا ہے حاصل کلام یہ کہ شیعہ حضرات حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی دوسری صاحبزادیوں کا انکار محض عداوت عثمان بن عفان کی وجہ سے کرتے ہیں تا کہ ان کے لئے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا صہری رشتہ ثابت نہ ہوا اللہ کی شان کہ جن سے زیادہ بغض ان حضرات نے کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو دو دو نور عطا فرمائے اوران کی قدر وشرافت کو اور بڑھایا۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت محدّثِ بریلوی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنّورین جوڑا نور کا

حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صاحبزادیاں چار ہونے پر باقر مجلسی اور نہج البلاغۃ کا اعتراف

اوّل..... مشہور آنست کہ دختران آنحضرت چہار بودنداز حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا یعنی مشہور وہی ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں اور سب حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا کے بطن مبارک سے تھیں۔(حیات القلوب)

ثانی..... از حضرت صادق روایت کردہ است کہ ازبرائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند طاہر وقاسم وفاطمہ وام کلثوم ورقیہ وزینب یعنی حضرت امام جعفر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی جو اولاد حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا سے تولد ہوئی وہ حضرت طاہر، قاسم، فاطمہ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب تھیں۔(ایضاً)

ثالث..... عیاشی روایت کردہ است کہ از حضرت صادق پرسیدند کہ آیا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم دختر خود رابعثمان داد حضرت فرمود بلے۔ (ایضاً)

یعنی عیاشی نے روایت کی ہے حضرت امام جعفر رضی اللّٰہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ

Marfat.com

کیا حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمان کے نکاح میں دی تھی؟ تو حضرت نے جواب دیا جی ہاں۔

رابع..... چہار دختر از برائے حضرت رسول آوردزینب ورقیه وام کلثوم وفاطمه۔ (ایضاً)

یعنی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی سیّدہ خدیجہ سے چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ۔

خامس..... حضرت امیر المؤمنین علی المرتضٰی رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ سے فرمایا انت اقرب الی الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وشیجة رحم منهما وقدنلت من صهره مالم ینالا یعنی آپ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے سلسلۂ قرابت میں ان دونوں سے قریب تر ہو اور تحقیق آپ نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے رشتہ صہری سے وہ پایا جو کہ ان دونوں (شیخین) نے نہ پایا۔ (نہج البلاغۃ)

(نہج البلاغۃ، ترجمہ: ذیشان حیدر جوادی، حصہ اول، ص ۳۰۸، محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ کراچی۔
شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، لاہور/کراچی/حیدر آباد، ص ۵۲۳۔
امامیہ پبلی کیشنز، پاکستان، ترجمہ: جعفر حسین، ص ۴۴۲۔)

Marfat.com

شعر:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنة اللّٰه علیکم دشمنانِ اہلِ بیت

(حضرت حسن رضا خان رضی اللّٰه عنه)

نوٹ

حضور سیّد عالم صلی اللّٰه علیه و سلم کی چار صاحبزادیاں تھیں جیسا کہ ماقبل بیان کیا گیا جس میں شیعہ کی معتبر کتاب حیات القلوب کا بھی حوالہ دیا گیا اس کا مصنف باقر مجلسی ہے اب اس کا ترجمہ بھی مارکیٹ میں ملتا ہے جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے جس پر کہیں کہیں اردو میں حاشیہ بھی موجود ہے مترجم کا نام بشارت حسین ہے مترجم صاحب بھی ظاہر ہے ان کے کوئی پنڈت ہی ہونگے کیونکہ وہ حضرت خدیجہ رضی اللّٰه عنها کے ذکر کے تحت لکھتے ہیں کہ "معلوم ہوا یہ (رقیّہ، امّ کلثوم، زینب اور فاطمہ رضی اللّٰه عنهنّ) چار بیٹیاں جنابِ خدیجہ کے شکم سے تھیں لیکن رقیّہ و زینب وامّ کلثوم کے متعلق حضرت کے یہاں سے یہ تصدیق نہیں ہوئی کہ وہ بھی آپ کی بیٹیاں تھیں جناب فاطمہ کا آپ کی صلبی دختر ہونا تو اظہر من الشمس ہے" (سیرت رسول ترجمہ حیات القلوب مصنف باقر مجلسی مترجم بشارت حسین)

نیز آگے چل کر آنحضرت کی اولاد امجاد کا تذکرہ جو کہ صفحہ نمبر از ۸۶۹ تا ۸۷۹ پر مشتمل ہے کے تحت وہ بات جو کہ گروجی نے لکھی ہے اس کو رد کر دیتے ہیں نیز حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللّٰه تبارک و تعالی عنه کی بارگاہ میں حد درجہ کی گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں جس کو لکھتے ہوئے کلیجہ لرزتا ہے اور قلم کانپتا ہے نقل کفر کفر نباشد معاذ اللّٰه آپ رضی اللّٰه عنه کی طرف کفر وارتداد تک کو منسوب کیا گیا۔

Marfat.com

اس بیان سے یہ بات روشن ہوگئی کہ اب وہ فرقہ جو اپنے آپ کو شیعہ نام سے موسوم کرتا ہے وہ شیعہ ابلیس (شیعانِ شیطان) ہے کیونکہ شیطان نے ان کی عقلوں پر قابو پا کر انہیں کھلی گمراہی میں ڈال دیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۶۱ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

احبابِ اہلسنت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے دور رکھیں اور خصوصیت کے ساتھ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدّدِ بریلوی مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کی کتب ورسائل کا مطالعہ کریں۔

شیعہ حضرات

چونکہ شیعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ اور آپ کے اصحاب کی بارگاہ میں سبّ وشتم کا ارتکاب کرتے ہیں نیز حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صاحبزادیوں پر طرح طرح کے اعتراضات گھڑتے ہیں اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ شیعہ فرقہ کی کہانی عبدالحکیم شاہجہانپوری کی زبانی بیان کردی جائے چنانچہ موصوف فرماتے ہیں کہ شیعہ فرقے کا ظہور ایک یہودی سازش ہے عبداللہ بن سبا یہودی نے ۲۵ ہجری میں اسلام کی عداوت سے سرشار ہوکر از راہ منافقت مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے دھتکارے جانے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وافر عقیدت کا دم بھرنے لگا اس لحاظ سے شیعان علی نے سر آنکھوں پر جگہ دی اور اپنے مخصوص حلقے میں پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضیلت کا شوشہ چھوڑا اور اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سبّ وشتم کا دروازہ کھولا جب ان دونوں قسم کے خیالات بعض حضرات نے قبول کر لئے اور اس کا حلقہ قائم ہوگیا تو اصحاب ثلاثہ اور ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ پر زبان طعن دراز کرنی شروع کردی اور یہ دعویٰ کردیا کہ خلافت بلافصل درحقیقت حضرت علی

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کا حق تھا جن لوگوں نے انہیں اس حق سے محروم کیا وہ غاصب اہلِ بیت کے دشمن اور مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔

اس بدبخت عبداللہ بن سبا کے اس پروپیگنڈے سے بعض لوگ ایسے متاثر ہوئے کہ ان ظالموں نے خلیفۂ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خونِ ناحق اپنے سر لے کر دارین کی روسیاہی خریدی اس حادثہ فاجعہ سے خلافت کی آب وتاب جاتی رہی اور ملت اسلامیہ کا شیرازہ کچھ اس طرح منتشر ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے زِیرک ترین اور قابلِ فخر وعدیم المثال مدبّر کے سنبھالنے پر بھی نہ سنبھل سکا حتی کہ ایسے ہی حالات میں ایک بدبخت سبائی ابن ملجم کے قاتلانہ حملے سے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جنّت الفردوس میں تشریف فرما ہوئے۔

شیعہ حضرات کی منافقت نے شیرِ خدا کو ایک دن بھی آرام سے کارِ خلافت انجام دینے کی مہلت نہ دی اور ان جھوٹے عقیدت مندوں کی دھوکے بازی سے اسلام کا وہ بطل جلیل اور خدا کا عدیم النظیر شیر خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود اپنے ہی ایک صوبے پر تازیست قابو نہ پا سکا لیکن ان کی وفات سے لے کر آج تک انہیں بلافصل خلافت دلانے اور وصیٔ رسول بنانے کی مہم چلائے ہوئے ہیں جب حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی حمایت کرنے جانبازی دکھانے کا وقت تھا تو روپوشی کامل ہو گئے شیرِ خدا کا وصال ہوا تو یہی حضرات انگلی کٹا کر حمایتی شہیدوں میں آشامل ہوئے بعدہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو حمایت کا یقین دلا کر خلافت پر آمادہ کر لیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کرنے ایک لشکر جرار نکل کھڑا ہوا اس کے بعد سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر کے لئے ان لوگوں کی حمایت کے بلند بانگ دعوے کو ذرا سی اہمیت دے دی امام مسلم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اپنی بیعت کرنے والوں کو اپنا حمایتی سمجھ لیا تو ان حمایتی حضرات کے ہاتھوں گلستانِ مرتضٰی کے ہر گل بوٹے اور چمنستانِ

Marfat.com

زہرا کی بے کھلی کلیوں پر بھی میدان کربلا میں جو قیامت گزر گئی وہ شیعانِ علی کے ماتھے پر ایسا انمٹ داغ ہے جو قیامت تک ان کے ماتم کرنے اور حمایتِ اہل بیت کے فرضی ڈھول پیٹنے سے مٹ نہیں سکتا دستِ مسلم پر بیعت کرنے والوں کے گھروں امامِ مسلم اور ان کے بیٹوں کو پناہ تک نہ مل سکی ان بے گناہوں کے لاشے ان حمایتوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے لیکن حمایتی اس درجہ سنگدل بلکہ سیاہ دل بلکہ دوستی کے پردے میں دشمنی سے بھرپور تھے کہ کسی چھوٹی آنکھ میں آنسو نہ آیا حالانکہ اب ماتم کرتے پھرتے ہیں کسی بد بخت کی زبان سے ہمدردی کا ایک کلمہ نہ نکلا حالانکہ وقت گزرنے کے بعد حمایت میں گلے پھاڑ پھاڑ کر چلاتے آرہے ہیں انہیں لوگوں کے بارے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تھا کہ **لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوالجاھلیة** یعنی جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ **(بخاری کتاب الجنائز)**

ان لوگوں نے کتنے ہی ایسے نظریات کو اسلامی عقائد منوانے کی مہم چلائی جو قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہیں مثلاً

۱.....بارہ اماموں کو انبیائے کرام کی طرح معصوم مانتے قرار دیتے ہیں

۲.....ائمہ کا مرتبہ انبیائے کرام کے برابر بلکہ ان سے بھی زیادہ بتاتے ہیں

۳.....ائمہ کو خدائی میں دخیل اور بالکل مالک ومختار ٹھہراتے ہیں یہاں تک کہ وہ مرتے بھی اپنے اختیار سے ہیں۔

۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ جملہ انبیائے کرام سے بھی بلند ٹھہراتے ہیں۔

۵.....روافض بعض فرقے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو الوہیت کا حامل بتاتے ہیں۔

۶.....حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو غارِ سرمن رائے میں چھپا ہوا بتاتے ہیں۔

Marfat.com

۷.....دعویٰ کرتے ہیں کہ پورا اور اصلی قرآن امام مہدی کے پاس ہے جو بوقت ظہور لے کر آئیں گے۔

۸.....حدیثیں گھڑتے ہیں انتہائی جری ہیں اور اپنے مذہب کی بنیاد اسی گھڑنت پر رکھی ہوئی ہے۔

۹.....باغ فدک کو چھیننے اور یار غار رسول کو ناحق بدنام کرنا اپنا مشن بنائے ہوئے ہیں۔

۱۰.....حدیثِ قرطاس کو ناحق بہانہ بنا کر فاروقِ اعظم جیسی جلیل القدر ہستی کو خواہ مخواہ مطعون کرتے رہتے ہیں۔

۱۱.....خمِ غدیر کے واقع کو بغیر کسی ادنیٰ قرینے کے حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ کی خلافت بلافصل دلیل بناتے ہیں۔

۱۲.....اسلامی کلمہ پر محض سینہ زوری سے اضافہ کر کے اپنا مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ گھڑا ہوا ہے۔

انکارِ قرآن

شیعہ حضرات کے متقدمین ومتاخرین قرآن کریم کی صحت کے منکر اور اسے تحریف شدہ نسخہ بتاتے ہیں نیز بیاضِ عثمانی ٹھہراتے ہیں چنانچہ ان حضرات کی مشہور ومعروف کتاب اصولِ کافی کی روایت میں ہے۔

عن جابر قال سمعت اباجعفر یقول ماادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کماانزل الا کذاب وماحفظه کمانزله اللّٰه الاعلی ابن طالب والائمة من بعده.

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے سنا کہ لوگوں میں سے کذّاب کے سوا کوئی

Marfat.com

یہ دعویٰ نہیں کرے گا کہ جتنا قرآن نازل ہوا تھا وہ سب جمع کرلیا گیا ہے قرآن کو علی بن ابی طالب اوران کے بعد والے ائمہ کے سوا کسی نے اس طرح جمع اور محفوظ نہیں کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے نازل کیا۔

ان کے نزدیک جو قرآن مکمل اور معتبر ہے اس کی آیات کی تعداد کے بارے میں یہ روایت ملاحظہ ہو۔

عن هشام بن سالم عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال ان القران الذی جاء به جبرئیل علیه السلام الی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم سبعة عشر الف ایة ۔ہشام بن سالم امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جس قرآن کو جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس لے کر آئے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

صحابہ کرام سے دشمنی

اس بارے میں فروع کافی میں ایک روایت یوں لکھی گئی ہے

عن ابی جعفر قال کان الناس اهل ردة بعد النبی الاثلاثة فقلت ومن الثلاثة فقال المقداد ابن الاسود وابوذر غفاری وسلمان الفارسی یعنی امام محمد باقر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی مکرم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد تین کے علاوہ باقی سب مرتد ہوگئے تھے میں نے پوچھا وہ تین کون ہیں فرمایا مقداد بن الاسود ابوذر غفاری اور سلمان فارسی۔

ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ یہاں سرورِ کون ومکان صلی اللہ علیہ و سلم کے وصال کے بعد جن تین حضرات کا اسلام پر قائم رہنا بیان ہوا ہے اس کی رو سے سارے اہلِ بیت بلکہ سیّدنا علی

Marfat.com

المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو بھی اسلام سے پھر جانے والوں میں شامل کر دیا۔

مسلمانوں سے بغض وعداوت

ان حضرات کے نزدیک مسلمانان اہلسنّت وجماعت ہر حالت میں غیر مسلم اور قابلِ لعنت ہیں چنانچہ لکھا کہ کسی سنّی کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے اور اگر کسی غیر شیعہ کی نمازِ جنازہ پڑھنی پڑ جائے تو چوتھی تکبیر سے پہلے یوں بددعا کرے

اللّٰھم اخذعبدک فی عبادک اللھم اصلہ حرنارک اللھم اذقہ اشدعذابک.

یعنی اے اللہ! اس بندے کو اپنے بندوں میں ذلیل کر۔ اے اللہ! اسے نارِ جہنم میں ڈال اے اللہ! اسے سخت عذاب چکھا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعونO

خیال رہے مذکورہ بالا سطور عبدالحکیم شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ کی تصنیف برطانوی مظالم سے ماخوذ ہیں۔

مزید تفصیل کے لئے علماء اہلسنّت کی کتب کی طرف رجوع کیا جائے۔

مسئلہ باغ فدک

مسلمانوں کو کفار سے جو اموال حاصل ہوتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں یا تو بطریق قہر وغلبہ حاصل ہوں گے یا پھر بغیر لڑائی کے پہلی قسم کو مال غنیمت اور دوسری کو مال فئی کہتے ہیں۔

مالِ غنیمت

مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واعلموا انما غنمتم من شئی فان للّٰہ

Marfat.com

خمسه وللرسول ولذی القربی والیتمیٰ والمسکین وابن السبیل. (الانفال)

اورجان لو کہ جو کچھ غنیمت لوتو اس کا پانچواں حصّہ خاص اللہ اور رسول وقرابت والوں اور یتیموں اورمحتاجوں اور مسافروں کا ہے حضور سیّدی صدرالافاضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غنیمت کا پانچواں حصّہ پھر پانچ حصّوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصّہ جو کل مال کا پچیسواں حصّہ ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ہے اور ایک حصّہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصّے یتیموں اور مسکینوں مسافروں کے لئے۔

مسئلہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے اہل قرابت کے حصّے بھی یتیموں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصّہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا (ترجمہ کنزالایمان و حاشیہ خزائن العرفان) جب کے چار حصّے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے۔

مال فئی

مال فئی کی تقسیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ.....

وماافآء اللّٰه علی رسوله منهم فمااوجفتم علیه من خیل ولارکاب ولکن اللّٰه یسلط رسله علی من یشاء .

اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے۔ (کنزالایمان)

نیز فرمایا.....

ماافاء اللّٰه علی رسوله من اهل القری فلله وللرسول ولذی القربی والیتمی

Marfat.com

والمسکین وابن السبیل .

جوغنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کوشہر والوں سے اور اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔(کنز الایمان)

اوراس کے بعد فرمایا.....

للفقرآء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من اللّٰه ورضوانا وينصرون اللّٰه ورسوله اولئک هم الصدقون.

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اوراس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔(کنز الایمان)

جس سے پتہ چلا کہ مال فئی اللہ ورسول اور دیگر مابعد اصناف کے لئے ہے نا کہ کسی مخصوص شخص کے لئے۔

فدک

مدینہ شریف سے چند منزل پر ایک علاقہ تھا جس میں کھجور کے باغ چشمے وغیرہ تھے باغِ فدک اور خیبر وغیرہ مال فئی میں سے تھا جس کی آمدنی ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ ودیگر مسلمانوں کے لئے وقف تھی۔

چنانچہ ابوداؤد شریف میں ہے عن المغيرة قال ان عمر بن عبدالعزيز جمع بنی مروان حين استخلف فقال ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كانت له فدک فكان ينفق منها و يعود منها على صغير بنی هاشم و يزوج منها ايمهم و ان فاطمة سألته ان يجعلها لها فابا فكانت كذلک فی حيات رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم حتى مضى لسبيله یعنی حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن

Marfat.com

عبدالعزیز کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے بنی مروان کو اکٹھا فرمایا اور کہا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے پاس باغ فدک تھا جس کی آمدنی سے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ فرماتے تھے اور بنی ہاشم کے بچوں کو پہنچاتے تھے اور اس سے بے شوہر عورت و مجرد مرد کا نکاح فرماتے تھے اور سیّدہ فاطمہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے سوال کیا کہ فدک ان کے لئے مقرر فرمادیا جاوے تو آپ نے انکار فرمادیا تو آپ کی حیات ظاہری میں ایسے ہی رہا یہاں تک کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات ہوگئی نیز مرقاۃ المفاتیح میں ہے حکما ان یکون ولکافۃ المسلمین یعنی مال فئی کا حکم یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے جس سے وضاحت ہوئی کہ مال فئی وقف ہوتا ہے اور کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتا یہی تو وجہ ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم آمدنیٔ فدک کو اپنے اہل وعیال ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ اور بنو ہاشم اور مسکینوں وغیرہ پر خرچ فرماتے تھے تو جب فئی مال وقف ہے تو اس میں میراث جاری نہ ہوگی پھر یہ بات بھی مسلم ہے کہ انبیاء کرام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے ہیں۔

انبیاء کرام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے

مشکوٰۃ شریف کتاب العلم میں حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں

ان العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم فمن اخذھا اخذبحظّ وافر رواہ احمدوالترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی. (مشکوٰۃ ص ۳۴)

یعنی انبیاء کے وارث علماء ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار اور درھم کا وارث نہیں بنایا ہے بے شک انبیاء نے تو علم کا وارث بنایا ہے تو جس نے علم حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

جس سے وضاحت ہوئی کہ انبیاء کی وراثت علم ہے نا کہ مال نیز انبیاء کرام کا بچا ہوا مال

Marfat.com

صدقہ ہوتا ہے اس میں وراثت کے احکام جاری نہیں ہوتے چنانچہ حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا لانورث ماترکناہ صدقة یعنی ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑیں وہ تو صدقہ ہے (مشکوٰہ باب وفاة النبّی صلی اللّٰہ علیہ و سلم ص ۵۵۰) مسلم شریف باب حکم الفئی میں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ سے روایت ہے فرماتی ہیں ان ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین توفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اردن ان یبثعن عثمان بن عفان الی ابی بکر فیسألنہ میراثھن من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے وصالِ ظاہری کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج رضی اللّٰہ عنہنّ نے چاہا کہ حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ کو صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کی بارگاہ میں بھیجیں تا کہ ان کے ذریعہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے مال سے اپنی میراث کا سوال کریں تو سیّدہ نے ان سے فرمایا الیس قد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لانورث ماترکنا فھو صدقة .(جلد ثانی ص ۹۱)

کہ کیا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم گروہِ انبیاء کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا لایقتسم ورثتی دینا را ماترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فھو صدقة متفق علیہ (مشکوٰة ص ۵۵۰ باب وفاة النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم) میرے وارث دینار تقسیم نہیں کریں گے میں جو کچھ چھوڑوں میری ازواج کے نفقہ اور عاملوں کے خرچ کے بعد وہ صدقہ ہے اسی طرح حضرت عمرو ابن الحارث سے جو کہ حضرت

Marfat.com

جویریہ اُمّ المؤمنین کے بھائی ہیں روایت ہے فرماتے ہیں ماترک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عندموته دینار ا ولادرهما ولاعبداولاامة ولاشیأ الابغلته البیضاء وسلاحه وارضا جعلها صدقة رواه البخاری(مشکوٰۃ ایضاً) کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بوقتِ وصال دینارودرہم غلام اور باندی اور کوئی شے نہ چھوڑی الا یہ کہ ایک سفید رنگ کا خچر اور اپنا ہتھیار اور زمین جس کو آپ نے صدقہ کر دیا تھا نیز مسلم و بخاری شریف میں حضرت مالک بن اوس سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے مجمع میں حضرت عثمان وعلی، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہم موجود تھے اور حضرت فاروق اعظم نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا انشدکم باللّٰہ الذی باذ نہ تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لانورث ماترکنا صدقة یرید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم نفسه قال الرهط قد قال ذالک فاقبل عمر علی علی وعباس فقال انشد کماباللّٰہ اتعلمان ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قدقال ذلک قالا قد قال ذلک۔

کہ میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا ہمارا (انبیائے کرام) کا کوئی وارث نہیں بلکہ جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے یہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنے متعلق فرمایا ہے حضرت عثمان کے گروہ نے کہا واقعی یہی فرمایا ہے حضرت عمر اب اس کے بعد حضرت علی وعباس کی جانب متوجّہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے یہ بات فرمائی ہے دونوں حضرات نے جواب دیا جی ہاں ان مذکورہ تصریحات سے ثابت ہوا کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں بنتا لہٰذا یہ

Marfat.com

اعتراض بے جا ہوگا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی حیات ظاہرہ میں فاطمہ کو باغِ فدک نہیں دیا تو وفات کے بعد بطور ترکہ ملنا چاہئے تھا کیونکہ اول تو فدک مال فئی تھا جس پر میراث کے احکام جاری نہیں ہوتے اور اگر مال غنیمت بھی ہو تب بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا اور آپ کے اہلِ قرابت کا حصّہ یتیموں اور مسافروں کو ملے گا جیسا کہ خزائن کے حوالہ سے گزرا۔

پھر اگر فرض کر لیا جائے کہ باغِ فدک میں احکام میراث جاری ہوں گے تو پھر حق وراثت فقط سیّدہ فاطمہ کے لئے نہ ہوگا بلکہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ وحضرت عباس و دیگر ورثاء کو بھی ہوگا ورنہ نصوصِ قرآنیہ کا خلاف لازم آئے گا۔ نیز حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تو اس قدر فیاض تھے کہ جو کچھ آتا فقراء و مساکین میں بانٹ دیا کرتے تھے چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عقبہ بن حارث سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے نماز عصر پڑھائی اور پھر جلدی سے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کی تو فرمایا کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقة فکرهت ان ابیته فقسمته (کتاب الزکوٰة باب من احب تعجیل الصدقة من یومها) میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا مجھے یہ بات نہ پسند ہوئی کہ اس کے ساتھ رات گزاروں پس اس کو تقسیم کر دیا نیز سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ کان لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی مرضه ستة دنانیرا وسبعة کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی مرض الوفات میں میرے پاس چھ یا سات دینار تھے فامرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان افرقها تو حضور نے مجھے ان کو بانٹنے کا حکم دیا مگر مجھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تکلیف نے تقسیم کرنے سے مشغول رکھا پھر آپ نے مجھ سے اس کے بارے پوچھا مافعلت کہ آپ نے دینار کو کیا کیا میں نے عذر

Marfat.com

خواہی پیش کی پھر حضور نے منگوا کر اپنی کفِ مبارک میں رکھا اور فرمایا ماظن نبی اللّٰہ لو نفی اللّٰہ عزوجل وھذہ عندہ کہ اللہ کا نبی اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ دینار اس کے پاس ہوں اس بارے میں کیا گمان ہے؟ (مشکوٰۃ ص ۱۶۷)

نیز سیّدہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ فرماتی ہیں توفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومافی بیتی من شئی یاکلہ ذُو کبد الاشطر شعیر فی رفٍّ لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہُ ففنی کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنھیں میں نے گٹھلیا میں ڈال رکھا تھا ایک مدت تک اس میں سے کھاتی رہی تھی لیکن ایک روز انہیں ماپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔ (بخاری کتاب الجھاد والسیر)

خیال رہے لانورث والی حدیث کو روایت فرمانے والے خلفائے اربعہ کے علاوہ حضرت عبّاس وعائشہ، حضرت طلحہ وزبیر وحضرت عبدالرحمٰن بن عوف وحضرت سعد بن ابی وقّاص وابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنھم بھی ہیں لہٰذا حضرت صدّیق اکبر سے جب سیّدہ نے باغ فدک کا مطالبہ فرمایا تو آپ نے عین قرآن وحدیث کے حکم کے مطابق باغ فدک دینے سے انکار فرمایا تھا نہ کہ بطور تعصب کے نیز آپ نے سیّدہ کو حدیثِ رسول بھی سنائی چنانچہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنھا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ان فاطمۃ علیھا السلام ابنۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سألت ابابکر الصدیق بعدوفاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یقسم لھامیراثھا مماترک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لھا ابوبکر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لانورث ماترکنا صدقۃ کہ حضرت خاتون جنّت نے صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد

Marfat.com

میراث سے اپنے حصّہ کا سوال کیا اور جو حضور نے اس مال سے چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور فئ مرحمت فرمایا تھا حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ فرمان ہے کہ ہم (انبیائے کرام) میراث نہیں چھوڑتے بلکہ جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔(بخاری شریف کتاب الجهاد)

پھر اگر فرض کرلیا جائے کہ حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بطور تعصّب سیّدہ کو باغ فدک نہ دیا تو پھر یہی الزام دیگر صحابۂ کرام حتیٰ کہ حضرت علی پر بھی لازم آئے گا جیسا کہ مالک ابن اوس کی روایت میں ہے جب حضرات عباس وعلی کے درمیان مال فئ کے بارے میں حضرت عمر سے فیصلہ چاہا گیا تو آپ نے یہی حدیث سنا کر مجمعِ صحابہ وحضرت عباس وعلی سے تصدیق کراوئی پھر فرمایا انی احدثکم عن هذاالامر کہ میں آپ کیساتھ اس جھگڑے میں گفتگو کرتا ہوں اور فرمایا ان اللّٰہ قد خصَّ رسوله صلی اللّٰہ علیه وسلم فی هذاالفئ بشئی لم یعطه احداغیره ثم قرأممّاافآء اللّٰہ علی رسوله منهم الی قوله قدیر یعنی بے شک اللہ نے مال فئ کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور کسی دوسرے کو اس میں سے ایک چیز بھی نہیں دی پھر آپ نے سورۃ الحشر کی تلاوت قدیر تک فرمائی اور فرمایا پس یہ مال فئ خاص حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کے لئے ہے قسم بخدا انہوں نے تمہیں محروم بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں فرمایا وہ تمہارے درمیان بانٹتے رہتے تھے یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال (خیبر وفدک وکچھ اراضی) باقی رہ گیا ہے تو حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم اس سے اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچ رکھ لیتے پھر باقی کو لے کر صدقہ کے مال کی طرح راہِ خدا میں صرف فرمادیتے اور حضور کا تا زیست یہی معمول رہا فرماتے ہیں کہ انشدکم باللّٰہ هل تعلمون ذلک قالوا نعم میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا یہ آپ کے علم میں ہے لوگوں نے

Marfat.com

کہا جی ہاں پھر آپ نے حضرت علی و حضرت عبّاس سے فرمایا **انشد کما باللّٰہ ھل تعلمان ذلک** کہ میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ دونوں حضرات کے علم میں یہ بات ہے حضرت عمر فرماتے ہیں پھر حضور کا وصال ہو گیا۔

تو حضرت صدّیق اکبر نے فرمایا کہ میں حضور **صلی اللّٰہ علیہ و سلم** کا جانشین ہوں تو یہ انہوں نے اپنی تحویل میں رکھا اور آپ نے اسے اسی طرح خرچ کیا جس طرح حضور **صلی اللّٰہ علیہ و سلم** خرچ کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں سچّے تھے اور نیکوکار راہِ ہدایت پر چلنے والے حق وانصاف پر کاربند تھے پھر آپ کا وصال ہو گیا تو میں ان کا جانشین ہوں دو سال سے اسے میں نے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے اور اسے اسی طرح خرچ کرتا ہوں جس طرح حضور **صلی اللّٰہ علیہ و سلم** خرچ فرماتے تھے اور پھر جس طرح صدّیق اکبر نے خرچ فرمایا اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں سچا نیکوکار ہدایت پر اور حق کا تابع ہوں پھر آپ میرے پاس آئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں حالانکہ آپ دونوں حضرات کا مقصد ایک اور بات بھی ایک ہے یعنی اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور حضرت علی اپنے سسرِ مبارک کے مال میں سے اپنا حق چاہتے ہیں تو میں آپ کے سامنے بیان کر چکا کہ حضور **صلی اللّٰہ علیہ و سلم** نے فرمایا **لانورث ماترکنا صدقة** ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ **(بخاری شریف)**

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ کا فرمان **یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذّکر مثل حظّ الانثیین** (کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے) میں عموم ہے جو کہ بنی و غیر بنی دونوں کو شامل ہے فلہٰذا نبی کی میراث بھی تقسیم ہونی چاہئے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سی آیاتِ قرآنیہ بظاہر عام ہوتی ہیں لیکن من وجہ ان میں تخصیص

Marfat.com

ہوتی ہے جیسے اللہ کا فرمان **فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث ورباع** عام ہے جس میں چار بیویاں جائز قرار دی گئی ہیں جب کہ حضور اس سے مخصوص و مستثنیٰ ہیں چنانچہ آپ نے بیک وقت چار سے زائد ازواج اپنے نکاح میں رکھیں جس کی تفصیل گذری اسی طرح آیت ہذا سے بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم مخصوص و مستثنیٰ ہیں اور لانورث والی حدیث مخصص یا ناسخ ہے اعتراض پھر اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی پیش کردہ حدیث خبرِ واحد ہے جو صدّیق اکبر نے سنی اور خبر واحد سے نہ تو قرآن کو منسوخ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں تخصیص لہٰذا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سیّدہ کو میراث نہ دینا صریح ظلم ہے سیّدہ نے اسی آیت کے پیشِ نظر مطالبہ فرمایا تھا کہ جب تمہاری اولاد تمہارا ورثہ لے گی تو میں تو رسول کی بیٹی ہوں میں اپنے والدِ گرامی کی میراث سے کیسے محروم ہوں گی اس کا یہی معنی تو ہے کہ خبرِ واحد قرآن کے مقابلہ میں قابل اعتبار نہ ہوگی۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث خبرِ واحد نہیں کیونکہ یہ حدیث جس طرح سیّدنا صدّیق اکبر سے مروی ہے اسی طرح دیگر صحابہ یعنی حضرت حذیفہ ابن یمان، زبیر ابن عوام ابوالدرداء، ابو ہریرہ ،عباس، علی، عثمان عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے جیسا کہ ماسبق میں گزرا کہ جب حضرت عباس و علی کا مقدمہ عدالتِ فاروق میں پیش ہوا تو وہاں یہ تمام مذکور صحابہ موجود تھے اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے سب نے بیک زبان ہو کر عرض کی تھی کہ ہاں ہم جانتے ہیں اور حضرت علی و عبّاس سے بھی پوچھنے پر یہی جواب ملا تھا جس سے وضاحت ہوتی ہے کہ یہ حدیث خبر مشہور ہے اور خبر مشہور کے ذریعہ قرآن میں تخصیص جائز۔ حکیم الامّت فرماتے ہیں کہ نیز خبرِ واحد و مشہور کا فرق ہمارے لئے ہے جنہوں نے خود حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ان

Marfat.com

کے لئے وہ حدیث قرآن کی طرح قطعی ویقینی ہے نیز خود سیّدہ حضرت صدّیق سے روایت سن کر ایسی خاموش ہوئیں کہ آپ نے وفات تک یہ مطالبہ کبھی نہ کیا۔

نیز بعد والے خلفاء حضرت عمر وعثمان وعلی وامام حسن نے اس حدیث پر عمل کیا کسی نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی میراث تقسیم نہ فرمائی (شیعہ کو چاہئے کہ سب کو غاصب وظالم کہا کریں ہائے افسوس ہے تمہاری عقلوں پر)

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ حدیث نصوص قرآنیہ کے خلاف ہے کیونکہ ورث سلیمان و داؤد اوررب هب لی من لدنک ولیّایرثنی ویرث من ال یعقوب سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء نے ترکہ چھوڑا اور وہ وارث ہوئے

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان آیتوں میں وراثتِ علم مراد ہے نا کہ مالی کیونکہ اگر دنیوی وراثت مراد ہوتی تو حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس بیٹے تھے وہ سب کے سب وارث ہونے چاہئے تھے صرف حضرت سلیمان ہی کو کیوں خاص کیا گیا تو چونکہ میراث علم ونبوّت صرف سلیمان ہی کو عطا ہوئی اس وجہ کر فرمایا گیا کہ ورث سلیمان داؤد جس سے پتہ چلا کہ انبیاء کی میراث علم ونبوّت ہوتی ہے نہ کہ مال یہی وجہ ہے کہ علماء کو انبیاء کا وارث ٹھہرایا گیا چنانچہ ارشاد فرمایا ا لعلماء ورثة الانبیاء کہ انبیاء کے حقیقی ورثا وہی ہیں جو کہ منصبِ حکمت ونبوّت کو سنبھالتے ہیں نیز دوسری آیات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے کہ فرمایا ولقد اتینا داؤد وسلیمان علما کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا فرمایا نیز اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت زکریا وآل یعقوب کے مالی وارث تھے تو کیا حضرت زکریا علیہ السلام کے زمانہ تک حضرت یعقوب علیہ السلام کا سارا مورثی مال بغیر تقسیم پڑا رہا ان کی اولاد در اولاد سارے بنی اسرائیل محروم رہے پھر حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام سے کم وبیش دو ہزار سال بعد ہیں

Marfat.com

کیسے ہوسکتا تھا کہ اتنے سال ان کا مال بغیر تقسیمِ میراث پڑا رہتا۔

تو ماننا پڑے گا کہ یہاں آپ کی دعا برائے وراثتِ علم ہے کہ الٰہی ایک ایسا فرزندِ صالح عطا فرما جو ورثۂ نبوت کو سنبھالے حاصلِ کلام یہ کہ یہاں وراثت سے مراد وراثتِ علم ہے نہ کہ مال۔ خیال رہے حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت علی کو حضور کی تلوار اور خچر نیز حضرت زبیر بن عوام کو چادر اور محمد بن مسلمہ کو دیگر چیزیں بطور تبرک دی تھیں نیز حضرت عمر نے حضرت عباس و علی کو باغِ فدک بطور تولیت دیا تھا نہ کہ بطور وراثت کے لہٰذا یہ اعتراض نہیں ہوگا کہ حضرت علی و عباس کو تو باغ فدک دیا گیا اسی طرح حضرت علی کو تلوار، دلدل، خچر اور حضرت زبیر کو چادر شریف محمد بن مسلمہ کو دوسری اشیاء دی گئیں اور سیّدہ فاطمہ کو محروم رکھا گیا نیز صحابہ کرام حضور کے تبرکات محفوظ رکھتے تھے اور ان کی زیارت فرمایا کرتے تھے نیز حدیث شریف میں جو غضبت کے الفاظ ہیں اس سے مراد فطری افسوس تھا کہ مجھے اس حدیث کے بارے میں علم نہ تھا یہ جائے افسوس ہے اور یہ شان اہل بیت کے خلاف نہیں ہے کہ فوق کل ذی علم علیم.

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے نواسے

نواسۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدنا امام حسن رضی اللّٰہ عنہ

آپ حضرت علی کے صاحبزادے اور نواسۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں کنیت ابو محمد تھی رمضان المبارک کی ۱۵ تاریخ ۳ھ میں پیدا ہوئے اور بعمر ۴۷ سال ۵۸/ ۵۰ ہجری میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے اور شکل وشباہت، چال ڈھال، رنگ وروپ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے مشابہ تھے بڑے عابد وزاھد تھے ۲۵ حج پیدل ادا کئے بہت ہی سخی، حلیم، ذی وقار وصاحب حشمت تھے زندگی بھر فحش کلمہ زبان سے نہیں نکالا اپنے والد کی شہادت کے بعد چھ یا پھر سات ماہ مسند خلافت پر متمکن رہے جب اہلِ کوفہ نے آپ کے ہاتھ پر

Marfat.com

بیعت کرلی تو جناب امیر معاویہ سے لڑائی کی شکل پیدا ہوگئی آپ نے مسلمانوں کی باہم لڑائی وخونریزی کو پسند نہ کیا اور چند شرائط کے ساتھ خلافت جناب امیر معاویہ کے سپرد کردی اور صلح ہوگئی اور حضور کی وہ پیشن گوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرا بیٹا حسن مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

حضرت علی کی شہادت کے بعد آپ کے ہاتھ اہلِ کوفہ نے بیعت کی تھی جن کی تعداد چالیس ہزا رتھی آپ سے تیرہ (۱۳) احادیث مروی ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ ان الحسن والحسین سیّدا شباب اھل الجنۃ کہ حسن وحسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت حسن کو کندھون پر بٹھایا تو کسی نے کہا سواری بڑی شاندار ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے جواب دیا سوار بھی تو بہت اچھا ہے بوقتِ سجدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس وقت تک سرِ اقدس نہیں اٹھاتے جب تک کہ جنابِ حسن اتر نہ جاتے آپ کو زہر دیا گیا اور اسی کے اثر سے آپ شہید ہوئے۔ (فیوض الباری ج ۳ ص ۸۴ کتاب الزکوٰۃ)

وہ حسن مجتبیٰ سیّدالاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ و سلم سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیّدالشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کا نام حسین اور شبّیر رکھا اور آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب سبطِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم اور ریحانِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہے

Marfat.com

(سوانح کربلا) سیّدہ خاتونِ جنّت حضرت حسن کی ولادت سے پچاس رات بعد حضرت حسین کی حاملہ ہوئیں۔

آپ کا نسب یہ ہے حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف القرشی الہاشمی۔

والدہ کی طرف سے حسین بن فاطمہ بنت رسول وخدیجہ رضی اللّٰہ عنھم وشبھہ من الصدر الی اسفل منه (اسدالغابه الجزء الثانی صفحه ۲۵)

آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے سینۂ اقدس سے لے کر قدمین شریفین تک مشابہ تھے۔

امہ فاطمة بنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم سیّدة نساء العالمین الامریم (ایضاً) آپ کی والدہ حضرت فاطمہ بنتِ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں جو کہ مریم کے علاوہ تمام جہاں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

جب کہ آپ اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ایضاً)

اسدالغابہ ہی میں ہے کہ الحسن والحسین من اسماء اهل الجنة لم یکونا فی الجاهلیة کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے ہیں جو کہ زمانۂ جاہلیت میں نہ تھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے ہیں حسین منی وانا من حسین احب اللّٰہ من احب حسینا. (ایضاً)

کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت کرے اللہ اسے محبوب رکھتا ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو آپ کیساتھ کمال درجہ محبت تھی حدیث شریف میں ارشاد ہوا عن ابن عباس من احبهما فقد احبنی ومن ابغضهما فقدابغضنی یعنی جس نے ان

Marfat.com

دونوں (حسنین کریمین) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔(سوانح کربلا)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت حسن سینۂ مبارک سے سرِ اقدس تک جب کہ حضرت حسین سینۂ مبارک سے پاؤں مبارک تک حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

معدوم نہ تھا سایۂ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسین
تمثیل نے اس سائے کے دو حصّے کئے
آدھے سے حسن بنے آدھے سے حسین

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ و سلم ان دونوں نونہالوں کو پھول کی طرح سونگھتے اور سینہ سے لپٹاتے۔(رواہ الترمذی)

حضرت ام الفضل فرماتی ہیں میں نے ایک روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر امام حسین کو آپ کی گود میں دیا کیا دیکھتی ہوں کہ چشمِ مبارک سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہیں میں نے عرض کی یا نبیّ اللہ میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم پر قربان یہ کیا حال ہے؟ فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ خبر دی کہ میری امّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی میں نے کہا کیا اس کو؟ فرمایا ہاں اور میرے پاس اس کے سرخ مقتل کی مٹی بھی لائے۔ (رواہ البیھقی ، سوانح کربلا)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہمیں خطبہ

Marfat.com

ارشادفرمارہے تھے اذجاء الحسن والحسین علیها قمیصان احمران تمشیان ویعثران فنزل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بین یدیه کہ حسنین کریمین جن پر دو قمیص سرخ رنگ کی تھیں گرتے پڑتے چلے آرہے تھے تو حضور منبر سے نیچے تشریف لائے اوران دونوں کو اپنے سامنے بٹھالیا اور فرمایا صدق اللّٰہ انما اموالکم واولادکم فتنه کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (ترمذی ص ۲۱۸) حضرت انس سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہلِ بیت سے آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے تو حضور نے فرمایا الحسن والحسین کہ حسن اور حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے ادعی لی انبی فیشمهما ویضمهما الیه کہ اے فاطمہ میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ دونوں کو سونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹاتے۔(ترمذی ص ۲۱۸)

واقعۂ کربلاکے بعد حضرت حسین کا سرِ مبارک ایک طشت میں رکھ کر ابن زیاد کے سامنے لایا گیا وہ مردود ایک چھڑی لے کر آپ کے دندانِ مبارک وناک مبارک میں ٹھونکنے لگا اور بطورِ تمسخر کے آپ کے حسن کے بارے میں کچھ کہا حضرت انس نے جو کہ اس وقت وہاں موجود تھے فرمایا واللّٰہ انه کان اشبههم برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کہ قسم بخدا یہ سب سے زیادہ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کے ہمشکل تھے لہٰذا تمہیں اس کا مقابلہ کرنے میں شرم کرنی چاہئے تھی۔

ہائے افسوس.....تونے کس چاند کو خاک میں ملادیا طبرانی کی روایت میں ہے کہ ابن زیاد نے حضرت حسین کی آنکھوں اور ناک شریف میں چھڑی لگائی میں نے کہا کہ یہاں سے اپنی چھڑی ہٹالے کیونکہ میں نے حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کو دیکھا کہ ان مقامات کو بوسہ دیتے

Marfat.com

تھے جہاں تو چھڑی لگا رہا ہے تب وہ باز آیا اللہ کی شان ایک موقعہ ایسا آیا کہ جب ابنِ زیاد اور اس کے ساتھیوں کے کٹے ہوئے سر لائے گئے یہ سب سر ایک طشت میں تھے کہ شور مچا آیا وہ آیا دیکھا تو ایک سانپ آیا جو ابن زیادہ کے منہ ناک اور آنکھوں میں پھرا اور چلا گیا پھر شور مچا وہ آیا وہ آیا پھر وہی سانپ آیا اور اسی طرح ابن زیاد کے منہ و ناک میں گھرا اور چلا گیا رب نے اس کی گستاخی کی سزا دنیا میں یہ دی اخروی سزا باقی ہے (مشکوٰۃ ، مراۃ وغیرہ) حضرت حسین کی شہادت دسویں محرم ۶۱ھ جمعہ کے دن بعدِ زوال کربلا میں ہوئی کربلا عراق میں کوفہ اور حلہ کے درمیان ایک بستی کا نام ہے حضرت کو سنان بن انس غی یا شمر ذی الجوشن نے شہید کیا جب کہ خولی ابن یزید انجی نے آپ کا سرِ مبارک تنِ مبارک سے جدا کیا پھر ابن زیاد کے پاس لے کر پہنچا اور کچھ اشعار پڑھے اور انعام کا خواست گار ہوا چنانچہ کہا

وفرر کابی فضة وذهبا

انی قتلت الملک المحجبا

قتلت خیر الناس امّا وابا

وخیرهم اذینسبون نسبا

ترجمہ:

.....میری رکاب کو سونے اور چاندی سے بھر دے

.....بیشک میں نے قتل کیا بڑے شہزادے کو

.....میں نے قتل کیا جو کہ ماں و باپ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے

.....اور لوگوں میں جس کا نسب سب سے اچھا اور اشرف ہے۔

قیل انه قتل مع الحسین من ولده واخوته واهل بیته ثلثة وعشرون رجلا.

Marfat.com

یہ قول کیا گیا ہے کہ آپ کی معیت میں آپ کے خاندانی بھائی اولاد بھتیجوں میں سے ۲۳ مرد شہید کئے گئے اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھاون سال تھی روی عنه ابوهريرة رضى الله عنه وابنه على زين العابدين وفاطمة وسكينة ابنتاه یعنی آپ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ امام زین العابدین اور آپ کی صاحبزادیاں سکینہ و فاطمہ نے احادیث روایت فرمائیں خیال رہے ستر ستھ میں عاشورہ ہی کے دن ابن زیاد کا قتل ہوا اور اس کو ابراہیم بن مالک الاشتر النخعی نے قتل کیا وبعث به المختار الى ابن الزبير وبعث به ابن الزبير الى على بن الحسين یعنی اس کا سر مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبداللہ ابن زبیر کے پاس اور انہوں نے حضرت امام زین العابدین کے پاس بھیجا۔ (اکمال)

حضرت امام زین العابدین

آپ کی کنیت ابوالحسن نام علی بن حسین بن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہے جب کہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے حضرت کا لقب زین العابدین ہے علمِ حدیث میں اپنے والد ودیگر صحابہ کرام رضى الله عنهم کے وارث ہیں آپ کے تلامذہ میں سے آپ کے صاحبزادے امام محمد باقر اور امام زہری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے کسی قریشی کو امام زین العابدین سے افضل واعلیٰ نہیں دیکھا یزید کے دور میں آپ کو کربلا سے دمشق تک زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا پھر عبدالملک بن مروان نے آپ کو اپنی حکومت میں گلے میں بھاری طوق ڈال کر مدینہ سے شام تک چلنے پر مجبور کیا آپ نے ان تمام مشقتوں کو بردباری سے برداشت فرمایا اور زبان سے اف تک جاری نہ فرمایا جب آپ کے شاگرد امام زہری کو خبر ہوئی تو دمشق میں عبدالملک بن مروان کے دربار میں پہنچے اور آپ کو رہا کروایا كان مع ابيه يوم قتل وهو مريض فسلم آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن آپ کی معیت میں تھے لیکن مریض

Marfat.com

ہونے کی وجہ سے بچ رہے۔

ابن عینیہ زہری سے راوی فرماتے ہیں کہ **مارأیت احدا کان افقه منه** کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہ دیکھا۔

حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ **مارأیتاورع منه** کہ میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی صاحبِ تقویٰ نہ دیکھا۔

ایک دفعہ آپ نے احرام حج باندھا تو آپ کا رنگ پیلا ہوگیا اور تلبیہ نہ پڑھ سکے **فقیل له مالک لاتلبّی** جب آپ سے کہا گیا کہ حضور **صلی اللہ علیه و سلم** تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے ہو فرمایا **اخشی ان اقول لبیک فیقال لالبیک** کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میں لبیک کہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لالبیک کی صدا نہ آجائے اور جب آپ سے کہا گیا کہ تلبیہ کہنا تو ضروری ہے تو آپ نے تلبیہ پڑھا اور آپ پر غشی طاری ہوگئی اور اپنی سواری سے نیچے آ لیئے اور یہی حالت آپ پر پھر طاری رہی کہ جب لبیک کہتے تو خشیتِ الٰہی سے آپ بے ہوش ہو جاتے اور اسی حالت میں حج کی ادائیگی فرمائی **کان یصلی فی کل یوم ولیلة الف رکعة الی ان مات** پوری زندگی روزانہ ایک ہزار رکعت ادا فرماتے **وکان یسمی زین العابدین لعبادته** کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ کا نام زین العابدین رکھا گیا۔

(تہذیب التہذیب و اکمال وغیرہ)

ایک سال ہشام بن عبدالملک مروان حج کے لئے آیا اور طواف میں مشغول ہوا حجرِ اسود کو بوسہ دینا چاہتا تھا لیکن بھیڑ کی وجہ سے نہ دے سکا اسی اثنا میں حضرت امام زین العابدین مسجد حرام میں اس شان و شوکت سے داخل ہوئے کہ آپ کا چہرہ تاباں رخسار منوّر لباس معطّر تھا طواف شروع فرمایا جب حجرِ اسود کو بوسہ دینے نزدیک گئے تو لوگ احترام و تعظیم کی خاطر وہاں سے ہٹ

Marfat.com

گئے تا کہ آپ بوسہ دے سکیں۔

شامیوں نے جب آپ کی یہ شان دیکھی تو ہشام سے کہنے لگے اے امیر المؤمنین آپ کو لوگوں نے بوسہ دینے کے لئے راہ نہ دی اور یہ خوبرو نوجوان جیسے ہی آیا لوگ ہٹ گئے اور جگہ خالی کر دی ہشام کہنے لگا کہ میں اسے نہیں جانتا اس انکار کا مقصد یہ تھا کہ شامی لوگ انہیں نہ پہچانیں اور ان کی پیروی میں کہیں ان کی امارت کا شوق پیدا ہو جائے فرزدق شاعر نے کہا میں انہیں خوب جانتا ہوں لوگوں نے کہا ہمیں بتاؤ کہ یہ کون ہیں پھر فرزدق شاعر نے فی البدیہ یہ قصیدہ موزوں کر کے پڑھا۔

قصیدہ مدحیہ درشانِ امام زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ

هذالذی تعرف البطحا وطأته — والبیت یعرفه والحل والحرم

یہ وہ شخص ہے جس کے نشان قدم بطحا والے — اور خانۂ کعبہ، حل وحرم اس کو جانتے ہیں

جانتے ہیں

هذا ابن خیر عباد اللّٰه کلهم — هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہ شخص اللہ کے سارے بندوں میں سب سے — یہ پرہیزگار، پاکیزہ، نیکی میں مشہور ہے

بہتر بندے کا فرزند ہے

هذاابن ابن فاطمة الزهراء ان کنت — بجدّه انبیاء اللّٰه قد ختم

جاهله

یہ فاطمہ زہرا کے فرزند کا فرزند ہے اگر ناواقف — ان کے نانا پر اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوّت ختم

ہو — فرمادیا

یبین نورالدجٰی عن نورطلعته — کالشمس ینجاب عن اشراقها الظلم

Marfat.com

ان کی منوّر پیشانی سے نورِ ہدایت اس طرح جلوہ فگن ہے

جس طرح آفتاب کی روشنی سے تاریکیاں جاتی رہتی ہیں

یغضی حیاء ویفضی مهابة

یہ اپنی آنکھیں تو حیا سے نیچی رکھتا ہے اور لوگوں کی آنکھیں دبدبہ سے نیچی ہیں

فما یکلم الاحین یتبسم

اسی لئے رعب ودبدبہ ہٹانے کے لئے ہنس کر کلام کرتا ہے

اذا رأته قریش قال قائلها

جب کوئی قریشی انہیں دیکھتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ

الی مکارم هذاینتهی الکرم

ان کی بزرگیوں پر تمام بزرگیاں ختم ہیں

ینمی الی ذروة العز التی قصرت

عزت ومنزلت کی ایسی بلندی پر فائز ہے جہاں

عن نیلها عرب الاسلام والعجم

عرب وعجم کے مسلمان ان سے فخرِ نسبت پاتے ہیں

من جدّه وان فضل الانبیاء له

ان کے نانا کی فضیلت سب نبیوں کی فضیلتوں سے زیادہ ہے

وفضل امته وانت له الامم

ان کی فضیلت سب امتوں سے زیادہ ہے

یکاد یمسکه عرفان راحته

جب حجرِ اسود کے بوسہ کے لئے قریب ہوں تو

رکن الحطیم اذاما جاء یستلم

ان کی امنگوں کی راحت کی معرفت سے رکن حطیم بند ہو جائے

فی کفه خیزران ریحه عبق

من کف اروع من عرنینه شمم

Marfat.com

ان کے ہاتھ میں شاہانہ چھڑی ہے جس کی خوشبو دل نواز ہے

ان کی ہتھیلی کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہے

سهل الخليقة لايخفى بوادره

نرم اخلاق والے ہیں اچانک غصہ کا ان سے ڈر نہیں

يزينه اثنان حسن الخلق والشّيم

یہ اپنی دو خوبیوں حسن اخلاق اور عادت سے مزین ہیں

مشتقة عن رسول اللّٰه بنعمته

رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اوصاف سے ان کی فضیلت نکلی ہے

طابت عناصره و الجيم والشّيم

ان کے عناصر اور خوبو پاکیزہ ہے

فليس قولك من هذا بضائرة

اے ہشام تیرا انکار انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا

العرب تعرف من انكرت والعجم

انہیں تو عرب و عجم سب پہچانتا ہے

كلتا يديه غياث عم نفعهما

ان کے دونوں ہاتھ فریادرس ہیں ان کا نفع عام ہے

تستوكفان ولايعروهما العدم

یہ ہاتھ خوب بخشش کرنے کے باوجود خالی نہیں ہوتے

عم البرية بالاحسان فانقشعت

مخلوق خدا پر ان کا احسان عام ہے جس سے گمراہی تنگدستی اور ظلم پراگندہ ہو کر رہ گئے

عنها الغيابة والاملاق و الظلم

لايستطيع جواد بعد غايتهم

کوئی بخشش کرنے والا ان کی بخشش کی حد سے نہیں بڑھ سکتا

ولايدانيهم قوم و ان كرم

اور کوئی قوم ان کی ہمسر نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ کتنی ہی بزرگ ہو

Marfat.com

هم الغيوث اذاما ازمّة ازمت
قحط سالی کے وقت یہ بارش ہیں

والاُسَدُ اسدُالشری والناس محتدم
یہ شیر شیر ببر ہیں اور لوگ ملنے والے

من معشر حبهم دين وبغضهم
یہ اس زمرہ میں سے ہیں جن سے محبت دین ہے اوران سے عداوت

كفرو قربهم منجا و معتصم
کفر ہے اوران کا قرب باعث نجات اور جائے پناہ ہے

ان عداهل التقی كانوا ائمتهم
اگر پرہیز گاروں کا شمار کیا جائے تو یہ سب کے امام ہیں

وقيل من خيراهل الارض قيلهم
اگر اہل زمین سے اچھے لوگ شمار کئے جائیں تو یہی کہا جائے گا کہ یہی ہیں

سيان ذلک ان اثروا وان عدموا
ان کے نزدیک تونگری اور مفلسی دونوں برابر ہیں

لاينقص العسر بسطامن اكفهم
ان کے ہاتھوں کی فراخی کو تنگدستی کم نہیں کرتی

اللّٰه فضله كرماوشرفه
اللہ نے انہیں شرافت ومنزلت سے فضیلت دی

جری بذلک له فی اللوح والقلم
یہی حکم فضیلت لوح وقلم میں جاری ہوا

مقدم بعد ذكراللّٰه ذكرهم
ذکر الٰہی کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے

فی كل بدومختومٌ به الكلم
ہر میدان میں انہی کا کلمہ بول رہا ہے

ای القبائل ليست فی رقابهم
وہ کون سا قبیلہ ہے جن کی گردنوں پر

لاوّليته هذا واوله نعم
ان کے اوران کے اجداد کے احسان نہیں ہیں

(کشف المحجوب للسیّدی داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللّٰہ عنہ)

Marfat.com

آپ اہلِ مدینہ کے گھروں میں پوشیدگی سے کچھ مال بھیجا کرتے تھے

فلمامات علی بن الحسین فقدوا اما کانوا یوتون به جب آپ کا وصال ہوا تو لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ کس کی سخاوت تھی۔

کسی نے آپ سے پوچھا کہ شیخین کا مرتبہ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کی بارگاہ میں کیسا تھا؟ فاشار بیده الی القبر وقال منزلتهما منه الساعة آپ نے قبر انور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کا حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کی بارگاہ میں مرتبہ و مقام وہی تھا جو اس وقت ہے۔ (تهذیب التهذیب ج ۴ ص ۱۹۲)

حضرت اصمعی فرماتے ہیں کہ میں چاندنی رات کعبہ معظّمہ کا اعتکاف کر رہا تھا کہ میں نے ایک نہایت غمگین وحزین آواز سنی تو طواف چھوڑ کر اس آواز کی طرف چلا دیکھا تو ایک حسین نوجوان کعبہ معظّمہ کے پردوں سے لٹکا ہوا کہہ رہا تھا اے اللہ! اس وقت لوگ سو گئے اور ستارے اپنی تابانی سے رہ گئے تو ہی مالک حی قیوم ہے دنیا کے بادشاہوں نے دروازے بند کر دیئے اور ان دروازوں پر نگران پہرے دار کھڑے ہیں اور انہوں نے گداگروں سے ڈرتے ہوئے پردے لٹکا دیئے ہیں لیکن تیرا دروازہ ہر سائل کے لئے ہر وقت کھلا ہے اس لیے میں تیرے دروازے کا سائل ہوں اگر چہ گنگار ہوں فقیر اور مسکین وقیدی ہوں تاہم تیری رحمت کا امیدوار ہوں اس لیے کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

پھر یہ اشعار پڑھے

یامن یجیب دعاء المضطر فی الظلم — یا کاشف الضر والبلوی مع القسم

اے وہ ذات جو اندھیروں میں سب کی سنتی — اے دکھ درد ٹالنے والے رب

ہے

Marfat.com

قدنام وفدی حول البیت وانتبھوا
میرے تمام ساتھی تیرے گھر کے گرد سو کر بیدار ہو گئے

وانت یاحی یاقیوم لم تنم
اور تو حی قیوم نہیں سویا

ادعوک ربی ومولای ومستندی
اے رب میں تجھے پکار رہا ہوں تو میرا مولا وسہارا ہے

فارحم بکائی بحق البیت والحرم
بیت الحرام کے واسطے میرے رونے پر رحم فرما

انت الغفور فجدلی منک مغفرة
تو غفور ہے مجھے اپنی بارگاہ سے مغفرت عطا فرمادے

اواعف عن یاذالجود والنعم
اور مجھے معاف فرمادے اے جود اور نعمتوں والے

ان کان عفوک لایرجوہ ذوجرم
اگر مجرم تیری معافی کی امید نہ رکھے

فمن یجود علی العاصین بالکرم
تو گنہگاروں پر کون کرم کرے گا

اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر عرض کی الٰہی وسیّدی ومولائی اگر میں اطاعت کرتا ہوں تو تیری منت واحسان ہے اگر میں نافرمانی کروں تو وہ میری جہالت ہے اور تیرے لئے مجھ پر حجت اور تیری حجت میرے ہاں موجود میرے حال پر رحم فرما اور میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے دادا میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے حبیب اور اپنے صفی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی زیارت سے محروم نہ فرما۔ (روح البیان)

شعر:

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے بوجھے لجائے کو لجانا کیا ہے

Marfat.com

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں
(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ)

اس کے بعد مندرجہ ذیل اشعار پڑھے

الایھا المأمول فی کل شدۃ
اے وہ ذات جو ہر سختی میں کام آتی ہے

الیک شکوت الضر فارحم شکایتی
میں نے اپنے دکھ کا تجھ سے شکوہ کیا تو میری شکایت پر رحم فرما

الایارجائی انت کاشف کربتی
اے میری امید گاہ تو ہی میرے غم کھولتا ہے

فھب لی ذنوبی کلھا واقض حاجتی
میرے تمام گناہ بخش دے اور میری ضرورت پوری فرما

فزادی قلیل مااراہ مبلغی
ہائے افسوس! میرا رختِ سفر کم ہے میں منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکوں گا

علی الزاد ابکی ام لبعد مسافتی
اب میں زادِ راہ کو روؤں یا سفر کی بعد مسافت کو

اتیت باعمال قباح ردیئۃ
تیری بارگاہ میں گندے ردی گناہ لے کر حاضر ہوں

ومافی الوری خلق جنی کجنایتی
اور دنیا میں مجھ جیسے اور کسی کے گناہ نہ ہوں گے

فرماتے ہیں کہ یہ اشعار پڑھتے پڑھتے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ امامِ زین العابدین تھے میں نے فوراً اٹھا کر انہیں گود میں لے لیا اور ان کے رونے پر خوب رویا

Marfat.com

یہاں تک کہ میری آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوان کے چہرۂ اقدس پر پڑے تو انہوں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تو کون ہے؟ تو نے مجھے اپنے محبوب مشغلے سے روکا

میں عرض گذار ہوا حضور میں آپ کا غلام اصمعی ہوں اور عرض کی حضور اتنی جزع وفزع کیوں جب کہ آپ خاندانِ نبوّت اور معدنِ رسالت سے ہیں آپ حضرات کے بارے میں ہے انما یریداللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا آیہ کریمہ نازل ہوئی یہ سن کر سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا اے اصمعی یہ کیا کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت اپنے مطیعین کے لئے پیدا فرمائی اگر چہ وہ حبشی غلام ہوں اور دوزخ اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا فرمائی ہے اگر چہ وہ بادشاہ اور قریشی ہوں کیا تو نے نہیں سنا فاذانفخ فلاانساب بینھم یومئذ ولایتساء لون .

خیال رہے اس مقام پر حضرت امامِ زین العابدین کا مذکورہ آیت پڑھنا بطورِ عجز وکمالِ انکساری کے ہے کیوں کہ اس نسب سے مراد وہی ہیں جو دنیا میں لوگ ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات پر بحث کرتے تھے اس دن یہ سب منقطع ہو جائے گا قریش کو اوس پر اور اوس کو خزرج پر کوئی فخر نہ ہوگا اس دن تو ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقکم کا ظہور ہوگا کہ جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہی عزّت والا ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اذا کان یوم القیمۃ جمع اللّٰہ الاولین والاخرین جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اوّلین وآخرین کو جمع فرمائے گا اور ایک روایت میں ہے یوخذ بیدا العبد او الامۃ یوم القیمۃ علی رؤس الاولین والاخرین ثم ینادی منادٍ الا ان ھذا فلان بن فلان فمن کان لہ حق قبلہ فلیات الی حقہ کہ اس دن بندہ یا بندی کا ہاتھ پکڑ کر اولین وآخرین کے سامنے اعلان ہوگا کہ یہ فلان

Marfat.com

ابن فلان ہے تو جس کسی کا کوئی حق اس کے ذمہ ہو وہ اپنا حق پیش کرے اور ایک روایت میں ہے

من له مظلمة فليجئ ليأخذ حقه فيفرح والله المرء ان يكون له حق على والده اوولده اوزوجته وان كان صغيرا کہ اعلان ہوگا کہ جس پر کوئی ظلم ہوا ہے وہ آئے تا کہ اپنا حق لے لے اس وقت آدمی خوش ہوگا اس سے کہ اس کا حق باپ یا اولاد یا بیوی پر ہو اگر چہ وہ کم عمر ہی کیوں نہ ہو۔(تفسیر حسنات)

اور رہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا نسب تو فرماتے ہیں کل سبب ونسب منقطع يوم القيمة الاسببی ونسبی کہ ہر علاقہ ورشتہ روزِ قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ (نہ ٹوٹے گا) نیز فرماتے ہیں

كل نسب وصهر ينقطع يوم القيمة الانسبی وصهری کہ نسبی وسسرالی سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے پھر فرمایا

مابال اقوام يزعمون ان قرابتی لاتنفع كل سبب ونسب ينقطع الانسبی وسببی فانها موصولة فی الدنيا والاخرة کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں بڑا ہوا ہے دوسری حدیث میں یوں فرمایا

مابال يقولون ان رحم رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتنفع قومه يوم القيمة والله ان رحمی موصولة فی الدنيا والاخره کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی قرابت روزِ قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی

Marfat.com

قسم میری قرابت دنیاوآخرت میں پیوستہ ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں

مابال اقوام یزعمون ان رحمی لاتنفع بل حتی حاء وحکم کیا حال ہے ان لوگوں کا گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء وحکم دوقبیلۂ یمن کو نیز حضور فرماتے ہیں

رأیت کانی دخلت الجنة لجعفر درجه فوق درجة زید فقلت ما کنت اظن ان زیدا دون جعفر فقال جبرئیل زید لیس بدون جعفر ولکنا فضلنا جعفر لقرابة منک.

کہ میں نے جنت کو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن حارث کے درجہ سے اوپر ہے میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے جبرئیل نے عرض کی زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لیے زیادہ کیا ہے کہ آپ کو حضور سے قرابت ہے۔(رسالۂ مبارکہ ارأة الادب لفاضل النسب لامام احمدرضا محدث بریلوی)

خیال رہے مذکورہ بالا احادیث نصِ قرآنیہ کے معارض نہیں ہیں کیونکہ نسبتوں کا ختم ہوجانا ایک مخصوص وقت میں ہوگا کیونکہ قیامت میں مختلف مواقف ومجالس ہوں گی ہر مجلس دوسری سے الگ نوعیت کی ہوگی کہ کہیں گھبراہٹ وشدّت زیادہ ہوگی تو ایک دوسرے سے بے خبر ہوں گے اور کہیں افاقہ ہوگا تو ایک دوسرے سے سوال کریں گے مزید برآں یہ کہ اللہ کا فرمان فاقبل بعضهم علی بعض یتساء لون سوال کرنے کی تصریح فرمارہا ہے لہٰذا پہلی آیت کا ظہور صعقۂ اولیٰ کے وقت ہوگا جب کہ دوسری کا افاقہ کے بعد اور فاذانفخ فی الصور بھی اسی پر دلالت کررہا ہے۔

اسی طرح حدیث لااغنی عنکم شیأ میں اغنائے ذاتی مراد ہے نہ کہ اغنائے عطائی

Marfat.com

کیونکہ اگر اغنائے عطائی مراد لیا جائے تو یہ احادیثِ متواترۂ شفاعت واجماعِ اہلسنّت کے خلاف ہے۔

امام زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ کا وصال

۹۶
۳ھ میں ہوا اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھاون ۵۸ سال تھی

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام
ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللّٰہ عنہ)

مزارِ امامِ زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ

حضرت امام حسن و حسین کا سرِ مبارک اور امامِ زین العابدین اور امام باقر اور امامِ جعفر صادق اور حضرت فاطمہ کے مزارات جنّت البقیع قبۂ سیّدنا عباس میں ہیں۔(انوار البشارۃ)

تعظیمِ سادات

اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کی توہین حرام ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہنچائے وہ تین علتوں سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرام یا حیضی بچہ نیز محبتِ آلِ اطہار میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی

Marfat.com

القربی.

خلاصۂ کلام یہ کہ سادات کرام کی محبت مسلمان کا دین ہے اوراس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے والعیاذ باللّٰہ

حضور سیّدی شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کے پاس ایک سیّدزادے پڑھتے ذہن کند تھا سبق یاد نہ ہو پاتا تھا آپ نے اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی رضی اللّٰہ عنہ سے عرض کی حضور سیّدلڑکا اگر سبق یاد نہ کرتا ہوتو کیا سزا دی جاسکتی ہے؟

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا محدّث بریلوی رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا

مولانا کیا فرماتے ہیں سیّدزادہ اور سزا ہرگز نہیں اس پر عرض گزار ہوئے تو پھر پڑھے گا نہیں جاہل رہے گا

فرمایا جب مجبور ہو جائے تو یہ نیت کرلی جائے کہ شہزادے کے پاؤں میں مٹی لگی ہے اسے صاف کررہا ہوں۔

نیز ایک مقام پر فرماتے ہیں

''ذلیل خدمت اس سے لینا جائز نہیں اور نہ ہی ایسی خدمت پر اسے ملازم رکھنا جائز اور جس خدمت میں ذلّت نہیں اس پر ملازم رکھ سکتے ہیں بحالِ شاگرد بھی جہاں تک عرف اور معروف شرعاً جائز ہے لے سکتا ہے اور مارنے سے مطلقاً احتراز کرے۔

ضروری ہدایات

☆۱۔زکوٰۃ سادات کرام وسائرِ بنی ہاشم پر حرامِ قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ اربعۂ مذاہب کا اجماع قائم ہے۔(تجلی المشکوۃ تصنیف لطیف سیّدنا اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ.)

Marfat.com

☆۲۔بنوہاشم یہ ہیں۔ (۱) آلِ علی (۲) آلِ عبّاس (۳) آل جعفر (۴) آل عقیل (۵) آل حارث بن عبدالمطلب ۔(تجلی المشکوٰۃ)

☆۳۔زکوٰۃ کے حرام ہونے کی علت ان حضرات کی عزت وکرامت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل اور گناہوں کا دھوون جو اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں ۔(اعلیٰ حضرت ایضاً)

☆۴۔ہاشمی کے آزادشدہ کو بھی زکوٰۃ جائز نہیں ۔(ایضاً)

☆۵۔فاطمہ عورت کا بیٹا جب کہ ہاشمی نہ ہو اس کو زکوٰۃ جائز ہے۔ (تجلی مشکوٰۃ شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور)

☆۶۔شرع میں نسب باپ سے ہے بعض مشہورین کہ ماں کے سیّدانی ہونے سے سیّد بن بیٹھے ہیں اور باوجود تفہیم اس پر اصرار کرتے ہیں بحکمِ حدیثِ صحیح مستحقِ لعنتِ الٰہی ہوتے ہیں والعیاذ باللّٰہ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۰۹ جدید)

☆۷۔سیّد اگر اسلام سے خارج ہو جائے مثلاً ہندو، سکھ، مرزائی ،رافضی وغیرہ بن جائے تو نہ وہ سیّد ہے نہ ہی اس کے یہ فضائل کیونکہ کفر کی وجہ سے اس کا نسب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے ٹوٹ گیا۔

الغرض جو اپنے آپ کو سیّد کہے لیکن عقائد کفریہ رکھے وہ مسلمان ہی نہیں سیّد ہونا تو بڑی بات ہے۔(الکلام المقبول)

☆۸۔حضرت علی کی وہ اولاد جو حضرت خاتون جنت سے ہے اسے سیّد کہتے ہیں نیز سیّد وہ ہوگا جس کا باپ سیّد ہو اگر ماں سیّدانی اور باپ غیر سیّد ہے تو وہ سیّد نہیں نہ ہی اس پر سادات والے احکام جاری ہوں گے۔اور اگر باپ سیّد ماں غیر سیّد ہو تو وہ سیّد ہوگا اور اگر ماں باپ دونوں سیّد ہیں تو وہ نجیب الطرفین سیّد ہے جیسے حضور غوث اعظم رضی اللّٰہ عنہ. (الکلام المقبول)

Marfat.com

☆۹۔ساری قومیں گمراہ ہوسکتی ہیں مگر سارے سیّد کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔(رسالۂ مبارکہ امیرِ معاویہ)

☆۱۰۔امامِ مہدی سیّد ہی ہوں گے جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔(ایضاً)

☆۱۱۔خلافتِ ظاہری اگرچہ اہلِ بیت سے منتقل ہوگئی مگر خلافت باطنی تا قیامت سادات میں رہے گی چنانچہ ہر زمانہ میں قطب الاقطاب سیّد ہی ہوگا۔

(الصواعق ، ورسالۂ مبارکہ امیر معاویہ)

☆۱۲۔سیّد سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو ہم اس گناہ کو برا سمجھیں سیّد کو برا نہ سمجھیں۔

(رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ)

☆۱۳۔سنّی سیّد کی بے توقیری سخت حرام ہے صحیح حدیث میں ہے ستة لعنتهم لعنهم اللّٰه و كل نبى مجاب الزائد فى كتاب اللّٰه و المكذب بقدر اللّٰه و المستحل من عترتى ما حرّم اللّٰه. (ترمذی شریف کتاب القدر)

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی ان پر اللہ لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہے از انجملہ ایک وہ جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے کچھ بڑھائے اور وہ جو خیر وشر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہونے کا انکار کرے اور وہ جو میری اولاد سے اس چیز کو حلال رکھے جو اللہ نے حرام کیا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۴ جدید ص ۳۴۱)

☆۱۴۔اس میں شک نہیں جو سیّد کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ۔(ایضاً ص ۳۴۲)

☆۱۵۔اور جو سیّد مشہور ہو اگرچہ واقعۃً نہ معلوم ہو اسے بلا دلیلِ شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں اگر شرائطِ قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسّی کوڑوں کا

Marfat.com

سزاوار اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کے لئے مردود اور اگر بشرطِ قذف نہ ہو تو کم از کم بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم ہے اور بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۴ جدید ص ۳۴۲)

☆۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں لاتقولوا للمنافق سید فانه ان یکن سید فقد استخطتم ربکم عزوجل منافق کو سیّد نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سیّد ہو تو بے شک تم پر تمہارے رب کا غضب ہوا اذ قال الرجل للمنافق یا سیّد فقد اغضب ربه عزوجل جو کسی منافق کو اے سیّد کہے اس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا والعیاذ باللہ۔

☆۱۷۔ جو کافر ہو وہ قطعاً سیّد نہیں نہ اسے سیّد کہنا جائز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انه لیس من اهلک۔

☆۱۸۔ سیّد صحیح النّسب سے کفر واقع نہ ہوگا۔

☆۱۹۔ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی، وہابی، متصوف، نیچری ہرگز سیّد صحیح النّسب نہیں۔

(ختم النبوّت تصنیفِ لطیف محدثِ بریلوی)

☆۲۰۔ متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو بحمد اللہ وہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا ہو اور خدمتِ سادات بھی بجا ہو یعنی کسی مسلمان مصرفِ زکوٰۃ معتمد علیہ کو کہ اس کی بات سے نہ پھرے مالِ زکوٰۃ سے کچھ روپے بہ نیتِ زکوٰۃ دے کر مالک کر دے پھر اس سے کہے تم اپنی طرف سے فلاں سیّد کی نذر کر دو اس میں دونوں مقصود حاصل ہو جائینگے کہ زکوٰۃ تو اس فقیر کو گئی اور یہ جو سیّد نے پایا نذرانہ تھا اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمتِ سیّد کا کامل ثواب اسے اور فقیر دونوں کو ملا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰ ص ۱۰۶ جدید)

Marfat.com

☆۲۱۔ بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطورِ ہدیہ ان حضراتِ علیہ (سادات کرام) کی خدمت نہ کریں تو ان مال والوں کی بے سعادتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج۱۰ ص ۱۰۵ جدید)

اشعار:

باغِ جنت کے ہیں ہر مداح خوان اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہل بیت
کس زبان سے ہو بیان عزوشانِ اہلِ بیت
مدح خوان مصطفیٰ ہے مدحِ خوان اہلِ بیت
بے ادب گستاخ فرقے کو سنا اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنّی داستان اہلِ بیت

(مولانا حسن رضا خان رضی اللہ عنہ)

لطیفہ

کسی نے حضور سیّدی امیرِ ملت قطب الوقت سیّد جماعت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ (بانیٔ پاکستان) سے پوچھا کہ حضور سیّد دوزخ میں جاسکتے ہیں یا نہیں؟ فرمایا رب تو نہیں چاہتا کہ سیّد دوزخ میں جائیں اگر ان میں سے کوئی خود ہی دوزخ میں چھلانگ لگائے تو اس کی مرضی۔

(تفسیر نعیمی ج۴ ص۱۷۸)

الحمدللہ راقم الحروف کو حضور سیّدی پیر سیّد جماعت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مزارِ پرانوار کی حاضری کا شرف سال رواں کے ماہ ربیع الاوّل میں اپنے شفیق استاد حضرت مفتی عطاء المصطفیٰ وقبلہ گرامیٔ القدر سیّد واجد علی شاہ صاحب (چشم وچراغِ آستانہ کوٹلی میانی) ودیگر

Marfat.com

احباب کے ہمراہ حاصل ہوا فللّٰہ الحمد صاحب مزار کو پندرہ ہزار احادیث بسند حفظ تھیں ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء.

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

تیسرا باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللّٰہ عنہا کو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیّت میں آنے کا شرف حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے وصال کے بعد حاصل ہوا اب اس میں اختلاف ہے کہ آیا پہلے آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آئیں یا پھر اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دونوں کا نکاح چند دنوں کے فرق سے ہوا۔

نام ونسب

آپ کا نام ونسب الاصابہ میں یوں بیان فرمایا گیا

سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس آپ قریش قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اور آپ کا والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب یہ ہے سودہ بنت شموس بنت قیس بن زید الانصاریہ بنونجار سے آپ تعلق رکھتی ہیں۔(الاصابہ ج ۸ ص ۱۹۶)

سیّدہ کی کنیت ام الاسود ہے۔سیّدہ کا نسب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے لوی میں مل جاتا ہے۔(مدارج)

نکاح اوّل

پہلے آپ اپنے چچازاد کے نکاح میں تھیں جن کا نام سکران بن عمرو بن عبدالشّمس ہے جو کہ سہیل بن عمرو کے بھائی ہیں سیّدہ اور آپ کے ساتھ آپ کے شوہر اوائلِ بعثت میں ہی مکّۂ مکرمہ میں مشرّف باسلام ہوئے اور اپنے شوہر کیساتھ ہی ہجرتِ حبشہ بھی فرمائی پھر وہاں سکران کا انتقال

Marfat.com

ہوا ایک روایت یہ بھی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ہوا۔ (مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ کا خواب

مدارج شریف، طبقات ابن سعد میں فرمایا گیا سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا جب مکۃ المکرمہ واپس آئیں تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے پاس تشریف لائیں ہیں اور قدمِ اقدس ان کی گردن پر رکھا ہے

جب آپ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے بیان فرمایا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ سچ فرماتی ہیں تو عنقریب میں انتقال کر جاؤں گا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو چاہیں گے۔

دوسرا خواب

اس کے بعد اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے ایک اور خواب دیکھا کہ وہ ٹیک لگائے ہوئے ہیں اور آسمان سے چاند ان پر آپڑا ہے اس کو جب آپ نے سکران پر بیان فرمایا تو انہوں نے وہی کہا جو کہ پہلے کہا تھا اس کے بعد سکران کی حالت خستہ ہوگئی اور چند ہی دنوں میں وصال فرما گئے سیّدہ کا سکران سے ایک صاحبزادہ ہوا جن کا نام عبدالرحمن تھا

سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے عقد نکاح

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضور افسردہ رہتے تھے کیونکہ سیّدہ کے وصال کے بعد آپ کی صاحبزادیاں اکیلی رہ گئی تھیں لہٰذا اس حالت کو دیکھ کر حضور پریشان رہتے جس کی وجہ سے صحابۂ کرام بھی غمگین رہتے حتیٰ کہ حضرت خولہ بنت حکیم

Marfat.com

نے عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کو ایک غم گسار رفیقِ حیات کی ضرورت ہے پھر حضور کی اجازت ملنے پر آپ نے دو خواتین کے نام پیش فرمائے جن میں کی ایک اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا تھیں اور دوسری اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللّٰہ عنہا تھیں۔

اس کے بعد حضرت خولہ بنت حکیم سیّدہ سودہ بنت زمعہ کے ہاں پیغام نکاح لے کر گئیں تو انہوں نے قبول فرمالیا اور آپ کے والد جو کہ ان دنوں ضعیف العمر تھے انہوں نے بھی آپ کو حضور سے نکاح کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور زمعہ نے خطبۂ نکاح پڑھا اور چار سو درہم حق مہر طے ہوا۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

امام الانبیاء کی اقتداء میں نماز

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللّٰہ عنہا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ہنسایا کرتی تھیں ایک دفعہ فرمانے لگیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم گذشتہ شب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی فرکعت بی حتی امسکت بانفی مخافۃ ان یقطر الدم فضحک تو آپ نے رکوع کو اتنا طول دیا کہ میں نے اس خوف سے کہ کہیں نکسیر نہ پھوٹ جائے اپنے ناک کو پکڑے رکھا تو اس پر حضور مسکرا دیئے۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۹۷)

حضور کے فرمان پر عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی تمام ازواج سے فرمایا کہ یہ حجۃ الاسلام تھا جو گردنوں سے اتر چکا ہے اس کے بعد اب تم اپنے کو غنیمت جانو اور اپنے گھروں سے باہر نہ نکلو حضور صلی اللّٰہ

Marfat.com

علیہ و سلم کے پردہ فرمانے کے بعد تمام ازواج نے حج ادا فرمائے لیکن سیّدہ سودہ بنت زمعہ اور سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہما حج نہ پر گئیں اور فرماتی تھیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد ہم سوار نہ ہوں گے جس طرح کہ ہمیں آپ نے وصیت فرمائی ہوئی ہے۔

(مسند امام احمد و مدارج)

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معیت میں حج

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ استاذنت سودۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ تدفع قبلہ وقبل حطمۃ الناس و کانت امرأۃ ثبطۃ اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے اجازت طلب کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے مزدلفہ جانے کی تو آپ نے سیّدہ کو اجازت عطا فرمائی اور آپ بھاری جسم کی تھیں۔ (مسلم شریف کتاب الحج باب استحباب تقدیم دفع الضعفۃ من النساء وغیرھن ج ۱ ص ۴۱۷)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ کا اپنی باری حضرت صدّیقہ کو دینا

حضرت ابن عباس سے سند صحیح کے ساتھ امام ترمذی نے تخریج فرمائی ہے کہ سیّدہ سودہ کو جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے طلاق دینے کا خوف ہوا تو آپ نے عرض کی لاتطلقنی وامسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم مجھے طلاق نہ دیں حضور مجھے اپنے ساتھ رکھیں اور میں اپنی باری عائشہ کو دیتی ہوں تو حضور نے ایسا ہی کیا جس پر یہ آیت فلاجناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا والصلح خیر.

تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح خوب ہے نازل ہوئی (ترمذی و

Marfat.com

ابوداؤد و اصابہ)

ایک دوسری روایت میں حضرت صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان سودة لما کبرت قالت یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قدجعلت یومی منک لعائشة فکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقسم لعائشة یومین یومها ویوم سودة متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۲۷۹، مسلم ج ۱ ص ۴۷۳)

کہ سیّدہ سودہ جب بڑی عمر کی ہوئیں تو عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دیا چنانچہ حضور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے دو دن دیتے تھے ایک ان کا اور دوسرا سودہ کا۔ چونکہ سیّدہ سودہ چاہتی تھیں کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں اٹھوں اس وجہ سے انہوں نے اپنا دن عائشہ کو ہبہ فرما دیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بیوی اپنی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے کیونکہ حقوق کا ہبہ درست ہے لیکن بعد میں چاہے تو رجوع بھی کر سکتی ہے اسی طرح مہر و نفقہ وغیرہ بھی معاف کر سکتی ہے۔

(مراۃ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی مرویات

آپ سے پانچ روایات کتب متداولہ میں موجود ہیں جن میں سے ایک بخاری میں ہے اور باقی چار سنن اربعہ میں پائی جاتی ہیں۔(مدارج و نزھة القاری وغیرہ)

آپ سے ابن عباس، یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ وغیرہ نے روایات بیان فرمائیں۔(تھذیب التھذیب ج ۶ ص ۵۹۹)

Marfat.com

سیّدہ سودہ و عائشہ رضی اللّٰہ عنہما کا ایک دوسرے کو حریرہ ملنا

ایک دفع اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے حریرہ (آٹا دودھ میں ملا کر پکاتے ہیں اور یہ کھیر کی طرح رقیق ہوتا ہے) بنایا اور اُمّ المؤمنین سودہ کو کھانے کے لئے کہا مگر آپ نے انکار فرما دیا اس پر سیّدہ صدّیقہ نے حریرہ حضرت سودہ رضی اللّٰہ عنہا کے منہ پر مل دیا یہ دیکھ کر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جناب سودہ سے فرمایا کہ آپ بھی عائشہ کے منہ پر مل دو اس پر سیّدہ سودہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضرت صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے منہ پر مل دیا یہ دیکھ کر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم تبسم فرما رہے تھے اور آپ کی دونوں ازواج بھی مسکرا رہی تھیں اسی دوران حضرت عمر نے دروازے سے اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ تم دونوں اپنے منہ دھولو عمر آ رہے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں اسی دن سے میں عمر سے ہیبت کرتی ہوں۔ (مرقاۃ)

آیتِ حجاب

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج رات میں مناصح جو کہ ایک چوڑا میدان ہے کی طرف رفع حاجت کے لئے جایا کرتی تھیں اور حضرت عمر حضور سے عرض کیا کرتے تھے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنی ازواج کو پردے کا حکم دیں پھر بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم ایسا نہ کرتے فخرجت سودة بنت زمعه زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم لیلة من اللیالی عشاء تو سیّدہ سودہ بنت زمعہ زوجۂ نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم ایک رات عشاء کے وقت قضائے حاجت کے لئے نکلیں تو چونکہ آپ طویل القامت تھیں تو حضرت عمر نے ندا کی یاسودة حرصا علی ان ینزل الحجاب کہ اے سودہ ہم نے آپ کو پہچان لیا آپ کی خواہش یہ تھی

Marfat.com

کہ حجاب نازل ہو۔(بخاری شریف ج ۲ ص ۹۲۲)

تو جب حضرت عمر نے یہ کہا بخدا تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں دیکھو کیسے نکلتی ہو تو آپ لوٹ آئیں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم میرے گھر کھانا تناول فرما رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دستِ مبارک میں گوشت والی ہڈی تھی حضرت سودہ اندر آئیں اور عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں اپنی ضرورت کے لئے نکلی تو عمر نے ایسے ایسے کہا صدّیقہ فرماتی ہیں کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف وحی فرمائی پھر وحی کی کیفیت ختم ہوئی اور وہ ہڈی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دستِ مبارک ہی میں رہی۔(بخاری ج ۲ ص ۷۸۸ ، نزھة القاری ج ۱ ص ۴۷۱)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بکری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امّ المؤمنین کی ایک بکری مرگئی تو آپ نے حضور کو اس کی خبر دی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا تو تم نے اس کے چمڑے کو لے لیا ہوتا سیّدہ عرض گذار ہوئیں نأخذ مسک شأة قد ماتت ہم مردہ بکری کا چمڑا کیسے لیتے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا انما قال اللہ قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه (الایة) ترجمہ: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے۔(کنز الایمان)

اس لئے اگر تم مردہ بکری کو دباغت دیتے اور اس سے نفع حاصل کرتے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا سیّدہ فرماتی ہیں کہ فارسلت الیها فسلخت مسکها فدبغته فاتخذت منه

Marfat.com

قربة حتی تخرقت میں نے اس کی طرف آدمی روانہ کیا اور بکری کی کھال کھچوادی اور اس کو دباغت دی گئی تو میں نے اس سے مشکیزہ بنایا یہاں تک کہ وہ پھٹ گیا۔

(زجاجة المصابیح (حنفی مشکوة) ج ۱ ص ۳۳۲)

فائدہ

چمڑے سے اس کی ناپاک رطوبتوں کو زائل کر دینے کو دباغت کہتے ہیں جس سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ اب خواہ دباغت نمک، انار کے چھلکے یا پھر دھوپ یا مٹی وغیرہ میں بار بار ڈال کر دی جائے۔

مسئلہ

جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ہے (خزائن العرفان)

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا وصال

ابن ابی خیثمہ کہتے ہیں کہ توفیت سودہ بنت زمعہ فی آخر الزمان عمر بن الخطاب کہ آپ کی وفات حضرت عمر بن خطاب کے دورِ خلافت کہ اواخر میں ہوئی ویقال ماتت سنة اربع وخمسین یعنی آپ کی وفات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ۵۴ھ میں ہوئی (الاصابہ ج۸ ص۱۹۷) جب کہ تہذیب التھذیب میں ہے کہ ماتت سنة خمس وستین کہ آپ کا وصال ۶۵ھ میں ہوا (تھذیب التھذیب ج۶ ص۵۹۶) خیال رہے پہلے قول کو واقدی نے ترجیح دی ہے (الاصابة ج۸ ص۱۹۷) چونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا لمبے قد کی اور فربہ و جسیم تھیں اس لیے حضرت عمر نے آپ کا جنازہ رات میں لے جانے کا حکم فرمایا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حبشہ میں میں نے دیکھا کہ عورتوں

Marfat.com

کے واسطے ایک مسہری بنائی جاتی تھی لہٰذا انہوں نے ان کے لئے اسی طرح کی ایک مسہری بنائی حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کی نظر اس پر پڑی تو دیکھ کر حضرت اسماء کے حق میں دعا دی اور فرمایا آپ نے ان کا ستر قائم کیا اللہ تعالیٰ تمہارا ستر فرمائے ستر تھا ستر ک اللّٰہ

کچھ علماء نے یوں بھی فرمایا ہے کہ اصل میں پردہ دار مسہری سیّدہ زینب بنت جحش کے لئے بنائی گئی تھی اور یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللّٰہ عنہا کے لئے حضرت اسماء رضی اللّٰہ عنہا نے مسہری تیار فرمائی تھی اور سیّدہ خاتونِ جنت کی رحلت ان سے قبل ہوئی تھی پس ثابت ہوا کہ سب سے پہلے سیّدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللّٰہ عنہا کے لئے پردہ دار مسہرہ بنائی گئی تھی۔(مدارج شریف)

خویش واقارب

مالک بن زمعہ

آپ سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کے بھائی ہیں حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی اور آپ کی معیت میں آپ کی بیوی عمیرہ بنت السعدی بن واقدان بھی تھیں اور حبشہ ہی میں مقیم رہے حتیٰ کہ حضرت جعفر بن ابی طالب کیساتھ واپس تشریف لائے۔(الاصابہ ج۵ ص۵۳۸ ، اسدالغابہ ج۵ ص۲۶)

عبدالرحمٰن بن زمعہ

یہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے عہدِ مبارک میں پیدا ہوئے ان کے بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کا جھگڑا ہوا چنانچہ بخاری و مسلم میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد سے عہد لیا کہ زمعہ

Marfat.com

کی باندی کالڑکا میرا ہے لہٰذا آپ اس کو لے لینا جب فتحِ مکہ ہوا تو حضرت سعد نے ان کو پکڑا اس پر عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ زمعہ کی باندی کالڑکا ہے اور میرے باپ کے فراش و بچھونا پر پیدا ہوا ہے جب حضور کی بارگاہ میں مقدمہ پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ الولد للفراش وللعاهر الحجر بچہ صاحبِ فراش کے لئے اور زانی کے لئے پتھر اور فیصلہ عبد بن زمعہ کے حق میں فرمایا اور سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ ان سے پردہ کرو۔

(الاصابہ ج۵ ص ۲۹ ، بخاری شریف ج ۲ ص ۱۰۶۵)

عبد بن زمعہ

آپ حضرت ام المومنین سودہ کے بھائی ہیں ان کے والد زمعہ فتحِ مکہ سے قبل وصال کر گئے تھے جب کہ آپ فتحِ مکہ کے دن اسلام لائے اور یہ وہی عبد بن زمعہ ہیں جن سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے مخاصمت کی تھی اور آپ کے حق میں فیصلہ ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور کا نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اس وقت یہ حج کرنے گئے ہوئے تھے واپسی پر جب نکاح کی خبر سنی تو اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگے اللہ کی شان جب اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے تو فرمایا کہ جس دن میں نے اپنے سر پر مٹی ڈالی تھی اس دن میں بیوقوف تھا۔(الاصابہ ج ۴ ص ۳۲۲)

قرظہ بن عمرو

ان کا نسب یوں بیان کیا گیا ہے کہ قرظہ بن عبد بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف یہ عبد بن زمعہ کے ماں شریکے ہیں ان دونوں کی والدہ عاتکہ بنت اخیف ہیں۔(الاصابہ ج ۴ ص ۳۲۲)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

چوتھا باب

فضائلِ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے فضائل ومناقب سے کتبِ احادیث مزین و متحلّی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اس محبوبہ زوجہ کو ایسے کمالات وخصوصیات سے نوازا ہے کہ جن کی کوئی حد نہیں۔

تبرکاً چند ایک فضائل سے کتابِ ہٰذا کو آراستہ کیا جاتا ہے۔

عن ابی سلمة ان عائشة قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یاعائشة ھٰذا جبرئیل یقرئک السلام قالت وعلیہ السلام ورحمة اللّٰہ قالت وھو یری مالاری (متفق علیہ ، مشکوٰة)

☆۱۔سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں آپ کو سلام پیش کرتے ہیں سیّدہ جواباً فرماتی ہیں کہ ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہوں اور فرمایا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔

نیز سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے ہی روایت ہے فرماتی ہیں قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اریتک فی المنام ثلث لیال یجئی بک الملک فی سرقة من حریر فقال لی ھذہ امرائک فکشفت عن وجھک الثوب فاذا انت ھی فقلت ان یکن ھذا من عنداللّٰہ یمضہ (متفق علیہ ،مشکوٰة)

☆۲۔اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے تین رات خواب میں دکھائی گئیں تھیں آپ کو فرشتہ ریشمی عمدہ کپڑے میں لاتا تھا اس نے ہمیں کہا کہ یہ آپ کی زوجہ

Marfat.com

ہیں میں نے تمہارے رخ سے کپڑا اٹھایا تو اچانک وہ تم تھیں میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے تو اسے پورا فرمائے گا۔

☆۳۔دوسری حدیث یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنھا فرماتی ہیں کہ جبرئیل نازل ہوئے اور میری تصویر حضور کے دستِ اقدس میں دی ان دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ تصویر ریشمی کپڑے پر تھی اور وہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے دستِ اقدس میں دی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دو مرتبہ اترے ہوں ایک مرتبہ تصویر ہاتھ میں دی اور دوسری مرتبہ ریشمی کپڑے میں (اشعۃ اللمعات) یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنھا رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کی زوجیت کے لئے منتخب ہیں یہ آپ کے لئے رب تعالیٰ کا تحفہ ہیں سمجھ لو رب کا تحفہ کس شان کا ہوگا۔(مراۃ المناجیح)

☆۴۔سیّدہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنھا ہی سے روایت ہے فرماتی ہیں

ان الناس کانوا یتحرون بھدایاھم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقالت ان نساء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کن حزبین فحزب فیہ عائشۃ وصفیۃ وسودۃ والحزب الاخر ام سلمۃ وسائر نساء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃ فقلن لھا کلمی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکلم الناس فیقول من اراد ان یھدی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلیھدہ الیہ حیث کان فکلمتہ فقال لھا لاتؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یأتنی وانا فی ثوب امرأۃ الاعائشۃ قالت اتوب الی اللّٰہ من اذاک یا رسول اللّٰہ ثم انھن دعون فاطمۃ فارسلن الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال یابنیۃ الاتحبین ماأحب قالت بلی قال فاحبی ھذہ(متفق

Marfat.com

علیه ،مشکوٰۃ)

یعنی صحابہ کرام اپنے تحائف کے لئے جنابِ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی باری تلاش کرتے تھے اس سے وہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خوشنودی تلاش کرتے تھے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویاں دو گروہ تھیں ایک گروہ میں سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور حفصہ رضی اللّٰہ عنہا اور صفیہ رضی اللّٰہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللّٰہ عنہا تھیں اور دوسرا گروہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا اور حضور کی دیگر ازواج کا تھا حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کے گروہ نے گفتگو کی ان سے کہا کہ تم حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے بات کرو کہ آپ صحابہ سے فرمائیں کہ جو بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں تحفہ بھیجنا چاہے تو آپ کو بھیج دیا کرے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم جہاں بھی ہوں چنانچہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے گذارش کی تو حضور نے فرمایا کہ مجھے عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے سوا کوئی بیوی نہیں جن کے بستر میں میں ہوں اور وحی آئے سیّدہ نے عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کو ایذاء رسانی سے میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں پھر تمام بیویوں نے سیّدہ بتول فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا کو بلایا اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں بھیجا آپ نے عرض کی اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اے پیاری بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں ان سے تم محبت نہیں کرتیں عرض کی کیوں نہیں یعنی محبت کرتی ہوں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا پس عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے محبت کرو۔

☆۵۔امام ترمذی روایت فرماتے ہیں ان جبرئیل جاء بصور تھا فی خرقة حریر خضراء الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال هذه زوجتک فی الدنیا

Marfat.com

والاخرة (مشکوٰۃ ص ۵۷۳، ترمذی ج ۲ ص ۲۲۸ مطبوعه ضیاء القرآن)

بے شک حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ریشم کے سبز ٹکڑے میں ان کی تصویر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں لائے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ اشعۃ اللمعات میں شیخ محقّق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت کی بشارت ہے اور تمام ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ جنتی ہیں جنتی ہونے کی بشارت دس حضرات (عشرۂ مبشرہ) کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

خیال رہے تصویر کی حرمت قدوم مدینہ کے بعد ہے۔ (حاشیہ ترمذی ج ۲ ص ۲۲۸)

☆۶۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ اپنی صحیح میں حدیث روایت فرماتے ہیں کہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الامریم بنت عمران وآسیة امراة فرعون وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام.

(صحیح البخاری کتاب المناقب ج ۱ ص ۵۳۲)

یعنی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا مردوں میں کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران وآسیہ رضی اللہ عنہا زوجۂ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی جب کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

☆۷۔ نیز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی الطعام

Marfat.com

یعنی میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت کھانوں پر ہے۔(بخاری ج ۱ ص ۵۳۲)

☆۸۔نیز امام ترمذی و دیگر محدثین روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها (ترمذی ابواب المناقب ص ۲۲۸) فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم مردوں میں کون محبوب ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد یعنی حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

☆۹۔نیز عبداللہ ابن زیاد الاسدی فرماتے ہیں کہ میں نے عمّار کو کہتے سنا کہ هی زوجة فی الدنیا و الاخرة یعنی عائشة (ترمذی ابواب المناقب) حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔

☆۱۰۔امام بخاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا تو رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے اصحاب کو تلاش کے لئے بھیجا نماز کا وقت ہوا تو پانی نہ ہونے کی وجہ سے بغیر وضو کے نماز ادا کی جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں شکایت پہنچی فنزلت آیة التیمم قال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ مانزل بک امر قط الاجعل اللہ لک منه مخرجا و جعل للمسلمین فیه برکة (الصحیح البخاری فضل عائشة رضی اللہ عنہا) تو آیت تیمّم نازل ہوئی اس پر حضرت اسید بن حضیر نے فرمایا کہ اللہ آپ کو جزائے خیر

Marfat.com

دے آپ پر جب بھی کوئی آزمائش نازل ہوئی تو اللہ نے آپ کو اس سے نجات دی اور مسلمانوں کیلئے اس میں برکت رکھی خیال رہے تیمّم خصوصیات امّت محمدیہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں سے ہے جو کہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے طفیل حاصل ہوئی جیسا کہ مذکورہ روایت سے معلوم ہوا۔

☆۱۱۔ نیز سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ آپ کے دہن مبارک کا لعاب اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا لعاب دہن اکٹھا ہوا چنانچہ فرماتی ہیں ان اللّٰہ جمع بین ریقی وریقه عند موته یعنی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لعاب دہن کو اکٹھا فرمایا۔

(رواہ البخاری ، مشکوٰۃ وفات النبی ص ۵۴۷)

فائدہ

امام نووی فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ جس شخص سے پانی و مٹی دونوں معدوم ہوں تو اس پر اسی حالت میں نماز پڑھنا واجب ہے جب کہ امام شافعی رضی اللّٰہ عنہ کے اس بارے میں چار اقوال ہیں قول اوّل جو کہ زیادہ صحیح ہے وہ یہ ہے کہ ایسے شخص پر اسی حالت میں نماز پڑھنا واجب ہے پھر بعد میں اعادہ بھی بطور وجوب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے جب کہ بعد میں اعادہ واجب تیسرا قول یہ ہے کہ فی الحال پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے البتہ بعد میں قضاء واجب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ فی الحال پڑھنا واجب ہے اور اعادہ واجب نہیں ہے۔

امامِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھنے سے رک جائے گا اور اس پر تشبّہ بالصلوٰۃ بھی واجب نہیں جب کہ صاحبین فرماتے ہیں کہ اس پر تشبّہ بالصلوٰۃ واجب ہے البتہ اس نماز کی قضا کرنے میں تینوں حضرات یعنی امام اعظم وابو یوسف وامام محمد رضی اللّٰہ

Marfat.com

عنہم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔(عمدة القاری الجزء السادس عشر بیروت لبنان)

☆ ۱۲۔امام بخاری روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے مرض الوفات میں فرماتے تھے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ حرصا علی بیت عائشة قالت عائشة فلما کان یومی سکن (صحیح البخاری باب فضل عائشة)

یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی باری پر حرص کرنے کی وجہ سے آپ فرماتی ہیں کہ جب میری باری تھی تو آپ کو سکون واطمینان ہوا سبحان اللّٰہ یہ فضیلت بھی سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو حاصل ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کے حجرۂ مبارکہ میں آپ کی آغوش میں وصال فرمایا چنانچہ فی روایة مسلم فلما کان یومی قبضه اللّٰہ بین سحری ونحری (عمدة القاری) یعنی جب میری باری تھی اور میرے سینے کے اوپر والے حصے میں رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے وصال فرمایا (اللہ نے ان کو قبض فرمایا) اور دیگر کتب میں اس طرح بھی ہے کہ توفی فی بیتی وفی یومی وبین سحری ونحری حاصل یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنے آخری ایّام میں سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا ہی کو مشرّف فرمایا خیال رہے کہ اس سے کوئی یہ وہم نہ کرے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ازواج کے درمیان عدل نہیں کیا کیونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اس کے باوجود آپ صلی اللّٰہ علیہ و سلم تمام ازواج رضی اللّٰہ عنہنّ کو شرف بخشا کرتے تھے حتیٰ کہ جب سفر پر جاتے تو ازواج کے مابین قرعہ ڈالا جاتا جس کا نام نکلتا وہ حضور کی معیّت میں سفر میں جاتیں چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اراد السفر اقرع بین نسائه فایتهن خرج سهمها خرج بها معه (متفق علیه ، مشکوٰة) یعنی اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم

Marfat.com

جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ پاک کے مابین قرعہ ڈالتے پھر ان میں سے جس کا حصہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے نیز دیگر ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ نے اس کی اجازت بھی دی تھی اور تمام اس پر خوش تھیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا روایت فرماتی ہیں انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یسأل فی مرضہ الذی مات فیہ این انا غدا این انا غدا یریدیوم عائشۃ فاذن لہ ازواجہ یکون حیث یشاء فکان فی بیت عائشۃ حتی مات عندھا کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے اس مرض میں پوچھتے تھے جسمیں آپ کی وفات ہوئی کہ ہم کل کہاں رہیں گے ہم کل کہاں رہیں گے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا دن ڈھونڈتے تھے پھر تمام ازواج پاک نے آپ کو اجازت دے دی کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم جہاں چاہیں رہیں چنانچہ آپ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے مکان میں رہے حتیٰ کہ انہیں کے ہاں وفات پائی۔

مراۃ المناجیح میں ہے کہ یہ ان پاک بیویوں کا انتہائی ادب ہے ورنہ وہ تمام جانتی تھیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے گھر تشریف لے جانا چاہتے ہیں آپ ہی کی باری میں آپ ہی کے گھر میں آپ کے سینہ انور پر وفات پائی اور آپ ہی کے گھر میں تاقیامت آرام فرما ہوئے۔(مشکوٰۃ ، مراۃ)

☆۱۳۔ سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کے ہاں دو راتیں قیام فرماتے جب کہ دیگر ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ کے ہاں ایک ایک۔

چنانچہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں انّ سودۃ لما کبرت قالت یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد جعلت یومی منک

Marfat.com

لعائشة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لعائشة يومين يومها ويوم سودة (متفق عليه ، مشكوٰة)

کہ بی بی سودہ رضی اللہ عنہا جب عمر رسیدہ ہو گئیں تو عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں نے اپنی باری کا دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے دو دن دیتے تھے ایک ان کا اپنا اور دوسرا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا۔

☆۱۴۔خیال رہے دس خصوصیات سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ایسی تھیں جن کی وجہ سے آپ دیگر ازواج پر فخر فرمایا کرتیں تھیں جب آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا ہیں تو فرمایا نزل الملک بصورتی وتزوجنی رسول الله صلى الله عليه وسلم لسبع سنين واهديت له تسع سنين۔

☆۱۔فرشتہ میری تصویر کے ساتھ آپ کے پاس آیا۔

☆۲۔حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھ سے سات سال کی عمر میں عقد (نکاح) فرمایا اور نویں سال میں رخصت ہوئی۔

☆۳۔وتزوجني بكرا لم يشركه في احد من الناس. میرا عقد نکاح حالت بکر (کنواری حالت) میں ہوا۔

☆۴۔و اتاه الوحي وانا واياه في لحاف واحد میں اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم ایک جگہ ہوتے اور وحی آتی۔

☆۵۔و كنت من احب الناس اليه اور میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو محبوب ترین تھی۔

Marfat.com

☆۶۔ونزل فی آیات من القرآن کادت الامة تھلک فیھن میری شان میں اٹھارہ آیتیں قرآن کریم کی نازل ہوئیں جب کہ امّت قریب بہلاکت تھی۔

☆۷۔ورایت جبرئیل علیہ السلام ولم یرہ احدمن نسائہ غیری میں نے جبرئیل روح الامین کو دیکھا اور میرے سوا ازواج میں سے کسی نے نہ دیکھا

☆۸۔وقبض فی بیتی اور میرے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے وفات پائی جب کہ میرے اور فرشتہ کے سوا کوئی قریب نہ تھا۔

☆۹۔میری شان میں آسمان سے برأت آئی اور میں پاک تھی اس پاک ذات کے نزدیک۔

☆۱۰۔ولقد وعدت مغفرہ واجرا عظیما مجھے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہوا۔ (تفسیر الحسنات)

☆۱۵۔شیخ صاحب مدارج النبوۃ شریف میں فرماتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کسی ایسی عورت سے شادی نہ فرمائی جس کے باپ اور ماں نے راہ خدا میں ہجرت کی ہو سوائے میرے (مدارج شریف مترجم)

☆۱۶۔حاصل کلام یہ کہ جناب سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنھا کے فضائل ریت کے ذرّوں آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہیں۔(مراۃ المناجیح)

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنھا

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کا نام عائشہ بنت عبداللہ بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن نھر بن مالک ہے والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے

Marfat.com

عائشہ بنت اُمّ رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس (بن عتاب) بن اذنیۃ ابن سبیع بن دھمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ الکنانیہ۔(اسد الغابہ)

فائدہ

آپ خود صدّیقہ ہیں اور صدّیق کی بیٹی ہیں ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ میں سب سے زیادہ مشہور ہیں۔(اسد الغابہ)

آپ کی کنیت امّ عبداللہ ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو یہ کنیت عطا فرمائی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام پر کیونکہ وہ آپ کے بھانجے ہیں چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے تکنی بام عبداللہ کناھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن اختھا عبداللہ بن الزبیر (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۷۵) ایک روایت کے مطابق یوں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے تحنیک فرمائی ان کے منہ میں آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ یہ عبداللہ ہیں اور آپ اُمّ عبداللہ۔(مدارج شریف)

جیسا کہ مذکور ہوا آپ کی والدہ کا نام اُمّ رومان ہے جو کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی والدہ ہیں اور حضرت اسماء سیّدہ صدّیقہ کی بہن ہیں لقب صدّیقہ اور کبھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ کو حمیرا سے خطاب فرماتے تھے۔

بوقتِ نکاح ورخصتی سیّدہ رضی اللہ عنہا کی عمر

تزوجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قبل الھجرۃ بسنتین وقیل بثلاث وقیل سنۃ ونصف اونحوھا فی شوال (عمدۃ القاری)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ سے نکاح مکۃ المکرّمہ میں ہجرت سے

Marfat.com

دوسال یا تین سال یا ڈیڑھ سال قبل شوال کے مہینے میں فرمایا

وقال الزبیر تزوجها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بعد خدیجة بثلاث سنین وتوفیت خدیجة قبل الهجرة بثلاث سنین وقیل باربع سنین وقیل بخمس سنین (اسدالغابه)

یعنی زبیر نے یہ کہا ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ صدّیقہ سے نکاح سیّدہ خدیجہ کے تین سال بعد فرمایا جب کہ حضرت خدیجہ کا وصال ہجرت سے تین سال یا چار سال یا پانچ سال قبل ہوا۔

بہر حال سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی عمر نکاح کے وقت چھ سال یا پھر سات سال تھی جب کہ رخصتی کے وقت نو سال تھی عمدۃ القاری میں ہے وهی بنت ست سنین وقیل سبع (عمدة القاری) یعنی آپ نکاح کے وقت چھ یا سات سال کی تھیں وبنی بها وهی بنت تسع سنین المدینة (اسدالغابه) اور آپ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مدینہ منورہ ہی میں شرف بخشا درآنحالیکہ آپ نو سال کی تھیں۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے عن عائشة ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم تزوجها وهی بنت سبع سنین وزفت الیه وهی بنت تسع سینن ولعبهامعها ومات عنها وهی بنت ثمانی عشرة. (رواه مسلم)

یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان سے نکاح کیا جب وہ سات سال کی لڑکی تھیں اور رخصت ہوئیں جب وہ نو برس کی لڑکی تھیں ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے انہیں چھوڑ کر وفات پائی جب وہ ۱۸ سال کی تھیں۔

Marfat.com

ابوداؤدشریف میں ہے عن عائشہ قالت تزوجنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان اوست ودخل بی وانا بنت تسع (ابوداؤد شریف کتاب النکاح)

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے میرے ساتھ نکاح فرمایا تو میں سات سال کی تھی سلیمان نے کہا چھ سال کی اور میرے ساتھ خلوت فرمائی تو میں نو سال کی تھی۔

خیال رہے صحیح بات وہی ہے جو اس روایت میں بیان فرمائی گئی ہے اور تاریخ وسیرت کی کتابوں میں اکابر علمائے اسلام نے ایسا ہی لکھا ہے اور اسی پر اعتماد و جزم فرمایا واللّٰہ اعلم بالصواب (شاھجھانپوری) خیال رہے سیّدہ چھ سال کی ہو کر ساتویں سال میں داخل ہو چکی تھیں (مراۃ المناجیح) لہٰذا روایات میں تعارض نہ ہوگا۔

واقعۂ نکاح

حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ عنہا کے انتقال کے بعد حکیم کی بیٹی حضرت خولہ جو کہ عثمان ابن مظعون کی زوجہ ہیں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیا آپ شادی نہ فرمائیں گے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کس سے عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اگر آپ چاہیں تو کنواری سے اور اگر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رضا ہو تو خواہ ثیّبہ سے آپ نے فرمایا کنواری کس سے؟ عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ کے مخلوق میں محبوب ترین شخص کی صاحبزادی سے یعنی حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے فرمایا ثیّبہ میں سے کس سے؟ عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سودہ بنت زمعہ سے جو کہ آپ پر ایمان لا چکی ہیں اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و

Marfat.com

سلم کی بارگاہ کی پیروکار ہیں پھر اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت خولہ کو حکم فرمایا کہ جا کر ان کو نکاح کا پیغام دو حضرت خولہ فرماتی ہیں فدخلت بیت ابی بکر فقالت یا ام رومان ماذا ادخل اللّٰہ عزوجل علیکم من الخیر والبرکۃ قالت وماذاک قالت ارسلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخطب علیہ عائشۃ قالت اتنتظری ابابکر حتی یأتی فجاء ابوبکر فقالت یاابابکر ماذاادخل اللّٰہ علیکم من الخیر والبرکۃ قال وماذاک قالت ارسلنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخطب علیہ عائشۃ قال ھل تصلح لہ انما ھی ابنتاخیہ فرجعت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک قال ارجعی الیہ فقولی لہ انا اخوک وانت اخی فی الاسلام وبنتک تصلح لی فرجعت فذکرت ذالک لہ قال انتظری وخرج قالت ام رومان ان مطعم بن عدی قد کان ذکرھا علی ابنہ فواللّٰہ ماوعد وعدا قط فاخلفہ لابی بکرفدخل ابوبکرعلی مطعم بن عدی عندہ امرأتہ ام الفتی فقالت یاابن ابی قحافۃ لعلک مصب صاحبنا مدخلہ فی دینک الذی انت علیہ ان تزوج الیک قال ابوبکر للمطعم بن عدی اقول ھذہ تقول قال انھا تقول ذلک فخرج من عندہ وقد اذھب اللّٰہ عزوجل ماکان فی نفسہ من عدتہ التی وعدہ فرجع فقال لخولۃ ادعی لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فدعتہ فزوجھا ایاہ وعائشۃ یومئذ بنت ست سنین

(مسند احمد بن حنبل ج۶ ص ۲۱۱)

یعنی میں حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کے گھر گئی اور حضرت ام رومان سے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کس قدر بھلائی اور برکت کا سامان مہیا فرمایا ہے حضرت امّ رومان نے کہا

Marfat.com

وہ کیا ہے خولہ نے کہا کہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ کو آپ کی صاحبزادی کے رشتہ کے لئے بھیجا ہے اُمِ رومان نے فرمایا ابوبکر کے آنے تک انتظار کرو پس حضرت ابوبکر تشریف لے آئے حضرت خولہ نے سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر آپ کے لئے خیر و برکت کا سامان کیا ہے آپ نے فرمایا وہ کیسے حضرت خولہ نے کہا کہ مجھے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے رشتہ کے لئے بھیجا ہے آپ نے فرمایا کیا عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے ٹھیک ہے اس لئے کہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بھتیجی ہے حضرت خولہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں آکر عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا آپ ان سے جا کر کہو کہ وہ میرے اور میں ان کا اخ فی الدین ہوں لہٰذا عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح مجھ سے ہوسکتا ہے آپ نے واپس آکر حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ سے ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انتظار کرو اور باہر تشریف لے گئے ام رومان نے کہا کہ مطعم بن عدّی نے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کیلئے اپنے بیٹے کے لئے (رشتے کا) ذکر کیا تھا اور قسم بخدا حضرت صدّیق نے زمانۂ جاہلیت میں بھی کبھی وعدہ خلافی نہیں فرمائی اس کے بعد حضرت صدّیق مطعم بن عدّی کے پاس پہنچے ان کے پاس ان کی زوجہ (بیوی) تھی اس نے کہا کہ ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ اگر یہ لڑکی ہمارے گھر آوے گی تو ہمارا لڑکا بے دین ہوجائے گا اس دین پر جس دین پر آپ تھے حضرت صدّیق نے مطعم بن عدّی کو کہا کیا یہ آپ کا قول ہے اس نے کہا جو میری زوجہ کہتی ہے وہی میرا قول ہے پس آپ واپس آگئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے وعدہ سے سبکدوش فرمایا واپس آکر آپ نے حضرت خولہ سے فرمایا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو بلوالو تو حضرت صدّیق نے بیٹی کا نکاح اسی دن حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے کردیا

Marfat.com

اوراس وقت عائشہ کی عمر ۶ سال تھی۔

سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا دنیائے علم میں

۱۔ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی کہ اصحابِ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم جب کسی بات میں شک کرتے تو سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے ہی پوچھتے تھے اوران کے پاس اس کا علم پاتے تھے۔

۲۔مسروق سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ آیا عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرائض اچھی طرح جانتی تھیں انہوں نے کہا کیا خوب اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اصحاب کی استانی دیکھا اکابر صحابہ ان سے فرائض پوچھتے تھے۔

۳۔ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے زیادہ کسی کو سنت رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا عالم نہ پایا اور نہ فقیہ اور نہ کسی آیت کے شانِ نزول میں ان سے زیادہ عالم دیکھا نہ ہی فرائض میں۔

۴۔محمود بن لبید سے مروی ہے کہ ازواجِ نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے کثیر احادیث حفظ کرلیں مگر نہ عائشہ وامّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہما کے برابر۔حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا حضرت عمر وحضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہما کے عہد میں اپنی وفات تک فتویٰ دیتی رہیں ان پر اللہ کی رحمت ہو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد اکابر صحابہ حضرت عمر وحضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہما آپ سے احادیث دریافت کرواتے تھے۔(طبقات ابن سعد)

۵۔علم واجتہاد میں سب سے زیادہ بڑھی ہوئیں تھیں حضراتِ خلفاء راشدین کے عہد ہی سے فتویٰ دیتی تھیں(نزهة القاری)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

شمعِ تاباں کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چہار ملّت پہ لاکھوں سلام

٦. وروت عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کثیرا روی عنها عمر بن الخطاب و کثیر من الصحابة و من التابعین مالایحصی (اسدالغابه فی معرفة الصحابة الجزء السابع)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے کثیر روایات کیں اور آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ و دیگر کثیر صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت فرمائیں جو کہ شمار سے باہر ہیں۔

٧. قال عروة مارأیت احدا منهم اعلم بفقه و لابطب و لابشعر من عائشة.

(ایضاً)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے بڑھ کر کوئی فقیہ و علم طب میں ماہر اور نہ ہی علم شعر میں کامل جانا۔

٨. و کان اکابر الصحابة یسألونها عن الفرائض و قال عطأ بن ابی رباح کانت عائشة من افقه الناس و احسن الناس رأیافی العامة. (ایضاً)

اکابر صحابہ آپ سے مسائل پوچھتے تھے عطا ابن ابی رباح نے کہا کہ آپ تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ تھیں اور عامۃ الناس میں قیاس کے اعتبار سے سب سے اچھی رائے والی تھیں۔

٩. و کان مسروق اذاروی عنها یقول حدثتنی الصدیقة بنت الصدیق البریة

Marfat.com

المبرأة. (ایضاً)

اور مسروق جب ان سے روایت فرماتے تو کہتے مجھ سے حدیث بیان فرمائی صدّیقہ جو کہ صدّیق کی بیٹی ہیں اور جو کہ ہر عیب سے بری اور اللہ کی بارگاہ میں براءت یافتہ ہیں۔

۱۰۔و کانت من اکبر فقهاء الصحابة (عمدة القاری) آپ اکبرِ فقہائے صحابہ میں سے تھیں۔

۱۱۔نیز ان چھ صحابہ میں سے تھیں جنہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت فرمائیں چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے واحد الستة الذین هم اکثر الصحابة روایة (عمدة القاری)

۱۲۔ترمذی شریف میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنه فرماتے ہیں ما اشکل علینا اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم حدیث قط فسألنا عائشة الاوجدنا عندها منه علما (ترمذی من فضل عائشة) یعنی ہم اصحابِ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه و سلم پر کوئی حدیث مشکل نہ ہوئی کبھی بھی پھر ہم نے جناب عائشہ رضی اللّٰہ عنها سے پوچھا۔مگر ہم نے ان کے پاس اس کا علم پایا۔

۱۳۔باوجودیکہ جب رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیه و سلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھارہ سال تھی جیسا کہ علامہ عینی فرماتے ہیں وتوفی عنها رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وهی بنت ثمانی عشرة. (عمدة القاری)

جب کہ بوقتِ رخصتی عمر شریف نو سال تھی جیسا کہ گذرا آپ سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک سو چوہتر پر شیخین نے اتفاق فرمایا جب کہ چون امام بخاری نے اور اٹھاون امام مسلم نے منفرداً روایت فرمائی ہیں نیز آپ سے روایت کرنے والے صحابہ وتابعین کی تعداد تقریباً دوسو ہے۔(عمدة القاری کتاب بدء الوحی)

Marfat.com

۱۴۔احادیث میں وارد ہوا ہے کہ **خذوا ثلثی دینکم من هذه الحميرا** یعنی تم عائشہ حمیرا سے اپنا دو تہائی دین حاصل کرو۔(مدارج شریف)

۱۵۔**عن موسیٰ بن طلحة قال مارأيت احدا افصح من عائشة .**

(رواه الترمذی مشکوٰۃ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے کسی کو زیادہ فصیح نہ دیکھا۔

مرویات اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی چند ایک مرویات ذکر کی جاتی ہیں

۱ .**عن عائشة اُمّ المؤمنين رضی اللّٰه عنها ان الحارث بن هشام قال يارسول اللّٰه كيف يأتيک الوحی فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم احيانا يأتينی مثل صلصلة الجرس وهواشد علی فيفصم عنی وقد وعيت عنه ماقال واحيانا يتمثّل لی الملک رجلا فيكلمنی فاعی مايقول قالت عائشة ولقدرأيته ينزل عليه الوحی فی اليوم الشديد البردفيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا.**

(الصحیح البخاری کتاب الوحی ج ۱ ص ۲)

ترجمہ: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللّٰہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہا میں اسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آ کر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی

Marfat.com

نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

(ترجمۂ شاھجھانپوری)

۲.عن عائشة قالت قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ان اعظم النکاح برکة ایسره مؤنة (رواه البیهقی فی شعب الایمان، مشکوٰة)

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ زیادہ برکت والا وہ نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہو۔

۳.عن عائشة قالت اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بسارق فقطعه فقالوا ماکنا نراک یبلغ به هذا قال لو کانت فاطمة لقطعتها (رواه النسائی مشکوٰة)

سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا لوگ عرض گذار ہوئے حضور ہم گمان نہ کرتے تھے کہ یہ یہاں تک پہنچ جائے گا فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو میں ان کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

۴.عن عائشة قالت مانظرت اومارأیت فرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قط (رواه ابن ماجه مشکوٰة) فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا ستر نہ دیکھا۔

۵.عن عائشة اُمّ المؤمنین انها قالت اتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بصبی فبال علی ثوبه فدعابماء فاتبعه اياه (الصحیح البخاری کتاب الوضو ج ۱ ص ۳۵)

فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر بول کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا۔

Marfat.com

٦۔عن عائشة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال کل شراب اسکر فهوحرام (بخاری کتاب الوضو) فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم نے ارشاد فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے حرام ہے۔

٧۔عن عائشة ان رجلا قال لنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ان امی افتلتت نفسها واظنها لوتکلمت تصدقت فهل لها اجر ان تصدقت عنهاقال نعم (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ١ ص ١٨٦) فرماتی ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیه و سلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں میرا خیال ہے کہ اگر وہ گفتگو کرتیں تو صدقہ دیتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا فرمایا ہاں۔(شاهجهانپوری)

٨۔عن عائشة قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لاتسبوا الاموات فانهم قد افضواالی ماقدّموا (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ١ ص ١٨٧)

فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیه و سلم نے فرمایا مردوں کو سب وشتم نہ کرو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں۔

٩۔عن عائشة قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یصغی الی رأسه وهومجاورفی المسجد فارجله واناحائض. (بخاری شریف کتاب الاعتکاف ج ١ ص ٢٧١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنها سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جب کہ آپ مسجد میں اعتکاف کئے ہوتے تو میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔(شاهجهانپوری)

Marfat.com

۱۰۔عن عائشة قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان ویقول تحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان (بخاری شریف کتاب الصیام ج ۱ ص ۲۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیه و سلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔(ایضاً)

۱۱۔عن عائشة قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یکثر ان یقول فی رکوعه وسجوده سبحنک اللهم ربّنا وبحمدک اللّٰهم اغفرلی یتاوَل القرآن

فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیه و سلم اپنے رکوع وسجدوں میں اکثر یہ دعا پڑھتے اے اللہ ہمارے رب اور ساتھ اپنی تعریف کے اے اللہ مجھے بخش دے آپ قرآن مجید کی تعمیل کرتے۔(بخاری کتاب الصلوٰة ج ۱ ص ۱۱۳)

۱۲۔عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یصلی وانا راقدة معترضة علی فراشه فاذا اراد ان یوترایقظنی فاوترت.

(بخاری ابواب الوتر ج ۱ ص ۱۳۶)

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللّٰہ علیه و سلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر ترچھی لیٹی رہتی جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔

حصول برکت کے لئے بارہ روایات پیش کی گئیں۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی سخاوت

سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی سخاوت وفیاضی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں جو مال ہوتا بانٹ دیا

Marfat.com

کرتی تھیں حتیٰ کہ خود پیوند والے کپڑے استعمال فرماتیں چنانچہ حضرت عروہ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ لقد رأیت عائشة رضی اللّٰہ عنها تقسم سبعین الفا وانها لترقع جیب درعها کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ نے ستر ہزار اللہ کی راہ میں خیرات کئے حالانکہ خود آپ اپنی قمیص کی جیب میں پیوند لگاتی تھیں۔

(حلیة الاولیاء ج ۲ ص ۵۸)

اسی طرح مرقاۃ میں حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں ایک بار امّ المؤمنین انگور کھا رہی تھیں کہ کوئی سائل آیا اور آپ کے پاس ایک ہی دانہ انگور کا بچا تھا سیّدہ نے سائل کو وہی عطا فرما دیا جس پر وہ ناراض ہوا تو امّ المؤمنین نے فمن یعمل مثقال ذرة خیر یره ترجمہ: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا (کنز الایمان) پڑھ کر فرمایا انگور کا ایک دانہ بھی ذرہ کو مشتمل ہے۔

(باب فضل الفقراء الفصل الثانی تحت حدیث انس)

بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ میں حضرت عروہ رضی اللّٰہ عنہ اپنی خالہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں دخلت امرأة معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندی شیأ غیر تمرة فاعطیتها ایاها کہ ایک عورت میرے پاس کچھ مانگتے ہوئے اپنی دو بیٹیوں کیساتھ آئی اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس نے کچھ نہ پایا اس کے سوال کرنے پر میں نے وہ کھجورا سے دے دی۔ (الصحیح البخاری)

نیز حضرت عروہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللّٰہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے فوا للّٰہ ماغابت الشمس عن ذلک الیوم حتی فرقها قسم بخدا اس دن کے سورج غروب ہونے سے قبل آپ نے ان کو بانٹ دیا پھر آپ کی کنیزہ نے عرض کی لو اشتریت من هذالدراهم بدرهم لحما کہ

Marfat.com

کیاہی اچھا ہوتا کہ آپ ان درہموں میں سے کسی درہم سے گوشت خرید لیتیں آپ نے فرمایا لوقلت قبل ان افرقها لفعلت اگرآپ یہ بات میرے تقسیم کرنے سے قبل کہتی تو میں گوشت خرید لیتی۔(حلیة الاولیاء حافظ ابونعیم ج ۲ ص ۵۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللّٰہ عنه نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنها کے لئے کپڑے چاندی اور دیگر اشیاء بھیجیں سیّدہ رضی اللّٰہ عنها نے جب دیکھا تو رونے لگیں اور فرمایا کہ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم نے ان کو نہ پایا (کیونکہ آپ فقرِ اختیاری کے بادشاہ تھے) پھر آپ نے ان تمام اشیاء کو تقسیم فرمادیا اور آپ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کے بعد روزے رکھا کرتی تھیں تو جب افطار کی روٹی اور روغن کیساتھ فرمائی تو ایک عورت نے عرض کی اے اُمّ المؤمنین اگر آپ حکم دیتیں تو ہم ایک درھم کا گوشت خرید کر(روٹی کیساتھ) کھالیتے فقالت عائشة کلی فواللّٰه مابقی عندنا منه شئ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ کیونکہ قسم بخدا ہمارے پاس کچھ بھی نہ بچا۔(سب کا سب راہِ خدا میں بانٹ دیا)(ایضاً)

حضرت ابن زبیر سیّدہ رضی اللّٰہ عنها کے بھانجے تھے اور آپ کو بہت محبوب تھے چونکہ سیّدہ رضی اللّٰہ عنها کے پاس جو کچھ بطورِ عطیہ کے آتا اس کو صدقہ کردیتیں جس کی چند ایک مثالیں گذریں ایک دفعہ آپ نے اونٹنی کا بچہ بیچا یہ دیکھ کر حضرت ابن زبیر نے فرمایا کہ میں اس کو صدقہ کرنے سے سیّدہ کو روک دوں گا جب یہ بات اُمّ المؤمنین کو پہنچی تو فرمایا للّٰه علی ان لاکلم ابن الزبیر حتی افارق الدنیا کہ اللہ کی قسم میں ابن زبیر سے بات چیت نہ کروں گی حتیٰ کہ دنیا کو داغِ فرقت دے دوں پس ہجر(قطعِ کلام) نے طول پکڑا تو جب ابن زبیر یہ برداشت نہ کرسکے تو ہر ایک سے سیّدہ کی بارگاہ میں اپنی سفارش کروائی لیکن آپ نے گفتگو کرنے

Marfat.com

سے انکار فرمادیا اور فرمایا کہ قسم بخدا میں اپنی قسم توڑ کر گناہ گار نہ ہوں گی آخر کار مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود سیّدہ کی بارگاہ میں گئے اور حضرت ابن زبیر بھی ساتھ ہو لیئے پس آپ سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا سے جا کر لپٹ گئے اور رونے لگے تو سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا بھی زار و قطار رونے لگیں پھر حضرت ابن زبیر نے اللہ کا واسطہ دیا تو آپ نے ناراضگی ختم فرمائی اور اپنی قسم توڑ دی آپ کے لئے چالیس غلام خریدے گئے اور آپ نے ان سب کو بطورِ کفّارہ آزاد فرمایا حضرت عوف فرماتے ہیں بعد میں اُمّ المؤمنین جب اپنی نذر یاد کرتیں تو اس قدر روتیں کہ آپ کی چادر مبارک تر ہو جاتی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء وبخاری شریف کتاب المناقب)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا وحضرت بریرہ رضی اللّٰہ عنہا

حضرت بریرہ رضی اللّٰہ عنہا اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی آزاد کردہ باندی و خادمہ ہیں پہلے کسی یہودی کی ملک میں تھیں جس نے حضرت بریرہ کو پانچ اوقیہ بطورِ قسط ہر سال ایک اوقیہ میں مکاتبہ کیا تھا حضرت بریرہ بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئیں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے معاونت چاہی اُمّ المؤمنین نے فرمایا ارجعی الی اھلک فان احبوا ان اقضی عنک کتابتک ویکون ولاء ک لی فعلت کہ آپ اپنے مالک کی طرف جاؤ اور جا کر کہو کہ اگر وہ پسند کریں تو میں آپ کا بدلِ کتابت ادا کروں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کرتی ہوں حسبِ حکم حضرت بریرہ اپنے مالک کے پاس جا کر کہتی ہیں تو وہ انکار کر دیتا ہے مگر اس شرط پر کہ حق ولاء اس کے لئے ہوگا پس حضرت بریرہ نے اُمّ المؤمنین کو سارا ماجرا عرض کیا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو جب خبر پہنچی تو ارشاد فرماتے ہیں خذیھا فاعتقیھا و اشترطی لھم الولاء فانما الولاء لمن اعتق کہ آپ حضرت بریرہ کو خرید کر آزاد کرو اور حق ولاء مشروط کرو اس لئے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو حاصل ہوگا چنانچہ حضرت

Marfat.com

بریرہ کوخرید کرآزادفرمادیتی ہیں چونکہ باندی کوآزادی کے بعداختیارعتق حاصل ہوتا ہے کہ خواہ وہ اپنے شوہرِ سابق کیساتھ رہے یا کہ نہ رہے

فخیرها النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فاختارت نفسها حضورصلی اللّٰہ علیه و سلم نے حضرت بریرہ کواختیار دیاتوانہوں نے نکاح سے آزادرہنے کافیصلہ فرمالیاحضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما سے روایت ہےفرماتے ہیں کہ ان زوج بریرة کان عبدا اسود یسمی مغیثا فخیرها یعنی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وامرهاان تعتد حضرت بریرہ کے خاوندمغیث نامی ایک کالے رنگ کاغلام تھاپس حضورصلی اللّٰہ علیه و سلم نے حضرت بریرہ کواختیار دیااورانہیں عدت پوراکرنے کاحکم فرمایاخیال رہے حضرت مغیث کے غلام وآزاد ہونے ہردونوں کی روایت ملتی ہےاب حضرت بریرہ کی آزادی کے بعد چونکہ آپ کے خاوندآپ سے بہت محبت کرتے تھےاس وجہ سے وہ اس حدتک روتے کہ آنسورخساروں پر بہہ جاتےلیکن آپ ان کوپسندنہ فرماتی تھیں،اس وجہ سے آپ نے آزادی کے بعدان کوچھوڑ دیاحضرت ابن عباس سے روایت ہےفرماتے ہیں ان مغیثا کان عبدافقال یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اشفع لی الیها قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یابریره اتقی اللّٰہ فانه زوجک وابو ولدک فقالت یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اتأمرنی بذاک قال لا انماانا شافع وکان دموعه علی خده فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم للعباس الاتعجب من حب مغیث بریرة وبغضها ایاه یعنی مغیث غلام حضورصلی اللّٰہ علیه و سلم کی بارگاہ میں عرض گذارہوایارسول اللہ بریرہ کے پاس میری سفارش فرمادیجیے حضورصلی اللّٰہ علیه و سلم نے فرمایااے بریرہ اللہ سے ڈرو کیونکہ مغیث آپ کا خاونداورآپ کےلڑکے کاباپ ہےعرض کی حضورصلی اللّٰہ علیه و سلم کیااس کا آپ

Marfat.com

مجھے حکم دیتے ہیں فرمایا نہیں بلکہ میں تو سفارش کررہا ہوں (کیونکہ) مغیث کے آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت عبّاس سے فرمایا کہ کیا مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت آپ کو حیران نہیں کرتی۔

(بخاری شریف و ابوداؤد شریف)

فائدہ:

میّت کے ترکہ کے ساتھ چار حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں

ا۔سب سے پہلے میّت کی تجہیز اور تکفین کی جائے گی تجہیز سے مراد ہر وہ چیز جس کی قبر تک میّت محتاج ہو اور تکفین سے مراد میّت کو کفن دینا ہے اور تجہیز و تکفین میں نہ تو کسی چیز کی کمی کی جائے گی اور نہ ہی زیادتی مثلاً مرد کو کفن میں تین کپڑے دو چادریں اور ایک قمیص جب کہ عورت کو پانچ کپڑے دو چادریں اور ایک قمیص، سینہ بند اور دو پٹہ دیئے جائینگے اس سے زائد کرنے کو تبذیر کہتے ہیں اور کم کرنے کو تقتیر کہتے ہیں البتہ ضرورت و حاجت کے وقت کفنِ کفایت دیا جائے گا۔

۲۔میّت کی تجہیز و تکفین کے بعد اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا پھر اگر مرنے والے نے کسی حق اللہ کی وصیت کی ہو تو قرضے کی ادائیگی کے بعد اس کا نفاذ کیا جائے گا جیسے مرنے والے کے ذمّے کچھ نمازیں تھیں اور وہ فدیہ دینے کی وصیّت کر کے مرا ہو تو اس صورت میں ورثاء پر فدیہ ادا کرنا لازم ہوگا ہاں اگر بغیر وصیّت کئے مر جائے تو اولیاء میں سے کوئی از خود ادا کرے گا تو اللہ کی بارگاہ میں امید ہے کہ قبول فرمائے ورنہ کم از کم اس کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔

۳۔قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ مال کے تہائی سے اگر مرنے والے نے کوئی وصیّت کی ہو تو اس کو پورا کیا جائے گا۔

۴۔اس کے بعد جو بچے اس مال کو مرنے والے کے ورثاء پر اسی طرح بانٹ دیا جائے گا جیسا

Marfat.com

کہ کتاب وسنت اوراجماع سے ثابت ہے۔

اب اصحابِ فرائض سے اگر کچھ مال بچ رہے تو وہ میّت کے عصبہ کو دیا جائے گا اور عصبہ میّت کے ان رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے جو اصحابِ فروض سے بچا ہوا مال پاتے ہیں اور اگر اصحابِ فروض نہ ہوں تو جمیع مال لے لینگے ان کو عصبۂ نصبی کہتے ہیں اور اگر میّت کے عصبۂ نصبی نہ ہوں تو پھر عصبۂ سببی کو دیا جائے گا اور عصبۂ سببی سے مراد مولائے عتاقہ ہے یعنی اگر کسی مرد یا عورت نے کوئی غلام خواہ باندی آزاد کی ہو تو یہ آزاد کرنے والا اپنے آزاد شدہ کا مال پائے گا اور اس استحقاق کو حقِ ولاء کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا الولاء لحمة کلحمة نسب چونکہ آزادی انسان کی حیات ہے کیونکہ اس کے ذریعے صفتِ مالکیت حاصل ہوتی ہے جس سے انسان اپنے ماعدا حیوانات و جمادات سے ممتاز ہوتا ہے جبکہ رقیت صفتِ ملکیت کو تلف وضائع کرنے والی ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آزاد کرنے والا شخص آزاد شدہ کی حیات کا سبب ہوا جیسا کہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہوتا ہے تو جس طرح بیٹا اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے نسبی سبب کی وجہ سے اور مرنے پر باپ کے لئے حقِ ارث ثابت ہوگا اسی طرح ولاء کی وجہ سے بھی آزاد کرنے والے آقا کو حقِ ارث ملے گا اور جس طرح باپ کے نہ ہونے کی صورت میں بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا نیچے تک ورنہ باپ یا دادا یا پڑ دادا اوپر تک اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر میّت کا بھائی یا پھر چچا بالتفصیل اسی طرح اگر آزاد کرنے والا آقا نہ ہو تو پھر اس کا جزؤ یا پھر جزؤ کا جزؤ جس طرح تفصیل گذری آزاد شدہ غلام کا مال پائینگے البتہ آزاد کرنے والے کی ورثاء عورتیں حقِ ولاء سے کچھ نہ پائینگی الا یہ کہ وہ عورت خود آزاد کرے یا اس کا آزاد شدہ کسی کو آزاد کرے یا پھر کسی کو مکاتب کرے یا مدبّر کرے یا پھر اس کا مکاتب یا مدبّر کسی کو مکاتب یا مدبّر کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لیس للنساء من الولاء الا ما اعتقن او اعتق من اعتقن

Marfat.com

او کاتبن او کاتب من کاتبن او دبرن او دبر من ادبرن خیال رہے ولائے عتاقہ میں غلام کے مرنے سے آقا تو پائے گا لیکن آقا کے مرنے پر غلام نہ پائے گا جبکہ مولائے موالات میں جانبین سے استحقاق ہوگا اور مولائے موالات یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کہے کہ تو میرا وارث ہوگا اگر میں مرجاؤں اور اگر جنایت کروں تو تم میرے عاقل ہوگے اور دوسرے نے قبول کرلیا تو یہ عقدِ ولاء ہوجائے گا اب اگر پہلا شخص جنایت کرے گا تو اس کا عاقل یہ ہوگا اسی طرح اگر مر جائے تو وارث بھی بنے گا اور اگر دوسرے شخص نے بھی یہی کہا تو جانبین سے ہر دوسرا پہلے کا عاقل و وارث ہوگا اور اس میں رجوع کرنا بھی جائز ہے مولائے عتاقہ کے نہ ہونے کی صورت میں اس کے عصبہ کو جیسے کہ گذرا ملے گا پھر اگر وہ بھی نہ ہوں تو اصحابِ فروضِ نسبیہ کو پھر ذوی الارحام کو پھر مولائے مولات پھر اس شخص کے لئے حق ہوگا جس کا مرنے والے نے اپنے غیر کے لئے نسب کا اقرار کیا تھا اگر وہ بھی نہ ہو تو اس شخص کو مال ملے گا جس کے لئے مرنے والے نے تمام مال کی وصیّت کی تھی ورنہ پھر بیت المال میں دیا جائے گا اور اس کو مریض کی ادویات اس کے خرچے کیلئے صرف کیا جائے گا جبکہ وہ فقیر ہو یا جو شخص کمانے سے عاجز ہو اور اس کا کوئی نفقہ دینے والا بھی نہ ہو تو اس کو دیا جائے گا یا پھر لقیط بچے پر خرچ کیا جائے گا واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

(سراجی و شریفیہ و برکات السراج)

خیال رہے یہ وہی بریرہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ جن کو بطورِ صدقہ کے کچھ گوشت آیا تھا تو جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو فرمایا تھا کہ لک صدقة ولنا هدية کہ آپ کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے چنانچہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ میں تین شرعی حکم ہوئے احدی السنن عتقت فخیرت فی زوجها وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق

Marfat.com

ودخل رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب اليه خبز وأدم من أدم البيت فقال الم اَرَ بُرمة فيها لحم قالوا بلى ولكن ذلك لحم تصدق به على بريره وانت لاتأ كل الصدقة قال هو عليها صدقة وَّلنا هدية.

(متفق علیه، مشکوۃ ص ۱۶۱) ایک حکم یہ کہ وہ آزاد کی گئیں تو انہیں اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا اور فرمایا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تشریف لائے کہ ہانڈی گوشت سے ابل رہی تھی آپ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا کوئی سالن پیش کیا گیا تو فرمایا کہ کیا مجھے گوشت کی ہانڈی نظر نہیں آ رہی عرض کیا ہاں لیکن یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تو صدقہ کھاتے نہیں تو فرمایا وہ ان پر صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے

خیال رہے بنو ہاشم کا آزاد غلام و باندی بھی صدقہ نہیں لے سکتی اور چونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا ہاشمیہ نہیں بلکہ قریشیہ ہیں اس لیے بریرہ کے حق میں صدقہ روا رہا۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے تلامذہ

۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ

ابوموسیٰ نامی چار صحابہ ہیں هذا والانصاری والنافقی مالک بن عباده او ابن عبداللّٰه وابوموسیٰ الحکمی ایک تو یہی ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس بن سلیمان بن حضار الاشعری ہیں باقی تین ابوموسیٰ انصاری و ابوموسیٰ نافقی مالک بن عبادہ یا ابن عبداللہ اور تیسرے ابوموسیٰ حکمی ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری جلیل القدر صحابی رسول ہیں استعمله رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم على زبيد وعدن وساحل اليمن واستعمله عمر رضى اللّٰه عنه على الكوفة والبصرة حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو زبید، عدن اور ساحل یمن

Marfat.com

کا حاکم مقرر فرمایا تھا حضور سیّدنا عمر فاروق نے بھی کوفہ، بصرہ کا آپ کو حاکم مقرر فرمایا و کان من علماء الصحابة و مفتیهم آپ علمائے صحابہ و مفتیان میں سے تھے آپ سے مرویات احادیث ۳۶۰ تین سو ساٹھ ہیں جن میں سے پچاس پر امام بخاری و مسلم نے اتفاق فرمایا اور چار کو بخاری اور پندرہ کو مسلم نے منفرداً روایت فرمایا روی عنه انس بن مالک و طارق بن شهاب و خلق من التابعین و بنوه یعنی آپ سے حضرت انس بن مالک اور طارق ابن شہاب اور تابعین کی کثیر جماعت اور صاحبزادوں یعنی ابوبکر، ابراہیم اور موسیٰ نے احادیث روایت فرمائیں آپ کا وصال مکہ یا پھر کوفہ میں ہوا۔ (عمدة القاری ج ۱ ص ۱۳۵ مکتبہ رشیدیہ)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

آپ کے نام میں اختلاف ہے اسی طرح آپ کے والد کے نام میں بھی اختلاف ہے جس میں تقریباً تیس اقوال ہیں (عمدة القاری الجزء الاول ص ۱۲۴) زیادہ قریب عبداللہ یا عبدالرحمٰن بن صخر الدوسی ہے آپ سب سے پہلے صحابی ہیں جن کی ابوہریرہ کنیت ہے جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ایک دفعہ بلی سے کھیل رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیه و سلم نے دیکھ کر فرمایا یاابا هریرة لہٰذا اسی سے مشہور ہو گئے حتیٰ کہ اصل نام میں اختلاف واقع ہو گیا زمانۂ جاہلیت میں آپ کا نام عبد شمس تھا آپ کی والدہ کا نام میمونہ یا امیہ ہے آپ کی والدہ حضور صلی اللہ علیه و سلم کی دعا سے مشرّف باسلام ہوئیں اہل صفّہ میں سے تھے عامِ خیبر میں اسلام لائے آپ فرماتے ہیں کہ نشأت یتیما و هاجرت مسکینا و کنت اجیر السبرة بنت غزوان و ان خادما لها فزوجنیها اللّٰه تعالیٰ و الحمدلله الذی جعل الدین قولا و جعل اباهریرة اماما یعنی میں نے حالت یتیمی میں پرورش پائی حالت مسکینی میں ہجرت کی اور میں سبرۃ بنت غزوان کا اجیر تھا تو میری شادی اللہ تبارک وتعالیٰ نے سبرہ سے فرمادی تو تمام

Marfat.com

تعریفیں اس ذات کولائق ہیں جس نے دین کو قیم فرمایا ابو ہریرہ کوامام بنایا نیز فرماتے ہیں کنت ارعی غنما میں بکریاں چراتا تھا وکان لی هرة صغيرة العب بها فكنونى بها کہ میری ایک چھوٹی بلی تھی جس سے میں کھیلتا تھا تو میری کنیت لوگوں نے ابو ہریرہ رکھ دی وقیل راه النبی فی کمه هرة فقال یااباهریرة کہ آپ کوحضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دیکھا کہ آپ کی آستین میں بلی تھی تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ لہٰذا آپ اسی کنیت سے مشہور ہو گئے آپ کی مرویات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر 5374 ہے جن میں تین سو پچیس پر بخاری و مسلم متفق ہیں جب کہ تین سو نوے احادیث میں امام بخاری اور ایک سو نوے پر امام مسلم منفرد ہیں روی عنه اکثر من ثمانمائته رجلمن صاحب و تابع آٹھ سو سے زائد صحابہ وتابعین نے آپ سے روایات لیں اور بیان فرمائیں (عمدة القاری ۱۲۴ صفحه الجزء الاول مکتبه رشیدیه) سب سے زیادہ سعید ابن المسیب ان کے داماد اور ان کے مولی اعرج نے اور مدینہ کے کبار تابعین نے ان سے بکثرت حدیثیں لیں۔

(فیوض الباری)

آپ نے ایک دفعہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے اپنے حافظہ کی شکایت کی کہ یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساه قال ابسط ردائک فبسطه فغرف بیدیه ثم قال ضم فضممت ضمافمانسیت شیئا کہ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ارشادات سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں فرمایا اپنی چادر بچھاؤ پس میں نے اسے بچھا دیا تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے لپ ڈالی اور فرمایا لپیٹ لو میں نے اسے لپیٹ لیا تو اس کے بعد کسی چیز کو نہ بھولا (بخاری کتاب العلم ج ۱ ص ۲۲) آپ جلیل القدر صحابی اور عبادت گذار متواضع وخاکسار تھے آپ روزانہ بارہ ہزار نفل پڑھتے تھے۔(فیوض

Marfat.com

الباری وغیرہ)

مات بالمدینہ سنة تسع وخمسین وقیل ثمان وقیل سبع ودفن بالبقیع (عمدۃالقاری) آپ کاوصال ۵۹/۵۸/۵۷ ہجری میں ہوا بقیع میں تدفین ہوئی اس وقت آپ کی عمر ثمان وسبعین یعنی اٹھتر سال تھی۔

(عمدة القاری الجزء الاول ص ۱۲۴ مکتبه رشیدیه)

۳۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللّٰہ عنہ

وھوعبداللّٰہ بن الزبیر بن العوام آپ عبداللہ بن زبیر بن عوام ہیں الصحابی ابن الصحابی امیر المؤمنین خود صحابی اور صحابی کے بیٹے امیر المؤمنین ہیں مہاجرین مدینہ المنورہ میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی ولدته امه اسماء بنت ابی بکر بقباء آپ کا تولد حضرت اسماء بنت ابوبکر کے ہاں قباء میں ہوا واتت به النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم فوضعته فی حجره آپ کو آپ کی والدہ ولادت کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کی خدمت میں حاضر کر کے آپ کی گود مبارک میں رکھ دیتی ہیں (سبحان اللّٰہ ماعظم شانه) پھر حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کھجور منگواتے ہیں اور چبا کر اس سعادت مند بچہ کی تحنیک فرماتے ہیں یہ وہ خوش بخت ہیں کہ جن کے منہ میں سب سے پہلے حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کا لعاب دہن گیا۔

ع:

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

اس کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم آپ کے لئے دعائے برکت فرماتے ہیں آپ

Marfat.com

سیّدہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے بھانجے ہیں آپ اطلس یعنی بے ریش تھے بہت زیادہ روزے رکھنے والے، قیام کرنے والے راتوں کو جاگنے والے اور رکوع کرنے والے اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے والے تھے یزید ابن معاویہ کے مرنے کے بعد ۹۷ ہجری میں اہل حجاز و یمن اور عراق اور خراسان نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ نے عمارت کعبہ کو از سر نو تعمیر فرمایا اور اس میں دو دروازے لگائے آٹھ حج ادا فرمائے وبقی فی الخلافة الی ان حصره الحجاج بمكة اول ليلة من ذی الحجة سنة ثنتين وسبعين ولم يزل يحاصره الی ان اصابته رمية الحجر فمات وصلت جثه وحمل رأسه الی خراسان خلافت کے امور انجام دیتے رہے یہاں تک کہ حجّاج نے مکّہ کا ذی الحجہ ۷۳ھ ہجری میں محاصرہ کیا اور محاصرہ جاری رہا حتیٰ کہ آپ کو ایک پتھر آلگا اور آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا اور آپ کے جسم مبارک کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور سرِ مبارک خراسان میں لے جایا گیا روی له عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ثلاثة وثلاثون حديثا ذكر البخاری منها ستة آپ کی مرویات احادیث ۳۳ ہیں جن میں سے امام بخاری نے چھ احادیث ذکر فرمائی۔

(عمدة القاری الجلد الثانی ص ۱۵۰ مکتبه رشیدیه)

حجّاج نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر کی نعش مبارک کو سولی پر چڑھایا تو سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللّٰہ عنہا تشریف لائیں اور فرمانے لگیں ابھی وقت نہیں آیا کہ یہ شہ سوار سواری سے اترے اتنے دردناک منظر کو دیکھنے کے باوجود آپ کی آنکھوں سے آنسو تک نہ نکلا حجّاج نے آپ کو بلوایا تو آپ نے انکار فرمادیا اس پر حجّاج کہنے لگا کہ سیّدھی طرح آجاؤ ورنہ بالوں سے پکڑ کر گھسٹوا کر منگواؤں گا اس پر رفیق رسول صلی اللّٰہ علیه و سلم کی صاحبزادی نے فرمایا کہ نہیں جاؤں گی جب تک تو بال سے پکڑ کر نہ گھسٹوائے پھر حجّاج خود آکر کہنے لگا کہ تم نے دیکھا کہ

Marfat.com

میں نے اس دشمن خدا کیساتھ کیا کیا صاحبزادیٔ محبوبِ رسول نے فرمایا میں نے دیکھا کہ تو نے اس کی دنیا برباد کی اور اس نے تیری آخرت خراب کردی نیز فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے سنا ہے کہ ثقیف میں ایک کذّاب ہوگا اور سفّاک کذّاب تو ہم نے دیکھا اور سفّاک تیرے سوا کوئی نہیں۔(نزھۃ القاری)

۴۔حضرت عروہ بن زبیر رضی اللّٰہ عنہ

حضرت عروہ بن زبیر بن عوام فقہائے سبعۂ مدینہ طیبہ میں سے ہیں علامہ عینی فرماتے ہیں وھو احد الفقھاء السبعة وھم ھو وسعید بن المسیب وعبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبہ بن مسعود والقاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وسلیمان ابن یسار وخارجة بن زید بن ثابت وفی السابع ثلاثة اقوال احدھا ابوسلمة بن عبدالرحمن الثانی سالم بن عبداللّٰہ بن عمر الثالث ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ھشام یعنی حضرت عروہ بن زبیر فقہائے سبعہ میں سے ایک ہیں اور مدینہ کے سات فقہاء یہ ہیں

(۱) عروہ بن زبیر بن عوام (۲) سعید بن المسیّب (۳) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود (۴) قاسم بن محمد بن ابوبکر الصدّیق (۵) سلیمان ابن یسار (۶) خارجہ بن زید بن ثابت اور ساتویں میں تین قول ہیں (۱) ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن (۲) سالم بن عبداللہ بن عمر (۳) ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام۔

آپ کی والدہ کا نام حضرت اسماء بنت الصدّیق ہے وقد جمع الشرف من وجوہ اور آپ کئی وجوہات کی بنا پر شرف و بزرگی کے جامع ہیں فرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صحرہ وابوبکر جدہ والزبیر والدہ واسماء امہ وعائشة خالتہ حضور صلی

Marfat.com

اللّٰہ علیہ و سلم آپ کے صھر مبارک ہیں ابوبکر آپ کے نانا ہیں حضرت زبیر آپ کے والد ہیں حضرت اسماء آپ کی والدہ اور حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللّٰہ عنھا آپ کی خالہ ہیں ولد سنة عشرين ومات سنةاربع وتسعين وقيل سنة ثلاث وقيل تسع آپ کی ولادت ۲۰ ہجری میں جب کہ وفات ۹۴ یا ۹۳ یا ۹۹ ہجری میں ہوئی بہت زبردست عابد زاہد شب زندہ دار بزرگ تھے روزانہ بلاناغہ چوتھائی قرآن مصحف شریف دیکھ کر پڑھتے چوتھائی قرآن پاک تہجد میں پڑھتے ابوالزیاد کا قول ہے کہ میں مدینہ منورہ میں فقھائے سبعہ سے ملاقات کر چکا ہوں جو علم و فضل میں اعلیٰ منزل پر پہنچے ہوئے ہیں عروہ کا بھی شمار انہیں میں ہے امام زہری فرماتے ہیں کہ عروہ بن زبیر علم کا ایک ایسا سمندر ہیں جو کبھی خشک نہیں ہوسکتا مہینوں لگاتار روزے رکھتے تھے ولید بن عبدالملک کہا کرتا تھا جسے یہ پسند ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے تو وہ عروہ کو دیکھے ایک دفعہ ولید کے پاس گئے تو پاؤں میں آکلہ ہوگیا ولید نے کہا پاؤں کٹوالو پہلے انکار فرمایا مگر جب اثر پنڈلی تک پہنچ گیا تو پھر ولید نے کہا اگر نہیں کٹوائیں گے تو پورے جسم میں اس کا اثر سرایت کر جائے گا پاؤں کاٹنے والا آیا اس نے کہا کہ شراب پی لیں تاکہ احساس نہ ہو فرمایا میں اللہ کی حرام کردہ چیز کے ذریعہ عافیت نہیں چاہتا اس نے کہا کہ کوئی خواب آور دوا دیدوں فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میرا کوئی عضو کاٹا جائے اور مجھے تکلیف کا احساس نہ ہو اور اس کے ثواب سے محروم رہوں لوگوں نے کہا کہ پکڑے رہیں فرمایا کوئی ضرورت نہیں آخرکار پاؤں کا گوشت پہلے چھری سے پھر ہڈی آری سے کاٹی گئی اور آہ تک نہیں فرمائی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہے اس دوران آپ روزہ کی حالت میں تھے جب روغنِ زیتون لوہے کے چمچوں میں کھولا کر داغا گیا تو بے ہوش ہو گئے بعد از افاقہ کٹا ہوا پاؤں ہاتھ میں الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے تجھ پر سوار فرمایا تیرے ذریعہ کسی گناہ کی طرف نہیں گیا ہوں خیال رہے آپ کے والد حضرت زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ

Marfat.com

میں سے ہیں اور حواریٔ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں۔

(عمدة القاری ، نزهة القاری ، تهذیب التهذیب وغیره)

۵۔عمرو بن عاص رضی اللّٰہ عنہ

عمرو بن العاص بن وائل قرشی سہمی ہیں کنیت ابوعبداللہ تھی جب کہ ابومحمد بھی ان کو کہا جاتا تھا قدم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی سنةثمان قبل الفتح مسلما فتح مکّہ سے قبل سن ۸ ہجری میں حضورؐ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حالتِ اسلام میں حاضر ہوئے نجاشی کے پاس ہی مسلمان ہو چکے تھے اور دین اسلام کے معتقد ہو گئے تھے نجاشی نے ان سے کہا تھا اے عمرو! تمہارے ابن عم کا دین کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے خدا کی قسم وہ سچے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں پوچھا آپ یقین وصدق سے کہتے ہیں یا کہ شک سے نجاشی نے کہا واللہ میں از روئے یقین سے کہتا ہوں پس عمرو بن عاص فتح مکّہ سے چھ ماہ قبل حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے دربار میں حاضر ہو گئے اور ان کیساتھ خالد بن ولید اور طلحہ بھی تھے جب حاضر ہوئے تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو تمہاری طرف پھینک دیا ہے اس کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے اور نگاہیں نیچی رکھتے تھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو عمان کا والی بنایا اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے وصال تک اسی عہدے پر رہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد عمرو بن عاص نے حضرت عمر و عثمان اور معاویہ کے ماتحت کام کیا حضرت عمر نے ان کو مصر بھیجا انہوں نے مصر فتح کیا اور والیٔ مصر رہے حضرت عمر کے وصال کے بعد حضرت عثمان نے چار سال سے زائد ان کو والی مصر بدستور قائم رکھا حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ کے پاس آ گئے اور ان کے مشیر خاص وقوت بازو رہے۔اور واقعہ صفین کے بعد جب تحکیم پر اتفاق ہوا تو حضرت معاویہ نے ان کو اپنی

Marfat.com

طرف سے حکم بنایا واقعہ دومۃ الجندل کے بعد حضرت امیر معاویہ نے ان کو مصر پر والی بنایا اسی حالت میں مصر ہی میں عیدالفطر کے دن انتقال ہوا صاحبزادے عبداللہ نے نماز جنازہ کے بعد نماز عیدالفطر پڑھائی۔

واقعۂ وصال

آپ کے وصال کا واقعہ انتہائی رقت انگیز ہے مسلم شریف میں ہے کہ وقتِ وصال آپ بہت خوفزدہ ومضطرب ہوئے اور بہت دیر تک روتے رہے حتیٰ کہ اپنا منہ دیوار کی طرف فرمالیا صاحبزادے نے عرض کی اباجان یہ خوف وفزع کس چیز کے باعث ہے آپ کو تو رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صحبت کی شرافت حاصل ہے اور غزوات میں شریک ہوتے تھے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے بشارتیں حاصل ہوئیں فرمایا اے بیٹے! مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں اپنی اول زندگی میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو دشمن گردانتا تھا اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا رخِ انور انتہائی مبغوض ترین تھا اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو ناری ہوتا دوسری حالت مسلمان ہونے کی ہے اور اسلام کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صحبت حاصل ہوئی اور اس حد تک کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے رخِ زیبا سے محبوب ترین میرے نزدیک کوئی چیز نہ تھی یہاں تک کہ غایتِ ادب وحیا اور اجلال کے باعث ان کی طرف نظر نہ کرسکتا تھا اور اگر کہا جائے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا وصف بیان کرو کہ کس طرح آپ کا حلیہ مبارک تھا تو نہیں کرسکتا۔

اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

Marfat.com

منزہ عن شریک فی محاسنہ

فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

(امام شرف الدین بوصیری رضی اللہ عنہ)

کیونکہ ان پر نظر ڈالنے کی ہمت نہ ہوئی تھی اگر اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتا تو امید رکھتا کہ اہلِ بہشت میں سے ہوتا اس کے بعد امارت وولایت میں عمر گزاری اور اس میں مبتلا ہو گیا اور اس مسافر خانۂ دنیا سے مجھے ملا جو کچھ ملا اب میں نہیں جانتا کہ میرا حال کیا ہوگا۔

پس میں مروں تو میرے ہمراہ کوئی نوحہ گر نہ ہو اور جب دفن کرو گے تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اور قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں کہ اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ میں تم سے انسیت حاصل کروں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔(مسلم شریف، عمدۃ القاری، مدارج شریف ونزھۃ القاری)

۶۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

آپ حضرت عمر ابن خطاب کے صاحبزادے ہیں ظہور نبوت سے ایک سال قبل پیدا ہوئے قرشی عدوی مکی ہیں وامہ وام اختہ حفصۃ بنت مظعون اخت عثمان بن مظعون اسلم بمکۃ قدیما مع ابیہ وھو صغیر وھاجر معہ آپ حضرت حفصہ کے بھائی ہیں دونوں کی والدہ زینب بنت مظعون جو کہ حضرت عثمان بن مظعون کی بہن تھیں مکہ میں اپنے والد کے ساتھ صغر سنی میں ایمان لے آئے اور انہیں کیساتھ ہجرت فرمائی کم سنی کی وجہ سے غزوۂ بدر واحد میں شریک نہ ہوئے جنگ احد میں شرکت کرنی چاہی تھی مگر واپس کر دیئے گئے اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے واحد العبادلۃ الاربعۃ وثانیھم ابن عباس وثالثھم عبداللہ بن عمر وبن العاص ورابعھم عبداللہ بن الزبیر یعنی آپ عبادلۂ اربعہ میں سے ایک ہیں

Marfat.com

دوسرے عبداللہ ابن عباس تیسرے عبداللہ بن عمرو بن عاص جب کہ چوتھے عبداللہ ابن زبیر ہیں ان الجوھری اثبت ابن مسعود منھم وحذف عبداللّٰہ بن عمرو اور جوھری نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو ثابت فرمایا ہے اور ابن عمرو کو حذف فرمایا ہے۔

بہت بڑے عابد وزاہد محتاط متقی اعمل بالسنۃ تھے

روی لہ الفاحدیث وستمائۃ وثلاثون حدیثا اتفقا منھما علی مائۃ وسبعین حدیثا وانفرد البخاری باحدوثمانین ومسلم باحد وثلاثین

آپ سے دو ہزار چھ سو تیس احادیث مروی ہیں ان میں سے ایک سو ستر پر شیخین نے اتفاق فرمایا ہے جب کہ اکاسی (۸۱) امام بخاری نے اور اکتیس (۳۱) امام مسلم نے منفرداً روایت فرمائی ہیں حضرت ابو ہریرہ کے بعد اکثر الروایۃ ہیں۔

ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے حق گوئی میں کسی کی پرواہ نہ فرماتے تھے حجاج ایک بار دیر تک خطبہ دیتا رہا اور نماز کا وقت تنگ ہو گیا فرمایا اے حجاج سورج تیرا انتظار نہ کرے گا عرفات مزدلفہ وغیرہ میں جہاں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے قیام کیا تھا حجاج سے آگے بڑھ کر قیام فرماتے حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد ۷۳ھ میں وصال ہوا وصل علیہ الحجاج حجاج نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی۔(عمدۃ القاری ج ۱ ص ۱۱۶، نزھۃ القاری ج ۱ ص ۲۴۵، مراۃ ج ۱ ص ۳۸)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللّٰہ عنھما

آپ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہاشمی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے چچا کے بیٹے ہیں وامہ ام الفضل لبابۃ الکبریٰ بنت الحارث اخت میمونۃ اُمّ المؤمنین آپ کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث ہیں حضرت امّ فضل امّ

Marfat.com

المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کہ بہن ہیں کان یقال له الحبر والبحر لکثرة علمه وترجمان القرآن آپ کو حبر امّت بحر العلوم اور ترجمان القرآن آپ کے کثرت علم کی وجہ سے کہا جاتا تھا واحد العبادلة الاربعة عبادلۂ اربعہ میں ایک ہیں وقال احمد ستة من الصحابة اکثروا الروایة عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم امام احمد رضی اللّٰہ عنه فرماتے ہیں کہ آپ ان چھ صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت فرمائی ہیں وہ چھ صحابہ کے اسمائے مبارکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنه

۲۔عبداللہ بن عباس رضی اللّٰہ عنهما

۳۔عبداللہ بن عمر رضی اللّٰہ عنهما

۴۔حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا

۵۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللّٰہ عنهما

۶۔حضرت انس رضی اللّٰہ عنه

روی ابن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم الف حدیث وستمائة وستین حدیثا اتفقا منها علی خمسة وتسعین حدیثا وانفرد البخاری بمائة وعشرین ومسلم بتسعة و اربعین آپ سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ احادیث مروی ہیں جن میں سے پچانوے پر شیخین نے اتفاق فرمایا ہے جب کہ ایک سو بیس میں امام بخاری انچاس میں امام مسلم منفرد ہیں ولد بالشعب قبل الهجرة بثلاث سینن ہجرت سے تین سال قبل شعب ابی طالب میں ولادت ہوئی۔

وتوفی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وهو ابن ثلاث عشرة سنة

Marfat.com

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے وصال ظاہری کے وقت تیرہ سال کے تھے وقال احمد خمس عشرة سنة جب کہ امام احمد فرماتے ہیں پندرہ برس کے تھے والاول هو المشهور اور پہلا قول مشہور ہے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کے لئے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ ان کو فقیہ فی الدین بنا اور قرآن کی تاویل عطا فرما یہی وجہ ہے کہ کم سنی ہی میں ان کے علم و فضل کا سکّہ سب پر بیٹھ گیا ذلک فضل اللّٰہ یوتیه من یشاء.

حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کے بہت قریبی تھے امام مسروق فرماتے ہیں کہ آپ اجمل الناس افتح الناس اور اعلم الناس تھے اخیر عمر میں آنکھوں میں موتیا اتر آیا معالجین نے کہا ہم موتیا نکال دیں گے لیکن پانچ دن کھڑے ہو کر آپ نماز نہیں پڑھ سکتے فرمایا خدا کی قسم میں موتیا نہیں نکلواؤں گا پانچ دن تو بڑی بات ہے ایک رکعت بھی نہیں چھوڑ سکتا جب آنکھیں سفید ہو گئیں تو یہ شعر پڑھا کرتے

ان یاخذ نی اللّٰہ من عینی نورهما
نفسی لسانی وقلبی منهما نور
قلبی ذکی وذهنی غیر ذی دخل
وفی ضمی صارم کارم کالسیف مطرور

ترجمہ:

اللہ نے میری آنکھوں سے روشنی لے لی تو کیا ہوا
اس کے عوض میری زبان میرا دل روشن ہے
میرا دل صاف ستھرا اور میرا دماغ فساد سے خالی ہے
میرے منہ میں ایسی زبان ہے جو تلوار کی طرح تیز مقابلہ میں غالب ہے

Marfat.com

مات بالطائف سنة ثمان وستين وهوابن احدوسبعين سنة فی ایام الزبیر

طائف میں آپ نے وفات پائی اس وقت آپ کی عمر مبارک اکہتر سال تھی اوراڑسٹھ ہجری تھی اورعبداللہ بن زبیر کے ایام خلافت تھے محمد بن حنفیہ حضرت علی کے صاحبزادے نے نماز جنازہ پڑھائی بعداز دفن یہ آواز سنائی دی گئی کہ

یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة o فادخلی فی عبادی وادخلی جنتیo

اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہواس حالت میں کہ تواس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہواور میری جنت میں آ۔(عمدة القاری ج ا ص ۷۰ ، نزهة القاری ج ا ص ۲۱۰)

۸۔حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رضی اللّٰہ عنہا

معاذہ بنت عبداللہ عدویہ میم کے ضم کے ساتھ آپ عابدہ ثقہ حجت تابعیہ ہیں حضرت علی وسیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتی ہیں روی لها الجماعة اوران نے سے ایک جماعت نے روایت کیا ماتت سنة ثلاث وثمانين تیراسی ہجری میں آپ کا وصال ہو ا۔(عمدة القاری ج۳ ص ۳۰۰ ، نزهة القاری ج۲ ص ۲۴۶)

۹۔قاسم بن محمد بن ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہ

آپ سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہ کے پوتے اور محمد بن ابوبکر کے لخت جگر ہیں اجلّۂ تابعین اور فقہائے سبعہ میں سے ہیں یحییٰ بن سعید نے کہا کہ اس عہد میں مدینہ میں ان سے افضل کسی کو نہیں پایا ۳۱ھ میں ولادت ہوئی جب کہ ۱۰۱ھ میں وصال فرمایا۔

(نزهة القاری ج۲ ص ۲۰۹ ، عمدة القاری ج۳ ص ۲۵۴)

Marfat.com

۱۰۔عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللّٰہ عنہا

ھی عمرۃبنت عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ آپ عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی بیٹی ہیں وکانت فی حجر عائشة اُمّ المؤمنین ورتبها آپ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنها کی گود کی پروردہ وربیبہ ہیں مشہور تابعیہ ہیں وروت عنها کثیرا من حدیثها وعن غیرها آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے کثیر احادیث لی ہیں آپ کے علاوہ بھی دیگر لوگوں سے احادیث روایت فرمائیں ماتت سنة ثلث ومائة ۱۰۳ھ میں وصال ہوا۔(اکمال)

تلک عشرة کاملة

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے خویش واقارب

حضرت اسماء رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدّیق رضی اللّٰہ عنہا کی باپ شریک جب کہ عبداللہ بن ابوبکر الصدّیق کی حقیقی بہن ہیں آپ حضرت زبیر رضی اللّٰہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں آپ ذات النطاقتین سے مشہور ہیں ولدت قبل الهجرة بسبع وعشرین سنة قبل از ہجرت ستائیس سال ولادت ہوئی آپ سے چھپن (۵۶) حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار کو امام بخاری ومسلم نے منفرد ذکر کیا جب کہ ۱۴ پر اتفاق ہے۔

ذات النطاقتین کا لقب

واقعہ ہجرت میں حضرت اسماء توشہ دان لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور توشہ دان کو باندھنے کے لئے کوئی رسی نہ تھی تو آپ نے اپنے بند کے آدھے حصہ سے توشہ دان باندھا

Marfat.com

اورآدھا استعمال فرمایا اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کوذات النطاقتین کالقب دیا۔(طبری) حضور صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ ہجرت کر گئے تو ابوجہل اپنے حواریوں کیساتھ آپ کے گھر آیا اور جب پوچھا تو حضرت اسماء نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اس پر اس شقی نے آپ کوتھپڑ مارا فرماتی ہیں کہ اس نے اس زور سے مارا کہ میری کان کی بالی گر پڑی۔(طبری)

آپ کی عمر مبارک ایک سوسال کی ہوئی ولم یسقط لھاسن ولم یتغیر عقلھا اس عمر میں بھی کوئی دانت نہ گرا اور نہ ہی عقل میں فتور آیا توفیت بمکة فی جمادی الاول سنة ثلاث وسبعین بعد قتل ابنھا عبداللّٰہ بن الزبیر حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد جمادی الاول ۷۳ھ کو مکہ میں وصال فرمایا۔

(عمدة القاری ج۲ ص ۹۳ ، فیوض الباری ج ۱ ص ۲۷۵)

اُمّ کلثوم بنت ابی بکر الصدّیق رضی اللّٰہ عنھا

لیس لام کلثوم بنت ابی بکر صحبة لانھا ولدت بعد وفاة النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وامھا بنت خارجة (الجز السابع من اسدالغابہ) یہ سیّدہ عائشہ اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں جو کہ بنت خارجہ کی بیٹی ہیں چونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ظاہری وفات کے بعد پیدا ہوئیں اس وجہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صحبت نہ پاسکیں حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں اُمّ المؤمنین سے فرمایا کہ انی ذات بطن بنت خارجة بنتا یعنی میں بنت خارجہ کولڑکی سے حامل دیکھتا ہوں اور آپ کی وفات کے بعد امّ کلثوم کی ولادت ہوئی اور اس کو حضرت کی کرامات میں سے شمار کیا گیا ہے۔(ایضاً)

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدّیق رضی اللّٰہ عنہ

آپ کی کنیت ابومحمد یا ابوعبداللہ یا پھر ابوعثمان ہے اُمّ المؤمنین کے حقیقی بھائی ہیں اسلم قبل الفتح فتح مکّہ سے قبل اسلام لائے قیل انہ کان اکبر ولد ابی بکر یہ قول کہا گیا ہے کہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدنا ابوبکر صدّیق کے بڑے بیٹے ہیں حضرت خالد کیساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے یقال انہ کان اسمہ فی الجاھلیۃ عبدالکعبۃ اوعبدالعزی فسماہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عبدالرحمن یعنی ان کا نام زمانہ جاہلیت میں عبدالکعبۃ یا عبدالعزیٰ تھا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا وروی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعن ابیہ عبداللّٰہ وحفصۃ آپ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے اور اپنے والد حضرت حفصہ سے روایت حدیث فرمائی۔

(تہذیب التہذیب ج۶ ص۱۴۶/۷)

خیال رہے سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی چار پشت صحابہ ہیں یعنی آپ بھی اور آپ کے والد حضرت ابوقحافہ اور آپ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور ان کے بیٹے یعنی آپ کے پوتے بھی صحابی رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم تھے ۳ھ میں آپ نے مکّہ سے دس میل دور وفات پائی اور مکّہ میں آپ کی تدفین کی گئی۔(تہذیب التہذیب)

خیال رہے حضرت عبدالرحمٰن کے علاوہ بھی اُمّ المؤمنین کے دو بھائی تھے جن کے نام عبداللہ بن ابی بکر اور محمد بن ابی بکر ہیں حضرت عبداللہ بن ابی بکر غزوۂ حنین میں شریک ہوئے اور زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد وصال فرما گئے ان کی والدہ کا نام قبیلہ تھا محمد بن ابی بکر کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے اور یہ دونوں حضرات اُمّ المؤمنین کے باپ شریک بھائی ہیں۔

Marfat.com

اُمّ المؤمنین کی والدہ امّ رومان رضی اللّٰہ عنہا

ان کا نام زینب تھا یا پھر رعد قدیم الاسلام خاتون اور صحابیہ رُسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں وصال ۴/ ۵ ہجری غزوہ خندق کے سال ہوا امام مسروق ان سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کے بارے میں فرمایا من سرہ ان ینظر الی امرأۃ من الحور العین فینظر الی ام رومانؓ یعنی جو شخص حوروعین کو دیکھنا چاہے وہ اُمّ رومان کو دیکھے خیال رہے حضرت امّ رومان پہلے عبدالرحمٰن بن حارث ازدی کی زوجیت میں تھیں ان کے انتقال کے بعد حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا اُمّ المؤمنین اور حضرت عبدالرحمٰن دونوں آپ ہی کے شکم سے ہیں۔(عمدۃ القاری ص ۱۰۰، نزھۃ القاری ج ۳ ص ۹۰/ ۹۱ و استیعاب)

اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے والد حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ

خلیفہ بلافصل حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کے فضائل ومناقب بے حدو بے شمار ہیں جن کو بیان کرنے کے لئے دفاتر درکار ہیں یہاں تبرکاً چند ایک مدارج شریف سے نقل کئے جارہے ہیں۔

آپ کا دورِ جہالت میں نام عبدالکعبہ یا عبدرب الکعبہ تھا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کا اسم گرامی عبداللہ رکھا دیگر ایک قول یہ بھی ہے کہ عتیق نام رکھا کیونکہ وہ آتشِ جہنم سے آزاد ہیں بعض حضرات نے ان کا نام عبداللہ بھی قدیم سے یہی بیان کیا ہے اور یہی درست وصواب ہے۔ترمذی میں ہے من ارادان ینظر الی العتیق من النار ینظر الی ابی بکر یعنی جو شخص جہنم سے آزاد شدہ کو دیکھنا چاہے وہ ابوبکر کو دیکھے ایک قول اس طرح ہے کہ آپ کا لقب عتیق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نسب میں اس طرح کی کوئی بات نہ تھی جو ان پر عیب لگانے

Marfat.com

کا باعث بن سکتی تھی اس لیے کہ وہ پہلے ہی سے نیک راستہ پر تھے اور تمام امّت اس پر متفق ہے کہ آپ کا لقب صدّیق ہے کیونکہ انہوں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تصدیق میں سبقت کی تھی اور جملہ احوال میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی صداقت پر انہوں نے لازم تصدیق کی ایک موقع پر حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ نے منبر پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان پر ابوبکر کا نام صدّیق رکھا نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ولادت پاک سے دو سال اور کچھ مہینے بعد حضرت صدّیق اکبر پیدا ہوئے تھے اور ان کی خلافت کی خدمت بھی اسی قدر ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد پوری کرنے کے بعد حضرت صدّیق رضی اللّٰہ عنہ کا وصال ہوا انہوں نے تریسٹھ برس عمر پائی اور بے حد و شمار فضائل و مناقب کے حامل ہیں۔

(مدراج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا پر تہمت لگانے والے کا حکم

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا قذف کفرِ خالص ہے صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کی صحابیت کا انکار کفر خالص ہے چنانچہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے لو قذف عائشة رضی اللّٰہ عنہا بالزنی کفر باللّٰہ تعالیٰ یعنی اگر کسی نے سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا پر زنا کی تہمت لگائی تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔

شرح ملتقی الابحر میں ہے یکفر بقوله لاادری ان النبی فی القبر مومن او کافر وبقوله ماکان علینا نعمة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وان البعثة من اعظم النعم وبقذفه عائشة رضی اللّٰہ عنها وانکاره صحبة ابی بکر رضی اللّٰہ عنه .

اگر کسی نے کہا میں نہیں جانتا کہ نبی قبر میں حالت ایمان میں ہے یا کفر میں تو کافر ہو جائے

Marfat.com

گا اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہو جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی کوئی نعمت نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت مبارکہ سب سے بڑی نعمت ہے یا عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے یا سیّدنا ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ کی صحابیت کا انکا کرتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۴ مرکز اھل سنت برکات رضا)

نیز ردّ الرفضہ میں فرماتے ہیں کہ

ویجب اکفار ھم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی اللّٰہ عنھم (رسالۂ مبارکہ ردالرفضة)

تفسیر حسنات میں علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ الصارم المسلول کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

قاضی ابولیلی فرماتے ہیں من قذف عائشة مماتبرأھا اللّٰہ منه کفر جو سیّدہ پر قدف یعنی اتہام (زنا کی تہمت لگائے) رکھے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا وہ کافر ہے اور حضرت امام مالک رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ جو حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کو برا کہے اسے کوڑوں کی سزا دی جائے اور حضرت اُمّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو برا کہنے والا قتل کیا جائے۔

حضرت ابوالسائب قاضی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن قاضی حسن بن زید والی طبرستان کے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حاضر تھا یہ کمبل پہن کر گزر فرماتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اور ہر سال بیس ہزار دینار مدینہ منورہ بھیجا کرتے کہ وہ تمام صحابہ کرام کی اولاد میں تقسیم کیا جائے آپ کے دربار میں ایک شخص حاضر تھا اس نے حضرت سیّدہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی شان میں اتہام منافقین بیان کر کے کچھ قبیح الفاظ بک دیئے تو آپ نے فوراً

Marfat.com

حکم دیا یا غلام اضرب عُنُقَهٗ اس کی گردن مارو پھر فرمایا معاذ اللّٰہ یہ شخص حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر طعن کر رہا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الخبیثات الایۃ تو اگر صدّیقہ معاذ اللّٰہ خبیث ہیں تو لازم آتا ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو بھی معاذ اللّٰہ معاذ اللّٰہ ایسا ہی کہا جائے اور جو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ایسا کہے وہ کافر ہے بے ایمان مرتد ہے لہٰذا ابھی اس کی گردن مار دو چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور میں وہاں حاضر تھا۔

(تفسیر حسنات جلد چہارم سورۂ نور ص ۶۲۵)

واقعۂ افک

یہ واقعہ پانچ ہجری میں پیش آیا جس سے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم و اُمّ المؤمنین و صحابہ کرام کو سخت اذیت پہنچی عربی میں بہتان کو افک کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ بہتان ہے جو منافقین اور بعض مومنین نے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا پر لگایا تھا اور آپ کی برأت پر قرآن پاک کی اٹھارہ آیات اتری تھیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. ان الذین جاء وبالافک ○

۲. لولاء اذسمعتوہ ظن المومنون والمومنات بانفسھم خیرا وقالوا ھذاافک مبین ○

۳. لولاجاء وعلیہ باربعۃ شھداء○

۴. فالئک عنداللّٰہ ھم الکذبون○

۵. ولولافضل اللّٰہ علیکم ورحمتہ فی الدنیا والاخرۃ لمسّکم فی ما افضتم عذاب عظیم○

۶. اذتلقونہ بالسنتکم○

Marfat.com

۷.لولا اذسمعتوہ قلتم مایکون لنا ان نتکلم بھذاسبحنک ھذابھتان عظیمo

۸.ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃo

۹.یعظکم اللّٰہ ان تعودوا لمثلہ ابداo

۱۰.لھم عذاب الیم فی الدنیا والاخرہo

۱۱.یاایھاالذین امنوا لاتتبعواخطوات الشیطنo

۱۲.ولایأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوااولی القربی والمسٰکین والمھٰجرین فی سبیل اللّٰہ والیعفوا والیصفحوا الاتحبون ان یغفراللّٰہ لکم واللّٰہ غفوررحیمo

۱۳.ان الذین یرمون المحصنت الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ و لھم عذاب عظیم o

۱۴.یوم تشھد علیھم السنتھم وایدیھم وارجلھم بما کانوا یعملون یومئذ یوفیھم اللہ دینھم الحق ویعلمون ان اللّٰہ ھوالحق المبینo

۱۵.الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثتo

۱۶.والطیبت للطیبین والطیبون للطیبتo

۱۷.اولئک مبرء ون ممایقولونo

۱۸.لھم مغفرۃ ورزق کریمo (تفسیرحسنات)

تفصیلِ واقعہ

اس قصۂ عظیم کی تفصیل بخاری شریف میں اس طرح آئی ہے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ

Marfat.com

صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اراد سفرا اقرع بین ازواجہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہّرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا وہ آپ کے ساتھ رفیقِ سفر ہوتیں۔

چنانچہ فرماتی ہیں کہ ایک غزوہ میں جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا پس میں اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ سفر پر نکلی اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا فرماتی ہیں

فکنت احمل فی ھودجی وانزل فیہ

پس میں پردے کیساتھ ھودج میں سوار کروائی گئی اور اسمیں بیٹھ گئی پس ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آ گئے تو اس منزل سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے رات کے وقت چلنے کا حکم دیا جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں قضائے حاجت کے لئے لشکر سے دور چلی گئی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خذفِ یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے واپس لوٹی اور اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے ذمہ مجھے سوار کروانے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے ھودج کو اٹھا کر اس کی سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ھودج کے اندر ہوں ان دنوں عورتیں عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر

Marfat.com

مرغن ہوتی تھی ان لوگوں کو ھودج اٹھاتے اور اونٹ پر رکھتے یوں بھی اس کا ہلکا پن محسوس نہ ہوا کہ میں نوعمر تھی پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔

فرماتی ہیں وجدت عقدلی بعد ماستمر الجیش ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اپنی جگہ سے کوچ کر گیا تھا پس میں جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں ادھر آئیں گے اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی تھی میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور سو گئی حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے وہ صبح کے وقت میرے نزدیک آئے کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا

فاستیقظت باسترجاعه حین عرفنی فخمرت وجهی بجلبابی

پس میں ان کی زبان سے انا للّٰہ وانا الیه راجعون کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی میں نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا منہ چھپا لیا

سبحان اللّٰہ فرماتی ہیں کہ واللّٰہ ماتکلمنا بکلمات ولاسمعت منه کلمة غیر استرجاعه یعنی قسم بخدا نہ ہم نے کوئی گفتگو کی اور نہ میں نے کلمات استرجاع (انا للّٰہ وانا الیه راجعون) کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا وہ اپنی سواری سے اترے اس کے پیر باندھے پھر میں کھڑی ہو کر اس پر سوار ہو گئی وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دوپہر دن چڑھے لشکر میں جا پہنچے (بخاری) خیال رہے اس موقع پر حضرت صفوان کا استرجاع پڑھنا اس وجہ سے تھا کہ سیّدہ کا صحراء میں پیچھے اکیلے رہ جانا ایک بڑی آزمائش ہے کہ ان کو چھوڑ دیا گیا اس واسطے کسی آفت و ہلاکت میں پڑ جانے کا خدشہ ہے یا بعد میں رونما ہونے والے واقعات کے باعث بعض کا خیال ہے کہ صفوان کا گمان تھا شاید حضرت سیّدہ وصال پا چکی ہیں اس وجہ سے انہوں نے انا للّٰہ وانا الیه راجعون پڑھا۔ (مدارج)

Marfat.com

سیّدہ فرماتی ہیں

فهلک من هلک و کان الذی تولیٰ کبر الافک عبداللّٰه بن ابی بن سلول

کہ جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوااور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوادی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں

اخبر ت انه کان یشاع ویتحدث فیه عنده فیقرُّه ویستمعه ویستو شیه

کہ مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ جب ابن ابی منافق کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اوراسے بڑے غور سے سنتا اور بیان بھی کرتا

آپ فرماتے ہیں کہ

لم یسم من اهل الافک ایضا الا حسان بن ثابت و مسطح بن اثاثه و حمنة بنت جحش فی ناس آخرین لاعلم لی بهم غیر انهم عصبة .

بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہاں ان کی ایک جماعت تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فرماتے ہیں ان لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) کررہا تھا۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ

فقدمنا المدینة فاشتکیت حین قدمت شهرا و الناس یضیفون فی قول اصحاب الافک لااشعر بشئ من ذلک

کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہوتا رہا اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہوا لیکن یہ شک میری تکلیف میں اضافہ کرتا رہا کہ

Marfat.com

میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا لطف وکرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا میری بیماری کے دوران حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تشریف لاتے سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے تھے پس یہ بات مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے طوفان بدتمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا یہاں تک کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کیساتھ رفعِ حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور اہلِ عرب کی شروع سے عادت یہی تھی کہ اس مقصد کیلئے جنگل میں جاتے تھے کیونکہ گھروں کے سامنے بیت الخلاء بنانا ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ سیّدہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابورھم بن عبدالمطلب بن عبدمناف ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت صدّیق اکبر کی والدہ ہیں ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے جب میں والدہ مسطح کے ساتھ فارغ ہوکر گھر کی جانب واپس لوٹی

فعثرت ام مسطح فی مرطها فقالت تعس مسطح فقلت بئس ماقلت اتسبین رجلا شهد بدرا .

ام مسطح کا پیر چادر میں الجھا اور گر پڑیں پس انہوں نے کہا مسطح کا برا ہو امیں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا پس انہوں نے کہا خدا کی بندی شاید آپ نے سنا نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے سیّدہ فرماتی ہیں کہ

قلت ماقال فاخبرتنی یقول اهل الافک.

میں نے پوچھا بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشی والوں کی بات بتائی سیّدہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری بہت بڑھ گئی جب میں گھر پہنچی تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و

Marfat.com

سلم میرے پاس تشریف لائے پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے میں عرض گذار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھے اجازت دے دی پس میں نے اپنی والدہ سے کہا

یاامتاہ ماذایتحدث الناس .

اے امی جان لوگ کیا باتیں کرتے ہیں

قالت یابنیة ھونی علیک فواللّٰہ لقلما کانت امرأة قط وفیة عندرجل یحبھا لھاضرائر الاکثرن علیھا .

فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ خدا کی قسم یہ ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا فریب کر گزرتی ہیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ.....

فقلت سبحان اللّٰہ اولقد تحدّث الناس بھذا

سبحان اللّٰہ عجیب بات ہے لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لاتے ہیں

قالت فبکیت بتلک اللیلة حتی اصحبت لایرفأبی دمع ولااکتحل بنوم ثم اصبحت ابکی

سیّدہ فرماتی ہیں کہ پھر تو میں ساری رات روتی رہی نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی فرماتی ہیں کہ

ودعارسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب واسامة بن زید

کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی آئی نہ تھی تا کہ ان دونوں سے اپنی زوجہ مطہرہ کو چھوڑنے کے بارے میں پوچھیں

Marfat.com

اور مشورہ لیں فرماتی ہیں

فاما اسامة فاشار علی رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم بالذی یعلم لهم فی نفسه فقال اسامة اهلک ولانعلم الاخیر ا

حضرت اسامہ نے حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر تھے اور ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کی پاکدامنی سے بذات خود واقف تھے کہنے لگے کہ حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کی اہلیہ محترمہ کے متعلق بھلائی کے سوا اور ہم کچھ بھی نہیں جانتے

اما علی فقال یارسول صلی اللّٰہ علیه وسلم لم یضیق اللّٰہ علیک والنساء سواها کثیر وسل الجاریة تصدقک قالت فدعارسول صلی اللّٰہ علیه وسلم بریرة فقال ای بریرة هل رأیت من شئی یریبک قالت بریرة والذی بعثک بالحق مارأیت علیها امرا قط اغمصه غیر انها جاریة حدیثة السن تنام عن عجین اهلها فتأتی الداجن فتأکله

حضرت علی عرض گزار ہوئے اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیه و سلم !اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں باقی آپ اس لڑکی (بریرہ) سے دریافت فرمائیں یہ آپ کو سچ سچ بتائے گی سیّدہ فرماتی ہیں کہ پھر حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم نے بریرہ کو بلوا کر فرمایا اے بریرہ کیا تم نے کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کی کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو شک وشبہ والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ سیّدہ کم عمر لڑکی ہیں یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے سیّدہ فرماتی ہیں پھر حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم کھڑے ہوئے عبداللہ

Marfat.com

ابن ابی کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر جلوہ افروز ہوکر آپ نے فرمایا اے مسلمانوں کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری زوجہ کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ سیّدہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبدالاشھل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے انا یارسول اللّٰہ صلی وسلم اعذرک فان کان من الاوس ضربت عنقہ وان کان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرک اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کا بدلہ میں لوں گا اگر وہ شخص قبیلۂ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی سیّدہ فرماتی ہیں پھر خزرج والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوگیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی کے قبیلہ سے تھی وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ تھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ بڑا نیک آدمی تھا لیکن موقع پر پرانی حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا کذبت لعمر اللّٰہ لاتقتلہ ولاتقدر علی قتلہ ولو کان من رھطک ماحببت ان یقتل خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں نہ آپ اس کو قتل کریں گے اور نہ آپ اسے قتل کرسکتے ہیں اگر وہ آپ کے قبیلہ سے ہوتا تو آپ اس کو قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہوگئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے پس انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں لعمر اللّٰہ لنقتلنہ فانک منافق تجادل عن المنافقین ہم اسے ضرور قتل کریں گے اور معلوم ہوگیا کہ آپ بھی منافق ہیں اور منافقوں کا دفاع کررہے ہیں اس پر قبیلۂ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے کے مقابل تن گئے اور خطرہ پیدا ہوگیا کہ

Marfat.com

کہیں آپس میں دست وگریبان نہ ہوجائیں اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم منبر پر جلوہ افروز تھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم برابران سب کو خاموش ہونے کے لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے فرماتی ہیں کہ فبکیت یومی ذلک کلہ لایرقاء لی دمع ولا اکتحل بنوم قالت واصبح ابوای عندی وقد بکیت لیلتین ویومالایرقاء لی دمع ولا اکتحل بنوم حتیٰ انی لاظن ان البکاء فالق کبدی فبینا ابوای جالسان عندی وانا ابکی فاستاذنت علی امرأۃ من الانصار فاذنت لھا فجلست تبکی معی۔

میں اس روز بھی سارا دن خون کے آنسو روتی رہی نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے پریشان تھے مجھے برابر روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزرا نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرا کہ اتنا رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا اسی اثنا میں کہ میرے والدین کریمین میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی اسے اجازت دی گئی تو وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔(بخاری شریف و مسلم شریف ج ۲ ص ۳۶۶)

بعض علماء نے سیّدنا حضرت عمر بن خطاب اور عثمان رضی اللّٰہ عنھما کا قصہ بھی بیان کیا ہے کہ ان سے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مشاورت فرمائی اور انہوں نے اپنا اپنا جواب عرض کیا اور وہاں پر حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ نے بھی ان کی موافقت میں کلام عرض کیا لیکن حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم آپ کے جسمِ اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی اس لئے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے اور اس کے پاؤں وہاں سے آلودہ ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کے بدن پاک کو اس سے محفوظ رکھتا ہے پس یہ کیسے

Marfat.com

ہوسکتا ہے کہ نجاست آلودو دیگر چیزوں سے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی نگہداشت میں نہ رکھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ نجس زمین پر پڑے اور جب حق تعالیٰ آپ کے سایہ شریف کی اس قدر حفاظت فرماتا ہے تو کیوں نہ آپ کے حرم محترم کی بھی ناشائستہ افعال سے صیانت وحفاظت کرتا ہوگا اور حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ روا نہیں رکھتا کہ ملوث نعلین دوران نماز آپ کے پاؤں مبارک میں ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر کردی کہ ان کو اتار دو اپنے پاؤں مبارک سے اور اگر عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے بارے میں یہ بات واقعتاً درست ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی آپ کو آگاہ فرماتا آپ خاطر جمع رکھیں ہوسکتا ہے آپ کو حقیقتِ حال سے اللہ تعالیٰ آگاہ فرمادے گا۔ سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور نے امّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش سے میرے بارے میں پوچھا انہوں نے عرض کی حضور میں اپنے کان اور آنکھیں ان کے بارے میں کچھ سننے سے محفوظ رکھتی ہوں جب کہ میں نے سنا کچھ نہ ہو اور دیکھوں جب کہ میں نے کچھ دیکھا نہ ہو خدا کی قسم میں ان کے متعلق سوائے خیر وخوبی کے کچھ نہیں جانتی سیّدہ فرماتی ہیں کہ ازواج میں سے یہ زینب مجھ سے برابری کرتی تھیں اور میرے حسن و جمال اور قدر ومنزلت کے مشابہ خود کو بناتی تھیں لیکن اللہ نے ان کو تقویٰ و پرہیز گاری کی بنا پر محفوظ رکھا انہوں نے نہ حسد کیا اور نہ ہی کوئی بری بات منہ سے نکالی۔ (مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی اثنا میں کہ میرے والدین میرے پاس تشریف فرما تھے اور میں اور انصار یہ عورت رو رہے تھے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تشریف لائے فسلم ثم جلس سلام فرما کر بیٹھ گئے فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بند ہوگیا تھا کہ میرے

Marfat.com

متعلق کوئی حکم نازل فرمایا جاتا اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بیٹھے ہوئے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا یاعائشة انہ قدبلغنی عنک کذاو کذا فان کنت بریئة فسیبرئک اللّٰہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللّٰہ وتوبی الیہ فان العبد اذااعترف ثم تاب تاب اللّٰہ علیہ اے عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ افواہ پہنچی ہے اگر تم پاکدامن ہوتو عنقریب اللہ رب العزت تمہیں بری فرمادے گا اور اگر تم گناہ میں ملوث ہوگئی ہوتو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرلو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم ارشاد فرما چکے تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو کوئی جواب دیں آپ نے فرمایا کہ قسم بخدا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی والدہ سے گذارش کی کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات کا جواب دیں انہوں نے فرمایا و اللّٰہ ماادری ماقول لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کہ خدا کی قسم میرے ذہن میں نہیں آتا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں کیا عرض کروں پس میں خود عرض گذار ہوئی

اناجارية حديثة السن لااقرأ من القرآن كثيرا انى واللّٰہ لقد علمت لقدسمعتم هذاالحديث حتى استقر فى انفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم انى بريئة لاتصدقونى ولئن اعترفت لكم بامرواللّٰہ يعلم انى منه بريئة لتصدقنى فواللّٰہ لااجد لى ولكم مثلا الا ابايوسف حين قال فصبر جميل واللّٰہ المستعان على ماتصفون .

میں نوعمر لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا بیشک خدا کی قسم میرے علم

Marfat.com

میں بھی وہ بات آ گئی جو آپ حضرات نے سنی ہے اب جب کہ وہ بات آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اسے حقیقت پر مبنی سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس گناہ کا اعتراف کرلوں اور اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو ضرور میری تصدیق کی جائے گی پس خدا کی قسم میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو بتا رہے ہو۔(بخاری شریف)

حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ حزن وغم کی وجہ سے یعقوب علیہ السلام کا نام میری زبان پر نہ آسکا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے کہا مگر یوسف کے لئے جنہوں نے کہا تھا فصبر جمیل اس جگہ نہایت حزون واضطراب سے کہ یوسف کا باپ بھی نہ کہا لیکن بخاری کی بعض راویات میں یعقوب کا نام بھی آیا ہے اور یہ زیادہ درست ہے (مدارج) سیّدہ فرماتی ہیں پھر میں نے منہ دوسری جانب کرلیا اور خاموش ہو کر بستر پر لیٹ گئی اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس جرم سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرمادیگا لیکن خدا کی قسم یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی نازل فرمائے گا اور میری شان کے خطبے پڑھوائے جائیں گے کیونکہ میری حیثیت اتنی تو نہیں کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے ہاں مجھے یہ امید ضرور تھی کہ اللہ تعالیٰ خواب میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو میری پاکدامنی دکھادے گا۔(بخاری شریف ج ۲ ص ۱۱۱۷)

فرماتی ہیں

فواللّٰہ مادام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مجلسہ ولاخرج احد من اھل البیت حتی انزل علیہ فاخذہ ماکان یأخذہ من البرحاء حتی انہ لیتحد رمنہ من

Marfat.com

العرق مثل الجمان وھوفی یوم شات من ثقل القول الذی انزل علیه .

خدا کی قسم اسی دوران کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی اور وہی حالت آپ پر طاری ہوگئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی ثقالت کے باعث سردی کے دنوں میں پسینہ موتیوں کی طرح جاری ہو جاتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ برأت کی امید دلا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کروں اس وقت آپ رو رہی تھیں اور فرما رہی تھیں۔

ھجرتنی القریب والبعید حتی ھجرتنی الھرة وماعرض علی طعام ولا شراب فکنت ارمدوانا جائعة ظامئة فرأیت فی منامی حتی فقال لی مالک فقلت حزینة مماذکر الناس فقال ادعی بھذہ الدعوات یفرج اللّٰہ تعالیٰ عنک فقلت وماھی فقال قولی یاسابغ النعم ویارافع النقم ویافارج الغمم ویا کاشف الظلم یااعدل من حکم یاحسب من ظلم یاولی من ظلم یااول بلا بدایة ویااخر بلانھایة یامن له اسم بلا کنیة اللھم اجعل لی من امری فرجا ومخرجا.

کہ مجھے میرے قریب و بعید نے چھوڑ دیا تھا حتیٰ کہ ھرہ نے بھی چھوڑ دیا تھا اور میرے لئے نہ کھانا آتا تھا نہ پانی تو میں لیٹ گئی اور بھوکی پیاسی تھی تو میں نے ایک جوان کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے پوچھ رہا ہے صدّیقہ کیا حال ہے؟ میں نے کہا غمگین ہوں ان باتوں سے جو لوگ کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا یہ دعا پڑھو اللہ سب غم کھول دے گا میں نے کہا وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے یہ دعا (یاسالغ النعم الخ) بتائی۔

Marfat.com

سیّدہ فرماتی ہیں کہ فانتبهت وانا ریانة شبعانة وقدانزل اللّٰه تعالیٰ فرجی.
میں جاگی تو میں نے اپنے آپ کو خوش وخرم پایا اور بھوک بھی نہیں رہی پھر اللہ تعالیٰ نے میری مسرت کی دستیاب بنائی اور آیاتِ تطھیر نازل فرمائیں۔

(تفسیر حسنات وروح البیان وغیرہ)

سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰه علیه و سلم مسروراور تبسم ریز نظر آرہے تھے چنانچہ سب سے پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ اما اللّٰه فقد برأک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرمادیا ہے فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہوکر رسولِ خدا صلی اللّٰه علیه و سلم کا شکریہ ادا کرو پس میں عرض گزار ہوئی کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں ان کا شکریہ کیوں ادا کروں میں صرف اللہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں (جس نے میری پاکدامنی کا اعلان فرمایا ہے)(بخاری شریف)

خیال رہے یہ مستیٔ حال تھی جو عائشہ رضی اللّٰه عنها پر غالب آگئی تھی ورنہ یہ ان کو پاک گردانا جانا اور ان کے حق میں قرآن کا نزول ہونا یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللّٰه علیه و سلم کے وسیلہ وطفیل ہی تھا پس آنحضرت صلی اللّٰه علیه و سلم کا شکر ادا کرنا سیّدہ پر واجب ہے۔

(مدارج شریف)

اس کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللّٰه علیه و سلم خوش خوش مسجد میں تشریف لائے صحابہ کرام کو جمع فرمایا اور خطبہ ارشاد فرمایا اور جو آیات نازل ہوئی تھیں صحابہ کو سنائیں (مدارج شریف) بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں کی برأت کو ظاہر فرمایا۔

۱۔ حضرت یوسف علیه السلام کی برأت زلیخا کے خاندان کے ایک بچے سے۔

۲۔ موسیٰ علیه السلام پر یہود کی تہمت کہ انہیں گندی بیماری ہے جس کی برأت اس پتھر کے

Marfat.com

ذریعہ فرمائی کہ جو آپ کے کپڑے لے بھاگا تھا۔

۳۔ سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ۔

۴۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی سورۂ نور کی آیات نازل فرما کر۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر نبی کی زوجہ زنا سے پاک ہوتی ہے۔(روح البیان)

جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم آیات برأت پڑھ چکے تو ان لوگوں کو بلایا جنہوں نے تہمت لگائی تھی پھر ان پر حدِ قذف جاری فرمائی گئی اور ہر ایک کو اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے یہ چار شخص تھے ۱☆ حضرت حسان بن ثابت ۲☆ مسطح ابن اثاثہ ۳☆ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم ۴☆ عبداللہ بن ابی کچھ روایات میں ابن ابی پر حد جاری ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(مدارج)

خیال رہے امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ یہ بات تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ صفوان نامرد تھے چنانچہ حضرت صفوان بن المعطل خود فرماتے ہیں سبحان اللہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے کسی بھی عورت کا پردہ نہیں اٹھایا مراد یہ ہے کہ میں نے کسی عورت کے ساتھ جماع نہیں کیا۔(مدارج شریف بتصرف)

عروہ سے مروی ہے کہ صفوان رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے حضرت عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے روبرو میں نے بھی حضرت حسّان کی مذمت کی تھی تو سیّدہ نے فرمایا کہ اس کو برا مت کہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی نعت خوانی میں مشرکین کی ہجو و مذمّت کرتا ہے۔(مدارج)

Marfat.com

پھر آپ نے حضرت صدّیقہ کی شان میں یہ اشعار بھی فرمائے

۱. حصان رزان ماتزنُّ بریبةٍ وتصبح غرثٰی من لحوم الغوافل

۲. حلیلة خیر الناس دنیا ومنصبا نبی الهدی ذی المکرمات الفواضل

۳. عقیلة حی من لوی بن غالب کرام المساعی مجدهم غیر زائل

۴. مهذبة قدطیب اللّٰه خیمها وطهر هامن کل سوء وباطل

۵. فان کنت قدقلت الذی قدزعمتموا فلارفعت سوطی الی اناملی

۶. وکیف وودی ماحییت ونصرتی لال رسول اللّٰه زین المحافل

۷. له رتب عال علی الناس کلهم تقاصر عنه سورة المتطاول

۸. فان الذی قدقیل لیس بلائط ولکنه قول امرئی بی ماحل

ترجمۂ اشعار :

۱۔ وہ پاک دامن اور پاکباز ہے جس پر گناہ کا کوئی الزام نہیں ہے اور وہ بے خبر لوگوں کے گوشت سے ہمیشہ بھوکی ہے۔

۲۔ وہ بیوی ہے دین اور منصب کے لحاظ سے بہترین انسان کی جو اللہ کا نبی ہے اور تمام بہترین بزرگیوں کا مالک ہے۔

۳۔ وہ شریف ترین عورت ہے قبیلۂ لوی بن غالب کی وہ جس میں سارے کام شرافت کے ہیں اور ان کی بزرگی ختم ہونے والی نہیں۔

۴۔ وہ پاک کردی گئی ہے اللہ نے اس کی طبیعت کو پاک بنایا ہے اور اسے ہر ایک برائی اور باطل سے پاک وصاف رکھا ہے۔

۵۔ جو بات تم نے میرے ذمّے لگائی ہے کہ وہ میں نے کہی ہے اگر وہ سچ ہو تو خدا کرے

Marfat.com

میرے ہاتھ شل ہو جائیں اور میرا کوڑا میرے ہاتھ نہ پکڑ سکیں۔

۶۔ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ میری محبت اور میری مدد زندگی بھر تک رسول اللہ کے گھرانے کی مدح کے لئے ہے اور محفلوں کی زینت ہے۔

۷۔ وہ نبی جس کو تمام لوگوں پر بزرگی حاصل ہے اور دشمن کا حملہ وہاں تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

۸۔ جو بات میرے متعلق کہی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے لیکن وہ ایسے آدمی کی بات ہے جس نے میری چغلی کھائی ہے۔

حضرت صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا تکرمہ بعد ذلک وتذکرہ بخیر یعنی آپ ان کا احترام ان اشعار کے بعد کرتی تھیں اور ان کا ذکر اچھے الفاظ میں کرتی تھیں اور ابن سعد محمد بن سیرین سے راوی ہیں کہ جب حسان حاضر ہوتے تو حضرت صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا ان کے لئے تکیہ منگواتیں اور فرمایا کرتیں لاتؤ ذوحسانافانہ کان ینصر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلسانہ حسان کی مذمت کر کے انہیں ایذا نہ دو وہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی مدد اپنے کلام سے کرتے ہیں بلکہ طریق شعبی سے ابن جریر راوی ہیں انہاقالت ماسمعت بشئی احسن من شعرحسان وماتمثلت بہ الارجوت لہ الجنۃ قولہٗ لابی سفیان ابن الحارث عبدانمطلب

فرماتی ہیں میں نے حسانؓ کے شعروں سے بہتر کبھی کوئی شعر نہ سنا اور نہ اس کی مثال ملی میں امید کرتی ہوں ان کے لئے جنت کی ان اشعار کے صلہ میں جو ابوسفیان بن حارث کے جواب میں انہوں نے فرمائے۔

۱. ھجوت محمدافاجبت عنہ وعندا للہ فی ذاک الجزاء

Marfat.com

۲. فان ابی ووالدتی وعرضی لعرض محمد منکم وَقاء

۳. اتشتمه ولست له بکفو فشرّ کما لخیر کما الفداء

۴. لسانی صارم لاعیب فیه وبحری لاتُکدّره الدلاء

ترجمۂ اشعار

۱۔ تونے محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ہجو کی ہے اور میں ان کی طرف سے جواب دیتا ہوں اور اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔

۲۔ میرا باپ میری ماں اور میری عزت سب کچھ محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی عزت پر قربان ہے۔

۳۔ کیا تو اسے گالی دیتا ہے؟ حالانکہ ان کے برابر کا نہیں تو جو تم دونوں میں سے برا ہے وہ تمہارے بہتر پر قربان ہو۔

۴۔ میری زبان تیز دھار تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں ہے اور میرا سمندر اتنا گہرا ہے جس کو ڈول کی آمد و رفت مکدر نہیں کر سکتی۔ (تفسیر حسنات)

فوائدِ حدیث

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں واعلم ان فی حدیث الافک فوائد کثیرۃ کہ حدیثِ افک میں بہت فوائد ہیں۔

۱۔ احدھا جواز روایۃ الحدیث الواحد عن جماعۃ عن کل واحد قطعۃ یعنی استاد کا مختلف شیوخ سے مقرر مقطعات کو روایت کرنے کا جواز یعنی حدیث کی تقطیع کرنے کا جواز۔

۲۔ صحۃ القرعۃ بین النساء و فی العتق عورتوں کے مابین اور گردن کے آزاد کرنے کے مابین قرعہ اندازی کرنے کا جواز۔

Marfat.com

۳۔وجوب الاقراع بین النساء عندارادة السفر ببعضهن چند بیویوں میں سے کسی ایک کوسفر پر لے جانے کاارادہ ہوتو قرعہ اندازی کاوجوب۔

۴۔جواز سفرالرجل بزوجته شوہر کابیوی کے ساتھ سفر کرنے کاجواز۔

۵۔جواز غزوهن عورتوں کاغزوہ میں شرکت کرنے کاجواز۔

۶۔جواز رکوب النساء فی الهوادج عورتوں کاھودجوں میں سواری کرنے کاجواز۔

۷۔جواز خدمة الرجال لهن فی تلک الاسفار ان سفروں میں بیویوں کااپنے شوہروں کی خدمت کرنے کاجواز۔

۸۔ارتحال العسکر یتوقف علی امرالامیر روانگیٔ لشکر کاحکم امیر پرموقوف ہونا۔

۹۔جواز خروج المرأة لحاجة الانسان بغیراذن الزوج عورت کاقضائے حاجت کے لئے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نکلنے کاجواز۔

۱۰۔جواز لبس النساء القلائد فی السفر کالحضر حضر کی طرح سفر میں بھی عورتوں کاگلے میں ہار پہننے کاجواز۔

۱۱۔ان من یرکب المرأة علی البعیر وغیره لایکلمها اذالم یکن محرما الالحاجة کہ غیرمحرم جب کسی عورت کوھودج میں سوار کرے تو بغیرضرورت کے اس سے کلام نہ کرے۔

۱۲۔فضیلة الاقتصارفی الاکل عورتوں کے کم کھانے کی فضیلت اور یہ کہ زیادہ نہ کھائیں تاکہ گوشت کی چربی وغیرہ نہ چڑھے اس لیے کہ زمانۂ رسالت میں عورتوں کی یہ حالت تھی اورجوکام حضورصلی اللہ علیہ و سلم کے دورمیں ہووہ کامل ہے۔

۱۳۔جواز تاخربعض الجیش ساعة کسی حاجت کے پیش نظر بعض لشکریوں کولشکر کے

Marfat.com

پیچھے رہنے کا جواز۔

۱۴۔اغاثة الملهوف وعون المنقطع واكرام ذوى الاقتدار كمافعل صفوان غمزدہ وغمگین کی مدد کرنا اور قافلہ سے بچھڑے ہوئے کی مدد ورہنمائی کرنا اور صاحبِ اقتدار کی تعظیم کرنا جیسا کہ صفوان نے فرمایا۔

۱۵۔حسن الادب مع الاجنبيات اجنبی عورتوں سے حسن ادب کرنا خاص طور پر ضرورت کے وقت جنگلات میں ان کے ساتھ خلوت میں۔

۱۶۔استحباب، الايثار بالركوب سوار ہونے میں ایثار کا مستحب ہونا۔

۱۷۔استحباب الاسترجاع عندالمصائب دینی یا دنیوی مصیبتوں کے وقت استرجاع (انا للّٰه وانا اليه راجعون) پڑھنا۔

۱۸۔تغطية المرأة وجهها عن نظرالاجنبى سواء كان صالح اوغيره اجنبی کو دیکھ کر خواہ نیک ہو یا برا عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانک لینا۔

۱۹۔جواز الحلف من غير استحلاف بغیر مطالبے کے قسم کھانا۔

۲۰۔يستحب ان يسترعن الانسان مايقال فيه اذالم يكن فى ذكرفائدة جس پر تہمت لگائی گئی ہو اس کے لئے اس کے ذکر نہ کرنے کا مستحب ہونا جب کہ ذکر کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

۲۱۔الاستحباب ملاطفة الرجل زوجته خاوند کا زوجہ کے ساتھ معاملہ لطف اور حسنِ معاشرت کرنے کا مستحب ہونا۔

۲۲۔اذاعرض عارض بان سمع عنها شيئاً اونحوذلک يقلل اللطف جب اپنی زوجہ کے متعلق کوئی تہمت وغیرہ سنے تو لطف میں کمی کرنا تا کہ بیوی اس کی وجہ دریافت کر کے

Marfat.com

اس کا ازالہ کرے۔

۲۳۔استحباب السوال عن المریض مریض سے اس کی حالت پوچھنے کا مستحب ہونا۔

۲۴۔یستحب للمرأة اذاارادت الخروج للحابة ان تکون معهارفیقة عورت اگر قضائے حاجت کے لئے نکلنے کا ارادہ کرے تو اپنے ساتھ کسی رفیقہ کو لے جاوے تا کہ اس سے انس حاصل کرے۔

۲۵۔کراهة الانسان اذ آذی اهل الفضل انسان کا اس بات کو ناپسند کرنا کہ اس کا عزیز کسی اہل فضل کو اذیت دے۔

۲۶.فضیلة اهل بدر والذب عنهم اہل بدر کی فضیلت اور ان کا دفاع کرنے کا ثبوت۔

۲۷۔ان الزوجة لاتذهب الی بیت ابویها الاباذن زوجها بیوی کا والدین کے گھر بغیر اجازت شوہر کے نہ جانا۔

۲۸۔جواز التعجب بلفظ التبسیح السبحان لفظ سبحان کے ذریعہ تعجب ظاہر کرنا۔

۲۹۔استحباب مشاورة الرجل اپنے گھریلو امور میں آدمی کا اپنے عزیزوں و دوست واحباب سے مشورہ کرنا۔

۳۰۔جواز البحث والسوال عن الامور المسموعة تہمت وغیرہ کے متعلق بحث وتفتیش کرنے کا جواز ہونا۔

۳۱۔خطبة الامام الناس عندنزول امرهم کسی اہم امر کے نزول کے وقت امام کا لوگوں کو خطبہ دینا۔

Marfat.com

۳۲۔فضائل ظاهرة لصفوان بن المعطل حضرت صفوان کے فضائل کا ظاہر ہونا۔

۳۳۔فضيلة لسعد بن معاذ واسيد بن حضير حضرت سعد بن معاذ واسید بن حضیر کی فضیلت۔

۳۴۔المبادرة الى قطع الفتن والخصومات والمنازعات وتسكين الغضب فتنوں کو قطع اور لڑائی جھگڑوں کو بند اور غضب وغصہ کو ٹھنڈا کرنے میں پیش قدمی کرنا۔

۳۵۔قبول التوبه والحث عليها توبہ کو قبول اور اس پر برانگیختہ کرنا۔

۳۶۔تفويض الكلام الى الكبار بڑوں کو کلام سونپ دینا۔

۳۷۔جواز الاشتهاد بايات القران آیات قرآنیہ سے استشہاد (دلیل لینا) کرنے کا جواز۔

۳۸۔استحباب المبادرة بتبشير من تجددت له نعمة جس کو جدید نعمت ملی ہو اس کو خوشخبری دینے میں جلدی کرنے کا مستحب ہونا۔

۳۹۔ برأة عائشة من الافک سیّدہ عائشہ کی تہمت سے برأت اور یہ برأت قطعیہ ہے جو کہ قرآن عزیز میں منصوص ہے لہٰذا اس میں شک کرنے سے کفر وارتداد ہوگا اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے (عياذ بالله من ذلک)

۴۰۔تجديد شكر الله عند تجدد النعم نعمتوں کے تجدد سے شکر ادا کرنا۔

۴۱۔فضائل لابی بكر الله کے فرمان ولایاتل میں حضرت صدّیق اکبر رضی الله عنه کے فضائل ثابت ہوئے۔

۴۲۔استحباب صلة الارحام صلہ رحمی کا مستحب ہونا۔

۴۳۔استحباب العفو والصفح صلح ودرگزر کرنے کا مستحب ہونا۔

Marfat.com

۴۴۔الصدقة والانفاق فی سبیل الخیرات نیکیوں اوراچھائیوں کے راستے میں خرچ اورصدقہ کرنے کا مستحب ہونا۔

۴۵۔فضیلة زینب اُمّ المؤمنین اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوئی۔

۴۶۔جواز سب المتعصب متعصب کوسب کرنے کا جواز۔

۴۷۔اکرام المحبوب بمراعاة اصحابه حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اصحاب وخدام کی رعایت کرکے حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تعظیم بجالانا وغیرہ

(نووی علی مسلم شریف جلدثانی ص۳۶۷،۳۶۸)

ترجمۂ آیاتِ برأت

۱۔ان الذین جاء ؤ (الایة) بےشک وہ کہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اوران میں وہ جس نے سب سے بڑا حصّہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(کنزالایمان)

اس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کی برأت ظاہر فرمائے گا ہر شخص کے لئے گناہ بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا تھا کسی نے بہتان والے کی موافقت کی کوئی ہنسا کسی نے خاموشی کیسا تھ سن لیا الغرض جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا اور لاتحسبوہ سے حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم و جناب صدّیق اکبر کو تسلی دی گئی کہ تم اس الزام تراشی کو برا گمان نہ کرو بلکہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور بل ھو خیرلکم میں حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم کی تسلی دی گئی کہ اس میں آپ کے حق خیرِ عظیم ہے اوّل یہ کہ اجرِ عظیم ملا دوم یہ کہ سب

Marfat.com

پر اعزازِ صدّیقہ ظاہر ہوا سوم یہ کہ سیّدہ کے حق میں آیات برأت نازل ہوئیں پھر یہ کہ جس نے جتنا حصّہ لیا اتنی ہی سزا کی وعید میں آیا چنانچہ حضرت حسان کی آنکھیں جاتی رہیں سیّدہ نے فرمایا کہ ای عذاب اشد من العمی کہ آنکھیں چلی جانے سے اور بڑھ کر کیا عذاب ہے والذی تولی کبرہ سے مراد عبداللہ بن ابی ہے حدیث میں ہے بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول صلی اللہ علیہ و سلم اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے۔(خزائن و حسنات و صاوی وغیرہ)

۲۔لولا اذسمعتموہ (الایة) کیوں نہ ہوا جب تم نے اس سے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور یہ کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔(کنز الایمان)

کیونکہ مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے (خزائن) اور اس لئے کہ ایسے حادثات میں چار گواہ لانے لازم ہیں ورنہ ان کا فرض ہے کہ ایسی بات سن کر کہہ دیں کہ یہ محض افتراء ہے کیونکہ مومن اور مومنہ پر واجب تھا کہ سنتے ہی کہہ دیتے کہ یہ کھلا افتراء ہے جو اپنی طرف سے افتراء کہا گیا پھر یہ عامۂ مومنین کے حق میں حکم ہے جناب اُمّ المؤمنین زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے لیے بطریق اولیٰ یہی حکم تھا۔

۳۔لولاجاء و (الایہ) اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے

۴. فأولئک عنداللّٰہ ھم الکذبون (الایة)

تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

یعنی شرعی قانون کے مطابق وہ جھوٹے ہیں کہ چار گواہ نہ لا سکے اور ظاہر ہے کہ چار گواہ جب نہ لا سکے تو اس کی سزا پائیں گے اور وہ یہ کہ ہمیشہ کے لئے ساقط العدالت کہ کبھی گواہی مقبول نہ ہو۔ (حسنات)

۵۔لولافضل اللّٰہ (الایة) اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا و آخرت میں نہ

Marfat.com

ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔(کنز الایمان)

لیکن ابن ابی اس پر عذاب ہے اور تخلد فی الدرک الاسفل ہے آگ میں باقی جو اس کے بہکانے سے اس شبہ میں بڑے ان کی توبہ قبول۔(حسنات)

٦. اذتلقونه (الاية)

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے یعنی جرمِ عظیم ہے۔

٧. لولا اذسمعتوه (الاية) اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔(کنز الایمان)

مسئلہ : یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بیوی بدکار ہو سکے۔(خزائن)

٨۔٩. ان الذين (الاية)

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(کنز الایمان)

١٠۔يعظكم الله (الاية) اور اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو۔(کنز الایمان)

١١۔يايها الذين امنوا (ا لاية) اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم چلنے میں اتباع نہ کرو۔

یعنی وہ جو وسوسے تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے اس کی پیروی نہ کرو اور ان کے ماتحت بہتان تراشنے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ۔

Marfat.com

۱۲۔ولایاتل اولوالفضل منکم (الایة) اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور مہاجرین فی سبیل اللہ کو نہ دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس آیتِ کریمہ سے حضرت صدّیق رضی اللّٰہ عنہ کی اتنی فضیلت بڑھی کہ اللہ نے آپ کو اولوالفضل فرمایا اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کیساتھ جو سلوک فرماتے تھے وہ بند کر دیں گے اولوالقربی اس لئے فرمایا کہ مسطح آپ کی خالہ کے بیٹے نادار مہاجر تھے اور بدری تھے حضرت کے ذمّہ ان کی کفالت تھی جب تہمت لگانے والوں میں شریک ہوئے تو حضرت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے جس کے ساتھ سلوک کیا وہ میرے ساتھ ایسا نکلا آپ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کیساتھ کسی قسم کا سلوک نہ کروں گا اس پر آیت نازل ہوئی چنانچہ نزول کے بعد حضرت صدّیق رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی کہ بے شک میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرمائے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسطح کیساتھ سلوک کبھی موقوف نہ کروں گا چنانچہ آپ نے مقرّرہ وظیفہ دوبارہ بحال فرما دیا۔

۱۳۔ان الذین یرمون (الایة) بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں پاک دامن انجان بھولی بھالیوں مومنہ خواتین پر لعنت ہے دنیا و آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(تفسیر حسنات)

۱۴.یوم تشهد علیهم السنتهم (الایه)

جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔(کنزالایمان)

یہ آیت چودھویں ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اُمّ المؤمنین کے معاملہ میں اللہ کی طرف

Marfat.com

سے اتہام لگانے والوں پر وعیدِ شدید ہے۔(تفسیر حسنات)

۱۵ .الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت .

گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔(کنزالایمان)

یعنی خبیث کے لئے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لئے اور خبیث مرد خبیثہ کے لئے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں۔(خزائنؒ)

۱۶۔والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے(کنزالایمان)یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور صفوان ہیں۔(خزائن)

۱۷۔اولئک مبرؤن ممایقولون وہ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں(کنزالایمان)

یعنی جو تہمت لگانے والے خباثت کررہے ہیں وہ اس سے مبرّہ منزّہ ہیں۔(حسنات)

۱۸۔لھم مغفرۃ ورزق کریم ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

فائدہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو لکھا کہ عورتوں کو سورۂ نور پڑھاؤ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو بالاخانوں پر مت جانے دو اور نہ ہی انہیں لکھنا سکھاؤ انہیں سورۂ نور پڑھاؤ اور چرخہ کاتنا سکھاؤ۔(فیوض الرحمان)

Marfat.com

سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی گڑیاں

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ جب آپ کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس تھی ولعبها معها اوران کے کھلونے سیّدہ کے ساتھ تھے اس حدیث کی بناء پر علماء فرماتے ہیں کہ بچیوں کو کھلونے اور گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے اس سے بچوں کو پرونا سینا اور گھریلو امور کا طریقہ آجاتا ہے اگر کھلونوں اور گڑیوں کی آنکھ ناک نہ ہوں تب تو اسکے جواز میں شبہ نہیں۔(مراۃ)

ایک اور روایت میں سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم غزوۂ تبوک یا حنین سے واپس تشریف لائے اُمّ المؤمنین کے طاق پر پردہ تھا ہوا چلی فکشفت ناحیة الستر عن بنات عائشة تو ہوا نے پردہ کے کنارے سے سیّدہ کے کھیلنے کی گڑیاں ظاہر کر دیں اس پر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے پوچھا اے عائشہ یہ کیا ہے عرض گزار ہوئیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم میری گڑیاں ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کے مابین ایک دو پر والا گھوڑا دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے قالت فرس عرض کی حضور گھوڑا ہے فرمایا اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں دو پر ہیں قال فرس له جناحان فرمایا گھوڑے کے لئے دو پر ہیں؟ اس پر سیّدہ نے عرض کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اماسمعت ان لسلیمان خیلا لها اجنحة کیا آپ نے نہ سنا کہ حضرت سلمان کے گھوڑے کے دو پر تھے سبحان اللّٰہ اس جواب سے سیّدہ کی حاضر جوابی بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ سیّدہ نے اتنی چھوٹی سی عمر میں کیسا عمدہ جواب دیا اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بھی تبسم فرمایا۔

(مشکوٰۃ رواہ ابوداؤد)

Marfat.com

سیّدہ کی اعلیٰ درجہ کی شرم وحیا

زوجین کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک دوسرے کا لباس فرمایا کہ وہ ایک دوسرے سے نفع اٹھاتے ہیں اور ایک دوسرے پر ہر دونوں کو حلال کو رکھا گیا اسی طرح وہ ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نظر بھی کر سکتے ہیں اور اس دیکھنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں لیکن یہ اعلیٰ قسم کی شرم کے خلاف ہے یہی وجہ ہے کہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے باوجودیکہ حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بڑی محبوبہ زوجہ مطہّرہ ہیں لیکن آپ نے کبھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے سترِ مبارک کو نہ دیکھا چنانچہ فرماتی ہیں۔

مانظرت اومارأیت فرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قط.

کہ میں نے حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی شرمگاہ کبھی بھی نہ دیکھی۔

(مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوطۃ وبیان العورات الفصل الثالث)

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا غزوۂ احد میں زخمیوں کو پانی پلانا

اگر جہاد میں عورتوں کو لے جانے کی ضرورت پیش آئے تو ضعیف العمر خواتین کو لے جایا جاسکتا ہے اسی طرح اگر نوجوانوں کی حاجت ہو تو باندیوں کو لے جانے کا حکم ہے مگر ان سے جنگ نہ کرائی جاوے گی البتہ اگر ضرورت ہو تو قتال بھی کر سکتی ہیں غرض یہ کہ ضرورت کے احکام اور ہوا کرتے ہیں لہٰذا حضرت اُمّ سلیم واُمّ عطیّہ ودیگر خواتین کا جہاد میں شرکت فرمانا ضرورت کے وقت تھا نیز یہ خواتین جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کرنے کے لئے جاتی تھیں چنانچہ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ.....

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یغزوبام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ اذاغزا یسقین الماء ویداوین الجرحی

Marfat.com

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ام سلیم اور کچھ انصاری خواتین کو اپنے ساتھ لے کر جہاد فرماتے تھے جب جہاد فرماتے تو یہ بیبیاں پانی پلاتیں اور دوا مرہم پٹی کرتیں۔ نیز حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کیساتھ سات جہاد کیے اخلفھم فی رحالھم فاصنع لھم الطعام واداوی الجرحی و اقوم علی المرضٰ یعنی میں غازیوں کی منزلوں میں ان کے پیچھے رہتی ان کا کھانا پکاتی زخمیوں کو دوا دارو کرتی اور بیماروں کا انتظام کرتی۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی غزوۂ احد کے موقع پر بڑی خدمات انجام دیں چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں لوگ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے اردگرد سے منتشر ہو گئے میں نے دیکھا کہ اُمّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا دامن سمیٹے ہوئے تیزی سے مشکیں بھر کر لاتی ہیں وقال غیرہ تنقلان القرب علی متونھما ثم تفرغانہ فی افواہ القوم ثم ترجعان فتملاٰنھا ثم تجیٔان فتفرغانہ فی افواہ القوم ابو معمر کے غیر نے کہا کہ وہ اپنی پیٹھوں پر مشکیں ڈھو رہی تھیں پھر مجاہدین کے مونھوں میں پانی انڈیلتی تھیں پھر لوٹ کر بھر لاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں۔ (بخاری شریف کتاب الجہاد)

اُمّ المؤمنین کا کولھوں پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرنا

کولھوں پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے چنانچہ ہدایہ میں ہے ولایتحصر وھو وضع الید علی الخاصرۃ لانہ علیہ السلام نھی عن الاختصار فی الصلوٰۃ ولان فیہ ترک الوضع المسنون کولھے پر ہاتھ نہیں رکھے گا کیونکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز میں کولھوں پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا اور اس لئے کہ اس میں ہاتھ رکھنے کے مسنون طریقہ کو چھوڑنا

Marfat.com

ہے۔(ھدایۃ اولین ص ۱۷۲ مکتبہ رحمانیہ)

ہدایہ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کولھوں پر نماز میں ہاتھ رکھنا مکروہ ہے پھر یہ کراہت مردوعورت دونوں کے لئے ہے البتہ نماز میں کراہتِ تحریمہ ہے اور خارج نماز میں تنزیہہ (حاشیہ ھدایۃ) پھر کولھوں پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کی وجہ ایک تو وہی ہے جو صاحب ہدایہ نے بیان فرمائی نماز میں دوسری وجہ کراہت کو بھی لِاَنّ سے بیان فرمایا تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ جب شیطان مردود دِبارگاہ ہوا تو کولھے پر ہاتھ رکھے ہوئے آیا نیز یہ متکبرین کا طریقہ ہے (نزھۃ القاری ج ۶ ص ۵۷۸ بتصرف) نیز اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ یہود کا طریقہ ہے یہی وجہ ہے کہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کولھوں پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتی تھیں جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت مسروق اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ کانت تکرہ ان یجعل یدہ فی خاصرتہ وتقول ان الیھود تفعلہ (الصحیح البخاری باب ماذکر عن بنی اسرائیل) سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کولہے پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتی تھیں اور آپ ارشاد فرماتیں تھیں کہ یہود ایسا کرتے تھے۔

اس روایت سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو یہود ونصاریٰ والی وضع رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔(آمین)

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ اعتکاف کی اجازت مانگنا

رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف کرنا مسنون ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اور آپ کے بعد ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ بھی اعتکاف فرمایا کرتی تھیں جیسا کہ بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے اخیر میں دس دنوں میں اعتکاف فرماتے تھے نیز اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف فرماتے حتیٰ کہ اللہ نے انہیں اٹھالیا ثم اعتکف ازواجه من بعده پھر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا اعتکاف فرماتی تھیں (مسلم شریف ص ۳۷۱ الجلد الاول ، بخاری شریف ج ۱ ص ۲۷۱) حضرت عمرہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم عشرۂ اخیرہ رمضان میں اعتکاف فرماتے اور میں حضور کے لئے خیمہ تانتی صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد اس میں تشریف لے جاتے فاستاذ نت حفصة عائشة ان تضرب خباء فاذنت لها فضربت خباء سیّدہ حفصہ نے سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ تاننے کی اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی پس حضرت حفصہ نے خیمہ تان لیا پھر جب سیّدہ زینب بنت جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی ایک دوسرا خیمہ تان لیا صبح کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان خیموں کو دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہوا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو بتایا گیا تو فرمایا کیا تم لوگ ان کیساتھ اعتکاف کرنے کو نیکی گمان کرتے ہو اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس ماہ اعتکاف چھوڑ دیا پھر شوال کے مہینہ میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

(بخاری شریف باب اعتکاف النساء ج ۱ ص ۲۷۲ ، مسلم ج ۱ ص ۳۷۱)

خیال رہے اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سیّدہ حفصہ نے اُمّ المؤمنین سے اجازت طلب کی لیکن امام اوزاعی کی روایت میں یہ ہے کہ اُمّ المؤمنین نے سیّدہ صدّیقہ سے سوال فرمایا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے ان کے لئے اجازت طلب کریں اور یہی صحیح ہے

Marfat.com

کیونکہ سیّدہ صدّیقہ کو اجازت دینے کا حق نہیں اور یہ روایت اسی پر محمول ہے کہ سیّدہ نے اُمّ المؤمنین کو اپنے واسطے اجازت طلب کرنے کے لئے کہا۔(نزھة القاری ج۵ ص ۱۴۹)

خیال رہے دیگر روایت میں سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کے خیمہ گھاڑنے کا بھی ذکر موجود ہے۔(مسلم شریف ۳۷۱)

فوائد

۱۔خواتین کا مسجد میں اعتکاف ممنوع ہے۔

۲۔شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو اعتکاف کرنا ممنوع ہے۔

۳۔مسجد میں خیمہ لگانا جائز ہے۔

خیال رہے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اس کلام سے عورتوں کے مسجد میں اعتکاف کرنے سے انکار ثابت ہوتا ہے اگر چہ آپ نے بعض کو اجازت عطا فرمائی تھی پھر اس انکار کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً اعتکاف میں مسجد میں رہنا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ لوگ نماز وغیرہ کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہوتے ہیں نیز منافقین وغیرہ کی بھی آمدورفت ہوتی تھی اور خواتین کو بھی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مسجد میں سے آنا جانا درپیش ہوگا نیز جب ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے قریب میں رہیں گی تو یہ گھر جیسا ہی معاملہ ہے اور اس سے اعتکاف کا مقصود حاصل نہ ہوگا اور وہ یہ ہے کہ ازواج و دیگر متعلقات دنیا سے اپنے کو جدا کر کے گوشہ نشین ہوں یا پھر یہ کہ جب اتنے سارے خیمے مسجد میں لگائے جائیں گے تو اس سے مسجد تنگ ہوجائیگی۔(نووی شریف ج ۱ ص ۳۷۱)

خیال رہے عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں گی۔

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا قربانی کے جانوروں کے لئے ہار بٹنا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کبھی کبھی مدینۃ المنورہ سے قربانی فرمانے کے لیئے جانور حرم شریف بھیجا کرتے تھے اور ان جانوروں کے گلے میں پٹہ یا ہار ڈالنے کے لئے سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا خود اپنے ہاتھ مبارک سے وہ ہار بٹا کرتی تھیں چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مدینے سے قربانی کے جانور بھیجتے تو میں ان کے ھدی (قربانی کا جانور) کے قلادے بٹتی۔(بخاری شریف المناسک ج ۱ ص ۲۳۰ ،مسلم شریف ج ۲ ص ۲۲۵)

نیز حضرت مسروق روایت فرماتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا فتلت لھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعنی القلائد میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے ھدی کے لیے ہار بٹتی تھی۔(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۰)

خیال رہے ھدی کا جانور بکری گائے یا اونٹ کوئی بھی ہوسکتا ہے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اُمّ المؤمنین اپنے اون سے ہار بٹتی تھیں چنانچہ بخاری شریف میں قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ فرماتی ہیں کہ فتلت قلائدھا من عھن کان عندی یعنی میں اپنے اون سے جانوروں کے ہار بٹتی تھی۔(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳۰)

سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا حضور کو خوشبو لگانا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم جب احرام باندھتے تو اُمّ المؤمنین رضی اللہ

Marfat.com

عنہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو خوشبو لگاتی تھیں چنانچہ بخاری شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے سیّدہ خود فرماتی ہیں کنت اطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامه حین یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم احرام باندھتے تو میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو خوشبو لگاتی اور طواف (طوافِ زیارت) سے قبل احرام کو کھولنے کے وقت خوشبو لگاتی۔ (بخاری شریف کتاب المناسک ج ا ص ۲۰۸)

خیال رہے احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مسنون ہے لیکن جیسے ہی احرام باندھ لے گا تو اس سے یہ کام حرام ہو جائیں گے۔

ا۔عورت سے صحبت ۲۔بوسہ ۳۔مساس ۴۔گلے لگانا ۵۔اندامِ نہانی پر نگاہ ۶۔عورتوں کے سامنے اس کا نام لینا ۷۔فحش گناہ ہمیشہ حرام تھے ۸۔اب اور حرام ہو گئے ۹۔دنیوی لڑائی جھگڑا ۱۰۔جنگل کا شکار ۱۱۔اس کی طرف اشارہ کرنا ۱۲۔یا کسی طرح بتانا ۱۳۔بندوق یا بارود یا اس کے ذبح کے لیئے چھری دینا ۱۴۔انڈے توڑنا ۱۵۔پر اکھیڑنا ۱۶۔پاؤں یا بازو توڑنا ۱۷۔اس کا دودھ دوھنا ۱۸۔اس کا گوشت یا انڈے پکانا ۱۹۔بھوننا ۲۰۔بیچنا ۲۱۔خریدنا ۲۲۔کھانا ۲۳۔ناخن کترنا ۲۴۔سر سے پاؤں تک کوئی بال جدا کرنا ۲۵۔منہ یا سر چھپانا ۲۶۔بستر یا ۲۷۔کپڑے ۲۸۔کی بقچی یا گھڑی سر پر رکھنا ۲۹۔عمامہ باندھنا ۳۰۔برقع دستانے پہننا ۳۱۔موزے یا جرابے وغیرہ جو پنڈلی اور اقدام کے جوڑ کو چھپائے پہننا ۳۲۔سلا کپڑا پہننا ۳۳۔خوشبو بالوں ۳۴۔یا بدن یا کپڑوں میں لگانا ۳۵۔لاگیری یا کسمِ کیر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں ۳۶۔خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی وغیرہ کھانا

Marfat.com

ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران سر یا داڑھی، خطمی یا کسی خوشبودار یا کسی ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں ۳۷۔ دسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا ۳۸۔ زیتون یا تل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہو بدن یا بالوں میں لگانا ۳۹۔ کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اس کا احرام نہ ہو ۴۰۔ جوں مارنا پھینکنا کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا ۴۱۔ کپڑا اس کے مارنے کو دھونا یا دھوپ میں ڈالنا ۴۲۔ بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مرنے کو لگانا۔ (انوار البشارۃ مختصراً)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فقر پر رونا

فرماتی ہیں کہ میں حضور کی بارگاہ میں عرض گذار ہوئی کہ آپ اپنے رب سے رزق کی وسعت اور کشادگی کیوں نہیں چاہتے جب کہ میں نے حضور کے شکم مبارک پر پتھر باندھے ہوئے دیکھا تو رو پڑی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عائشہ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر میں اپنے رب سے سوال کروں کہ پہاڑ سونے کے بن کر میرے ساتھ چلیں تو اللہ ان کو جاری فرما دے گا جہاں میں چاہوں لیکن میں نے دنیا کی بھوک اور فقر کو آخرت کی بھوک اور فقر پر ترجیح دے کر دنیا کے حزن کو اختیار کیا اے عائشہ دنیا محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور ان کی اولاد کے لائق نہیں۔ (روح البیان پ ۴ سورۃ ال عمران ج ۲ ص ۱۸۹ مکتبہ غفّاریہ کوئٹہ)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور عقیدۂ نور

مسلمانوں کا یہ مسلم عقیدہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نور ہیں اگر چہ آپ

Marfat.com

بشری صورت میں لوگوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے چنانچہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی خصائص شریف میں فرماتے ہیں کہ ان ظلہ کان لایقع علی الارض وانہ کان نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل یعنی آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ نور محض تھے تو جب حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم دھوپ یا چاند کی چاندنی میں چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔(خصائص کبری ج ۱ ص ۱۱۶ مکتبہ حقانیہ)

امامِ اہلسنت محدّثِ بریلوی اپنے رسالۂ مبارکہ نفی الفئی میں ابن عساکر کے حوالہ سے حضرت امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں سیتی تھی سوئی گر پڑی تلاش کی نہ ملی اتنے میں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم تشریف لائے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی(خصائص کبری ج ۱ ص ۱۰۷ مکتبہ حقانیہ، نفی الفئی ص ۱۸۵ ضیاء الدین مجموعہ رسائل)

مذکورہ روایت سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نور تھے یہی حق وصواب ہے یہی وجہ ہے کہ جب آپ کسی تاریک جگہ تشریف لے جاتے تو وہ نور سے جگمگا اٹھتی جیسا کہ امّ المؤمنین کی روایت سے ثابت ہوا

علامہ فاسی علیہ الرحمۃ مطالع المسرّات شریف میں علامہ ابن سبع سے نقل کرتے ہیں کان النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم یضیئی البیت المظلم من نورہ یعنی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہوجاتا تھا۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا اور حجۃ الوداع

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا حجۃ الوداع میں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ

Marfat.com

علیہ و سلم کے ساتھ تھیں جس کی تفصیل خود آپ فرماتی ہیں کہ ہم ذی الحجۃ کے چاند ہونے کے قریب حج کے لئے نکلے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ صرف عمرے کا باندھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ اس پر بعض نے عمرے کا اور بعض نے حج کا احرام باندھنا و کنت انا ممن اھل بعمرۃ اور میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا جب عرفہ کا دن آیا تو میں حائضہ تھی فشکوت الی النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم تو میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں شکایت کی اس پر آپ نے فرمایا کہ دعی عمرتک وانقضی رأسک وامتشطی واھلی بحج عمرہ چھوڑ دے اور اپنے سر کو کھول کر کنگھی کر اور احرامِ حج باندھ لے میں نے یہی کیا پھر جب لیلۃ الحصبۃ (چودھویں ذی الحجۃ کی رات) آئی تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو میرے ساتھ تنعیم بھیجا تو میں نے مقامِ تنعیم سے عمرے کا احرام باندھا۔

(بخاری شریف کتاب الحیض)

خیال رہے حج تین طرح کا ہوتا ہے (۱) اِفراد (۲) تمتّع (۳) قران

حج افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھے اور دو رکعت بنیتِ احرام پڑھے اور سلام کے بعد یوں کہے اللھم انی اریدالحج فیسرہ لی وتقبلہ منی نویت الحج مخلصا للّٰہ تعالیٰ۔

ترجمہ:۔الٰہی میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول فرما میں نے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کی نیت کی۔

اور حج تمتّع یہ ہے کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے عمرہ کرنے کے بعد پھر مکّہ معظّمہ میں حج کا احرام باندھے اس میں نماز کے بعد یوں کہے گا۔

Marfat.com

اللھم انی اریدالعمرة فسیر ھالی وتقبلھا منی نویت العمرة مخلصا للّٰہ تعالیٰ.

اورحج تمتّع کی پھر دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ قربانی کا جانوراپنے ساتھ نہ لے کر جائے دوسری یہ کہ جانور ساتھ لے کر جائے پہلاشخص عمرہ کرنے کے بعد احرام سے باہر ہوجائے گا پھر آٹھویں ذی الحجہ کواحرام حج باندھے گا جب کہ دوسرا شخص احرام سے باہر نہ ہوگا تاوقتیکہ قربانی نہ کرلے۔

حج قِران یہ ہے کہ میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے اور بعد سلام یوں کہے **اللھم انی اریدالحج والعمرة فیسرھمالی وتقبلھما منی نویت الحج والعمرة للہ تعالیٰ** اورتینوں صورتوں میں نیت کے بعد بآواز بلند **لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک.**

(انوارالبشارة بتصرف)

ہم احناف کے نزدیک حج قران حج تمتّع اورافراد سے افضل ہے جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ حج افرادافضل ہےاورامام مالک رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں حج تمتّع قران سےافضل ہے۔**(ھدایة اولین کتاب الحج باب القران ص ۲۷۹ مکتبہ رحمانیہ)**

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے آیاحج قران کیایا پھر تمتّع ؟اس سوال کا جواب خلیفۂ مفتی اعظم حضورسیّدی مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمة دیتے ہیں کہ جب اس حدیث کے تمام طرق پر گہری نظرڈالی جاتی ہےتو ثابت یہی ہوتا ہے کہ سیّدہ نے قران نہیں بلکہ حج تمتّع فرمایااس کے مندرجہ ذیل وجوہ ہیں (۱) ان کوحکم ہوااپنے سرکوکھول ڈالو کنگھا کروحج کا احرام باندھواگرانہوں نے قران کیاہوتا تو میقات ہی سے احرام باندھ لیاہوتا اب اس وقت یومِ عرفہ احرام باندھنے کا کیامطلب؟ پھرحالتِ احرام میں کنگھا کرنا منع ہے (۲) حضورصلی اللّٰہ علیہ

Marfat.com

و سلم نے سیّدہ سے فرمایا ادعی عمرتک کسی میں وارفضی عمرتک اور کسی میں واترکی عمرتک ہے اپنا عمرہ چھوڑ دے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ میقات سے جو احرامِ عمرہ باندھا تھا اس کو کھول دو اور اب حج کا احرام باندھ لو (۳) اُمّ المؤمنین اس وقت حالت حیض میں تھیں اس حالت میں غسل کا حکم طہارت حاصل کرنے کے لئے تو نہیں ہوسکتا لامحالۃ ماننا پڑے گا کہ یہ احرام کے لئے غسل کا حکم تھا (۴) صاف صاف حکم ہے واھلی بحج حج کے لئے تلبیہ کہو یعنی حج کا احرام باندھو اگر حج کا احرام پہلے باندھ چکی تھیں تو اب حج کا احرام باندھنے کا حکم دینے کا کیا مطلب؟ (۵) بخاری میں خود فرماتی ہیں کہ فکنت ممن تمتع میں تمتّع کرنیوالوں میں تھی۔ (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۳۷)

خیال رہے اختلاف ہونے کی وجہ یہ بنی کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ ایام حج میں عمرہ کو افجر الفجور تمام فجور سے برافسق شمار کرتے تھے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم جب اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے تو لوگوں نے گمان یہ کیا کہ صرف حج کرنے جارہے ہیں لیکن مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اعلان فرمایا کہ جو چاہے عمرے کا احرام باندھے جس کا جی چاہے حج کا اس پر کچھ حضرات نے عمرہ کا کسی نے حج وعمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا احرام باندھا چونکہ شوافع کے نزدیک قارن ایک طواف اور ایک ہی سعی کرے گا جب کہ احناف کے نزدیک دو دو کرے گا شوافع اپنے مذہب پر اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین چودھویں کی رات کو اپنے بھائی کیساتھ عمرہ کو گئیں اور اس روایت سے ایک طواف اور سعی کا ثبوت ہوتا ہے اب بر مذہبِ شوافع اگر سیّدہ حج قران کرنے والوں میں تھیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قران کرنے والے پر ایک طواف اور ایک ہی سعی ہے اور یہ شوافع کا مذہب ہے جب کہ احناف کے نزدیک قارن پر دو طواف اور دو سعی ہیں رہا شوافع کا مذہب کہ قارن پر ایک طواف و سعی ہے

Marfat.com

اس پران کا استدلال ایک وہی حدیثِ عائشہ ہے دوسرا یہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد کہ دخلت العمرة فی الحج الی یوم القیامة عمرہ حج میں قیامت تک داخل ہوگیا اور دلیلِ عقلی یہ ہے کہ قران کی بناء تداخل پر ہے حتیٰ کہ اس میں ایک تلبیہ ایک سفر اور ایک ہی حلق کافی ہوگا لہٰذا ارکان یعنی طواف وغیرہ میں بھی تداخل یعنی ایک طواف وسعی کافی ہوگی احناف کا اپنے مذہب پر استدلال یہ ہے کہ جب صبی بن معبد نے دوطواف اور دوسعی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا هديت لسنة نبيک کہ آپ کو اپنے نبی کی سنت کی ہدایت دی گئی اور دلیل عقلی یہ ہے قران ایک عبادت کو دوسری کیساتھ ضم کرنے کا نام ہے اور وہ اسی وقت متحقق ہوگا جب ان عبادات میں سے ہر ایک کو بوجہ کمال ادا کیا جائے نا کہ ایک کو چھوڑ دیا جائے نیز عباداتِ مقصودہ میں تداخل نہیں ہوتا لہٰذا دونوں مستقل طور پر طواف وسعی ادا کرنے ہوں گے اور رہا سفر تو وہ مقصود نہیں بلکہ وہ تو توسل ہے اور رہا تلبیہ سو وہ حرمت کو ثابت کرنے کے لیئے ہے اسی طرح حلق تو وہ احرام سے باہر آنے کے لئے ہے لہٰذا یہ تمام مقاصد نہ ہوئے بلکہ وسیلے ہوئے۔

(هداية اولين ص ۲۸۱ مكتبه رحمانيه)

اور حدیثِ عائشہ کا جواب یہ ہے کہ سیّدہ منیٰ میں پاک ہوگئی تھیں اور بیت اللہ کا طواف بھی فرمالیا تھا اور چودھویں شب سے قبل ہی طواف زیارت کرلیا تھا پھر لیلة الحصبة کو مقامِ تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ فرمایا تھا کیونکہ اگر یہ مانا جائے کہ سیّدہ نے لیلة الحصبة تک طواف اور سعی نہ فرمائی تھی تو آپ کا حج کہاں ادا ہوگا کیونکہ حج کے دن تو نکل چکے باوجود یکہ آپ خود فرماتی ہیں کہ میں حج کے کیساتھ واپس ہورہی ہوں آپ کا یہ فرمان اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے طواف زیارت فرمالیا تھا اور سعی بھی کرچکی تھیں اس کے بعد عمرہ فرمایا اور ہمارا یہ کہنا کہ سیّدہ منیٰ میں پاک ہوگئیں تھیں تو اس کی تصریح مسلم میں ہے فرماتی ہیں حتى نزلنا منى فتطهرت ثم طفتا

Marfat.com

بالبیت کہ جب ہم منیٰ میں اترے تو میں طاہر ہو چکی تھی پھر ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا واللہ ورسولہ اعلم.

خیال رہے حجۃ الوداع ۱۰ھ کو ہوا اور یہ اسلام کا دوسرا حج تھا پہلا حج حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امارت میں ادا کیا گیا جب کہ حجۃ الوداع میں خود حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بنفسِ نفیس تشریف لے گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ بھی حاضر ہوئیں تھیں اس حج کو الوداع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے امّت کو وداع یعنی رخصت فرمایا تھا کہ ارشاد فرمایا لعلی لا القاکم بعد عامی هذا نیز اس کو حجۃ البلاغ و حجۃ الاسلام بھی کہا جاتا ہے اور حجۃ البلاغ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں اہم خطبات ارشاد فرمائے تھے جب کہ حجۃ الاسلام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کوئی مشرک شریک نہ ہوا تھا۔ واللہ اعلم.

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حدیثِ تفکّر

حضرت عطاء بن رباح فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبید اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمر کے ساتھ امّ المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے پوچھا کہ یہ حضرات کون ہیں میں نے عرض کی کہ عبید اللہ بن عمر ہیں امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا

اے عبید اللہ بن عمر آپ کو مرحبا تمہیں کیا ہوا کہ ہماری زیارت کو نہیں آتے عبید اللہ بن عمر نے کہا زر غبّا تزدد حبّا کبھی کبھار زیارت کرو کہ محبت بڑھے (حدیث کے الفاظ ہیں)

حضرت ابن عمر نے عرض کی ہمیں حضور کی سب سے عجیب حدیث بیان کریں امّ المؤمنین نے بہت زیادہ گریہ فرمایا اور فرمایا کہ حضور کی ہر بات عجیب ہے ایک رات آپ میرے فراش پر تشریف فرما ہوئے حتّٰی کہ آپ نے اپنے مبارک جسم کی جلدِ مبارکہ کو میری جلد سے ملا دیا اور فرمایا

Marfat.com

اے عائشہ کیا تم مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟ میں عرض گذار ہوئی حضور میں آپ کے قرب اور چاہت کو ہی محبوب رکھتی ہوں میں نے آپ کو اجازت دی حضور نے مشکیزہ سے وضو فرمایا اور قیام فرما کر رونا شروع کر دیا حتّٰی کہ آپ کے آنسوؤں کے موتی ازار بند تک پہنچ گئے یہاں تک کہ آپ اپنی سیدھی کروٹ کے بل رخسارِ مبارک کے نیچے دستِ مبارک رکھ کر لیٹ گئے پس حضور زار و قطار روئے حتّٰی کہ آنسوؤں کی لڑیوں نے زمین کو شرف بخشا پھر حضرتِ بلال اذانِ فجر کے بعد حاضرِ آستانۂ معلّٰی ہوئے انہوں نے جب حضور کو اس قدر روتے دیکھا تو عرض کی حضور آپ کیوں گریہ فرماتے ہیں یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم تحقیق آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے گئے

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوؤں اور مجھے کیا ہوا کہ میں نہ روؤں اور تحقیق آج رات مجھ پر آیت (بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے کنزالایمان پارہ ۴ آیت ۱۹۰ سورۃ اٰل عمران) نازل ہوئی۔(روح البیان ج ۲ ص ۱۷۸ سورۃ آل عمران پ ۴ مکتبہ غفّاریہ کانسی روڈ کوئٹہ)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور حرمتِ مزامیر

و استفزز من استطعت منھم بصوتک اور ڈگادے (بہکادے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے (کنزالایمان سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۴) خزائن میں اس آیت کے تحت حضرت صدرالافاضل فرماتے ہیں بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو ولعب کی آوازیں ہیں مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ گانے باجے اور جھوٹے گمراہ کن وعظ سب شیطان کی آوازیں ہیں اور یہ لوگ شیطان کے پیادے اور

Marfat.com

سوار ہیں یعنی اس کا لشکر۔(نور العرفان)

اللہ جلّ مجدہ فرماتا ہے و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین (لقمان)

ترجمہ : اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔(کنز الایمان)

تفسیرِ حسنات شریف میں فرمایا کہ ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ یہ بھی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی یہ مغنیات خرید کر لاتا اور اس کے ذریعہ ان لوگوں کو گمراہ کرتا جو اسلام کی طرف مائل ہوتے تھے انہیں شراب پلاتا، گانا سنواتا اور کہتا بتاؤ یہ بہتر ہے یا وہ جس کی طرف تمہیں محمد صلی وللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں؟ ان کی تعلیم میں نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور جہاد کرنا ہے اور یہاں عیش ہی عیش (تفسیرِ حسنات) شریعتِ مطہّرہ نے تین کھیل کے سوا سب کو حرام فرمایا چنانچہ ترمذی شریف میں ارشاد ہے کل لعب ابن آدم حرام الا ثلثۃ اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے الغناء ینبت النفاق کما ینبت الماء البقل یعنی گانا بجانا دل میں اس طرح نفاق اگاتا ہے جس طرح پانی ساگ پات اگاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۴ ص ۸۳ جدید)

امامِ اہلسنت محدّثِ بریلوی علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہدایہ وغیرہ کتبِ معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں حضرت سلطان الاولیاء محبوبِ الٰہی نظام الحق والدین فرماتے ہیں کہ مزامیر حرام ست یعنی گانے بجانے کے آلات حرام ہیں۔

حضرت شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ نے اپنے مکتوبات شریفہ میں مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار فرمایا نیز بخاری شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے

Marfat.com

فرمایا یستحلون الحر و الحریر و المعازف یعنی وہ لوگ زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حلال سمجھیں گے اور فرمایا وہ بندر اور سور ہو جائیں گے۔ (ایضاً ج ۲۴ ص ۱۳۸)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا صوتان ملعونان فی الدنیا و الاخرۃ مزمار عند نعمۃ و رنۃ عند مصیبۃ یعنی دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں نمبر ۱ آسائش کے وقت گانا بجانا نمبر ۲ مصیبت کے وقت بین کرنا (ایضاً ج ۲۴ ص ۱۲۲) اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو کہ ڈھول ڈھمکّے گانے باجے سنتے سناتے ہیں اور شیطان کے چرخے کی طرح ناچتے پھرتے ہیں۔

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کا عورتوں کی امامت فرمانا

ابتداءً امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تھی جیسا کہ ہدایہ اوّلین میں ہے کہ عورتوں کے لئے مردوں سے منفرداً جماعت کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس طرح جماعت کرنے سے ترکِ سنّت کا ارتکاب لازم ہوگا اور وہ یہ ہے کہ عورت امام صف کے مابین کھڑی ہوگی اور یہ مکروہ ہے جیسا کہ برہنہ لوگوں کی جماعت کہ ان کا امام بھی وسطِ صف میں کھڑا ہوگا اور اس بات کی دلیل کہ عورتوں کا امام وسطِ صف میں کھڑا ہوگا حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کا فعلِ مبارک ہے کہ لان عائشۃ فعلت کذلک (باب الامامۃ) امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے ایسا فرمایا اور یہی صورت اس کے حق میں زیادہ پردہ کا باعث ہے اور عورت کو پردہ کا حکم ہے اور اگر وہ آگے بڑھے گی جب نماز اگرچہ ہو جائے گی لیکن یہ بھی مکروہ ہے لیکن امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کا عورتوں کی امامت فرمانا صدرِ اسلام میں تھا بعد میں عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع فرما دیا گیا جیسا کہ اسی ہدایہ شریف میں ہے و حمل فعلها

Marfat.com

الجماعة علی ابتداء الاسلام یعنی امّ المؤمنین کے جماعت کروانے کو ابتدائے اسلام پر محمول کیا گیا ہے نیز بعد میں آپ خود بھی منع فرماتی تھیں جس طرح دیگر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم منع فرماتے تھے کیونکہ عورتوں کے گھروں سے نکلنے کی ممانعت کی دو وجہیں بیان فرمائی گئیں نمبر ا فساد نمبر ۲ خوفِ فتنہ کیونکہ اگر وہ عورت معاذ اللّٰہ فاسقہ ہے تو پھر فساد و خرابی ہوگی اور اگر وہ عورت پارسا ہو تو فتنے کا اندیشہ ہے حضرت عاتکہ رضی اللّٰہ عنہا حد درجہ پارسا و پرہیز گار خاتون ہیں جو کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں پھر حضرت زبیر کے نکاح میں آئیں آپ کو مسجد کا بہت زیادہ اشتیاق رہتا اور نماز مسجد میں ادا کرتیں حضرت زبیر آپ کو منع فرماتے وہ نہ مانتیں ایک روز حضرت زبیر رضی اللّٰہ عنہ نے ایک تدبیر فرمائی کہ بوقتِ عشاء تاریکی رات میں بی بی صاحبہ کے جانے سے قبل کسی دروازے میں چھپ رہے یہاں تک کہ جب آپ اس دروازے سے آگے بڑھی ہی تھیں کہ انہوں نے چپکے سے ان کے سر پر مکا دے مارا اس پر بی بی صاحبہ نے انّا للّٰہ فساد الناس پڑھا کہ ہم اللہ کے لئے ہیں ہائے افسوس لوگوں میں فساد برپا ہو گیا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ)

اس کے بعد آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکلا اسی طرح حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ بھی اپنے زمانۂ مبارکہ میں عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع فرماتے تھے اس پر عورتوں نے امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا سے جب شکایت کی تو فرمایا لو ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم رای ما احدث النساء بعدہ لمنعھن کما منعت نساء بنی اسرائیل (حلبی کبیر ص ۵۹۷ سہیل اکیڈمی لاہور) یعنی اگر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم وہ دیکھتے جو آپ کے بعد عورتوں نے پیدا کر لیا تو آپ عورتوں کو منع فرما دیتے جیسے کہ بنو اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا اس کے بعد یہی حلبی شریف نے فرمایا و اذا قالت عائشة ھذا عن نساء

Marfat.com

زمانها فما ظنک بنساء زماننا (ایضاً) کہ جب امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے اپنے زمانے کی عورتوں کے بارے میں یہ فرمایا تو پھر ہمارے زمانہ کی عورتوں کے بارے اے طالبِ سعادت تیرا کیا گمان ہے؟

اس سے واضح ہوا کہ جب عورتوں کو مساجد میں فتنہ وفساد کی وجہ سے منع فرمادیا گیا تو پھر ان کو مزارات پر جانا کیونکر روا ہوگا اسی حلبی شریف میں فرمایا گیا کہ امام قاضی رضی اللّٰہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آیا عورتوں کو مزارات پر جانا جائز ہے یا کہ نہیں تو فرمایا لا یسئل عن الجواز و الفساد فی مثل هذا و انما یسئل عن مقدار ما یلحقها من اللعن فیه یعنی ایسی جگہ جواز وعدم جواز کے بارے نہیں پوچھا جاتا ہاں یہ پوچھا جائے گا کہ عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے فرماتے ہیں واعلم انها کلما قصدت لخروج کانت فی لعنة اللّٰه و ملائکته و اذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب و اذا اتت القبور یلعنها روح المیت و اذا رجعت کانت فی لعنة اللّٰه تو جان کہ عورت جب بھی گھر سے قبور کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتی ہے تو وہ اللہ اور فرشتوں کی پھٹکار میں ہوتی ہے اور جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اس کو ہر طرف سے گھر لیتے ہیں اور پھر جب وہ قبروں پر آتی ہے تو میّت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے اور جب وہ وہاں سے لوٹتی ہے تو وہ اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

(حلبی کبیر ص ۵۹۷ سہیل اکیڈمی لاھور)

وقار الملّت والدّین مفتی وقار الدین تلمیذِ صدر الشریعہ بدر الطریقہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو بلا ضرورتِ شرعی پردے کے ساتھ بھی گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے نماز با جماعت پڑھنے کے لئے صحابۂ کرام کے زمانے میں حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ اگر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اس زمانے کو دیکھتے تو عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکتے اسی

Marfat.com

بناء پر ہمارے فقہاء نے بعض چیزوں میں جیسے حالات بدلتے رہے احکامِ شرعیہ میں تبدیلی فرمائی امام اعظم کے زمانے میں ہی جوان عورتوں کوان کی نمازوں میں مسجد میں جانے سے منع کیا گیا اس کے کچھ زمانہ بعد جوان عورتوں کو مطلقاً منع کر دیا گیا اس کے بعد تقریباً پانچ چھ سو سال سے پہلے بوڑھی عورتوں کو بھی مسجد میں جانے سے مطلقاً منع کر دیا گیا۔(وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۶۳)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور عورت کا سنگھار

فتاویٰ رضویہ شریف میں امامِ اہلسنت فرماتے ہیں کہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے فرماتے ہیں کہ کوئی صالح عورت اور ان کا شوہر بھی دونوں اولیائے کرام میں سے تھے ہر شب بعد نمازِ عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنے طرف حاجت پاتیں حاضر رہتیں ورنہ ، زیور ولباس اتار کر (دوسرا لباس زیب تن کر کے) نماز میں مشغول ہو جاتیں۔

فرماتے ہیں کہ امّ المؤمنین صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے مجمع البحار میں ہے عائشة رضی اللّٰہ عنہا کرهت ان تصلی امرأة عطلا ولوان تعلق فی عنقها خیطا یعنی امّ المؤمنین عورتوں کے بغیر زیور نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتیں اور فرماتیں کہ اگر کچھ نہ ہو تو ایک ڈورا ہی گلے میں لٹکا لے۔(ج ۲۲ ص ۱۲۶ و ۱۲۸ جدید)

امّ المؤمنین کی بارگاہ میں زید بن ارقم کا معذرت کرنا

ھدایة آخرین کتاب البیوع میں ہے کہ اگر کسی نے کوئی باندی ہزار درہم میں خرید کر قبضہ کر کے پھر اس کو اسی بائع سے ثمن نقد دینے سے قبل پانچ سو درہم میں بیچ دیا تو بیعِ ثانی جائز نہ ہوگی امام شافعی علیہ الرحمة فرماتے ہیں کہ یہ بیع جائز ہے کیونکہ قبضہ سے ملک تمام ہو چکی تھی

Marfat.com

لہٰذا یہ بیع دوبارہ بائع سے کرنا یا اس کے سوا کسی اور سے کرنا برابر ہے۔ احناف اپنے مذہب پر دلیل پیش کرتے ہیں کہ زید بن ارقم کی امّ ولد نے آپ سے آٹھ سو درہم میں ایک باندی خرید کر پھر آپ ہی کو چھ سو درہم میں بیچ دی تو جب امّ المؤمنین کی بارگاہ میں امّ ولد نے مسئلہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ بئس ما شریت و اشتریت ابلغی زید بن ارقم ان اللّٰہ تعالٰی ابطل حجہ و جہادہ مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان لم یتب یعنی تو نے کتنی بری فروخت وخرید کی اور سنو تم زید بن ارقم کو یہ خبر پہنچا دو کہ اگر وہ توبہ نہ کریں تو اللہ جلّ مجدہ نے ان کا وہ حج و جہاد جو رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ کیا باطل فرما دیا

امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے جو اس قدر شدید وعید سنائی ظاہر ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے سنے بغیر نہ فرمائی خیال رہے امّ المؤمنین نے بیعِ اوّل کو اس وجہ سے برا فرمایا کہ وہ ثانی کا ذریعہ بنی اگرچہ وہ آپ کے نزدیک جائز تھی۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس روایت میں نفع زید بن ارقم کے حق میں ثابت ہوا جبکہ دوسری روایات میں اس کے الٹ بھی ہے اس کے بعد حضرت زید بن ارقم نے امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کی بارگاہ میں عذر خواہی کی۔

(ھدایۃ مع حاشیۃ کتاب البیوع باب البیع الفاسد)

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معراجِ جسمانی اور امّ المؤمنین

اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو معراج روح مع الجسم حالتِ بیداری مسجدِ حرام سے لے کر عرشِ الٰہی یا جہاں تک اللہ نے چاہا ہوئی جمہور محدّثین، فقہاء و متکلمین کا یہی مذہب ہے اس سے عدول جائز نہیں اور اس کے ثبوت پر نقلی و عقلی عادل شواہد موجود ہیں اور امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے جو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی معراجِ جسمانی کا انکار فرمایا وہ کوئی اور ہے کیونکہ آپ کو معراجِ روحانی کئی ہوئیں چنانچہ

Marfat.com

نص قرآن میں اسری بعبدہ ہے نہ کہ روحہ جو اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہ روح مع الجسم معراج ہے نہ کہ فقط روحانی کیونکہ عبد کا اطلاق روح مع الجسم پر ہوتا ہے نیز اگر خواب میں ہوتی تو اس کی صراحت ہوتی جب خواب کی تصریح نہیں تو پھر اس کو خواب قرار دینا کیونکر صحیح ہوگا نیز لفظ اسری فرمایا گیا اور افعال میں اصل یہ ہے کہ جب تک قرینہ نہ ہو وہ بیدار پر محمول ہوا کرتے ہیں پھر اسری کا فاعل یعنی سیر کروانے والی ذات اللہ جلّ مجدہ ہے کیا وہ قادرِ مطلق اس پر قدرت نہیں رکھتا یقیناً رکھتا ہے تو پھر اس کی قدرت کے اس کرشمہ کو قبول کرنے سے کون سی چیز مانع ہے نیز کفّار کا انکار کرنا بھی اس بات پر دلیل ہے کہ یہ جسمانی معراج تھی نہ کہ فقط روحانی۔ وہ لوگ جو اس معراج کو روحانی مانتے ہیں وہ دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول ما فقدت جسدہ الشریف سے پیش کرتے ہیں جس کے علمائے کرام نے کئی جوابات دیئے

نمبر۱ واقعۂ معراجِ جسمانی کے وقت امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں نہ تھیں اور جب وہ زوجیت سے مشرف ہی نہ ہوئیں تو پھر آپ کا یہ قول معراجِ جسمانی کے متعلق کیونکر صحیح ہو سکتا ہے لہٰذا آپ کا یہ فرمان دوسری معراج کے متعلق ہے جو کہ روحانی تھیں۔

نمبر۲ یا پھر امّ المؤمنین کے فرمان کے یہ معنی ہیں کہ جسم مبارک روحِ اقدس سے گم نہ ہوا بلکہ ساتھ ہی رہا یعنی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو معراج مع الجسم ہوئی۔

نمبر۳ یا پھر امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے یہ فرمان سرعت کو ظاہر فرمانے کے لئے فرمایا کہ میں نے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کے جسمِ اقدس کو گم ہونے کا احساس تک نہ کیا اتنی تیزی سے آپ کو معراج ہوئی سبحان اللہ

Marfat.com

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
ایک دم میں سرِعرش گئے آئے محمد

(اختصار مع التصرف از فیوض الباری)

امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کو گوہ کھانے سے نہی

گوہ کے کھانے کو صاحبِ قدوری نے مکروہ فرمایا اس کی وجہ صاحبِ ہدایہ نے یہ فرمائی کہ امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے اس کے کھانے کے بارے میں جب حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے پوچھا تو آپ نے منع فرمایا چنانچہ امّ المؤمنین سے مروی ہے کہ آپ کی طرف گوہ ہدیۃً پیش کی گئی جب حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم گھر تشریف لائے تو امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے گوہ کے کھانے کے بارے میں آپ سے سوال کیا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کو منع فرمادیا پھر کوئی سائل حاضر ہوا تو امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا نے اس کو کھلانے کا ارادہ فرمایا اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا اتطعمین ما لا تاکلین یعنی کیا تم ایسی چیز (اسے) کھلاتی ہو جو خود نہیں کھاتی ہو (قدوری و حاشیہ قدوری و ھدایۃ کتاب الذبائح) اسی کا اعتبار کرتے ہوئے احناف نے گوہ کے کھانے کو مکروہ و ناجائز قرار دیا ان اصبت فمن اللّٰہ و الافمنی واللّٰہ و رسولہ اعلم.

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور ٹڈّی کی حلّت

صحیحین میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللّٰہ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ سات غزوے میں تھے ہم حضور کی موجودگی میں ٹڈّی کھاتے تھے (بہارِ شریعت حصّہ ۱۵) پتہ چلا ٹڈّی بھی حلال ہے پھر مچھلی اور ٹڈّی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں۔ (ایضاً بزیادت یسیر)

Marfat.com

صاحبِ قدوری نے فرمایا و لابأس باکل الجریث و المارماهی و یجوز اکل الجراد و لاذکاة له یعنی جریث اور مار ماہی کھانے میں کوئی حرج نہیں اور ٹڈی کا کھانا جائز ہے اور اس میں ذبح نہیں (قدوری کتاب الذبائح) ہدایہ نے فرمایا کہ امام مالک ٹڈی کی حلّت کے قائل نہیں الّا یہ کہ اس کو پکڑنے والا ٹڈی کے سر کو کاٹ کر بھونے کیونکہ ٹڈی خشکی کا شکار ہے اسی وجہ کر کے مُحرِم پر ٹڈی کو مارنے سے جنایت لاگو ہوتی ہے احناف کی امام مالک پر حجت یہ حدیث ہے احلت لنا میتتان و دمان فالمیتتان السمک و الجراد و الدمان الکبد و الطحال یعنی حضور صلی اللہ علیه و سلم نے فرمایا ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں (الجوهرة النیّره الجزء الثانی ص ۲۸۱ مکتبه حقّانیه ملتان) نیز حضرت شیرِ خدا رضی اللہ عنه سے اس ٹڈی کے بارے پوچھا گیا جس کو زمین سے پکڑا جائے اور اس میں مردہ بھی ہوں تو فرمایا کلہ نکلہ یعنی ان سب کو کھالو آپ کے اس فرمان سے بھی ٹڈی کی حلّت ثابت ہوتی ہے (هدایة کتاب الذبائح ، الجوهرة النیّره) حضرت عثمان حضرت سلمان سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم سے ٹڈی کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا میں اس کو کھاتا نہیں ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں اور جس کو حضور صلی اللہ علیه و سلم نے حرام نہ فرمایا وہ مباح ہوگا اور آپ کا تناول نہ فرمانا اس سے بچنے کو واجب نہیں کرتا کیونکہ مباح چیز کو نہ کھانا بھی جائز ہے۔

حضرت عطاء جابر سے روایت کرتے ہیں ہم نے حضور کے ساتھ غزوہ کیا تو ہم نے ٹڈی کو پایا تو اسے کھایا

حضرت اسودامّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنها سے روایت کرتے ہیں انها کانت تاکل الجراد و تقول کان رسول اللہ ﷺ یاکله یعنی آپ ٹڈی کھاتی تھیں

Marfat.com

اورفرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اس کو کھاتے تھے۔(احکام القرآن لامام ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصّاص المتوفی سنہ ۳۷۰ھ المجلد الاوّل دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

معنی آیت لمس میں حدیثِ امّ المؤمنین سے احناف کا استدلال

اللہ جلّ مجدہ کے فرمان او لمستم من النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا

ترجمہ : یاتم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو۔(کنز الایمان)

میں لمس کے معنی مراد میں فقہاء کا آپس میں اختلاف ہے کیونکہ لمس کے دو معنی ہیں نمبرا ہاتھ سے چھونا نمبر۲ جماع اور اس جگہ یہ دونوں کا متحمل ہے اسی وجہ سے اس کا معنی طلب کرنے میں فقہاء نے اجتہاد فرمایا نیز صحابہ کرام کا بھی اس کی تاویل کرنے میں اختلاف واقع ہوا چنانچہ حضرت علی، ابن عباس، ابوموسیٰ رضی اللّٰہ عنہم اس کی تاویل جماع کرتے ہیں جب کہ حضرت عمر، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما اس کی تاویل ہاتھ کے چھونے سے کرتے ہیں۔ فقہاء میں امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی اس سے مراد ہاتھ کا چھونا لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص عورت کے جسم کو چھوئے گا تو اس پر وضو کرنا لازم ہو جائے گا خواہ اس نے شہوت سے چھوا ہو یا بغیر شہوت کے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، محرّرِ مذہب امام محمد، امام زفر، امام ثوری اور امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ عورت کو چھونے سے وضو واجب نہ ہوگا خواہ شہوت سے چھوئے یا بغیر شہوت کے ان حضرات کی اپنے مذہب پر دلیل امّ المؤمنین سے مختلف طرق سے مروی حدیث ہے کہ کان یقبل بعض نسائہ ثم یصلی و لایتوضأ یعنی اللہ کے نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنی بعض ازواجِ پاک کو بوسہ کا شرف عطا فرماتے پھر بغیر وضو کئے نماز ادا فرماتے نیز امّ المؤمنین ایک رات حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی جستجو کرتی ہیں فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

میرے ہاتھ حضور کے قدمِ مبارک پر پڑتے ہیں اور حضور اس وقت سجدہ میں کہہ رہے ہیں اعوذ بعفوک من عقوبتک و برضاک من سخطک پس اگر عورت کا چھونا وضو کو توڑتا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم سجدہ میں جاری نہ رہتے کیونکہ وہ شخص جس کو حدث ہو گیا ہو اس کے لئے حالتِ سجدہ میں باقی رہنا جائز نہیں لہٰذا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج کو شرفِ بوسہ دے کر بغیر وضو کئے نماز ادا فرماتے تھے تو اللہ جلّ مجدہ کی مراد بیان ہو گئی کہ لمس سے مراد جماع ہے نہ فقط چھونا۔ خیال رہے امام مالک فرماتے ہیں اگر مرد عورت کو شہوت کے لئے بطورِ لذّت چھوئے گا تو اس پر وضو لازم ہو جائے گا اسی طرح اگر عورت مرد کو شہوت کے لئے بطورِ لذّت چھوئے گی تو اس پر بھی وضو واجب ہو گا اسی طرح اگر مرد نے عورت کے بال لذّت کے لئے چھوئے تب بھی وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔ (احکام القرآن لامام ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصّاص المتوفی ۳۷۰ھ المجلد الثانی ص ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ بیروت لبنان)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عقدِ رہن کا جواز

لغت میں رہن کے معنی روکنا ہے اور اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ اپنے حق کو وصول کرنا ممکن ہو مثلاً کسی کے ذمّہ اس کا دین ہے اس مدیون نے اپنی کوئی چیز دائن کے پاس اس لئے رکھ دی کہ اس کو اپنے دین کی وصولی پانے کے لئے ذریعہ بنے اس کو رہن کہتے ہیں جس کو اردو میں گروی رکھنا بولتے ہیں (بہارِ شریعت بتصرف حصّہ ۱۷) اور اس میں دائن و مدیون دونوں کا بھلا ہوتا ہے اور اس عقد کا جائز ہونا کتاب و سنّت دونوں سے ثابت ہے چنانچہ اللہ جلّ مجدہ نے ارشاد فرمایا و ان کنتم علی سفر و لم تجدو کاتبا فرھن مقبوضۃ یعنی اگر تم سفر میں ہو اور لین دین کرو اور کاتب نہ پاؤ تو

Marfat.com

گروی رکھنا ہے جس پر قبضہ ہو جائے۔(پ ۲)

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے مروی ہے ان النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اشتری من یھودیّ طعاما الی اجل و رھنہ درعہ کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اس کے پاس اپنی ذرہ گروی رکھی تھی لیکن چونکہ آیتِ قرآنیہ میں گروی رکھنے کا حکم حالتِ سفر میں فرمایا اس لئے امام مجاہد سفر کے علاوہ گروی رکھنے کو مکروہ فرماتے تھے جبکہ دیگر فقہاء سفر و حضر دونوں حالتوں میں اس کے جائز ہونے کے قائل ہیں اور ان کے استدلال کا جواب دیتے ہیں کہ عام طور پر حالتِ سفر میں کتاب اور گواہ نہیں ہوتے اس وجہ سے تغلیباً سفر کو ذکر فرمایا گیا لہٰذا حضر میں بھی کوئی حرج نہیں چنانچہ حضرت انس رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی ذرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں گروی رکھی اور اس سے اپنے اہل کے لئے جو خریدے اس روایت سے حالتِ حضر میں بھی گروی رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ اللہ جلّ مجدہ الکریم نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ : بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پیروی بہتر ہے۔(احکام القرآن لابی بکر احمد بن علی الرازی الجصّاص المتوفی سنہ ۳۷۰ھ المجلد الاوّل الصفحۃ ۶۳۴ بیروت لبنان)

امّ المؤمنین کا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے بچوں کے بارے میں سوال

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم مسلمانوں کے بچے کہاں جائینگے تو حضور نے فرمایا من ابائھم وہ اپنے باپ دادوں سے ہیں یعنی جنّت میں جو مرتبہ ان

Marfat.com

کے باپ دادوں کا ہوگا وہی ان مسلمان بچوں کا ہوگا میں نے عرض کی حضور بغیر عمل کے فرمایا اللّٰہ اعلم بما کانوا عاملین اللہ زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے میں نے عرض کی حضور کفّار کے بچے (کہاں جائینگے) فرمایا من ابائھم وہ اپنے باپ دادوں سے ہیں عرض کی بلا عمل کے فرمایا اللّٰہ اعلمُ بما کانوا عاملین اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے۔(رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ باب القدر کتاب الایمان)

خیال رہے کفّار کے بچوں کے بارے اختلاف ہے جس میں علماء کے کئی قول ہیں

نمبر۱ وہ اپنے ماں باپ کے تابع ہو کر دوزخی ہیں۔

نمبر۲ اصل فطرت کی طرف نظر کرتے ہوئے جنّتی ہیں۔

نمبر۳ اہلِ جنّت کے خادم ہونگے۔

نمبر۴ جنّت اور دوزخ کے مابین ہونگے نہ تو ان کو عذاب دیا جائے گا اور نہ ہی انعام۔

نمبر۵ اللہ کے علم میں اگر وہ بڑے ہو کر کافر ہو کر مرتے تو جہنّمی اور اگر ایمان پر مرتے تو جنّتی۔

نمبر۶ توقف کیا جائے گا۔

نمبر۷ اخروی زندگی میں ان کی آزمائش ہوگی۔

نمبر۸ ابن حجر نے فرمایا زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ اہلِ جنّت ہیں اور حضور کا یہ فرمان ان کے بارے آیات کے نازل ہونے سے قبل ہے جن میں ان کو جنّتی فرمایا گیا۔

(مرقاۃ ج ۱ ص ۲۸۸ و ۲۸۹)

Marfat.com

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت مردوں کو برا مت کہو

علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ مسلمان کی عزت خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ برابر ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے الاتفاق علی انّ حرمة المسلم میتا کحرمته حیّا یعنی اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت وحرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کسر عظم المیت و اذاہ ککسرہ حیا یعنی مردے کی ہڈی کو توڑنا اور اسے ایذا دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی توڑنا۔(فتاوی رضویہ شریف بتصرف ج۹ ص ۴۴۱ مرکز اھلسنت برکات رضا انڈیا)

تو جس طرح مردہ کو اذیت دینا خواہ کسی طرح ہو شرع نے منع فرمایا اسی طرح اس کی برائیاں ذکر کرنے سے بھی منع فرمایا کیونکہ مرے ہوئے مسلمانوں میں اس بات کی زیادہ امید ہے کہ اللہ جلّ مجدہ الکریم اسے زندگی کی آلودگیوں سے پاک اور طیب فرمادے کیونکہ الموت کفارة لکل مسلم موت ہر سنی مسلمان کے لئے کفّارۂ گناہ ہے۔امام بخاری نے امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا

لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدموا یعنی تم مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ اس کی جزا کو پہنچ گئے۔(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۷)

Marfat.com

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا میت کو کنگھی کرنے سے منع فرمانا

صاحب قدوری فرماتے ہیں لا یسرح شعر المیت و لا لحیته و لا یقص ظفره و لاشعره یعنی میت کے بالوں اور اس کی ڈاڑھی کو کنگھی نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے ناخن و بال کاٹے جائیں گے کیونکہ کنگھی اور بال وغیرہ کاٹنا زینت کے لئے ہوتا ہے اور میت اس سے بے پرواہ ہو چکی نیز اگر زور زور سے میت کے بال کھینچے جائیں گے تو اسے اذیت بھی ہوگی۔(قدوری ص ۷۴ ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی ، هدایه اولین ص ۵۹ ا ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاهور) امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا علام تنصون میتکم کس جرم میں اپنے مردے کی پیشانی کے بال کھینچتے ہو۔(هدایه ایضاً و فتاوی رضویه شریف ج۹ ص ۹۵ جدید)

مسئلہ

اگر میت کے بال یا ناخن کاٹ دئے گئے تو میت کے ساتھ کفن ہی میں لپیٹ دئے جائیں واللّٰہ اعلم بالصواب.

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور شان نزول آیت تقدم

صدر الافاضل بدر الماثل سیّد نعیم الدین مراد آبادی خلیفۂ اعلیٰ حضرت خزائن العرفان میں سورۂ حجرات کی پہلی آیت کا شان نزول بیان فرماتے ہیں کہ چند شخصوں نے عید الاضحیٰ کے دن سیّد عالم صلی اللّٰہ علیه و سلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت (یایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی اللّٰہ و رسولہ (پ ۲۶ سورۃ حجرات) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو کنز الایمان) نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم (آگے بڑھنا) کرنا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ادب واحترام کے خلاف ہے بارگاہِ رسالت میں نیاز بندی وآداب لازم ہیں۔(خزائن العرفان)

امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں توبہ ورجوع کرنا

نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نبیٔ توبہ اور توبہ کا دروازہ کھولنے والے ہیں اور اللہ جلّ مجدہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں چنانچہ فرمایا و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ و استغفرلھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما (القرآن پ۵) اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

شعر :

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

Marfat.com

امام اہلسنت مطالع المسرات کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ جب سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے کعب بن زہیر رضی اللّٰہ عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا تو ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللّٰہ عنہ نے انہیں لکھا فطر الیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا یعنی ان کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اڑ کر آ وَ کیونکہ جو ان کی بارگاہ میں توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے اسی بناء پر حضرت کعب رضی اللّٰہ عنہ جب حاضر ہوئے راستے میں ایک قصیدہ نعتیہ نظم کیا جس میں عرض گذار ہوئے

انبئت ان رسول اللّٰہ او عدنی و العفو عند رسول اللّٰہ مامول

انی اتیت رسول اللّٰہ معتذرا و العفو عند رسول اللّٰہ مقبول

یعنی مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ہاں معافی کی امید کی جاتے ہے

میں رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

(فتاوی رضویہ شریف ج ۱۵ ص ۶۵۳ بتصرف برکات رضا انڈیا)

بخاری شریف میں امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک تکیہ جس میں تصویریں تھیں خریدا جب سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر ٹھہر گئے اور اندر تشریف نہ لائے فرماتی ہیں کہ میں نے حضور کے چہرۂ مبارکہ میں ناپسندیدی کے آثار کو پہچانا تو عرض گذار ہوئی یا رسول اللّٰہ اتوب الی اللّٰہ و الی رسولہ ما ذا اذنبت یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں اللہ اور اس کے

Marfat.com

رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی فرمایا اس تکیہ یا گدے کا کیا حال ہے عرض کی حضور اس کو میں نے آپ کے بیٹھنے کے لئے خریدا تو فرمایا ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا زندہ کرو جس کو تم نے پیدا کیا اور فرمایا کہ وہ گھر جس میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(ج ۲ ص ۷۷۸ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ اور ممنوع ہے امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں چار حرج ہیں

نمبر ۱ بدن اور کپڑوں پر چھینٹے پڑنا جسم ولباس بلاضرورتِ شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ بحرالرائق میں بدائع سے ہے تنجیس الطاھر فحرام یعنی پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔

نمبر ۲ ان چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے ہیں پیشاب سے بچو فان عامة عذاب القبر منه کہ اکثر عذابِ قبر اسی سے ہے۔

نمبر ۳ راہ گذر پر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعثِ بے پردگی ہوگا اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے حدیث میں ہے لعن اللّٰہ الناظر و المنظور الیه یعنی جو دیکھے اس پر بھی لعنت اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی لعنت۔

نمبر ۴ نصاریٰ سے تشبہ ہے حدیث میں ہے من تشبه بقوم فهو منه جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

Marfat.com

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ من حدثکم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعدا یعنی جو تم سے کہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اسے سچا نہ جاننا حضور پیشاب نہ فرماتے مگر بیٹھ کر۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو احسن شیٔ فی ھذا الباب و اصح فرمایا خیال رہے اس بارے جو حضرت حذیفہ کی حدیث ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا جیسا کہ بخاری شریف ج ۱ ص ۳۵ پر ہے فبال قائما تو اس کو حدیث عائشہ سے منسوخ قرار دیا گیا ہے نیز اس کے اور بھی جوابات دئے گئے مثلاً عذر کی وجہ سے تھا نیز بیانِ جواز کے لئے تھا۔ (نبذۃ من الرضویہ من شاء التفصیل فلیرجع الی ج ۴ ص ۵۸۵ الی ۵۹۷ برکات رضا انڈیا)

امّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کی روایتِ عذابِ قبر

صاحبِ مرقات فرماتے ہیں کہ قال الامام النووی مذھب اھل السنۃ اثبات عذاب القبر یعنی امام نووی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اہل سنت کا مذہب عذاب قبر کا ثابت ہونا ہے جس پر آیاتِ قرآنیہ اور بے شمار احادیث ہیں۔

(ج ۱ ص ۳۳۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اللہ جلّ مجدہ الکریم فرماتا ہے یثبت اللّٰہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ و یضل اللّٰہ الظلمین (س ابراھیم پ ۱۳)

ترجمہ : اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔ (کنز الایمان)

صدر الافاضل اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی قبر میں کہ اوّلِ منازلِ آخرت ہے (آخرت

Marfat.com

کی سب سے پہلی منزل قبر ہے) جب منکر نکیر آ کر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کیا ہے اور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس مین جنّت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منوّر کر دی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ (خزائن)

و یضل اللّٰہ الظلمین اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے کے تحت فرماتے ہیں وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ اور دوزخ کا لباس پہناؤ دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گُرزوں سے مارتے ہیں۔

(خزائن العرفان پ ۱۳ سورۃ ابراھیم)

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی بارگاہ میں ایک یہودی عورت حاضر ہو کر قبر کے عذاب کے بارے ذکر کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اللہ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے تب امّ المؤمنین حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے عذابِ قبر کے بارے پوچھتی ہیں تو حضور فرماتے ہیں نعم عذاب القبر حق جی ہاں عذابِ قبر حق ہے فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور نے نماز پڑھی ہو اور عذابِ قبر سے رب کی پناہ نہ مانگی ہو۔

(مشکوۃ ص ۲۵ باب اثبات عذاب القبر قدیمی کتب خانہ کراچی)

Marfat.com

خیال رہے حضور کا یہ دعا فرمانا تعلیمِ امت کے لئے تھا کیونکہ آٹھ شخصوں سے حسابِ قبر نہیں ہوتا

نمبر ا نبی نمبر ۲ شہید نمبر ۳ جہاد کی تیاری کرنے والا نمبر ۴ طاعون میں مرنے والا نمبر ۵ طاعون میں صبر کرنے والا نمبر ۶ چھوٹے بچے نمبر ۷ جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا نمبر ۸ ہر رات سورۂ ملک پڑھنے والا۔(مراۃ ج ۱ ص ۱۲۱)

امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ ترمذی میں سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے

اللھم فاطر السموت و الارض عالم الغیب و الشھادۃ الرحمن الرحیم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیوۃ الدنیا بانک انت اللّٰہ الذی لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر و تباعدنی من الخیر و انی لا اثق الا برحمتک فاجعل رحمتک لی عھدا عندک تودیہ الی یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد.

فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے جب اللہ تعالی اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ امام فقیہ ابن عجیل نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا اذا کتب ھذا الدعا و جعل مع المیت فی قبرہ وقاہ اللّٰہ فتنۃ القبر و عذابہ یعنی جب یہ دعا لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دی جائے تو اللہ جلّ مجدہ الکریم اسے قبر کے فتنہ اور عذاب سے امان دے گا۔(فتاوی رضویہ شریف ج۹ ص ۱۰۹ برکات رضا انڈیا)

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی روایت جادو

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کرلیا ہے حالانکہ کیا نہیں ہوتا یہاں تک کہ ایک دن بار بار دعا فرمائی پھر ارشاد فرمایا اشعرت ان اللّٰہ افتانی فیما فیہ شفائی کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتائی ہے جس میں میری شفا ہے میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سرہانے آ کھڑا ہوا جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا انہیں کیا تکلیف ہے دوسرے نے جواب دیا مطبوب ان پر جادو کیا گیا ہے قال ومن طبہ پہلے نے پوچھا جادو کس نے کیا ہے قال لبید بن الاعصم جواب دیا لبید بن اعصم نے پہلے نے پوچھا کس طرح کیا ہے دوسرے نے جواب دیا کنگھی روئی کے گالے اور کھجور کے اوپر والے چھلکے پر پوچھا کہاں ہے اس نے بتایا بئرِ زروان میں پھر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم وہاں تشریف لے گئے اور واپس تشریف لائے او رسیّدہ کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں کانہار ؤس الشیاطین جیسے شیطانوں کے سر سیّدہ نے پوچھا کیا آپ نے وہ چیزیں نکلوائیں فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا یاب فرمادیا ہے مجھے اندیشہ ہوا کہ انہیں نکلوانے سے لوگوں میں فساد برپا نہ ہوجائے پھر کنویں کو بند کروادیا گیا۔

(بخاری شریف کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس وجنودہ ج ۱ ص ۴۶۲ ج ۲ ص ۸۵۶ ، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۲۱)

حاصلِ واقعہ جو تفاسیر میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ رؤسائے یہود ایک مرتبہ لبید بن الاعصم (جو کہ بنی زریق کا حلیف اور جادوگر اور منافق تھا) کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تو ہم سب سے زیادہ علمِ جادو کو جاننے والا ہے اور ہم نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر بہت جادو کیا لیکن

Marfat.com

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا اور اب اگر تو حضور پر ایسا جادو کرے جو آپ پر اثر بھی کرے تو ہم آپ کو تین دینار دیں گے اس پر لبید حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ایک یہودی غلام کے پاس آیا حتیٰ کہ لبید نے اس کے ذریعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے سر مبارک کے کچھ بال اور کنگھے کے چند دندانے حاصل کئے اور اس میں جادو کر کے بنی زریق کے کسی کنویں میں چھپا دیا جس کے اثر سے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے سر اقدس کے بال مبارک منتشر رہتے اور کمزوری بڑھتی جاتی یہاں تک کہ دو فرشتوں کو خواب میں دیکھا جس کا ذکر ہوا۔ پھر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت علی و حضرت زبیر کو بھیجا انہوں نے کنویں کا کل پانی نکال کر وہ خول نکالی جس میں کچھ بال، کنگھی کے دندانے اور ایک پٹھا جس میں گیارہ گرہیں تھیں یا ایک موم کا پتلا بھی تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الفلق اور الناس دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ فلق میں اور چھ الناس میں ہر ایک آیت پڑھنے کیساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی یہاں تک کہ سب کھل گئیں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بالکل تندرست ہو گئے۔

(تفسیر صاوی نسفی و خزائن وغیرہ)

خیال رہے ہوسکتا ہے کہ حضور پہلے تشریف لے کر گئے ہوں پھر حضرت علی وغیرہ کو بھیجا ہو لہٰذا روایات میں تعارض واقع نہ ہوگا واللہ اعلم.

مسئلہ: جو سحر (جادو) کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو تو قتل کر دیا جائے گا

مسئلہ: اگر عورت ہو تو قید کی جائے گی۔ (نعیمی)

مسئلہ: جو سحر (جادو) کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قطاع

Marfat.com

طریق (ڈاکو) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔(خزائن)

مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔(خزائن)

مسئلہ: مؤثّر حقیقی اللہ ہے اور تاثیرِ اسباب تحت مشیت ہے۔(خزائن)

مسئلہ: کسی کو تکلیف پہنچانے یا حرام غرض سے جادو کرنا کفر ہے یا حرام مگر جادو سے بچنے یا اس کو باطل کرنے کے لئے جادو کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کلمات کفریہ نہ ہوں (نعیمی) اولیاء اللہ کے مقابلہ میں جادو کیا جاوے تو گناہِ کبیرہ ہے انبیاء کے مقابلہ میں ہو تو کفر ہے کیوں مقابلۂ نبی کفر ہے۔(نعیمی)

اُمّ المؤمنین اور ایک جادوگر عورت

فرماتی ہیں کہ حضور کی وفات کے بعد میرے پاس دومۃ الجندل کی ایک عورت آئی جو کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو تلاش کرتی تھی میں نے کہا حضور کی وفات ہو چکی ہے تم مجھ سے کہو کیا کہنا چاہتی ہو؟

کہنے لگی کہ میں اپنے شوہر کی سختیوں سے تنگ ہوئی تو ایک عورت سے اپنی مصیبت بیان کی اس نے مجھے ایک کتّے پر سوار کر کے آن کی آن میں بابل پہنچا دیا۔ میں نے ھاروت اور ماروت کو ایک کنویں میں لٹکا دیکھا انہوں نے بہت سمجھایا کہ یہ کفر ہے نہ سیکھ مگر میں نہ مانی آخر کار انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس تنور میں پیشاب کر کے آ میں نے جب اس میں پیشاب کیا تو دیکھا کہ ایک نورانی سوار میرے بدن سے نکلا اور آسمان کی طرف اڑ کر غائب ہو گیا میں نے ان سے آ کر ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے چھن چکا اب تو جادو میں خوب ماہر ہو گئی۔ جب سے میں فنِ جادو میں استاد ہوں گیہوں کا دانہ زمین میں داب کر اس کو حکم کرتی ہوں تو وہ اگ آتا ہے اور فوراً اس میں سٹہ لگ جاتا ہے پھر فوراً خشک ہو جاتا ہے اور میرے کہنے پر فوراً آٹا ہو کر

Marfat.com

روٹی بن جاتی ہے مگر میں اپنے دل میں ایمان کے جانے پر شرمندہ ہوں میں پوچھنے آئی تھی کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ میں نے کہا کہ تو صحابۂ کرام سے مل۔ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی کسی نے ایمان کی امید نہ دلائی ہاں حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا تیرے ماں باپ ہوں تو ان کی خدمت کر ان کی دعا سے تیرا ایمان واپس ہوگا۔ (تفسیر نعیمی پ ۱ بتصرف یسیر)

جادو کا علاج

۱۔ جو شخص روزانہ صبح کو سات عجوہ چھوہارے کھالیا کرے اس پر اس دن جادو اثر نہ کریگا۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۵۹)

۲۔ جو شخص صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور سارے جسم پر ہاتھ پھیرے وہ بھی انشاء اللہ جادو سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ جو شخص پندرہ شعبان کو رات بعدِ مغرب غسل کرے وہ بھی انشاء اللہ جادو سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ جس شخص کو جادو کیا گیا وہ دریا کی بیچ دھار کے پانی سے گھڑا بھر کر لائے اور اس پر سورہ فلق اور سورۂ ناس گیارہ گیارہ بار پڑھ کر دم کر کے اس سے غسل کرے انشاء اللہ صحت ہوگی مگر یہ پانی بہنے نہ دے بلکہ کسی گڑھے میں کھڑے ہو کر غسل کرے جس سے پانی وہاں جمع ہو جاوے بعد میں دفن کر دے۔ (تفسیرِ نعیمی)

خیال رہے لبید ابن الاعصم کے جادو کا اثر صرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے خیال پر ہوا تھا جیسا کہ الفاظِ روایت سے ظاہر ہے اور وہ اثر بھی دنیاوی کاموں میں مثلاً کھانا نہیں کھایا اور خیال ہوا کہ کھالیا نبی کے خیال پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی یہاں بھی فرعونی

Marfat.com

جادوگروں کے جادو کا اثر حضرت موسیٰ کے خیال پر ہوا کہ رسیاں حرکت نہ کرتی تھی لیکن آپ کو حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں جیسے زہر تلوار، بچھو کا ڈنگ، جسم نبی پر اثر کر سکتے ہیں ایسے جادو بھی کر سکتا ہے اور یہ اثر شانِ نبوّت کے خلاف نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی دین پر اثر ہوتا ہے حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کو تلوار سے شہید کر دیا گیا اور حضور کو زہر دیا گیا جس کا اثر آپ پر ہوا ہاں جادو کا معجزہ سے مقابلہ ہوگا تو ناکام ہوگا خیال رہے جادو کا واقعہ ۶ھ بعد صلح حدیبیہ ہوا جس کا زور چالیس دن رہا۔ (مراۃ)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی امّ المؤمنین کو وصیّت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نے عرض کی اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ حالتِ مسکینی میں وفات دے اور میرا حشر مسکینوں کے زمرہ (جماعت) میں فرما۔ امّ المؤمنین عرض گذار ہوئیں حضور ایسا کیوں فرمایا مسکین لوگ جنت میں امیروں سے چالیس برس پہلے جائینگے یا عائشۃ لاتردی المسکین ولو بشق تمرۃ اے عائشہ مسکین کو خالی مت پھیر اگرچہ کھجور کی قاش ہی سے (وہی دے دو) یا عائشۃ احبی المساکین مقربیھم اے عائشہ مسکینوں سے محبت کرو انہیں اپنے قریب رکھو فان اللہ یقربک یوم القیمۃ تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن اپنا قرب عطا فرمائے۔

(مشکوۃ باب فضل الفقراء الفصل الثانی)

اُمّ المؤمنین اور واقعۂ وصال النبی صلی اللہ علیہ و سلم

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو خیبر میں ایک یہودیہ زینب نامی عورت نے زہر آلود بکری پیش کی جس سے آپ نے کچھ تناول فرمایا تھا اور اسی زہر کا اثر وصال ظاہری تک محسوس

Marfat.com

ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے چنانچہ سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے مرض وصال میں فرماتے تھے یاعائشۃ مازال اجدالم الطعام الذی اکلت بخیبر (بخاری ج ۲ ص ۶۳۷) اے عائشہ میں اس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو کہ خیبر میں میں نے کھایا تھا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنے مرض میں دیگر ازواج سے اجازت لے کر حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو اپنی تیمارداری کے لئے منتخب فرمایا تھا اور اس پر جب تمام ازواج مقدسہ رضامند ہوئیں تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم حجرۂ عائشہ میں تشریف فرما ہو گئے اور اب تک وہیں آرام فرما ہیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم بیمار ہوتے تو معوذّات (سورۃ الفلق و سورۃ الناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تو جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم مرض وصال میں مبتلا ہوئے انفث علی نفسه بالمعوذات الذی کان ینفث و امسح بیدالنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عنه تو میں معوذات پڑھ کر حضور سیّد عالم صلی علیہ وسلم پر دم کرتی اور آپ کا دستِ مبارک آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۳۹ و ۸۵۴ کتاب الطب باب الرقی نیز باب فضل المعوذات ص ۷۵۰، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۲۳ باب استحباب رقیۃ المریض)

مسئلہ..... تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمۂ کفر یا شرک نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہو جاتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اجازت دے دی۔ (ترمذی و خزائن العرفان)

Marfat.com

مذکورہ روایت سے ان لوگوں کوعبرت حاصل کرنی چاہئے جوتعویذات کوکفروشرک سے تعبیر کرتے پھرتے ہیں اوربسیدھے سادھے لوگوں کواپنے گمراہ کن عقائد میں پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کاوصال ہواویسے بھی وہ میری باری کادن تھااورآپ کا سراقدس میرے گلے اورسینے سے لگاہواتھااوراس وقت اللہ نے آپ کےاورمیرےلعابِ دہن کو ایک جگہ ملادیاسیّدہ فرماتی ہیں کہ دخل عبدالرحمن بن ابی بکر ومعه سواک یستن به فنظر الیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرآئےاورآپ کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ آپ مسواک فرمارہے تھےتوحضورنے ان کی طرف دیکھااس پر میں نے کہااے عبدالرحمٰن یہ مسواک آپ مجھے دے دوانہوں نے وہ مسواک مجھے دے دی تو میں نے مسواک چباکرحضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کی اورآپ نے مسواک فرمائی وھومستند الی صدری اس وقت حضورسیّدعالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

نیزآپ فرماتی ہیں کہ حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم تندرستی میں فرمایاکرتے تھے کہ کوئی نبی اس وقت دنیا سے نہیں اٹھایاجاتا جب تک جنت میں اپنی جگہ کونہ دیکھ لے پھراسے اختیار دیاجاتاہےدنیاکویاآخرت کوجوچاہے پسندکرے میں نےحضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم کومرض وصال میں یہ فرماتے سناکہ مع الذین انعم اللّٰہ علیھم الایة وظنت انه خیر فرماتی ہیں کہ اس سے میں نے یہ گمان کیاکہ حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلمصلی اللّٰہ علیہ و سلم کواختیاردیاگیاایک روایت میں ہے کہ حضورصلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ دعافرمارہے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق اےاللہ مجھے بخش دےاورمجھ پررحم فرمااورمجھ

Marfat.com

کو رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا۔

سیّدہ فرماتی ہیں کہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم توفی وھو ابن ثلاث وستین جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ سال تھی اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا آخری کلام اللھم الرفیق الاعلیٰ تھا۔(رواھن البخاری فی کتاب المغازی)

حجرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا

حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے دروازے

دیگر ازواجِ مطہّرات کے حجروں کا ایک ایک دروازہ تھا جب کہ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ کے دو دروازے تھے۔(فیوض الباری ج۷ ص ۱۱۳)

حجرۂ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا میں تین چاند

اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ان کے حجرۂ مبارکہ میں آسمان سے تین چاند اترے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ قرار پائی کہ وہ تین چاند حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور حضرت صدّیق اکبر و حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہما ہیں جو کہ حجرۂ عائشہ میں جلوہ فرما ہیں اور اس میں سیّدہ کو جو فضیلت حاصل ہے دیگر ازواجِ مطہّرات کو نہیں کیونکہ آپ کا حجرۂ مبارکہ دولہائے کائنات اور ان کے دو مقدس وزیروں کی آرامگاہ ہے۔

(فیوض الباری ج۹ پ ۱۱ ص ۱۷۱ بتصرف)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

سعدین کا قرار ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

سبحان اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم مسجد میں تشریف لائے آپ کی سیدھی جانب حضرت صدّیق اکبر جب کہ بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تھے اور فرمایا ھکذا نبعث یوم القیمۃ یعنی قیامت کے دن بھی ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ تیار کر کے روضۂ اقدس کے سامنے رکھنا اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے اجازت چاہنا اور اگر اجازت مل جائے تو مجھے حضور کے دامن میں دفن کر دینا بصورتِ دیگر مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا حسبِ وصیت جب حضور سے اجازت طلب کی گئی تو روضۂ اطہر سے آواز آئی ادخلو الحبیب الی الحبیب حبیب کو حبیب کے پاس داخل کر دو چنانچہ آپ حجرۂ عائشہ میں آرام فرما ہیں۔

(فیوض الباری ج۹ پ۸ ص ۱۷۰)

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی سیّدہ سے روضۂ پاک میں دفن ہونے کی اجازت مانگی تھی تو سیّدہ نے فرمایا تھا کہ میں عمر پر اپنے آپ کو ترجیح نہ دوں گی لہٰذا آپ کو بھی حجرۂ عائشہ میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہے اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اور حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد میں

Marfat.com

بلا جھجک حجرہ میں حاضر ہوتی تھی لیکن جب حضرت عمر یہاں دفن ہوئے تو اب پردہ کا اہتمام کرتی ہوں۔

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حجرۂ مبارکہ میں دفن ہونے کی اجازت لی تھی لیکن آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب میرا وصال ہو جائے تو امّ المؤمنین سے میری وہاں تدفین کی اجازت مانگنا اگر اجازت دے دیں تو وہیں پہلو مبارک میں دفن کر دینا اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کچھ لوگ مجھے وہاں دفن نہ ہونے دیں گے لہٰذا اگر ایسا ہو تو جھگڑا مت کرنا اور مجھے بقیعِ پاک میں دفن کر دینا۔ حسبِ وصیت جب آپ کا وصال ہو گیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ بھائی صاحب نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے قبول فرمائی تھی لیکن چونکہ انہوں نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ دوبارہ امّ المؤمنین کی اجازت لے لینا اب جو امّ المؤمنین حکم دیں گیں وہ ہمارے سر آنکھوں پر ہوگا اس پر سیّدہ نے نعم و کرامۃ فرمایا یعنی کیوں نہیں یہ تو بہت اچھی اور میرے لئے سعادت کی بات ہوگی (اسد الغابہ) لیکن جب مروان کو معلوم ہوا تو اس نے اعلان کروا دیا کہ امام حسن کو وہاں دفن نہیں ہونے دیا جائے گا لوگ مروان کے خلاف جنگ پر آمادہ ہو گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم بخدا حسن کو ان کے نانا کے پہلو میں دفن نہ ہونے دینا یہ ظلم کی انتہا ہے لیکن چونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فتنہ سے منع فرمایا تھا اس لئے آپ کو بقیعِ پاک میں دفن کر دیا گیا۔ (الاستیعاب)

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مدفنِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت ابن عمر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت فرماتے ہیں کہ جب

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے تو وفات کے بعد میرے ساتھ دفن ہوں گے۔(فیوض الباری ج۷ ص ۱۱۴) حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ توریت میں حضور کی صفت مذکور ہے وعیسیٰ بن مریم یدفن معه ترجمہ اور عیسیٰ ابن مریم حضور کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔

قال ابومودود و قدبقی فی البیت موضع قبر یعنی ابومودود کہتے ہیں کہ حجرۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔(ترمذی المجلدالثانی ص ۲۰۲ مطبوعه ضیاء القرآن)

سوال : امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنها نے صرف تین چاند دیکھے چوتھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ دیکھا حالانکہ آپ بھی ان حضرات کے ساتھ حجرۂ عائشہ میں مدفون ہوں گے؟

جواب : اس لئے کہ یہ تین حضرات امّ المؤمنین کی حیاتِ ظاہری ہی میں وصال پا گئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت تشریف لائینگے اور دفن ہونے کا شرف حاصل کرینگے۔(مطالع المسرّات ص ۱۴۵ مصطفی البابی مصر)

حجرۂ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنها کی رفعت

رسالۂ مبارکہ انوار البشارۃ میں ہے کہ جہاں آپ صلی اللّٰہ علیه و سلم کا مزارِ مقدس ہے اور ساتھ ہی حضرات شیخین کے مزارات ہیں یہ اصل میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنها کا حجرہ تھا حضور انور علیه الصلوٰۃ والسلام کے انتقال فرمانے کے بعد بحیاتِ حقیقی اس میں آرام فرما ہیں اس لیے آپ کے وجودِ مقدّس کے اتصال سے اس خطہ زمین کو مکّہ معظّمہ اور عرش معلّٰی سے زیادہ شرف ملا ہے چنانچہ ردالمحتار میں ہے

Marfat.com

قال فی اللباب والخلاف فیماعدا موضع القبر المقدس فیما ضم اعضائه الشریفة فهوا فضل بقاع الارض بالاجماع قال شارحه وکذای الخلاف فی غیرا لبیت فان الکعبة افضل من المدینة ماعدا الضریح الاقدس وکذا الضریح افضل من المسجد الحرام وقد نقل القاضی عیاض وغیره الاجماع علی تفضیله حتی علی الکعبة ونقل عن ابن عقیل الحنبلی ان تلک البقعة افضل من العرش.

یعنی اللباب میں فرمایا کہ خلاف قبر اقدس جس میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اعضاء شریفہ ملے ہوئے ہیں اس کے ماسوا ہے کیونکہ وہ جگہ تو زمین کے تمام گوشوں سے بالا جماع زیادہ فضیلت والی ہے اس کے شارح نے کہا اور اسی طرح خلاف بیت اللہ شریف کے علاوہ میں ہے کیونکہ کعبہ معظّمہ مدینہ منورہ سے مزار اقدس کے ماسوا سے افضل ہے اسی طرح مزارِ مقدّس مسجد حرام شریف سے افضل ہے اور تحقیق قاضی عیاض وغیرہ نے مزارِ اطہر کی فضیلت حتیٰ کہ کعبہ پر فضیلت کا اجماع نقل فرمایا ہے اور ابن عقیل حنبلی سے یہ منقول ہے کہ بے شک وہ بقعۂ مبارکہ عرش سے بھی افضل ہے۔

شعر:

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک در کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

حجرۂ مقدسہ میں مزارات کی ترتیب

مزارات کی ترتیب اس طریق پر ہے کہ جانبِ قبلہ جنوبی طرف حضرتِ فخرِ عالم صلی اللّٰہ

Marfat.com

علیہ و سلم کا مزار ہے اس سے متصل حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مزار ہے جو اس وضع پر ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کے سینہ کے برابر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسجدِ نبوی کی توسیع وتعمیر کیساتھ حجرہ شریفہ کی تعمیر بھی پکی اینٹوں سے کرائی اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ کے درمیان میں دیوار کا پردہ حائل کر کے رہنے لگیں تا کہ زائرین بلا حجاب مزار اقدس کی زیارت کر سکیں۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ تک یہ عمارت قائم رہی بعد میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو یہاں کا گورنر مقرر کیا تو حکم بھیجا کہ مزاراتِ مقدسہ کو پتھر کی مضبوط عمارت سے اس لیے بند کر دیا جائے کہ کوئی قبور کو سجدہ گاہ یا دوسری کوئی بے ادبی نہ کرنے پائے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے منقش پتھر کی مضبوط عمارت بنوا کر چھت میں فقط ایک روشن دان رکھا پھر اس کے اردگرد دوسری پتھر کی عمارت بنوا کر اوپر سے بھی بالکل بند کر دیا۔

گنبدِ خضراء

یہ عمارت شاہِ قلاون صالحی کے زمانہ تک قائم رہی ۶۷۸ھ میں اس بادشاہ نے اس حجرہ مُقدسہ پر گنبد خضرا بنوا دیا ورنہ مسجد نبوی سے حجرہ شریفہ کی چھت تھوڑی بلند ہوتی تھی اور پیتل کی جالی حجرۂ مقدسہ کے چاروں طرف لگوائی۔ اب موجودہ گنبد خضراء کی عمارت شاہِ مصر ملک قاتیبا کے حکم سے ۸۸۸ھ میں بنی ہے اس (گنبد خضراء) پر بھی زائرینِ کرام کے لئے دور سے نظر جمانا عبادت ہے جیسا کہ کعبہ معظّمہ کا دیکھنا عبادت ہے۔ (رسالۂ مبارکہ انوار البشارۃ ص ۹۰ مکتبہ رضویہ)

Marfat.com

شعر :

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

ریاض الجنۃ

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ بہشت باغوں میں سے ہے یعنی اس میں عبادت کرنے سے باغاتِ بہشت کا انعام ملے گا جیسے فرمایا الجنۃ تحت ظلال السیوف کہ بہشت تلواروں کے سایہ میں ہے چنانچہ فرمایا ماہین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ و منبری علی حوضی

ترجمہ : میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (متفق علیہ مشکوٰۃ)

مذکورہ حدیث کا معنی ایک تو وہ ہے جو ذکر ہوا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس جگہ کو بعینہ جنت کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔

خیال رہے بعض روایات میں بین بیتی کے بجائے بین قبری بھی آیا ہے اور اوپر ذکر کر دیا گیا کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی قبر پر انوار سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں ہے جس کا حاصل یہ ہوا کہ سیّدہ کے حجرۂ مبارک سے لے کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے منبر شریف جو کہ حوض پر ہے کو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے جنت کی کیاری قرار دیا ہے۔

Marfat.com

حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا فرشتوں کی جھرمٹ میں

حضرت کعب احبار یہود کے بہت بڑے عالم ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا زمانہ پایا مگر ایمان دورِ فاروقی میں لائے ایک دفعہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کا ذکر کیا اس پر حضرت کعب بولے مامن یوم یطلع الانزل سبعون الفامن الملائکة حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتهم ویصلون علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا عرجوا وهبط مثلهم فصنعوا مثل ذالک حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفامن الملائکة.

(مشکوٰۃ)

کوئی دن نہیں ہے مگر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں اپنے پر بچھاتے ہیں اور حضور پر درود پڑھتے ہیں یہاں تک کہ جب شام پاتے ہیں تو آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور ان کے مثل اترتے ہیں وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے زمین کھلے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کی جھرمٹ میں نکلیں گے سبحان اللہ

حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ اٹھوں پہر کی ہے

پھر جس کو ایک بار حاضری کا شرف ملتا ہے تو وہ قیامت تک دوبارہ حاضری نہ دے سکے گویا

Marfat.com

ساری عمر میں صرف چند ایک گھنٹے اس در کی حاضری نصیب لیکن امتی کو بار بار کوچہ جاناں کی حاضری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

ستونِ عائشہ رضی اللہ عنہا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے تو قرعہ ڈالے بغیر نماز پڑھنا میسر نہ ہو اس جگہ کا تعین اُمّ المؤمنین نے فرمایا تھا لہٰذا اس کا نام ستون عائشہ ہو گیا اس کے نزدیک دعا مانگنی اور نوافل پڑھنے مستحب ہیں۔

(فیوض الباری ج ۷ ص ۱۱۷ مکتبہ رضوان)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور جنگ جمل

یہ ناخوشگوار جنگ ۳۶ھ کے جمادی الاولیٰ یا جمادی الاخری میں ہوئی تھی یہ وہ پہلی جنگ ہے جو مسلمانوں کے مابین ہوئی یہ شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ہوئی تھی اس میں چونکہ اُمّ المؤمنین ایک بہت بڑے اونچے اونٹ پر سوار تھیں اس وجہ سے اس کا نام جنگ جمل پڑ گیا اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اُمّ المؤمنین حج کے لئے گئی ہوئی تھیں جو لوگ

Marfat.com

حضرت عثمان کے محاصرے میں شریک تھے یہی حضرت علی کے ساتھ تھے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد بنی امیہ بھاگ کر مکّہ پہنچے انہوں نے حضرت عثمان کے قصاص کے لیے انہیں آمادہ کیا حضرت زبیر بن عوام حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہا بھی مکّہ پہنچ گئے اور قصاصِ عثمان کے نکتے پر ان کے ساتھ ہو گئے اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا اور حضرت طلحہ وزبیر رضی اللّٰہ عنہما بصرہ کی جانب چلے تو حضرت علی نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی کو کوفہ بھیجا یہ حضرات کوفہ پہنچے اور منبر پر چڑھے حسن بن علی منبر کے اوپر والے درجے پر جب کہ عمار ان سے نیچے والے درجے پر تھے حضرت عمار نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا بصرہ کی جانب گئی ہیں بخدا بے شک وہ تمہارے نبی کی دنیا وآخرت میں زوجۂ مبارکہ ہیں لیکن اللہ نے تم کو آزمایا ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ تم لوگ حضرت علی کی اطاعت کرتے ہو یا اُمّ المؤمنین کی واقعۃً یہ بڑا نازک مرحلہ تھا کہ ایک طرف حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچازاد بھائی اور داماد شیرِ خدا تھے جن کے اسلام کی نشر واشاعت اور بقاو تحفظ میں بڑے بڑے کارنامے تھے تو دوسری جانب سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی محبوب ترین مقدّس خاتون ورفیقۂ حیات تھیں جن کی عظمت وجلالت ہر ایمان والے کے دل میں جاگزیں تھی جنہیں ہر مسلمان بمع حضرت علی شیرِ خدا اُمّ المؤمنین کہتے تھے اللّٰہ اکبر یہ ایسا مرحلہ تھا کہ جانبین میں سے ہر ایک کے دوسرے پر تلوار اٹھانے سے دل لرز رہے تھے اُمّ المؤمنین سفر کرتے ہوئے بصرہ کے قریب حواب پر پہنچیں تو پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے جب بتایا گیا کہ حواب ہے تو اونٹ کو بٹھایا اور فرمایا میں حواب والی ہوں مجھے لوٹاؤ مجھے لوٹاؤ لوگوں نے آگے بڑھنے کی بہت کوشش کی مگر آپ راضی نہ ہوئیں یہاں تک کہ چوبیس دن وہیں تشریف فرما رہیں کسی نے اطمینان دلایا کہ یہ حواب نہیں تب آگے تشریف لے گئیں اور حواب کا قصہ یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اُمّ المؤمنین سے فرمایا تھا کہ تم میں

Marfat.com

سے ایک کا کیا حال ہوگا جب اس پر حواب کے کتّے بھونکیں گے۔

پھر اُمّ المؤمنین نے آگے بڑھ کر بصرہ کے باہر پڑاؤ ڈالا شیرِ خدا کو جب اطلاع ملی تو تیس ہزار کی جمعیت لے کر مقابلہ پر فروکش ہوئے رات میں دونوں فریق کے سنجیدہ حضرات نے کوشش کر کے آپس کی غلط فہمیاں دور کر دیں اور یہ طے ہوا کہ دونوں فریق واپس ہو جائیں گے مگر دونوں طرف فساد پسند عناصر بھی بہت تھے انہوں نے جب یہ دیکھا کہ بنا بنایا کھیل بگڑ گیا تو باہمی مشورہ کر کے صبح اندھیرے ہی آپس میں گتھ گئے اور اُمّ المؤمنین کی طرف یہ افواہ پھیلا دی کہ حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ نے حملہ کر دیا پھر حضرت علی کو یہ باور کرا دیا کہ اُمّ المؤمنین نے حملہ کر دیا پھر تو گھمسان کا رن پڑا حضور سیّدنا شیرِ خدا رضی اللّٰہ عنہ نے ملاحظہ فرمایا کہ قوت کا مرکز حضرت اُمّ المؤمنین کی ذات ہے اگر ان کے اونٹ کو بیکار کر دیا جائے تو جنگ کا خاتمہ ہو سکتا ہے انہوں نے سارا زور اسی پر لگا دیا پوری جنگ جنابِ سیّدہ کے ھودج کے اردگرد سمٹ آئی جو بھی اونٹ کی نکیل پکڑتا مار ڈالا جاتا عاشقان رسول حرم نبوی پر پروانہ وار نثار ہو رہے تھے حضرت عبداللہ بن زبیر لڑتے لڑتے زخموں سے نڈھال ہو کر مقتولین میں گر پڑے آپ کو اس دن سینتیس ۳۷ زخم لگے تھے بالآخر حضرت علی کے حامی اونٹ کی کونچیں کاٹنے میں کامیاب ہو گئے اونٹ بلبلا کر بیٹھ گیا اور سیّدہ کا ھودج مبارک زمین پر آ رہا شیرِ خدا حضرت علی حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوئے السلام علیک یا اماہ حضرت اُمّ المؤمنین نے جواب دیا وعلیک السلام یابنی حضرت علی نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اُمّ المؤمنین نے فرمایا اور تمہاری بھی پھر حضرت عمار اور محمد بن ابوبکر کو گول خیمہ کھڑا کرنے کا حکم دیا اور سیّدہ کے ھودج مبارک کو مقتولین کے ڈھیر سے اٹھوا کر اس خیمے میں پہنچا دیا پھر اخیر رات میں بصرہ تشریف لے گئیں اُمّ المؤمنین کو اس کا بے حد صدمہ پہنچا آپ روتی تھیں اور فرماتی تھیں کاش آج سے بیس سال پہلے مر گئی ہوتی اس کے بعد حضرت علی نے

Marfat.com

اُمّ المؤمنین کے شایان شان سامانِ سفر کر کے بصرہ سے رخصت فرمایا اور میلوں آپ کو رخصت کرنے کے لئے گئے اور حضرت علی کے صاحبزادگان چوبیس گھنٹے رہے ام المؤمنین پر اس کا خوشگوار اثر پڑا اور حضرت علی کو مدحیہ کلمات سے نوازا اس جنگ میں دس ہزار اُمّ المؤمنین اور پانچ ہزار حامیانِ حضرت علی شہید ہوئے حضرت طلحہ کو ایک نامعلوم تیر آلگا اور آپ شہید ہو گئے بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تیر مروان نے مارا تھا عین معرکۂ کارزار میں حضرت علی اور حضرت زبیر کا آمنا سامنا ہو گیا حضرت علی نے حضرت زبیر سے فرمایا یاد کرو ایک مرتبہ ہم اور تم حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ سے پوچھا تھا کیا تم علی سے محبت کرتے ہو آپ نے عرض کی تھی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فرمایا ایک دن تم علی سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے یہ سنتے ہی تلوار نیام میں کر لی اور میدانِ جنگ سے جدا ہو کر بصرہ جاتے ہوئے وادیٔ سباع کے ایک گاؤں سفوان پہنچ کر نماز پڑھنے لگے کہ عمرو بن جرموز تمیمی نے پیچھے سے آکر پشتِ مبارک میں نیزہ مار کر شہید کر دیا عمروان کی تلوار لے کر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے زبیر کو قتل کر دیا فرمایا یہ تلوار مدتِ دراز تک حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے مصائب و آلام دفع کرتی رہی ابن صفیہ کے قاتل کو جہنم کی بشارت ہو۔

حضرت اس وقت وہیں دفن کر دیئے گئے بعد میں نعشِ مبارک بصرہ لائی گئی بصرہ میں آپ کا مزارِ مبارک زیارت گاہ عوام وخواص ہے۔(نزھۃ القاری ج۶ ص ۳۴۲ و ج۷ ص ۱۵۹)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال

جب سیّدہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کا وقت آیا تو آپ فرماتی تھیں کہ کاش میں ایک

Marfat.com

درخت ہوتی تو کاٹ دی جاتی کاش کہ ایک پتھر ہوتی تا کہ مجھے کوئی یاد ہی نہ کرتا کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتی۔

سیّدہ کا جب وصال ہوا تو آپ کے مقدّس گھر سے رونے کی آواز سنائی دی تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر لانے کے لئے باندی کو بھیجا باندی واپس آئی اور آپ کی رحلت کی خبر لائی پس اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ بھی رونے لگیں۔(مدارج شریف ج ۲ ص ۶۴۵)

اُمّ المؤمنین کا وصال ۵۸/۵۷ھ شبِ منگل سترہ رمضان کو ہوا نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے پڑھائی اور آپ کی قبر مبارک میں پانچ حضرات (۱) عبداللہ بن زبیر (۲) عروہ بن زبیر (۳) قاسم بن محمد بن ابی بکر (۴) عبداللہ بن محمد بن ابی بکر (۵) اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر اترے۔(اسد الغابہ ج ۷ ص ۲۰۸ ، الاصابہ ج ۸ ص ۲۳۵)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی وصیت

طبقات ابن سعد میں ہے کہ اوصت عائشة ان لا تتبعوا سریری بنار و لاتجعلوا تحتی قطیعة حمراء یعنی آپ نے وصیت فرمائی کہ میری چارپائی کے ساتھ آگ مت لانا اور نہ ہی میرے جسم کے نیچے سرخ چادر رکھنا (طبقات ج ۸ ص ۷۶) طبقات ہی میں ہے کہ آپ کا وصال مبارک ۱۷ رمضان المبارک میں ہوا فامرت ان تدفن من لیلتها آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے رات ہی میں دفن کر دیا جائے چنانچہ بعد وتر حضرت ابو ہریرہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۷۷)

انوکھا خواب

حضرت مجدّد صاحب قدس سرہ العزیز مکتوب شریف میں ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا طریقہ تھا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی اولاد شریف و حضرت علی رضی

Marfat.com

اللّٰہ عنہ کی فاتحہ کے لئے کھانا پکواتا تھا ایک بار میں نے خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیارت کی میں سلام عرض کرتا ہوں مگر جواب نہیں ملتا اور حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم میری طرف توجہ نہیں فرماتے کچھ دیر بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ من بخانہ عائشہ بخورم ہر کہ مراطعام فرستدبخانہ عائشہ فرستد ہم عائشہ کے گھر کھانا کھاتے ہیں جو مجھے کھانا بھیجے وہ عائشہ کے گھر بھیجے میں سمجھ گیا کہ میں فاتحہ میں حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا نام نہیں لیتا ہوں اسکے بعد سے میں تمام ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ خصوصاً حضرت صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو فاتحہ میں شریک کر لیتا ہوں تمام ازواج حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی سچی اہل بیت ہیں۔(رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ ص ۱۳۱ نوری کتب خانہ بازار داتا گنج بخش لاہور)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

پانچواں باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہ رضی اللّٰہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

آپ بنی عدی بن کعب سے تعلق رکھتی ہیں۔

والد کی جانب سے سلسلۂ نسب

حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی

والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب

حفصہ بنت زینب بنت مظعون بن حبیب بن وھب بن حذافہ بن ورجمع القریشہ آپ کی والدہ زینب حضرت عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ ہیں۔(الاصابہ و اسد الغابہ و مدارج)

آپ کی ولادت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بعثت مبارک سے پانچ سال قبل ہوئی۔

(تھذیب التھذیب ج۶ ص ۵۸۸)

عقد نکاح

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل آپ خنیس بن حذافہ کی زوجیت میں تھیں حضرت خنیس بن حذافہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے الاصابہ میں ہے وکان ممن شھد بدرا(ج۸ ص ۸۵) اوران کے ہمراہ سیّدہ نے ہجرت بھی کی تھی وتوفی بالمدینۃ اوران کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔(اسد الغابہ و مدارج)

بعض کا قول ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد اور بعض کے نزدیک احد کے بعد رحلت ہوئی جب

Marfat.com

حضرت حفصہ بیوہ ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ سے آپ کا ذکر فرمایا لیکن حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی اس کے بعد حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے سیّدنا عثمان غنی رضی اللّٰہ عنہ سے نکاح کی درخواست کی لیکن آپ نے بھی انکار کر دیا کیونکہ انہیں دنوں حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ کی زوجۂ مبارکہ حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے آپ کی شکایت حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے کی تو حضور نے فرمایا یتزوج حفصة من هو خير من عثمان ويتزوج عثمان من هو خير من حفصة یعنی حفصہ سے وہ عقدِ نکاح فرمائیں گے جو عثمان سے بہتر ہیں اور عثمان کی زوجیت میں وہ آئیں گی جو کہ حفصہ سے بہتر ہیں (الاصابہ) پھر حضرت سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی طرف سے پیغام بھیجا اور ۳ھ میں حضرت عمر نے اپنی دختر کا نکاح دولہائے کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیساتھ فرمایا جب کہ ایک قول ۲ ہجری کا بھی ہے۔ خیال رہے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا سے نکاح سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کے بعد فرمایا فلقی ابوبکر عمر (رضی اللّٰہ عنہما) فقال لاتجد علی فی نفسک فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذکر حفصة فلم اکن لافشیٔ سرّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلوترکها لتزوجتها یعنی حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ سے ملاقات فرمائی اور کہنے لگے کہ آپ مجھ پر ناراض نہ ہوں کیونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ کا ذکر فرمایا تھا تو میں نے آپ کے راز کو فاش نہ کرنا چاہا پس اگر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حفصہ سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان کو اپنی زوجیت میں لے لیتا۔ (اسد الغابہ و الاصابہ)

خیال رہے حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے جو سیّدنا حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کو انکار

Marfat.com

فرمایا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا کے وصال کے بعد آپ بہت مغموم رہتے تھے اور بہت روتے تھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے پوچھا عثمان کیوں روتے ہو عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دامادی سے محروم ہو گیا ہوں فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل امین نے فرمایا ہے کہ حکمِ رب العالمین یہ ہے کہ میں اپنی دوسری صاحبزادی اُمّ کلثوم رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح آپ سے کر دوں بشرطیکہ وہ مہر ہو جو رقیہ کا تھا اور آپ ان سے وہی سلوک کرو جو رقیہ سے کیا چنانچہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے ہوا اور کائنات میں صرف آپ ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں پھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دے دیتا۔

خیال رہے اوپر جو اختلاف ذکر کیا گیا اس میں سے پہلی روایت امام زہری کی عن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیہ عن ابن عمر جب کہ دوہجری کی روایت ابوعبید معمر کی ہے۔(مراۃ، الاصابہ ،اسدالغابہ، بخاری شریف کتاب النکاح ،فتح الباری، نسائی وغیرہ)

فضائل ومناقب

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کے فضائل بے شمار ہیں تاہم چند ایک حصولِ برکت کے لئے بیان کئے جا رہے ہیں۔

☆۱۔ جب رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کو طلاق دے دی یا پھر طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا کہ رجوع کریں یا طلاق نہ دیں۔

چنانچہ قیس بن زید کی روایت میں ہے ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طلق حفصة بنت عمر فدخل علیها فارلها قدامة وعثمان بنا مظعون فبکیت فقالت واللّٰہ

Marfat.com

ماطلقنی عن شنیع کہ اللہ کے نبی نے حضرت حفصہ کوطلاق دی تو آپ کے دونوں ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون تشریف لائے اور آپ رورہی تھیں اور فرمانے لگیں کہ قسم بخدا مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کسی عیب کی وجہ سے طلاق نہیں دی پھر حضور صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے اورفرمایا قال لی جبرئیل راجع حفصة فانها صوامة وقوامة وانها زوجتک فی الجنة کہ حفصہ سے رجوع فرمالو کیونکہ وہ روزے دار لمبا قیام کرنے والی ہیں اورحفصہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں جب کہ عمار بن یاسر کی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ اراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان یطلق حفصة فجاء جبرئیل فقال لاتطلقها فانها صوامه وقوامةوانها زوجتک فی الجنة حضورصلی اللہ علیہ و سلم نے جب حضرت حفصہ کوطلاق دینے کاارادہ فرمایا تو جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا کہ حفصہ کوطلاق نہ دیں کیونکہ وہ صائم الدھر ولمبا قیام کرنے والی ہیں اورسیّدہ آپ کی جنت میں زوجہ ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر کی روایت میں ہے کہ قیل لماطلق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حفصه بنت عمر فبلغ ذالک عمر.فوضع التراب علی راسه وجعل یقول مایعباء اللہ بعمر بعدهذا قال فنزل جبرئیل من الغدعلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ان اللہ تعالیٰ یأمرک ان تراجع حفصة رحمة لعمر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حفصہ کوطلاق دی اور یہ خبر حضرت عمر کو پہنچی توانہوں نے اپنے سر مبارک پر مٹی ڈالی اور فرمایا اللہ اس کے بعد عمر کی پرواہ نہ فرمائے گا راوی کہتے ہیں اگلے دن جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور صلی اللہ علیہ و سلم اللہ تعالیٰ آپ کوحکم دیتا ہے کہ حفصہ سے رجوع فرمائیں عمر پر رحم کرتے ہوئے۔(حلیة الاولیاء، ابوداؤد

Marfat.com

شریف و نسائی شریف)

☆۲۔اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا دجال سے انتہائی نفرت کرتی تھیں چنانچہ مدینہ شریف میں ایک شخص ابن صیّاد نامی تھا جس میں دجال کی علامات میں سے کچھ موجود تھیں حضرت عبداللہ بن عمر نے اسکو کسی گلی میں دیکھا تو آپ نے اس کو برا بھلا کہا جس پر اس نے آپ کا راستہ بند کر دیا۔

فضربه ابن عمر بعصا كانت معه حتى كسرها عليه فقالت حفصة ماشانک وشانه.

تو آپ نے اپنے عصا (لاٹھی) سے اس کو اتنا مارا کہ اسی پر توڑ دیا جب سیّدہ کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ تمہارا اور اس کا کیا معاملہ ہے آپ کو اس سے کیا غرض ہے اس کو چھوڑ دو کیا آپ نے نہیں سنا کہ دجال کو محرک کرنے والا اس کا غصہ ہوگا۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۸۳)

☆۳۔سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کیساتھ خطاب فرمایا (ان تتوبا الی اللّٰہ)

☆۴۔نیز آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رازدان تھیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کو یہ راز فرمایا تھا کہ میرے بعد خلیفہ صدّیق اکبر اور ان کے بعد عمرِ فاروق ہوں گے۔

☆۵۔آپ انتہائی درجہ سخی تھیں کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ غابہ کا تمام مال صدقہ کر دینا۔

☆۶۔نیز آپ صائم الدھر ولمبا قیام کرنے والی تھیں حتیٰ کہ بعض روایات میں ہے کہ وصال

Marfat.com

کے وقت بھی آپ روزے دار تھیں اور آپ کے خاندان کے کثیر افراد نے غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

روایاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام وتابعین نے احادیث روایت فرمائیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں عبداللہ بن عمر، حمزہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن حارث وغیرہ آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں جن میں چار متفق علیہ اور چھ مسلم شریف میں ہیں اور باقی تمام حدیثیں دوسری کتب میں روایت کی گئی ہیں۔(مدارج ، اسدالغابہ وغیرہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کی چند ایک مرویات

۱۔حضرت ابن عمر سیّدہ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرماتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اذاطلع الفجر لایصلی الا رکعتین خفیفتین جب طلوع فجر ہوتی تو دو رکعتِ خفیفہ کے علاوہ نماز نہ پڑھتے تھے۔

۲۔ابن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ مارأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی جالساحتی کان قبل وفاتہ بعام اوعامین کہ میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو آپ کی وفات کے ایک یا دو سال قبل تک کبھی بھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہ دیکھا۔

۳۔ابن شکل سیّدہ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ.....

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقبل وھوصائم اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم حالت روزہ میں بوسہ کا شرف عطا فرمایا کرتے تھے۔

۴۔ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا سے حضور صلی اللّٰہ علیہ

Marfat.com

و سلم کی قرأت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا انکم لاتطیقونها کہ آپ لوگ اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو۔

۵۔حماد بن سلمہ عن عاصم بن ابی النجو د عن سواء الخزامی حضرت سیّدہ سے روایت فرماتے ہیں کہ قالت کان رسول صلی اللّٰہ علیه و سلم اذا اوی الی فراشه وضع یده الیمنی تحت خدّه وقال رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلاثا سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیه و سلم اپنی آرام گاہ میں تشریف لاتے تو اپنے دستِ راست مبارک کو اپنی سیدھی رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے رب قنی عذابک ترجمہ: اے میرے رب تو مجھے بچا اپنے عذاب سے جس دن تو اٹھائے گا اپنے بندوں کو۔

(رواه امام احمد بن حنبل فی مسنده)

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ کا وصال

حضرت امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنه کی امارت کے دوران آپ کی رحلت ۴۱/۴۵ ہجری میں ہوئی بعض حضرات نے ان کا وصال خلافتِ عثمان کے دوران بتایا ہے لیکن پہلا قول اصح ہے آپ کی عمرِ مبارک اس وقت ساٹھ سال کی تھی۔(مدارج شریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنها کے خویش واقارب

امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنه سیّدہ کے والد

آپ کی کنیت ابو حفص لقب فاروقِ اعظم ہے آپ سے ۵۳۷ احادیث مروی ہیں صحابہ میں اس نام سے کوئی نہیں جب کہ عمرو نام ۲۳ ہیں دونوں میں امتیاز کرنے کے لئے ایک کو واو کیساتھ لکھا جاتا ہے روایاتِ حدیث میں اس نام کے چھ حضرات ہیں آپ عام الفیل سے تیرہ

Marfat.com

سال بعد محرم کی چاندرات میں پیدا ہوئے اشرافِ قریش میں سے تھے زمانۂ جاہلیت میں سفارت کے فرائض انجام دیتے تھے قد کی لمبائی میں دیگر لوگوں سے فائق تھے گویا یوں تھے کہ یہ خود سوار ہوں اور دوسرے پیدل توریت میں ان کی صفت یوں بیان ہوئی قرن امین والقرن الجبل الصغیر وسمی الفاروق بفرقة الحق والباطل ۳۹ مردوں کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی دعا سے مشرف باسلام ہوئے اور آپ کے اسلام لانے پر اہلِ فلک (یعنی آسمان والوں) نے بھی خوشیاں منائیں آپ کے اسلام پر یاایھا النبی حسبک اللّٰہ ومن اتبعک من المؤمنین آیت نازل ہوئی قرآن پاک کی بیس سے زائد آیات آپ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں آپ کی خلافت کے دوران دو عظیم فرعون قیصرِ روم وکسریٰ ایران کی ہزار ہا سالہ جابرانہ سلطنتیں پاش پاش ہوئیں عراق، ایران، مکران، شام، فلسطین، مصر وغیرہ بڑے بڑے ایک ہزار چھتیس بمعہ ملحقہ قصبات و دیہات فتح ہوئے چار ہزار مساجد تعمیر کی گئیں اتنے ہی مندر آتش کدے منہدم کئے گئے اور ایک ہزار نو سو منبر بنائے گئے کثیر احادیث آپ کے مناقب وفضائل کے سلسلہ میں وارد ہوئیں اور تمام سے بڑھ کر یہ فضیلت بیان ہوئی کہ ان اللّٰہ جعل الحق علی لسان عمر اللہ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری فرما دیا صحیح بخاری میں ہے کہ لقد کان فیما قبلکم محدثون فان یک فی امتی احدفانه عمر بے شک تم سے پہلے لوگوں میں بہت محدّث ہوا کرتے تھے تو اگر میری امّت میں کوئی ہوا تو وہ عمر ہیں حضرت علی نے فرمایا کنااصحاب محمد لانشک ان السکینة ینطق علی لسان عمر ہم اصحابِ محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کی زبان پر سکینہ گویا ہے آپ کا دورِ خلافت دس سال چھ ماہ ہے۔

مدینہ منورہ میں شہادت کی موت کی دعا کیا کرتے تھے اور وہ دعا پوری ہوئی چنانچہ مدینہ منوّرہ

Marfat.com

مسجد نبوی محراب النبی صلی اللہ علیہ و سلم میں نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے شہید ہوئے ۲۶ چھبیس ذوی الحجہ بدھ کے دن زخمی کئے گئے اور یکم محرم اتوار کو دفن کئے گئے تریسٹھ سال عمر ہوئی۔

(مدارج ، مراۃ ، نزھۃ القاری وغیرہ)

کراماتِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

☆ ۱۔ حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بینما عمر یخطب یوم الجمعة اذ ترک الخطبة ونادی یاساریة الجبل مرتین او ثلاثا ثم اقبل علی خطبته .

سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک خطبہ چھوڑ کر دو یا تین مرتبہ پکارا اے ساریہ پہاڑ لو اے ساریہ پہاڑ لو پھر خطبہ کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے بعد خطبہ پوچھا کہ اے امیر المؤمنین آپ نے ساریہ کو جو کہ نہاوند میں جہاد فرما رہے ہیں یہاں کیسے پکارا؟ فرمایا میں نے ان کو جہاد کرتے دیکھا اور دشمن پہاڑ کے پیچھے سے حملہ کرنا چاہتا تھا میں نے ان کو اطلاع دی تا کہ وہ پہاڑ سے لاحق ہوں فلم یمض ایام حتی جاء رسول ساریة بکتابه زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ ساریہ کا قاصد چٹھی لے کر آیا جس میں لکھا تھا کہ ہم نے جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد دشمن سے جہاد کیا یہاں تک کہ نماز جمعہ کا وقت آپہنچا تو ہم نے ایک منادی کو پکارتے سنا کہ پہاڑ لو پس ہم پہاڑ سے لاحق ہو گئے تو ہم نے دشمن کو شکست خوردہ کر دیا۔

☆ ۲۔ جب حضرت عمرو بن عاص نے مصر فتح فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ ان هذاالنیل یحتاج فی کل سنة الی جاریة بکر من احسن الجواری فنلقیها فیه و الا فلا یجری و تخرب البلاد وتقحط کہ دریائے نیل ہر سال ایک خوبصورت کنواری لڑکی کی

Marfat.com

بھینٹ مانگتا ہے پس ہم اس دوشیزہ کو اس میں ڈالتے ہیں ورنہ یہ جاری نہیں ہوتا اور شہروں کو برباد کرتا ہے اور قحط سالی ہوتی ہے حضرت عمرو بن عاص نے امیر المؤمنین کو اس کی خبر پہنچائی آپ نے ایک خط لکھا اور حکم دیا کہ اس خط کو دریا میں ڈال دیا جائے جس میں یہ تحریر تھا **بسم الرحمن الرحیم الی نیل مصر من عبداللّٰہ عمر بن الخطاب امابعد فان کنت تجری بامر اللّٰہ فاجری علی اسم اللّٰہ** کہ اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو اللہ کے نام پر جاری ہو جا جیسے ہی خط دریا میں ڈالا گیا تو اسی رات جاری ہو گیا۔

☆۳۔ابو مسلم خولانی یمن کے کسی شہر میں گئے تو اسود بن قیس جو کہ مدعیٔ نبوّت تھا اس نے ابو مسلم خولانی کو کہا کہ آپ میری رسالت کا اقرار کریں انہوں نے انکار فرما دیا پھر اس نے کہا کہ **اتشھدان محمدرسول اللّٰہ قال نعم** کہ آپ گواہی دیتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس پر اسود بن قیس نے آگ جلوا کر آپ کو اس میں ڈلوا دیا **فلم یضرہ** اللہ کی شان آگ نے آپ کو کچھ ضرر نہ پہنچائی اس پر اسود بن قیس نے آپ کو جلاوطن کر دیا آپ مدینہ میں حاضر ہوئے جیسے ہی مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے تو حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا **ھذاصاحبکم الذی زعم الاسود الکذّاب انہ یحرقہ فنجاہ اللّٰہ منھا** کہ یہ آپ کے ساتھی جس کے بارے میں اسود کذّاب نے یہ گمان کیا کہ ان کو جلوا دے گا تو اللہ نے ان کو نجات دی باوجودیکہ امیر المؤمنین اور دوسرے لوگوں نے اس حادثہ کے بارے میں نہ تو سنا تھا اور نہ ہی اس کو دیکھا تھا پھر امیر المؤمنین نے آپ کو اپنے سینے لگایا اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے آپ کو بچا لیا اور سنتِ خلیل نصیب فرمائی۔

☆۴۔ایک رات امیر المؤمنین گشت فرما رہے تھے کہ ایک بوڑھیا کی آواز سنی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ اٹھ کر دودھ میں پانی ملا دے لڑکی نے کہا **فان امیر المؤمنین نھی عن**

Marfat.com

ذلک کہ امیر المؤمنین نے اس سے منع فرمایا ہے بوڑھیا نے کہا کہ عمر ہم کو نہیں دیکھ رہے لڑکی بولی فان رب امیر المؤمنین یدری کہ امیر المؤمنین کا رب دیکھ رہا ہے صبح آپ نے اپنے صاحبزادے عاصم کو فرمایا کہ آپ فلاں لڑکی سے نکاح کرلو تم کو اس کے ہاں سے نہایت ہی برکت والی روح ملے گی حضرت عاصم بن عمر نے اس سے نکاح کرلیا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھا اس سے عبدالعزیز ابن مروان نے عقد کیا تو ان کے شکم سے عمر بن عبدالعزیز کی ولادت ہوئی رضی اللہ عنہم

(مرقاۃ ج ۱۱ ص ۳۱۰/ ۳۱۱ و مراۃ ج۸ ص ۳۴۰)

ایک عبرت ناک واقعہ

اشعۃ اللمعات کے حاشیہ میں ہے کہ آج سے دس سال قبل عظیم آباد شہر میں ایک سنّی کے کسی رافضی سے تعلقات تھے سنّی نے حج کا ارادہ کیا تو رافضی نے الوداعی ملاقات میں کہا کہ میرا ایک راز ہے جسے میں زبان پر نہیں لاسکتا سنّی نے کہا بیان کرو اس نے پھر وہ وہی کہا کہ زبان پر نہیں لاسکتا سنّی نے کہا بتاؤ تو سہی آخر کار اس نے کہا کہ اگر پہنچانے کا وعدہ کرتے ہو تو کہتا ہوں پھر عہد لینے کے بعد کہنے لگا کہ زیارت کے وقت عرض کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم مجھے آپ کی بارگاہ کا بڑا شوق ہے لیکن میرے دشمن چونکہ آپ کے ساتھ مدفون ہیں اس لئے نہیں آسکتا سنّی کو یہ سن کر صدمہ پہنچا اور اس نے پیغام پہنچانے سے معذرت کرلی اس نے کہا کہ تم تو پیغام رساں ہو حاصل یہ کہ سنّی زیارت سے جب فارغ ہوا تو اس کو رافضی کا پیغام یاد آیا لیکن موقع نہ پایا پھر آدھی رات کو وعدہ پورا کرنے کی غرض سے دربار اقدس میں حاضر ہوا اور معذرت پیش کرتے ہوئے رافضی کا پیغام پہنچایا جس پر شدید خوف طاری ہوا اور روتے روتے وہی بے ہوش ہوکر گر گیا دیکھتا ہے کہ حضور تشریف فرما ہیں دائیں جانب گردن میں قرآن پاک حمائل کئے صدّیق اکبر ہیں جب کہ

Marfat.com

بائیں جانب گردن میں تلوار حمائل کئے ہوئے عمر فاروق موجود ہیں اور وہ رافضی بھی وہیں تھا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اس شخص نے تم کو پیغام دیا تھا سنّی عرض گزار ہوا حضور اس نے اللہ کے نام پر عہد لیا تھا کہ میں پیغام پہنچاؤں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت عمر فاروق کو اشارہ فرمایا کہ اس رافضی کی گردن اڑادی جائے آپ نے ایسا ہی کیا اور رافضی کا سر لڑھکتا ہوا گندگی کی نالی میں جا پڑا جب سنّی کو ہوش آیا کانپتا ہوا قیام گاہ پر آیا اور واپس عظیم آباد پہنچا اور اپنا خواب مولوی خدا بخش کو سنایا بہت دنوں بعد جب رافضی کے گھر پہنچے تو اس کی بیوی بچوں نے روتے ہوئے بتایا کہ تمہارا دوست فلاں رات بیت الخلاء گیا شاید کسی دشمن نے پرنالے کے ذریعہ آکر اس کا سر تن سے جدا کر کے نجاست کے گڑھے میں ڈال دیا اور دھڑ پاؤں کی جگہ صبح کے وقت یہ معاملہ سامنے آیا ابھی تک اس کا کوئی نشان نہ مل سکا کہ آخر قاتل کون ہے اور یہ وہی رات تھی کہ جس میں سنّی نے بے ہوشی کے عالم میں یہ واقعہ ملاحظہ کیا تھا اس پر سنّی شدت سے رونے لگا جب کہ گھر والوں کا خیال تھا کہ یہ بھی رافضی ہے جو کہ اپنے دوست کی محبت میں گریہ وزاری کر رہا ہے واللّٰہ ورسولہ اعلم (حاشیہ اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۶۵)

حضرت زینب بنت مظعون اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کی والدہ

آپ عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کی زوجہ، عبداللہ بن عمر وعبدالرحمٰن بن عمرو اُمّ المؤمنین کی والدہ ہیں ۔

ابوعمر نے کہا کہ زبیر نے ذکر کیا کہ آپ ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں ابوعمر کہتے ہیں کہ مجھے خوف ہے اس بات میں کہ یہ وہم ہو کیونکہ آپ حالتِ اسلام میں ہجرت سے قبل ہی مکّہ مکرمہ میں وصال فرما گئیں تھیں البتہ آپ کی صاحبزادی حفصہ مہاجرات میں سے ہیں بعض

Marfat.com

روایتوں میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت فرمائی۔(اسد الغابہ الجزء السابع)

عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللّٰہ عنہما اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے برادر مکرّم

آپ قدیم الاسلام ہیں اپنے والد کے ساتھ ہجرت فرمائی جنگِ اُحد میں آپ کو صغر سنی کی وجہ سے شریک نہ ہونے دیا گیا پھر خندق اور بیعت الرضوان اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔حضرت اُمّ المؤمنین حفصہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہیں (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۹) زہری کہتے ہیں کہ ہم ان کی رائے کے ہم پلہ کسی کو قرار نہیں دیتے۔

مالک فرماتے ہیں کہ آپ نے ساٹھ سال فتویٰ دیا زبیر نے کہا کہ آپ نے دس سال کی عمر میں ہجرت فرمائی اور ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی سنت پر سختی سے عمل پیرا تھے۔ایک ہزار یا اس سے بھی زائد گردنوں کو آزاد فرمایا آپ نے چونکہ حجاج ابن یوسف کی مخالفت فرمائی تھی اس وجہ سے اس نے آپ کو زہر آلود آلے سے زخمی کروایا اور اسی حالت میں حضرت نے جامِ شہادت نوش فرمایا آپ نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ ،اپنے چچا زید، اپنی ہمشیرہ حفصہ، ابوبکر صدّیق ،عثمان ،علی وسعید ،بلال، زید بن ثابت ،صہیب ،ابن مسعود، عائشہ ،رافع بن خدیج رضی اللّٰہ عنہم سے احادیث روایت فرمائیں۔جب کہ آپ سے آپ کی اولاد بلال وحمزہ وزید وسالم وعبداللہ وعبیداللہ وعمر نے اور آپ کے پوتے ابوبکر بن عبیداللہ، محمد بن زید، عبداللہ بن واقد اور بھتیجے حفص بن عاصم بن عمر اور دوسرے بھتیجے عبداللہ بن عبیداللہ بن عمر

Marfat.com

اور آپ کے غلام نافع اور حضرت عمر کے غلام اسلم اور اسلم کے دونوں بیٹوں زید اور خالد اسی طرح عروہ بن زبیر اور موسیٰ بن طلحہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عامر بن سعد، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن المسیب، عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، قاسم محمد بن ابی بکر، مصعب بن سعد، ابو بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، انس بن سیرین بن سعید، بکر بن عبداللہ المزنی ثابت البنانی، حرملۃ، اسامہ بن زید کے غلام اور حکم بن بیناء اور حکیم بن ابی حرۃ، حمید بن عبدالرحمٰن الحمیدی اور ابوصالح السمان، زاذان ابوعمر، زبیر بن عربی، زیاد بن جبیر بن حیۃ، ابوعقیل زہرہ بن معبد، سالم بن ابی الجعد، زید بن جبیر، سعد بن عبیدہ، سعید بن حارث، سعید بن یسار، سعید بن عمرو بن سعید بن عاص، صفوان بن محرز، طاؤس، عطاء، عکرمہ، مجاہد، سعید بن جبیر، ابوالزبیر، عبداللہ بن شفیق عقیلی، عبداللہ بن ابی ملکیۃ، عبداللہ بن مرۃ، عبداللہ بن مقسم، عکرمہ بن خالد المخزومی، علی بن عبداللہ البارقی، علی بن عبدالرحمٰن المعاوی، عبداللہ بن کیسان، عبید بن جریج، عمران بن حارث سلمی، قیس بن عباد، محارب بن دثار، محمد بن منتشر، مسلم بن یناق، مروان لاصفر، مورق العجلی، وبرۃ بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن یعمر، یونس بن جبیر، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ، ابوعثمان النہدی، ابوالصدیق الناجی، ابونوفل بن ابی عقرب اور بہت سارے حضرات نے روایات فرمائیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۲۱۳)

آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد کثرت سے حج کرتے اور سب سے زیادہ صدقہ فرماتے بسا اوقات ایک ہی مجلس میں تیئس ہزار درہم یا دینار صدقہ فرماتے حد درجہ حضور کے کہے پر عمل پیرا ہوتے جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز ادا فرمائی وہاں نماز ادا کرتے۔ (اسد الغابہ الجزء الثالث)

حضرت عاصم بن عمر بن خطاب عدوی اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر

آپ کی کنیت ابوعمر یا ابوعمرو ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی حیات میں ولادت ہوئی

Marfat.com

آپ کی والدہ جمیلہ بنت ثابت ہیں آپ نے حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ سے اور آپ کے بیٹوں عبداللہ و حفص نے اسی طرح عروہ بن زبیر نے آپ سے روایات بیان فرمائی ہیں زبیر نے کہا کہ آپ سب سے عمدہ اخلاق والے تھے حضرت عمر بن خطاب نے آپ کی والدہ کو طلاق دی تو انہوں نے یزید بن جاریہ سے نکاح کیا جن سے آپ کے ہاں عبدالرحمٰن کی پیدائش ہوئی ایک دفعہ حضرت عمر گھوڑے پر سوار قباء کی طرف رواں تھے کہ آپ نے عاصم کو بچوں کیساتھ کھیلتے دیکھا تو آپ نے ان کو اٹھالیا جس پر ان کی جدّہ بنت ابو عاصم نے امیر المؤمنین سے تنازع کیا جب معاملہ امیر المؤمنین صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ ان کا راستہ خالی کردیں تو آپ نے عاصم کو ان کے حوالے فرمادیا آپ کا وصال ۷۰ھ میں جب کہ ولادت ۶ ہجری میں ہوئی۔(تھذیب التھذیب ج ۳ ص ۳۸)

عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ اُمّ المؤمنین کے علاتی برادر کے اخیافی بھائی

آپ کی کنیت ابو محمد ہے حضرت عاصم بن خطاب کے ماں شریک ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے عہد مبارک میں پیدائش ہوئی آپ نے حضرت عمر بن خطاب اور ابوایوب وغیرہ سے روایات لیں آپ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور عبیداللہ بن عبداللہ بن ثعلبہ امام زہری اور عبداللہ بن محمد بن عقیل و عاصم بن عبیداللہ وغیرہ نے احادیث روایت فرمائیں اعرج کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کے بعد ان سے افضل کوئی شخص نہ دیکھا اور آپ قلیل الحدیث لیکن ثقہ تھے مدینہ منوّرہ میں ۹۸/۹۳ھ میں وصال ہوا۔(تھذیب التھذیب ج ۳ ص ۴۳۶/۴۳۷)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

چھٹا باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب حضرت حفصہ رضی اللّٰہ عنہا کے عقد کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آئیں قال ابوعمر ولم تلبث عندرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم الایسیرا شھرین او ثلاثۃ حتی توفیت کہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں تھوڑا عرصہ دو یا تین ماہ رہیں اور وصال فرما گئیں آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ظاہری حیات ہی میں پردہ فرما گئی تھیں۔

سیّدہ کا سلسلۂ نسب

والد کی طرف سے آپ کا سلسلہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ زینب بنت خزیمہ بن عبداللہ بن عمر بن مناف بن ھلال بن عامر الھلالیۃ

جب کہ آپ کا لقب اُمّ المساکین ہے لانھا کانت تطعمھم وتتصدق علیھم اس لیے کہ آپ مسکینوں کو کھانا کھلاتیں اور ان پر صدقہ وخیرات کرتی تھیں بہت زیادہ سخی غریب پرور و مسکین نواز تھیں محتاجوں کی خبر گیری فرماتی تھیں اسی وجہ سے آپ امّ المساکین کے لقب سے مشہور تھیں۔

عقدِ نکاح

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل آپ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں جن کی شہادت غزوۂ اُحد میں ہوئی بعض علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں جو کہ حضور کے چچازاد تھے اور ان کی شہادت غزوۂ بدر میں

Marfat.com

ہوچکی تھی اور بعض کا یہ قول ہے کہ آپ طفیل بن حارث کی زوجیت میں تھیں انہوں نے آپ کو طلاق دے دی تو عبیدہ بن حارث نے ان کیساتھ نکاح کرلیا۔

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ہجرت کے تیسرے سال رمضان المبارک میں آپ سے عقدِ نکاح فرمایا خیال رہے ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے نکاح میں آپ کے بعد آٹھ ماہ تک بقیدِ حیات رہیں اور ربیع الاخر ۴ھ میں وصال ہوا۔

ذکر الواقدی ان عمرھا کان ثلاثین سنة واقدی نے آپ کی عمر تیس سال ذکر کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عینِ شباب کے عالم میں اس دارفانی سے کوچ فرما گئیں اور سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی حیاتِ ظاہری میں آپ نے وصال فرمایا۔ (الاصابہ ج۷ ص ۱۴۲، اسدالغابہ ج۸ ص ۱۵۷، مدارج ج۲ ص ۶۴۸)

خیال رہے بقیع شریف میں ایک قبہ مبارکہ تھا جس کو قبۂ ازواج النبی صلی اللہ علیہ و سلم کہتے تھے یہ تمام مزارات ابن سعود نجدی نے شہید کروائے اور ان کے نام ونشان تک ختم کردیئے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون.

اس کو کہتے ہیں بغض وعداوتِ اہل بیت وصحابہ سلط اللہ علیہ ماھو علیہ

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

جیسا کہ گذرا آپ سیّدہ کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے عقد میں آنے سے قبل خاوند تھے آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔

عبداللہ بن جحش بن ریاب بن یعمر بن صبرہ بن مرّہ بن کثیر بن غنم بن دوران بن اسد بن

Marfat.com

خزیمہ آپ کالقب ابومحمد ہے جب کہ آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پھوپھی ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے دارِارقم میں دخول سے قبل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے دونوں ہجرتیں آپ نے فرمائیں حبشہ کی جانب ہجرت میں آپ کی معیت میں آپ کے برادران ابواحمد اور عبیداللہ ہمشیرہ زینب بنت جحش زوجہ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور اُمّ حبیبہ وحمنہ تھے عبیداللہ نے حبشہ میں دینِ نصرانیت کو اختیار کرلیا تھا ورنصرانیت پر ہی مرا نعوذباللّٰہ من ذلک اور حضرت عبداللہ بن جحش کے ساتھ ہجرتِ مدینہ میں آپ کے اہل اور برادر ابواحمد تھے غزوۂ بدر میں شریک رہے اور احد میں شہادت پائی اسحاق بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن ان سے کہا الاناتی ندعواللّٰہ یعنی کیا آپ نہیں آتے کہ ہم مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ یہ دونوں حضرات تنہائی میں جاتے ہیں تو حضرت سعد رضی اللّٰہ عنہ دعا کرتے ہیں کہ

اے اللہ! کل میرا سخت دشمن سے مقابلہ کروا پس میں تیری راہ میں جہاد کروں اور دشمن کو ہلاک کر کے اس کا مسلوبہ سامان لے لوں حضرت عبداللہ رضی اللّٰہ عنہ نے آمین کہی پھر حضرت عبداللہ بن جحش دعا کرتے ہیں اللھم ارزقنی غدا رجلا شدیدا بأسه اقاتله فیک و یقاتلنی ثم یقتلنی ویأخذنی فیجدع انفی و اذنی فاذا لقیتک قلت یاعبداللّٰہ فیم جدع انفک واذنک فاقول فیک وفی رسولک فتقول صدقت.

اے اللہ کل میرا کسی سخت جنگجو وغصہ والے شخص کا سامنا کروا اور میں تیری راہ میں اس سے جہاد کروں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھ کو شہید کر کے میرا ناک اور دونوں کان کاٹ دے (مثلہ کردے) پس جب میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تو تو فرمائے کہ اے عبداللہ کس معاملہ میں

Marfat.com

تیرے کان اور ناک کو کاٹا گیا تو میں جواب عرض کروں کہ تیری اور تیرے محبوب کی راہ اور رضا جوئی میں کاٹے گئے۔اللہ اکبر!

شعر.....

عدم سے وجود میں لائی ہے آرزوئے رسول
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول

اور تو کہے کہ اے عبداللہ تم سچے ہو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے زیادہ بہتر تھی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ آپ کے دونوں کان اور ناک ایک دھاگے میں لٹکے ہوئے تھے۔(اسدالغابہ ج۳ ص ۱۹۵)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

ساتواں باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ بھی رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجہ مطہّرہ ہیں آپ کا اصل نام ھندیا پھر رملہ ہے والد کی جانب سے سیّدہ کا سلسلۂ نسب یوں ہے اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ بن المغیر ۃ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم القرشیۃ جب کہ والدہ کی جانب سے شجرۂ نسب یہ ہے اُمّ سلمہ بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعۃ بن مالک کنانیۃ۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۰۴)

خیال رہے آپ کی والدہ عاتکہ عائلہ بنت عبدالمطلب نہیں ہیں اور آپ کے والد کا نام حذیفہ یا پھر سھل بن المغیر ۃ بن عبداللہ ہے ابوامیہ رؤسائے مکّہ میں سے تھے بہت زیادہ سخی اور دریادل تھے آپ کا لقب گھوڑسواروں کا زادتھا جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ جب کہیں سفر کرتے تو اپنے رفقاء کے زادِراہ و دیگر ضروریات کو پورا کرتے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا قدیم الاسلام ہیں۔(ایضاً)

ہجرت حبشہ

آپ ابوسلمہ بن الاسود کی بیوی تھیں یہ ابوسلمہ حضور کی پھوپھی برہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے آپ اپنے شوہر سمیت مہاجرینِ اول میں شمار ہوتی ہیں آپ دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں حضرت سلمہ کی ولادت ہوئی دیگر آپ کی اولاد زینب، عمرو اور درہ ہیں حضرت سلمہ کا نکاح حضرت امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ خود حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کروایا جناب عمر سیّدہ کے منجلے صاحبزادے ہیں حضرت علی نے ان کو فارس اور بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور حضرت علی کے دورِ خلافت میں فتنہ کے وقت حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے

Marfat.com

صاحبزادے کو آپ کی حفاظت کے لئے پیش فرمایا تھا آپ کا وصال عبدالملک مروان کے دورِ خلافت میں ہوا۔

حضرت درّہ اُمّ سلمہ کی بڑی صاحبزادی ہیں اُمّ المؤمنین سیّدہ ام حبیبہ نے ایک دفعہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے عرض کی کہ آپ درہ سے نکاح فرمانا چاہتے ہیں تو حضور نے فرمایا اگر میں نے ان کی پرورش نہ فرمائی ہوتی تو پھر بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میری رضائی بھتیجی ہیں۔

حضرت زینب سیّدہ کی چھوٹی جگرزادی ہیں پہلے آپ کا نام برہ تھا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے زینب رکھا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ایک دفعہ آپ کے چہرہ پر پانی کا چھڑکاؤ فرمایا جس کا اثر یہ ہوا کہ بڑھاپے میں آپ کے تمام اعضاء پر ضعف کے اثرات طاری ہوئے مگر چہرۂ مبارک ویسا ہی تروتازہ رہا آپ کا نکاح عبداللہ بن زمعہ کے ساتھ ہوا اپنے وقت میں صف اول کی عابدہ فقہیہ تھیں واقعۂ حرہ کے بعد وصال ہوا۔

سیّدہ اُمّ سلمہ اپنے شوہر ابوسلمہ کے ساتھ حبشہ سے مکّہ واپس تشریف لائیں اور مکہ سے پھر مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

واقعۂ ہجرت مدینہ

ہجرت مدینہ کا واقعہ بھی دل کو پگھلا دینے والا ہے جب آپ دونوں نے ہجرتِ مدینہ کا ارادہ فرمایا اس وقت ان کے پاس ایک ہی اونٹ تھا حضرت ابوسلمہ اونٹ پر اپنی زوجہ اور بچہ کو سوار فرما کر خود نکیل پکڑ کر جب چلے تو بنومغیرہ جو کہ سیّدہ کے خاندان والے ہیں آئے اور اپنی لڑکی کو ابوسلمہ کیساتھ جانے سے روک دیا جب بنواسد کو خبر پہنچی جو کہ حضرت ابوسلمہ کے کنبہ کے تھے انہوں نے حضرت سلمہ کو چھین لیا اور کہا کہ اگر تمہاری بچی ہمارے بیٹے کیساتھ نہ جائے گی تو ہمارے بیٹے کا بیٹا

Marfat.com

بھی آپ کی بیٹی کیساتھ نہ رہے گا وحبسنی بنو المغیرۃ عندھم وانطلق زوجی ابوسلمۃ حتی لحق بالمدینۃ ففرق بینی وبین زوجی وابنی فکنت اخرج کل غداۃ واجلس بالابطح ابکی حتی امسی سبعا اوقریبھا حتی مرّبی رجل من بنی عمی فرأی مافی وجھی فقال لبنی المغیرۃ الا تخرجون من ھذہ المسکینۃ وبے کس کونہیں نکالتے ہوتم نے اس کے اوراس کے خاوند و بیٹے کے مابین جدائی ڈال دی ہے فقالوا الحقی بزوجک ان شئت اس پر بنومغیرہ نے کہا کہ اگرتم چاہتی ہوتو اپنے شوہر سے مل سکتی ہواس پر بنوالاسد نے میرے صاحبزادے کوبھی لوٹادیا پھر میں نے اپنے بیٹے کوگود لے کر ایک اونٹ پرکوچ کیا تواس وقت میرے پاس اللہ اوراس بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا نہ تھا جب میں مقامِ تنعیم پہنچی تو عثمان بن طلحہ سے ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ اے بنت ابی امیہ کہاں کاارادہ ہے میں نے کہا کہ اپنے شوہر جوکہ مدینہ میں ہیں اس کے پاس جانا چاہتی ہوں اس نے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی ہے میں نے کہانہیں سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ اوراس بچے کے اس پر عثمان بن طلحہ نے کہا کہ تمہارا اکیلا جانا مناسب نہیں پس اس نے اونٹ کی نکیل پکڑی اورآگے آگے چلنے لگا فرماتی ہیں کہ قسم بخدا میں نے آپ سے زیادہ کوئی شخص اہل عرب میں شریف نہ دیکھا فرماتی ہیں کہ جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالنا ہوتا تو عثمان بن طلحہ اونٹ بٹھاتے اورخود ایک درخت کی طرف تنہائی میں چلے جاتے اور جب کوچ کرنا ہوتا تو سواری کوآگے بڑھاتے ھودج رکھتے اور پھر پیچھے چلے جاتے اور

Marfat.com

کہتے کہ سوار ہو جاؤ اور جب میں سوار ہو جاتی تو پھر لگام پکڑ کر آگے آگے چلتے یہاں تک کہ منزل بہ منزل مسربۃ پہنچ گئے پھر جب وادیٔ قباء نظر آئی تو مجھ سے کہا کہ تمہارے شوہر اس بستی میں ہیں بعض نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ پہلی خاتون جو ہودج میں سوار ہو کر ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئیں وہ یہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جنگِ احد میں زخمی ہوئے پھر تندرست ہو گئے اور بعد میں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجے گئے وہاں سے واپسی کے بعد ان کے سابقہ زخم دوبارہ تازہ ہو گئے پس انہیں زخموں کی وجہ سے آپ کا ۳/۴ھ کو وصال ہوا۔(الاصابہ و مدارج وغیرہ)

سیّدہ رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے نکاح

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ہوا تھا کہ اگر کسی کو مصیبت آجائے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے اللھم اجرنی مصیبتی و اخلف لی خیرا منھا اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور اس سے بہتر قائم مقام میرے لئے بنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی زبان پر بوقت وصال اسی دعا کا ورد تھا سیّدہ فرماتی ہیں کہ میرے شوہر کی وفات پر جو مجھے مصیبت آئی اس دوران میں یہ دعا پڑھا کرتی تھی اور سوچتی تھی کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی تھا اس وجہ سے اس کا ورد جاری رکھا نیز اس وجہ سے بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میّت کے سرہانے ہو تو اچھی بات کہو کیونکہ اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے یہ بات سنّی ہے کہ اگر کسی کا خاوند مر جائے اور عورت دوسری شادی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اسی طرح اگر عورت مر جائے اور شوہر دوسری شادی نہ

Marfat.com

کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرد کو جنت میں داخل فرمائے گا اس لئے ہم دونوں آپس میں عہد کرتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو دوسرا شادی نہ کرے گا اس پر حضرت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ تم میری بات مانو اور وہ یہ کہ اگر میں پہلے فوت ہو جاؤں تو تم دوسری شادی کر لینا پھر آپ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! اگر میں فوت ہو جاؤں تو اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرمانا پھر جب ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ کا وصال ہوا تو سیّدہ نے خود جا کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو خبر دی تو حضور نے آپ کو فرمایا کہ تم یوں دعا پڑھا کرو اللھم اغفرلی ولہ واعقبنی عقبۃ حسنۃ (ترمذی ج ۱ ص ۱۱۷) اے اللہ تعالیٰ مجھے اور ان کو بخش دے اور میری عاقبت اچھی فرما دے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ کی نمازِ جنازہ خود حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے پڑھائی جس میں نو تکبیریں کہیں۔

اور حضرت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور یہ دعا فرمائی اے اللہ ان کے غم کو تسکین عطا فرما ان کی مصیبت کو بہتر بنا دے اور بہتر عوض عطا فرما اللہ کی شان جس طرح حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی دعا تھی بالکل اسی طرح واقع ہوا حضرت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ کے وصال کے دنوں سیّدہ حمل سے تھیں جب عدت پوری ہوئی خطبھا ابوبکر فردتہ ثم خطبھا عمر فردتہ یعنی حضرات شیخین نے پیغامِ نکاح دیا سیّدہ نے دونوں کے پیغام کو رد فرما دیا اس کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو پیغامِ نکاح دے کر بھیجا تو آپ نے فرمایا مرحبا برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وبرسولہ یعنی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور حضور کے پیغام رساں کو مرحبا ہے چونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رفاقت سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں اس لئے آپ نے پیغامِ نکاح قبول تو فرمایا مگر ساتھ ہی اپنے عذر بھی پیش فرمائے کہ انی

Marfat.com

امرأة غیرتی وانی مصیبة وانه لیس احد من اولیائی شاهد یعنی میں غیرت مند عورت ہوں اور بچوں والی ہوں میرے بچوں کی کفالت کون کرے گا نیز میرے اولیاء میں کوئی موجود نہیں ہے اس پر حضور صلی اللہ علیه و سلم نے اپنے قاصد کو فرمایا کہ سیّدہ کو جا کر کہو کہ اماقولک انی مصیبة فان اللہ سیکفیک صبیانک کہ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کو کافی ہوگا واماقولک انی غیرتی فسادعواللہ ان یذهب غیرتک اور رہا تمہارا دوسرا قول تو میں اللہ کی بارگاہ میں دعا کروں گا کہ اللہ اس کو تم سے لے جائے دور فرمائے گا اور تمہارا تیسرا عذر فلیس احد منهم شاهد ولاغائب الاسیر ضانی یعنی تمہارا کوئی بھی وارث خواہ حاضر ہو یا غائب سب مجھ سے رضامند ہوں گے۔

دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ایک عمر رسیدہ عورت ہوں اور اپنے ساتھ یتیم بچے رکھتی ہوں اور بہت غیر تمند خاتون ہوں تو حضور نے فرمایا کہ انا اکبر منک کہ میں تمہاری نسبت زیادہ عمر رکھتا ہوں واما الغیرة فیذهبها اللہ رہی غیرت تو اسے اللہ دور فرمائے گا واماالعیال فالی اللہ ورسوله اور رہے بچے تو ان کی پرورش اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیه و سلم کے ذمہ ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم نے فرمایا کہ تمہارے بچے میرے بچے ہیں اس کے بعد سیّدہ نے اپنے بیٹے جناب عمر کو فرمایا کہ قم فزوج رسول صلی اللہ علیه وسلم کہ اٹھو اور حضور سے میرا عقد کرو فزوجه تو آپ نے سیّدہ کا حضور سے عقد فرما دیا۔

سیّدہ کیساتھ حضور صلی اللہ علیه و سلم کا تزوج و نکاح شوال ۴ھ میں ہوا۔

دس درہم کی قیمت کا سامان ان کا مہر مقرر ہوا چونکہ سیّدہ سے نکاح کے وقت اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنها کا وصال ہو چکا تھا اس لیے آپ کو انہیں کے گھر اتارا گیا

Marfat.com

اورحضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا امـاانی لانقصک شیأ مما اعطیت اختک فـلانة یعنی ہم نے جو کچھ آپ کی فلاں سوکن کو دیا اس سے کچھ بھی آپ کے لئے کمی نہ کریں گے چنانچہ آپ نے سیّدہ کو دو چکیاں اور ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال کا بھراؤ تھا اور دیگر چند ایک اشیاء عطا فرمائیں۔(مسند امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٢٩١ و ٣١٣ و ٣١٤، الاصابه ج٨ ص ٤٠٥ و ٤٠٦ و مدارج شریف وغیرہ کتب)

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کا حلیہ مبارکہ

كانت اُمّ سلمة موصوفة بالجمال البارع والعقل البالغ ولرائی الصائب (الاصابه)

یعنی آپ حسن و جمال کی پیکر اور بالغ العقل اور صائب الرائے والی تھیں۔

جب سیّدہ سے حضور صـلـی الـلّـه علیـه و سلم نے عقد فرمایا تو اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت شدید رنج ہوا کیونکہ آپ نے سیّدہ کے جمال کے بارے میں سن رکھا تھا سیّدہ فرماتی ہیں کہ فـرأیـت و الـلّـه اضـعاف ماوصفت یعنی قسم بخدا جب میں نے اُمّ سلمہ کو دیکھا تو آپ کو اس سے زائد خوبصورت پایا جتنا آپ کے بارے میں بیان کیا گیا تو میں نے جنابِ حفصہ کو آپ کے حسن کا ذکر کیا پھر حضرت حفصہ نے اُمّ سلمہ کو دیکھنے کے بعد اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیان فرمایا کہ ولا و اللہ ماھی کماتقولین ولاقریب وانھا لجمیلة کہ قسم بخدا اے عائشہ جیسا کہ آپ نے ان کی خوبصورتی بیان فرمائی وہ ایسی نہیں ہیں اور نہ اس کے قریب وہ تو بلاشبہ اس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل ہیں اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضـی الـلّه عنہا فرماتی ہیں فـرأیتھـا بـعد ذلک فکانت کما قالت حفصة پھر میں نے اُمّ سلمہ کو دیکھا تو آپ ویسی ہی حسن و جمال کی پیکر تھیں جیسا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے

Marfat.com

بیان فرمایا۔(الاصابہ ج۸ ص۴۰۶)

خیال رہے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کے دوگروہ تھے جن میں سے ایک کی سربراہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا تھیں جس میں حضرت حفصہ وغیرہ تھیں جب کہ دوسرے گروہ کی سردار اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا تھیں جن میں حضرت زینب بنت جحش و دیگر ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ تھیں چونکہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیادہ محبوبہ تھیں اس لئے صحابہ کرام حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو تحائف آپ کی باری میں بھیجا کرتے تھے اس پر دیگر ازواج نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کو یہ بات سونپی کہ آپ حضور کو عرض کریں کہ آپ کے صحابہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کہیں بھی جلوہ افروز ہوں تحائف بھیج دیا کریں اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کو فرمایا تھا کہ عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت مت پہنچاؤ کیونکہ ان کے لحاف میں بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر وحی نازل ہوتی ہے اس پر سیّدہ اُمّ سلمہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو اذیت دینے سے اللہ کی پناہ طلب فرمائی تھی۔

اُمّ سلمہ و روایت حدیث

آپ نے رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور ابوسلمہ و حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللّٰہ عنہا سے احادیث روایت فرمائی ہیں جب کہ آپ سے آپ کے صاحبزادے عمر اور صاحبزادی زینب اور بھائی اور آپ کے بھتیجے مصعب بن عبداللہ نے اور آپ کے غلاموں یعنی عبداللہ بن رافع، نافع، سفینہ وغیرہ نے اور صحابۂ کرام میں سے حضرت صفیہ بنت شیبۃ، ھند بنت حارث، قبیصہ بنت ذویب، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اور کبار تابعین میں سے حضرت ابوعثمان نھدی، ابووائل، سعید بن مسیّب، ابوسلمۃ، حمید اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن، سلیمان بن یسار

Marfat.com

ودیگر حضرات نے احادیث روایت فرمائی ہیں۔(الاصابہ ج۸ ص۴۰۶)

مرویاتِ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سے مرویات کی تعداد ۳۷۸ ہے جن میں سے ۱۳ متفق علیہ ہیں چند ایک پیش کی جاتی ہیں۔

☆۱۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا الحج جھاد کل ضعیف حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

☆۲۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نماز فجر کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللھم انی اسألک علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا (آمین)

☆۳۔سیّدہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ دعا پڑھتے تھے یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اے دلوں کو پھیرنے والے میرے قلب کو اپنے دین پر ثابت (قدمی نصیب) فرما۔

☆۴۔سیّدہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اکثر و بیشتر ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے کہ یہ دونوں دن مشرکین کے عید کے دن ہیں پس مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی مخالفت کروں۔(امام احمد بن حنبل)

☆۵.عن ام سلمة رضی اللّٰہ عنہا قالت استیقظ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذات لیلة فقال سبحان اللّٰہ ماذا انزل اللیلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن ایقظوا صواحب الحجر فربّ کاسیة فی الدنیا عاریة فی الاخرة .

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ نے فرمایا ایک رات حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللّٰہ اس رات کتنے فتنے نازل ہوئے اور کتنے خزانے کھلے حجرے والیوں کو

Marfat.com

جگادو بہت سی دنیا میں پہننے والیں آخرت میں برہنہ ہوں گی (رواہ البخاری فی کتاب العلم ج ۱ ص ۲۲)

☆٦. عن ام سلمة رضی اللّٰہ عنها قالت جاء ت ام سلیم الی رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالت یارسو ل اللّٰہ ان اللّٰہ لایستحی من الحق فهل علی المرأة من غسل اذا احتلمت فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا رأت فغطت ام سلمة یعنی وجهها وقالت یارسول صلی اللّٰہ علیه وسلم اوتحتلم المرأة قال نعم ترتبت یمینک فبم یشبهها ولدها ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا کہ اُمّ سلیم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اللہ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا عورت کو جب احتلام ہو تو کیا اس پر غسل ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا (جی ہاں) جب وہ پانی کو دیکھے یہ سن کر اُمّ المؤمنین نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں تیرا ہاتھ گرد آلود ہو پھر کیوں بچہ اپنی ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

سبحان اللّٰہ اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے تعجب کرنے سے معلوم ہوا کہ ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ احتلام سے محفوظ ہیں جیسا کہ حبالۂ عقدِ نبوی میں آنے کے بعد بھی اسی طرح قبل بھی مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اس وقت اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ بھی موجود تھیں اس میں یہ بات زائد ہے امّ سلیم کے سوال پر عورتیں ہنس پڑیں اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا تیرے لئے خرابی ہو کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے۔

Marfat.com

سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال

ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ میں سب سے آخر میں آپ نے وصال فرمایا آپ کا وصال ۵۹ھ میں یا پھر یزید ابن معاویہ کے دور میں ۶۳ھ کو ہوا دوسرے قول کی تائید ترمذی کی روایت سے ہوتی ہے کہ ایک انصاریٰ کی زوجہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے پاس گئی تو آپ رو ہی رہی تھیں پوچھنے پر بتایا کہ ابھی ابھی میں نے خواب میں جانِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیارت کی آپ کا سرِ اقدس گرد آلود تھا اور آپ رو رہے تھے میں عرض گزار ہوئی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیا واقعہ ہوا آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ میں وہاں حاضر تھا جہاں حسین کو شہید کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ شہادتِ حسین رضی اللّٰہ عنہ پر اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا حیات تھیں نیز شہادت کی خبر سن کر آپ نے قاتلین حسین رضی اللّٰہ عنہ پر لعنت فرمائی واللّٰہ اعلم

(مدارج شریف)

نیز اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کو حضور نے کربلا کی مٹی دی تھی جو حضرت امام حسین رضی اللّٰہ عنہ کی شہادت کے وقت سرخ ہوگئی اس سے انہوں نے جانا کہ حضرت حسین رضی اللّٰہ عنہ شہید ہوگئے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ۸۴ چوراسی سال تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعض نے کہا کہ حضرت سعید بن زید نے پڑھائی۔

(نزھۃ القاری ج ۱ ص ۴۰۸، مدارج)

جیسا کہ ماقبل گذرا کہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ سیّدہ زینب کے گھر میں رہائش پذیر ہوئیں جب آپ سیّدہ زینب کے گھر آئیں تو دیکھا کہ گھر میں ایک چھوٹا سا گھڑا ہے جس میں تھوڑے سے جو ہیں پتھر کی ایک ہانڈی اور چکی بھی ہے آپ نے چکی میں کچھ جو ڈال کر پیسے اور اس سے

Marfat.com

مالیدہ بنایا اور اس سے آپ کا ولیمہ کیا گیا۔(مدارج)

حضرت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہ

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ کے پہلے شوہر تھے آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے ابوسلمہ بن عبدالاسد ھلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی المخزومی

آپ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد جب کہ والدہ بّرہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے پھوپھی زاد تھے اور قدیم الاسلام تھے۔

اسحاق سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ بن حارث، ابوسلمۃ بن عبدالاسد اور ارقم بن ابی الارقم وعثمان بن مظعون حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں ایک دفع آئے تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان حضرات پر اسلام پیش فرمایا اور ان کو قرآن سنایا تو سب نے اسلام قبول کرلیا اور گواہی دی کہ حضور ہدایت ونور پر ہیں۔

آپ نے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کیساتھ ہجرت حبشہ فرمائی اور غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے اور زخمی ہوئے بعد میں اسی وجہ سے جمادی الآخرتین ہجری میں آپ کا وصال ہوگیا۔(اسدالغابہ ج۶ ص ۱۶۱، ۱۶۲)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ کے خویش واقارب

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کی اولاد کا ضمناً ذکر ہو چکا اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کے برادران کے نام یہ ہیں زھیر، عامر ومہاجر۔ان میں سے عامر فتح مکّہ سے قبل مشرّف باسلام ہو چکے تھے غزوۂ حنین وطائف میں شرکت فرمائی اور طائف میں جام شہادت نوش فرمایا جناب مہاجر کو سیّدنا صدّیق اکبر نے یمن میں بھیجا تھا اور حضرموت آپ کے ہاتھوں فتح ہوا اور آپ کے برادر زھیر غیرِ معروف ہیں واللّٰہ ورسولہ اعلم. حضرت خالد بن ولید اور ہشام بن

Marfat.com

ولید اور ولید بن ولید سیّدہ کے چچازاد تھے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللّٰہ عنہ

حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو مخزوم قرشی آپ سیف اللہ ہیں حضور کے کاتب تھے دورِ جاہلیت میں اعیانِ قریش میں سے تھے عمرۂ حدیبیہ تک کفّار کے ساتھ شامل تھے غزوہ احد میں لشکر کفار کے مقدمہ الجیش کے سپہ سالار تھے آپ غزوۂ موتہ سے دو ماہ قبل اسلام سے مشرّف ہوئے اور آپ ہی کے ہاتھ غزوہ موتہ فتح ہوا ایک موقع پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے انہیں فرمایا کہ یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں روایت ہے کہ ایک جنگ میں حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی گم ہوگئی تو آپ نے ٹوپی کی بہت جستجو فرمائی آخر کار مل گئی جب دیکھا گیا تو وہ ٹوپی بہت بوسیدہ تھی لوگوں نے پوچھا کہ اس بوسیدہ ٹوپی کی جستجو کی کیا وجہ تھی فرمایا کہ ایک دفعہ حضور نے عمرہ ادا فرمایا اور اپنا سر مبارک منڈایا تو لوگوں نے آپ کے موئے مبارک حاصل کرنے میں جلدی کی اور میں نے بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے پیشانی مبارک کے موئے شریف حاصل کرنے میں جلدی کی تو اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنے موئے مبارک اس ٹوپی میں محفوظ فرما کر ٹوپی مجھے عطا فرمادی اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر مجھے فتح دی روایت میں ہے کہ ایک آدمی شراب سے بھرا ہوا مشکیزہ آپ کے پاس لایا جب آپ نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں سرکہ ہے آپ نے فرمایا کہ خدا اس کو سرکہ بنادے پس وہ شراب سرکہ بن گئی جبکہ دوسری روایت میں شہد بن جانے کا ذکر ہے ایک دفعہ آپ کے پاس زہر لایا گیا آپ نے اس زہر کو بسم اللّٰہ پڑھ کر پی لیا اللہ کی شان اس زہر نے آپ کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچایا۔

(مدارج ج ۲ ص ۴۷ وغیرہ)

Marfat.com

حضرت امام حسن بصری رضی اللّٰہ عنہ سیّدہ کے رضاعی بیٹے

آپ کا نام حسن کنیت ابوسعید اخیر دور خلافت عمر فاروق آپ کی ولادت ہوئی حضرت عمر فاروق نے ہی آپ کی تحنیک فرمائی اور ان کے لئے یہ دعا فرمائی اللھم فقھہ فی الدین ووجھہ فی الناس اے اللہ حسن کو دین میں فقیہ اور لوگوں میں وجاہت والا بنادے دیگر صحابہ نے بھی آپ کو اپنی اپنی دعاؤں سے نوازا ایک سو تیس ۱۳۰ صحابۂ کرام کی زیارت سے مشرّف ہوئے آپ کے والد کا نام یسار جب کہ کنیت ابوالحسن تھی یہ حضرت زید بن ثابت کے غلام تھے آپ کی والدہ سیّدہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ کی باندی تھیں جب آپ کی والدہ آپ کو چھوڑ کر کہیں جاتیں آپ رونے لگتے تو سیّدہ رضی اللّٰہ عنھا آپ کو اپنی چھاتی مبارک سے نوازتیں اللہ کی شان اس قدر عمر ہونے کے باوجود دودھ مبارک اتر آتا اور آپ نوش فرماتے آپ کو جو علوم وعرفان حاصل ہوئے اسی مبارک دودھ کی برکت تھی آپ باہیبت، خوبصورت وجیہ تھے عابد وزاہد ہر عام وخاص میں مقبول سلاسل اولیاء کے امام تھے جلالت علم کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کسی نے حضرت انس سے کچھ پوچھا تو فرمایا کہ حسن سے پوچھو کیونکہ انہوں نے اور میں نے سنا لیکن انہوں نے یاد رکھا جب کہ میں بھول گیا اور آپ حضرت حسن اور ابن سیرین پر رشک فرمایا کرتے تھے۔

شہادتِ عثمان کے بعد بصرہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں ۱۱۰ھ رجب المرجب میں وصال فرمایا۔

(اکمال، نزھۃ القاری ج ۲ ص ۱۵۸)

صلح حدیبیہ کے موقع پر سیّدہ کی اصابت رائے

حدیبیہ ایک کنواں ہے جو کہ مکّہ مکرمہ کے قریب ہے مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے اصحاب کے ساتھ مکّہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کیے ہوئے اور کوئی قصر کیے ہوئے اور کعبہ معظّمہ کی کنجی لی طواف

Marfat.com

فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا ایک ہزار چار سو اصحاب کیساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ کو روانہ ہو گئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کیساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہو گیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا اور وضو کیا۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنج آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

جب مقامِ عسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفارِ قریش بڑے سروسامان کیساتھ جنگ کے لئے تیار ہیں جب حدیبیہ پہنچے تو اس کا پانی ختم ہو گیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے کنوئیں میں کلّی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفارِ قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم عمرہ کے لئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو کہ طائف کے بڑے سردار اور عرب کے متموّل شخص تھے تحقیقِ حال کے لئے بھیجا انہوں نے آ کر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لئے غسالہ شریف حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں

Marfat.com

اور جس کو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لئے ملتا ہے کوئی بال سرِ اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کیساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم فرماتے تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جاکر یہ حال بیان کیا (خزائن) اور کہا کہ.....

ای قوم واللّٰہ لقد وفدت علی الملوک ووفدت علی قیصرو کسریٰ والنجاشی واللّٰہ ان رایت ملکا قط یعظمه مایعظم اصحاب محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم محمدا واللّٰہ ان تنخم نخامة الاوقعت فی کفِ رجل منهم فدلک بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امره واذا توضأ کادوا یقتتلون علی وضوئه واذاتکلم خفضوا اصواتهم عنده ومایحدون الیه النظر تعظیما له.

اے قوم واللہ میں بادشاہ ہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں میں قیصر و کسریٰ و نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعابِ دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوجائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایتِ تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے (بخاری کتاب الشروط)

مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمانِ غنی رضی اللّٰہ عنہ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و

Marfat.com

سلم نے اشرافِ قریش کے پاس مکّہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے بقصدِ عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکّہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ اپنے دین کو غالب فرمائے گا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں حضور کے بغیر طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظّمہ پہنچ گئے اور طواف سے مشرّف ہوئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے حضرت عثمان نے مکّہ میں ضعیف مسلمانوں کو حسبِ حکم بشارت دی پھر قریش نے حضرت عثمان کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور حضور نے صحابہ سے کفّار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی اور یہ بیعت ایک بڑی خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ثمرۃ کہتے ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنا بایاں دست داہنے دستِ اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں ہیں حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سن کر کفّار خوفزدہ ہوئے اور ان کے اہلِ رائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں چنانچہ چند ایک شرائط پر صلح نامہ لکھا گیا اور سالِ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع

Marfat.com

ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی۔(خزائن)

فلمافرغ قضية الكتاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا قال فوالله ماقام منهم رجل حتى قال ذلك ثلث مرات فلما لم يقم منهم احد دخل على ام سلمة فذكر لها ما لقى من الناس فقالت ام سلمة يانبى الله اتحب ذلك اخرج ثم لاتكلم احدا منهم كلمة حتى تنحر بدنك وتدعو حالقك فيحلقك .

راوی فرماتے ہیں کہ صلح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانیاں پیش کر کے اپنے سر منڈاؤ راوی کا بیان ہے کہ شمعِ رسالت کے پروانے اس درجہ دم بخود تھے کہ ایک بھی نہ اٹھا حالانکہ آپ نے خدا کی قسم تین مرتبہ فرمایا تھا جب کوئی نہ اٹھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِ سلمہ کے پاس تشریف لے گئے اور مسلمانوں کی اس حالت کا ان سے ذکر فرمایا سیّدہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم اگر آپ پسند فرمائیں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے کچھ بھی نہ کہیں یہاں تک کہ اپنی قربانی کے اونٹ ذبح کر لیجئے اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈا لیا جائے پس آپ باہر نکلے اور کسی ایک سے بھی بات نہ کی یہاں تک کہ اپنے جانوروں کی قربانی دے دی اور حجامت کرنے والے کو بلا کر سر منڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ بات دیکھی تو وہ کھڑے ہوئے اور قربانیاں پیش کیں اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے میں ایسے دوڑے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔(بخاری شریف کتاب الشروط ج ۱ ص ۳۸۰)

مذکورہ روایت سے ایسے نازک مرحلہ پر اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی اصابتِ رائے کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اُمّ المؤمنین اور حجۃ الوداع

حجۃ الوداع کے موقع پر دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کے ساتھ اُمّ المؤمنین سیّد اُمّ سلمہ بھی تھیں لیکن بیمار ہونے کی وجہ سے پیدل چلنے سے قاصر تھیں۔

جب آپ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنی بیماری کی شکایت کی تو حضور نے آپ کو حکم دیا طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ یعنی آپ دیگر لوگوں سے پیچھے حالتِ سواری میں طواف کرو سیّدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کے مطابق طواف کیا اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بیت اللہ شریف کی ایک جانب نماز ادا فرما رہے تھے جس میں آپ والطور و کتاب مسطور کی قرأت فرماتے تھے۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۱۹)

امّ المؤمنین سیّدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی تسکین

ایک دفعہ امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا اس پر آیتِ کریمہ **فاستجاب لھم ربھم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قٰتلوا و قُتلوا لاکفرن عنھم سیّاتھم و لادخلنھم جنت تجری من تحتھا الانھر ج ثوابا من عنداللّٰہ واللّٰہ عندہ حسن الثواب** (پ ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۹۵)

ترجمہ : تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے

Marfat.com

گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے (کنز الایمان) نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرما دی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔ (خزائن العرفان)

اُمّ المؤمنین سیّدہ امِّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا اور غزوۂ خندق

اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا فرمان جو آپ خندق کے موقع پر فرماتے تھے نہیں بھولا فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے اصحاب کیساتھ اینٹیں اٹھاتے تھے جس کی وجہ سے آپ کے سینۂ مبارکہ کے بال مبارک گرد آلود ہو گئے اور آپ فرماتے تھے کہ اللھم ان الخیر خیرا الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ بے شک خیر تو آخرت کی خیر ہے اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما پھر جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت عمار بن یاسر کو دیکھا تو فرمایا کہ ابن سمیہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(رواہ امام احمد ج ۶ ص ۲۸۹)

چنانچہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اخبار بالغیب کے مطابق حضرت عمار بن یاسر شہید ہوئے تف ہے ایسے لوگوں کی عقائد و نظریات پر جو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے علمِ غیب شریف کا انکار کرتے ہیں ایسے عقائدِ باطلہ سے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ۔

ہمارے امام فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کو حکم پردہ

شریعتِ مطہرہ نے جب تک پردہ کے احکام لاگو نہ فرمائے تھے تب تک خواتین پر پردہ کی پابندی نہ تھی اس کے باوجود بھی بربنائے شرم وحیا عورتیں پردہ میں رہا کرتی تھیں کیونکہ عورت کی اسی میں عزت تھی اور جو عورت باپردہ ہوتی تھی وہ اسی قدر زیادہ معزز ومشرّف ہوا کرتی تھی اور پردہ داری ان کی شرافت وبزرگی پر قوی دلیل تھی یہی وجہ ہے کہ آیتِ حجاب سے قبل بھی ازواجِ مطہّرات سوائے قضائے حاجت کے گھر سے باہر بلاضرورت تشریف نہ لے جاتی تھیں لیکن جب احکام پردہ نازل ہوئے تو پھر تو سبحان اللّٰہ ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ جس قدر حجاب کا اہتمام کرتیں اس کی مثال نہیں ملتی چنانچہ اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عام عورت کا پردہ یہ ہے کہ اپنا چہرہ کسی اجنبی کو نہ دکھائے مگر ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا پردہ یہ تھا کہ برقع اوڑھ کر بھی کسی کے سامنے نہ ہوں تاکہ ان کے جسم کے اعضاء کا اندازہ بھی نہ ہو سکے۔ (مراۃ المناجیح ج۸ ص ۳۳۵ واشعۃ اللمعات شریف)

امام اہلسنت محدّثِ بریلوی فرماتے ہیں

جلوگیانِ بیت الشرف پر درود
پردگیانِ عفّت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدنا ابن امِ مکتوم مؤذّنِ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نابینا تھے آیتِ حجاب نازل ہونے کے بعد ایک دفع آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے آستانۂ معلّٰی میں حاضر ہوئے اس وقت سیّدہ اُمّ سلمہ اور اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہما حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر تھیں تو حضور نے دونوں ازواج کو حضرت ابن امِ مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم دیا اس پر دونوں بیبیاں عرض گزار ہوئیں الیس اعمی لایبصرنا

Marfat.com

ولایعرفنا اے اللہ کے رسول کیا حضرت ابن اُمِ مکتوم اعمی (نابینا) نہیں ہیں جو کہ ہم کو نہ دیکھ سکیں اور نہ پہچان سکیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا افعمیا وان انتما لستما تبصرانه کہ کیا آپ دونوں بھی اعمی ہو اور آپ دونوں ان کو نہیں دیکھ رہی ہو یعنی حضرت ابن اُمِ مکتوم تو تم کو نہیں دیکھ رہے لیکن آپ تو انہیں دیکھ رہی ہو اس لیے آپ کو ان سے بھی پردہ کرنا لازم ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٢٩٦)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور زیارت موئے مبارک

اکابرین اولیاء کاملین اور حضرات انبیاء کرام بالخصوص سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ و سلم کے آثار سے برکت حاصل کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا وزیارت کرنا کرانا اور انہیں کفن وغیرہ میں رکھنا بلاشبہ جائز و مستحسن عمل ہے چنانچہ جلیل القدر صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک کے نیچے موئے مبارک رکھ کر آپ کو دفن کیا گیا جیسا کہ الاصابہ میں ہے کہ قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالک هذه شعرة من شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهو تحت لسانه۔

یعنی حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ یہ موئے مبارک حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ہیں اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا فرماتے ہیں میں نے موئے مبارک آپ کی زبان کے نیچے رکھ دیئے اور آپ کو دفن کر دیا گیا اور موئے مبارک آپ کی زبان کے نیچے تھے۔(الاصابه فی تمییز الصحابه ج ١ ص ٧٢)

مسلم شریف میں حضرت انس ہی سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم منٰی میں تشریف لائے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کر کے مکان میں تشریف لائے اور حجام

Marfat.com

کو بلایا اور سرِ اقدس کے بال منڈوائے اور ابو طلحہ کو بلا کر بال عطا فرمائے اور فرمایا اقسمہ بین الناس ان موئے مبارک کو لوگوں میں بانٹ دو۔(مسلم کتاب الحج باب بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی) اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تبرکات خود بھی صحابہ کرام کو عطا فرمایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک، تہبند، چادر اور قمیص مبارک تھی اور کچھ ناخن مبارک تھے آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے ان کپڑوں میں کفن دینا اور میرے ناک اور منہ میں ناخن مبارک اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک رکھ دینا(مرقاۃ) اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے موئے مبارک تھے جن کو پانی میں بگو کر مریضوں کو وہ متبرک پانی پلایا جاتا تھا چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عثمان بن عبداللہ بن موھب سے روایت ہے کہ مجھے میرے گھر والوں نے امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پانی کا پیالہ دے کر بھیجا و قبض اسرائیل ثلث اصابع من قصبه فيه شعر من شعر النبی صلی اللہ علیہ و سلم و کان اذا اصاب الانسان عین او شیٔ بعث الیها مخضبة ایک راوی اسرائیل نے تین انگلیوں کو قبض کر کے اشارہ فرمایا کہ وہ چھوٹا پیالہ تھا اس میں حضور کے موئے مبارک تھے اور لوگوں کی عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مرض ہو جاتا تو وہ شخص امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک برتن بھیجتا تو وہ اس برتن میں ان مبارک بالوں کو رکھ دیتیں اور اس برتن میں موئے مبارک کو دھوتیں پھر وہ شخص حصولِ شفاء کے لئے دھوون مبارک کو نوش کر لیتا یا پھر اپنے بدن پر مل لیتا تو اس کو اس سے برکت حاصل ہوتی۔(بخاری شریف کتاب اللباس مع فتح الباری شرح البخاری) نیز آپ

Marfat.com

لوگوں کو موئے مبارک کی زیارت بھی کرواتی تھیں چنانچہ عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا فأرتنی شعرا من شعررسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم تو اُمّ المؤمنین نے مجھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے موئے مبارک کی زیارت کروائی۔(مسند امام احمدبن حنبل ج۶ ص ۳۲۲)

اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا اور بشارت حضرت ابولبابہ رضی اللّٰہ عنہ

حضرت ابولبابہ صحابی رسول کا گھر بار بال بچے وغیرہ یہودِ مدینہ بنی قریظہ کے محلّہ میں رہتے تھے غزوۂ خندق کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بنی قریظہ کا اکیس دن محاصرہ کئے رکھا وہ تنگ آ گئے تو انہوں نے بنی نضیر کی طرح حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے صلح کرنی چاہی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے انکار فرما دیا اور فرمایا کہ اگر چاہو تو سعد بن معاذ کو حکم بنالو تو انہوں نے کہا کہ ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیا جائے ہم ان سے مشورہ کرلیں چونکہ ابولبابہ ان کے حلیف تھے تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو طلب فرما کر حکم فرمایا کہ جاؤ تا کہ تمہارے ساتھ وہ اپنے بارے کوئی مشورہ کرسکیں چنانچہ حضرت ابولبابہ یہود کی طرف بھیج دیئے گئے آپ جیسے ہی ان کے قلعہ میں داخل ہوئے تو یہود نے ان کا استقبال کیا اور ان کے بچے اور عورتیں حضرت ابولبابہ کے سامنے رونے پیٹنے لگے اور شکایت کی کہ محاصرہ بڑا سخت ہے اور ہم نہایت پریشان حضرت ابولبابہ کو ان پر رحم آ گیا یہود نے پوچھا کہ کیا رائے ہے کہ آیا ہم قلعہ سے اتر آئیں آپ نے کہا کہ ہاں اتر آؤ اور ساتھ ہی اپنے گلے پر ہاتھ پھیر کر اشارہ سے سمجھایا بعض روایات میں یہ ہے کہ یہود نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم سعد بن معاذ کو حکم بنالیں تو ہمارے متعلق وہ کیا فیصلہ کریں گے آپ کا کیا خیال ہے تو آپ نے اپنے حلق پر اپنی انگلی پھیر دی مراد یہ

Marfat.com

تھی کہ تم سب کے قتل کا فیصلہ ہوگا اور تمہیں ذبح کر دیا جائے گا آپ کو اپنے بال بچوں کی فکر تھی کہ بنی قریظہ انہیں پریشان کریں مگر اشارہ کرتے ہی خیال آیا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے ان کا راز ظاہر کر دیا تو فوراً استرجاع پڑھنا شروع کر دیا اور اس کے بعد آپ قلعۂ یہود سے نکل آئے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم وآپ کے صحابہ سے ملے بغیر مسجدِ نبوی شریف میں جا کر اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا ہرگز یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک اللہ تعالیٰ میرا یہ گناہ نہ بخشے اور یاد رہے کہ کوئی شخص اس ستون سے سوائے وقتِ نماز کے ہرگز نہ کھولے جس وقت تک میری توبہ قبول نہ ہو جائے اور کہا مجھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کھولیں گے تو کھلوں گا ورنہ نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا میں نے بڑا قصور کیا ہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو فرمایا کہ اگر ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں ان کی معافی کی دعا کر دیتا کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفر اللّٰہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابا رحیما .

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنز الایمان)

اب چونکہ انہوں نے بذاتِ خود بارگاہِ الٰہیہ میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو ستون سے باندھا ہے اب وہاں کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہئے تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ ان کو نہ بخش دے اور ان کی توبہ قبول نہ فرمائے آپ کو نماز کے وقت کھولا جاتا تھا کہ نماز پڑھ لیں یا قضائے حاجت سے فراغت حاصل کر لیں حضرت ابولبابہ سات دن بھوکے پیاسے بندھے رہے حتیٰ کہ غشی آ گئی تب ان کی توبہ قبول

Marfat.com

ہوئی اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ.....

یاایھاالذین امنوا لاتخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوا امٰنتکم وانتم تعلمون واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنة وان اللّٰہ عندہ اجرعظیم.

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ (کنز الایمان)

اربابِ سیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ نے اپنے آپ کو ایک بڑی زنجیر میں جکڑ رکھا تھا پندرہ روز گزر گئے یہاں تک کہ وہ سماعت سے محروم ہو گئے اور آپ کی بینائی قریباً ختم ہونے والی تھی اسی حال میں پندرہ دن گزرے تو ابولبابہ کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں وحی کا نزول ہوا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے اور وقتِ سحری تھا سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو تبسّم کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ ہنسی کس بات پر آئی اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ خوش وخنداں رکھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابولبابہ کی توبہ قبول ہو چکی ہے اور ان کا گناہ بخش دیا گیا ہے اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گزارش کی کہ اگر حضور مجھے اجازت دیں تو میں ابولبابہ کو بشارت دوں آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اس کے بعد اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہو گئیں (خیال رہے یہ واقعہ آیتِ حجاب سے قبل کا ہے) اب اُمّ المؤمنین نے پکارا اے ابولبابہ تم کو خوش خبری ہو کہ تمہاری توبہ قبول ہو چکی ہے اس پر مسجد میں موجود حضرات بھاگے تاکہ حضرت ابولبابہ رضی اللّٰہ عنہ کو کھول دیں لیکن حضرت ابولبابہ نے کہا کہ جب تک حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم خود تشریف فرما ہو کر نہ کھولیں تم مجھے نہ کھولو۔

Marfat.com

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
موت نزدیک گناہوں کی تپیں میل سے خول
آ برس جا کہ نہا دھولے یہ پیاسا تیرا
مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یوں ہی
کہ وہی نا وہ رضا بندۂ رسوا تیرا

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

ان اٰت ذنبا فما عهدی بمنتقض
من النبی ولاحبلی بمنصرم

اگرچہ میں گناہگار ہوں مگر میرا معاہدۂ اطاعت اس سے ٹوٹنے والا نہیں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے کیا اور میری عقیدت و محبت کی رسی کٹنے والی نہیں۔

(ترجمۂ طیب الوردہ)

یاا کرم الخلق مالی من الوذبه
سواک عندحلول الحادث العمم

اے بہترین کریمِ عالم آپ کے سوا میرے لئے کوئی جگہ نہیں جہاں پناہ لوں مصیبتوں کے عام نزول کے وقت۔(ترجمۂ طیب الوردہ)

Marfat.com

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کے ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگیں جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لاہے نہ حاجت اگر کی ہے

اف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقّع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسش اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

بابِ عطا تو یہ ہے جو بہکا کرے ادھر ادھر
کیسی خرابی اس نگہرے در بدر کی ہے

Marfat.com

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول، و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

اس کے بعد اللہ کے محبوب صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خود تشریف فرما ہو کر حضرت ابولبابہ کی زنجیر کھولی۔

خیال رہے حضرت ابولبابہ نے اپنے آپ کو مدہوشی اور سرمستی کی بنا پر اہلِ حال کی مانند باندھ لیا تھا ورنہ توبہ تو ندامت اور پشیمانی ہوتی ہے اور یہ صورت تو جان کو گھولنا اور اپنے نفس کو مشقت میں ڈالنا توبہ کی نہیں ہے یہاں سے واضح ہوا کہ حضراتِ صحابۂ کرام بھی اپنے احوال کے دوران حالتِ جذب میں آجاتے تھے اور حضور نے بھی ان کو برقرار رکھا اور وہ صحیح ہے اس سے مشائخ وصوفیا کو دلیل و حجت حاصل ہوتی ہے اور جو ان کے منکرین ہیں ان کے حق میں رد اور ابطال ہے۔

حضرت ابولبابہ کی توبہ کی قبولیت کے بعد آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھ سے گناہ گھر بار مال و متاع کی محبت نے کرایا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں وہاں کا رہنا سہنا چھوڑتا ہوں اور اپنا سارا مال فقراء میں خیرات کرتا ہوں۔

خیال رہے اب اس ستون کو اسطوانہ توبہ یا اسطوانہ ابولبابہ بھی کہتے ہیں لوگ وہاں پر نوافل پڑھتے ہیں اور اللہ و رسول کی بارگاہ میں توبہ و استغفار اور رجوع کرتے ہیں۔ (خازن ج ثانی تحت آیت ولاتخونوا، مدارج شریف ج ۲ ص ۲۵۰، وتفسیر نعیمی ج ۹

Marfat.com

ص ۵۱۸، البدایه والنهایه ج ۴ وغیره)

خیال رہے آیتِ تطہیر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی نیز آپ ہر پیر جمعرات و جمعہ میں روزہ رکھا کرتی تھیں۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

آٹھواں باب

تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا

آپ حضرت عبداللہ بن جحش کی ہمیشرہ ہیں اسد بن خزیمہ سے آپ کا تعلق ہے آپ امیمہ بنت عبدالمطلب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پھوپھی کی صاحبزادی یعنی آپ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔

والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے

زینب بنت جحش بن رأب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ

جب کہ والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ کا نام امیمہ ہے جو کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ کی بہن ہیں اور یہ دونوں حضرات حضرت عبدالمطلب کی اولاد ہیں پہلے آپ کا نام برّہ تھا حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے تبدیل فرما کر زینب رکھا جس کی وجہ یہ ہے کہ برّہ کے معنی نیکی و احسان ہیں تو اس میں یہ کراہت تھی کہ کوئی یہ نہ کہے کہ برہ کے پاس آیا ہوں یا برہ گھر میں نہیں ہے وتکنی ام الحکیم آپ کی کنیت ام حکیم تھی و کانت قدیمة الاسلام و من المهاجرات آپ قدیم الاسلام اور مہاجرہ خواتین میں سے تھیں۔

سیّدہ کا حضرت زید بن حارثہ سے نکاح

آپ پہلے حضرت زید بن حارثہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے متبنی (منہ بولا بیٹا) کے نکاح میں تھیں اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خود حضرت زید کی خاطر خود آپ کے

Marfat.com

نکاح کا پیغام حضرت زینب کو بھیجا چونکہ آپ کے مزاج میں تیزی اور شدّت تھی اور حضور کی پھوپھی زاد ہونے کے ساتھ ساتھ حسن و جمال کی پیکر تھیں اس لئے آپ نے اپنے نکاح کے لئے حضرت زید کو قبول نہ فرمایا کیونکہ آپ آزاد کردہ غلام تھے اس فیصلہ پر آپ کے بھائی عبدالرحمٰن بن جحش بھی آپ کے ساتھ متفق و مؤید تھے چونکہ حضرت زید حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے بہت زیادہ چہیتے اور حضور کے لطف و عنایت میں تھے اس لئے آپ نے فرمایا پیغام نکاح کو قبول نہ کرنے کی ہرگز گنجائش نہیں اس پر حضرت زینب نے اپنے بارے میں غور و فکر کی مہلت مانگی اسی دوران آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ

ماکان لمؤمن ولا مومنة اذاقضی اللّٰه ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص واللّٰه ورسوله فقدضل ضلاً لامبینا. (سورۂ احزاب)

ترجمہ : اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (کنز الایمان)

حضرت زینب اور آپ کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درھم ایک جوڑا پچاس مد (پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں۔

مسئلہ.....اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔

خیال رہے بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر یعنی آزاد تھے گرفتاری سے بالخصوص قبلِ بعثت شرعاً کوئی شخص مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ

Marfat.com

فترت تھا اور اہل فترت کو حربی نہیں کہا جاتا۔ (خزائن العرفان)

جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواج میں داخل ہوں گی اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدمِ اطاعت اور آپ کو برا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا اور حضور حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی واذ تقول للذی انعم اللّٰہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللّٰہ

ترجمہ : اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر۔ (کنز الایمان و خزائن العرفان)

چونکہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو اللہ تعالیٰ جلّ مجدہ کی جانب سے یہ علم ہو گیا تھا کہ حضرت زینب کو حضور کی زوجیت سے مشرّف ہونا ہے لہٰذا آپ کے دل میں یہ تھا کہ زید ان کو طلاق دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وتخفی فی نفسک مااللّٰہ مبدیہ

ترجمہ: اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا۔

یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ حضرت زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہو گی اور اللہ جلّ مجدہ زینب کو ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ میں داخل کرے گا اور اللہ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ (مدارج، کنز الایمان، خزائن العرفان)

بایں ہمہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت زید کو بر بنائے حیائی یہ حکم نہ فرمایا کہ

Marfat.com

آپ طلاق جاری کریں علاوہ ازیں یہ اندیشہ بھی لاحق تھا کہ لوگ طعن کریں گے کہ اپنے متبنی بیٹے کی زوجہ کی خواہش کرتے ہیں جس کی وجہ یہ تھی کہ دورِ جاہلیت میں متبنی کی بیوی کو اپنے لئے حرام سمجھا جاتا تھا اور منہ بولا بیٹا صلبی وحقیقی بیٹے کی طرح خیال کیا جاتا تھا

خیال رہے ہوسکتا ہے کہ لوگوں کے اس اندیشہ سے مراد ان کے ایمان کا مخدوش ہونا ہو کہ ایمان میں شک وتردد داخل ہوکر باعثِ ہلاکت ایماتی نہ ہوجائے۔(مدارج شریف)

علماء فرماتے ہیں کہ زید کو سیّدہ کے روکنے میں ان کا ایمان اور اختیار دیکھنا مقصود تھا کہ پتہ چل جائے کہ زید کے دل میں زینب سے کوئی رغبت کا شائبہ باقی ہے یا کہ مکمل طور پر متنفر ہوچکے ہیں بعدازاں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر حضرت زینب کو طلاق دے دی۔(ایضاً)

سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے عقدِ نکاح

جب حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دیدی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت سیّدہ زینب سے نکاح کرنے کا جب کہ ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ایسی عورت کیساتھ نکاح کرلیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی چنانچہ نصِ قرآنیہ نے ارشاد فرمایا کہ وتخشی الناس واللّٰہ احق ان تخشہ

ترجمہ: اور تمہیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو۔

(کنزالایمان)

خیال رہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔(خزائن العرفان)

Marfat.com

نیز سب رسول ناصح، شفیق اور واجب التوقیر ولازم الطاعت ہونے کے لحاظ سے اپنی امّت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ سے بھی بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امّت حقیقی اولاد نہیں ہوجاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام، وراثت وغیرہ اس کے لئے ثابت نہیں ہوتے چنانچہ ارشاد فرمایا ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

ترجمہ : محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (کنزالایمان)

جس سے پتہ چلا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت زید کے بھی حقیقی باپ نہیں لہٰذا ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال ہوئی اس وجہ سے امرِ مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا پیارے محبوب کو کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔

خیال رہے حضرت قاسم وطیب وطاہر وابراہیم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہونچے کہ انہیں مرد کہا جائے کیونکہ انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔

(خزائن العرفان بتصرفِ یسیر)

منقول ہے کہ جب حضرت زینب نے اپنی عدت پوری کرلی تو حضور نے حضرت زید کو اپنی طرف سے نکاح کا پیغام دے کر ان کے پاس بھیجا اس کام کے لئے حضرت زید کو مخصوص کرنے میں یہ حکمت پنہاں تھی کہ لوگوں کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ نکاح قہر وجبر کے ذریعے کیا جارہا ہے اس میں زید کی رضامندی شامل نہیں ہے نیز لوگوں پر یہ بھی واضح کرنا تھا کہ اب حضرت زید کو ہرگز حضرت زینب کی کوئی خواہش نہیں ہے علاوہ ازیں اللہ ورسول خدا کی اطاعت پر زید کو قائم رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت زینب کو بھی راضی رکھنا مقصود تھا کیونکہ یہ ایک نازک وقت وموقع تھا پس حکمِ رسولِ خدا کے مطابق حضرت زید رضی اللّٰہ عنہ کمالِ صدق واخلاص کیساتھ گئے اور آپ

Marfat.com

بیان کرتے ہیں کہ جب میں زینب کے گھر داخل ہوا تو آپ میری نظروں میں اس قدر بزرگ دکھائی دیں کہ ان کی جانب میں اپنی نظر بھی نہ اٹھا سکا میں الٹے قدم ان کے پاس گیا یعنی گھر کی طرف پشت کئے ہوئے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ کو خوشخبری ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے تمہارے پاس مجھے پیام دینے کے لئے بھیجا ہے زینب رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ اپنے رب سے صلاح ومشورہ نہ کرلوں اسکے بعد آپ مصلی پر جا کر اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئیں اور دو نفل ادا کر کے سجدہ میں پڑ گئیں اور یہ مناجات کیں اے اللہ! تیرے نبی نے مجھے چاہا ہے اگر میں ان کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں داخل فرمادے آپ کی دعا اسی وقت قبول ہوگئی یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ جلّ مجدہ کی بارگاہ میں ایک خاص قرب اور مقامِ مخصوص حاصل تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی فلماقضی زید منها وطر ازوجنکها لکی لایکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائهم اذاقضوامنهن وطرا و کان امر اللّٰه مفعولا۔

ترجمہ: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہو کر رہتا ہے۔ (کنز الایمان)

جناب رسالت ماب پر آثارِ وحی غالب ہوئے جب فراغت ہوئی تو دولھائے کائنات تبسّم فرماتے ہوئے مخاطب ہوئے کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور ان کو خوشخبری دے کہ اللہ نے ان کو میری زوجہ بنا دیا ہے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خادمہ سلمہ دوڑ کر گئی اور سیّدہ زینب کو خوشخبری دی سیّدہ نے مارے خوشی کے اس وقت جو زیورات زیب تن فرمائے ہوئے تھے اتار کر سلمہ کے حوالے فرما دیئے اور سجدۂ شکر ادا کیا

Marfat.com

اور منّت مانی کہ دو ماہ کے روزے رکھوں گی۔

جب اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدہ کے گھر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا کہ اللہ المزوج و جبریل الشاھد اللہ نکاح فرمانے والا ہے اور جبرئیل گواہ ہیں پھر ولیمہ پکایا گیا اور نان و گوشت سے لوگوں کو سیراب کیا گیا کسی دوسری بی بی کے لئے یوں نہ کیا گیا تھا اس دعوتِ طعام میں متعدد معجزات کا ظہور ہوا۔ (مدارج شریف)

حضرت سیّدہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو مجھے خیال ہوا کہ حسن و جمال تو سیّدہ زینب میں پہلے ہی موجود ہے اب وہ اس پر فخر کریں گی کہ ان کا نکاح آسمانوں پر ہوا۔ (الاصابہ)

خیال رہے اُمّ المؤمنین کے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے عقدِ نکاح میں آنے کی تاریخ میں اختلاف ہے فتزوجھا رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سنۃ ثلاث من الھجرۃ قالہ ابوعبیدہ وقال قتادۃ سنۃ خمس قال ابن اسحاق تزوجھا رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد ام سلمۃ (اسدالغابہ من الجزء الرابع)

یعنی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح تین ہجری میں فرمایا اس کے قائل ابوعبیدہ ہیں جب کہ قتادہ نے پانچ ہجری کا قول کیا اور ابن اسحٰق نے فرمایا کہ آپ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا کے بعد نکاح فرمایا۔

دعوت ولیمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ زینب کو اپنے عقد میں لیا تو میری والدہ ام سلیم نے مالیدہ بنا کر ایک طشت میں رکھ کر فرمایا اے انس اذھب بھذا الی رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقل

Marfat.com

بعثت هٰذا الیک امی وهی تقرئک السلام وتقول ان هذا لک مناقلیل اس کوحضور کی بارگاہ میں پیش کرو اورعرض کرو یہ مالیدہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہےاوروہ آپ کوسلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ ہماری طرف سے قلیل سا ہدیہ ہے اس کوشرف قبولیت بخشیں فرماتے ہیں کہ میں جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا سلام عرض کیا اور ہدیہ قبول کرنے کی درخواست کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے قبول فرما کر فرمایا کہ اس کو یہاں رکھ دو پھر فرمایا کہ فلاں فلاں اور فلاں کو بلالو اور جس سے ملاقات ہو اس کو بھی مدعو کرو اور لوگوں کے نام ذکر فرمائے فرماتے ہیں میں نے جس کا نام ذکر کیا گیا اسے بھی بلایا اور جو ملا اس کو بھی دعوت دی۔ راوی نے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی تھی تو فرمایا کہ ثلاث مائة تین سو افراد تھے پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حکم دیا کہ اے انس طشت لے آؤ فرماتے ہیں کہ لوگ داخل ہوئے یہاں تک کہ آپ کا حجرہ اور صفہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حکم دیا کہ یتحلق عشرة عشرة دس دس کا حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے تناول کرے چنانچہ فاکلوا حتی شبعوا لوگوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے فخرجت طائفة ودخلت طائفه حتی اکلوا کلهم اور ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہوتا یہاں تک کہ سب نے کھایا پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا اے انس اب طشت اٹھالو فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ جب میں نے طشت رکھا تھا اس وقت مالیدہ زیادہ تھا یا کہ جب اٹھایا اس وقت۔ (الصحیح المسلم الجلد الاول الصفحه ۴۶۱)

فرماتے ہیں کہ ما اولم رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم علی احد من نسائه ماولم علی زینب اولم بشأة کہ نہیں ولیمہ کیا حضور نے اپنی کسی بیوی پر جیسا ولیمہ حضرت

Marfat.com

نینب کے نکاح پر کیا ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔(متفق علیہ مشکوٰۃ)

آیتِ حجاب

جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت زینب سے نکاح فرمایا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شرو ع کر دیا اور بہت دیر تک بیٹھے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و سلم اٹھے اور ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر لوگ روانہ ہوئے تب حضور صلی اللہ علیہ و سلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر آیتِ کریمہ

یاایھاالذین امنوالاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر نظرین انہ ولکن اذادعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانین لحدیث ان ذلکم کان یوذی النبی فیستحیی منکم واللہ لایستحیی من الحق واذا سالتموھن متاعاً فسئلو ھن من وراء حجاب ذلکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن (الاحزاب)

ترجمہ : اے ایمان والو! نبی کے گھر میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا

Marfat.com

لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگو اس سے زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی۔ (کنز الایمان)

نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان ، بخاری ، مسلم شریف)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی کے گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگر چہ خاص ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے نیز آیتِ کریمہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی کمالِ حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جایئے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسنِ آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے۔ (خزائن العرفان)

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حکم کی پابندی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ما اتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا کہ جو رسول تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اس حکمِ خداوندی پر صحابہ کرام سختی سے پابند تھے حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیا کرتے تھے اور جیسے ہی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ کا کوئی بھی حکم آتا تو فوراً اس پر بلا تاخیر عمل پیرا ہو جاتے تھے جس کی مثالیں کتبِ احادیث وتفاسیر میں کثرت سے موجود ہیں مثلاً حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز سمجھتا بات یہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ کافروں سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کو بلا رہے تھے تو یہ عرض گذار ہوئے لانقول کما

Marfat.com

قال قوم موسی اذھب انت وربک فقاتلا ولکنا نقاتل عن یمینک وعن شمالک وبین یدیک وخلفک فرأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم اشرق وجھہ وسرّہ یعنی قولہ (بخاری کتاب المغازی)

کہ ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے پروانہ وار لڑیں گے پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھا تھا۔

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے نبی کو بڑا مایوس کن و بھیانک جواب دیا کہ فاذھب انت وربک فقاتلا اناھھنا قاعدون تو آپ جایئے اور آپ کا رب دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں اس کے برعکس جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی امّت کو کفّار سے جہاد کا حکم دیا تو حضرت مقداد بن اسود عرض کرنے لگے کہ ہم قوم موسیٰ والی بات ہرگز نہ کہیں گے بلکہ ہم تو حضور کے حکم پر اپنے تن من دھن سب کی بازی لگا دیں گے۔

مورا تن من دھن سب پھونک دیا
یہ جان بھی پیارے جلا جانا

آپ کا جواب سن کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا چہرہ فرطِ مسرّت سے دمک اٹھا اس حدیث کے راوی یعنی ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اس موقع پر اگر یہ الفاظ میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر ہوتی سبحان اللّٰہ اس جیسی اور بیسیوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جیسے غزوۂ احد کے موقع پر صحابہ کرام کی جانثاری کے ایمان افروز واقعات بالخصوص حضرت حنظلہ غسیل الملائکہ حضرت طلحہ وانس بن نضر وحضرت ام عمارہ وصفیہ کی مثالیں سب اسی

Marfat.com

قبیل سے ہیں اس مقام پر اختصار کے پیش نظر صرف اشارہ کر دیا گیا الغرض حضرت زینب بنت جحش بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حکم پر سختی سے عمل پیرا ہو جاتیں تھیں چنانچہ بخاری شریف میں حضرت حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللّٰہ عنہا اُمّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میّت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے پھر میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی فوت ہوئے تو سیّدہ نے دعت بطیب فمست ثم قالت مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی المنبر لایحل لامرأة تومن باللّٰہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الاعلی زوج اربعة اشهر وعشرا (بخاری شریف کتابُ الجنائز ج ا ص ۱۷۱)

خوشبو منگا کر ملی اور فرمایا اگر چہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں لیکن میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کسی عورت کے لئے جائز نہیں جو کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

سبحان اللّٰہ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُمّ المؤمنین حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فرمان عالی پر کس قدر شدت سے عمل پیرا تھیں باوجودیکہ خوشبو کی حاجت نہ تھی لیکن پھر بھی منگوا کر استعمال فرمائی تا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فرمان کے خلاف اشتباہ بھی نہ ہو اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو قرآن وحدیث کے صریح احکامات میں بھی طرح طرح کے حیلے بہانے گھڑ کر امورِ شرعیہ کی نہ صرف خود خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کے لئے جواز کا

Marfat.com

دروازہ بھی کھولتے ہیں اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

خیال رہے اسی طرح کی روایات حضرت امّ عطیہ رضی اللّٰہ عنہا اور امّ حبیبہ کے بارے میں بھی ہیں چنانچہ حضرت امّ عطیہ رضی اللّٰہ عنہا کا جب بیٹا فوت ہوگیا تو تیسرے دن آپ نے زرد خوشبو منگائی اور لگا کر فرمایا کہ نھینا ان نحد اکثر من ثلاث الا لزوج

(بخاری کتاب الجنائز ج ا ص ۱۷۰)

ہمیں خاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے اسی بخاری شریف میں زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوسفیان کے فوت ہونے کی شام سے خبر آئی تو تیسرے دن حضرت امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا نے زرد خوشبو منگائی فمسحت عارضیھا وذراعیھا وقالت انی کنت عن ھذا لغنیة لولاانی سمعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول لایحلّ لامرأة یومن باللّٰہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث الاعلیٰ زوج فانھا تحد علیه اربعة اشھر وعشرا (بخاری شریف کتاب الجنائز ج ا ص ۱۷۱) اور خوشبو اپنے رخساروں وکلائیوں پر مل کر فرمایا کہ اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے حضور کو فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر کا کہ اس کا سوگ چار مہینے دس دن ہے۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا کی فیاضی

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا فقراء پر بہت زیادہ مہربان تھیں جو کچھ آپ کے پاس ہوتا اس کو مساکین وغرباء پر خیرات کر دیتی تھیں چنانچہ اسد الغابہ میں ہے کہ کانت امرأة صناع الید تعمل بیدھا وتصدق به فی سبیل اللّٰہ کہ آپ دستکار تھیں

Marfat.com

اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور کمائی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتی تھیں نیز حضرت اُمّ سلمہ فرماتی ہیں سیّدہ زینب بڑی نیک روزے دار تہجد گزار اور مشقت جھیل کر کمائی کرنے والی تھیں اور جو کمایا کرتیں سب مسکینوں میں خیرات کر دیتی تھیں (الاصابہ) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں قال رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسرعکن لحوقا بی اطولکن یدا قالت فکنا نتطاول اینا اطول یدا قالت فکانت زینب اطولنا یدالانہا کانت تعمل بید ھا وتتصدق کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں جو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہے وہ سب سے پہلے مجھ سے ملے گی فرماتی ہیں ہم اپنے ہاتھوں کو پھیلاتی کہ ہم میں کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سیّدہ زینب ہم میں ہاتھ کے اعتبار سے لمبی تھیں کیونکہ آپ اپنے ہاتھ سے کام کرتیں اور پھر کمائی صدقہ کر دیتی تھیں۔

خیال رہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے اس فرمان سے ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ نے حقیقۃً ہاتھ کو لمبا ہونا گمان فرمایا تھا لہٰذا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی وفاتِ ظاہری کے بعد اپنے بازو دیوار پر پھیلا دیتی تھیں اور انہیں لمبا کرتیں تا کہ ہاتھ لمبے لگیں اس تمام کی وجہ فقط حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے ملنے کا اشتیاق تھا اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ ہم اپنے ہاتھ لمبے کرتیں یہاں تک کہ سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کا وصال ہو گیا تب ہم سمجھیں کہ طولِ ید سے مراد سخاعت وفیاضی تھی کیونکہ سیّدہ زینب اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کماتیں پھر سارا مال صدقہ کر دیتیں جب کہ بظاہر حضرت سودہ کے ہاتھ لمبے تھے جیسا کہ اہلِ عرب بہت زیادہ سخاوت کرنے والے کو کہہ دیتے ہیں فلان طویل الید کہ فلان تو بڑے لمبے ہاتھوں والا ہے یعنی بڑا جواد اور سخی ہے اور اس کی ضد میں کہتے ہیں فلان قصیر الید خیال رہے اس فرمان میں حضور کا

Marfat.com

معجزۂ ظاہرہ ہے کہ آپ نے حضرت زینب کی سب سے پہلے وصال فرمانے کی خبر دے دی۔(حلیه ، اسدالغابه ، بخاری ، مسلم ، نووی وغیره)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا بڑی آہیں بھرنے والی تھیں اسدالالغابہ وحلیہ وغیرہ کتب میں ہے ایک دفعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم مال فئی تقسیم فرما رہے تھے کہ سیّدہ اس معاملہ میں بولیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا اس پر سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اے عمر ان کو کچھ نہ کہو کیونکہ یہ اوّاہ ہیں کسی نے عرض حضور صلی اللہ علیہ و سلم اوّاہ کے معنی کیا ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے معنی متضرع وآہیں کرنے والا کے ہیں پھر آپ نے یہ آیت ان ابراهیم لحلیم اوّاه منیب ترجمہ: بے شک ابراہیم تحمل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانیوالا ہے(کنزالایمان سورۂ هود)تلاوت فرمائی۔

(حلیة الاولیاء ج۲ ص ۶۴ واسدالغابه)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کی پرہیزگاری پر سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی گواہی

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ واقعۂ افک میں جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اُمّ المؤمنین زینب سے میرے حال کے بارے میں دریافت فرمایا کہ ان کو تم کیسا جانتی ہو اس پر ام المؤمنین سیّدہ زینب عرض گزار ہوئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کہ میں اپنے کان اور آنکھ کی اس سے حفاظت کرتی ہوں کہ میں ان کے بارے میں کچھ سنوں حالاں کہ میں نے کچھ سنا نہ ہو اور دیکھوں حالانکہ میں نے دیکھا نہ ہو خدا کی قسم میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی بجز خیر وخوبی کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ وہ زینب ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ

Marfat.com

کے درمیان مجھ سے برابری کرتیں اور خود کو میرے حسن و جمال اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں میری قدر و منزلت میں مشابہ بنا دیتی تھیں مگر حق تعالیٰ نے ان کے اپنے زہد و تقویٰ کی بنا پر ان کو محفوظ رکھا کہ وہ رشک و حسد کریں اور بری بات منہ سے نکالیں۔

(مدارج شریف و حلیۃ الاولیاء وغیرہ کتبِ صحیحہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں تبرکاً چند ایک لکھے جاتے ہیں۔

☆۱۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے زینب سے زیادہ نیک اعمال کرنے والی زیادہ خیرات و صدقہ عطا کرنے والی رحمی رشتہ داروں کو زیادہ ملانے والی اور ہر تقرّب کے کام میں اور ہر عبادت میں اپنے نفس کو لگانے والی کوئی دوسری عورت نہیں دیکھی۔

☆۲۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ مجھے کچھ فضیلتیں ایسی حاصل ہوئیں جو دیگر کسی بیوی میں موجود نہیں ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ میرے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے جد ایک ہیں دوسرے یہ کہ آسمان پر میرا نکاح پڑھا گیا تیسری فضیلت یہ کہ میرے سفیر اور گواہ جبرئیل تھے۔

☆۳۔ آپ ہی کے نکاح سے ایک قدیم جاہلانہ رسم ٹوٹی کہ متبنی (منہ بولا بیٹا) کی زوجہ سے نکاح کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ سے نکاح فرما کر یہ بتایا کہ متبنی اصلی بیٹے کے حکم میں نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کو زید ابن حارثہ کہا جاتا ہے نہ کہ زید بن محمد کیونکہ نصِ قرآن نے حکم فرمایا کہ ادعوھم لابائھم یعنی لوگوں کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارو۔

☆۴۔ نیز آپ کے حضرت زید کیساتھ نکاح ہونے سے غلام و آقا کے مابین امتیاز کا خاتمہ

Marfat.com

ہوا خیال رہے کہ حضرت زید کو بظاہر غلام کہا گیا ورنہ حقیقۃً آپ غلام نہ تھے جیسا کہ خزائن کے حوالہ سے گزرا۔

☆۵۔صدقہ وخیرات وسخاوت میں اپنی مثال آپ تھیں یہی وجہ ہے کہ کثرتِ سخاوت کی وجہ سے آپ کے گھر کو مأوی المساکین کہا گیا۔

☆۶۔آپ ہی کے دعوتِ ولیمہ کے موقع پر حکمِ حجاب نازل ہوا۔

☆۷۔حضرت انس رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کانت تفخر علی نساء النبی و کانت تقول ان اللّٰہ انکحنی فی السماء یعنی آپ دیگر ازواجِ مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور فرماتیں تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے آسمان پر فرمایا ہے۔(بخاری ج ۲ ص ۱۱۰۴)

☆۸۔جب اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللّٰہ عنہا کو آپ کے وصال کی خبر ملی تو فرمایا پسندیدہ خصلت یتیموں کے لئے فائدہ مند بیواؤں کی خبر گیر دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا

سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کی مرویات کی تعداد گیارہ بیان کی گئی ہے اور آپ سے روایتِ حدیث زینب بن ابی سلمہ اور محمد بن عبداللہ بن جحش وحضرت ابو ہریرہ وغیرہ نے بیان فرمائی خیال رہے ان میں دو متفق علیہ ہیں باقی دیگر کتب میں۔

سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کی چند روایات

۱۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس حاضر ہوئی تو سیّدہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو منبر پر فرماتے سنا کسی عورت جو کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں ہے مگر شوہر پر سوگ چار ماہ دس دن ہے۔(امام احمد وبخاری شریف)

Marfat.com

۲۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حجۃ الوداع میں اپنی ازواج سے فرمایا کہ یہ حجۃ الوداع تھا جو گردنوں سے اتر گیا اس کے بعد اپنے بستروں کو غنیمت جانو اس کے بعد تمام ازواجِ مطہّرات حج کو گئیں سوائے حضرت زینب اور سودہ بنت زمعہ کے کہ آپ دونوں فرماتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ سننے کے بعد ہم سواری پر سوار نہ ہوں گی۔(امام احمد بن حنبل و مدارج)

۳۔محمد بن ابراہیم سیّدہ زینب بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم پیتل کے لوٹے میں وضو فرماتے تھے۔(رواہ امام احمد بن حنبل)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت ابن عمر سے صحت کیساتھ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی ازواج کو فرمایا اطولکن یدا سرعکن یعنی تم میں سے جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ مجھ سے ملنے میں تم سب سے پہلے سبقت کرنے والی ہے سبقت سے مراد وفات تھی اور طولِ ید سے مراد سخاوت وفیاضی تھی بالفاظ دیگر حضور صلی اللہ علیہ و سلم سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے سب سے پہلے وفات پانے کی خبر غیب دے رہے تھے سبحان اللہ جیسا کہ ارشاد فرمایا اسی کے مطابق تمام ازواج سے پہلے حضرت زینب کا وصال ہوا آپ کے وصال کی خبر سن کر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ذھبت حمیدۃ مفیدۃ مضروعۃ الیتامی والارامل یعنی پسندیدہ خصلت والی فائدہ دینے والی یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری فرمانے والی دنیا سے چلی گئی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا کہ اہلِ مدینہ اپنی ماں کی نماز میں حاضر ہوں آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں مدفون ہوئیں آپ کی وفات کے بارے ۲۰/۲۱ھ کے قول ہیں ۵۳ سال عمر پائی۔

Marfat.com

امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا کی وصیت

طبقات ابن سعد میں ہے کہ اوصت ان تحمل علی سریر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم و یجعل علیہ نعش و قبل ذلک حمل علیہ ابو بکر الصدیق یعنی مجھے رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی چارپائی پر اٹھانا اور اس پر پالکی کی شکل بنانا اور آپ سے قبل اس پر سیّدنا صدیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کو اٹھا کر لے جایا گیا تھا (ابن سعد ج ۸ ص ۱۰۹) امّ المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا نے یہ بھی وصیت فرمائی کہ ان لاتتبع بنار میرے جنازے کے ساتھ آگ مت لے جانا۔ (ایضاً)

ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ کا سیّدہ کے بارے عقیدہ

اسی طبقات شریف نے فرمایا کہ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ نے پڑھائی آپ نے چار تکبیر کہیں اور آپ نے ان کی قبر مبارک میں اترنے کا ارادہ فرمایا تو ازواجِ مطہّرات کی طرف قاصد بھیجا انہوں نے فرمایا ان لا یحل لک ان تدخل القبر و انما یدخل القبر من کان یحل له ان ینظر الیها و هی حیة (ابن سعد ج ۸ ص ۱۱۱) یعنی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ نے حضرت عمر کو یہ فرمایا کہ اے عمر رضی اللّٰہ عنہ امّ المؤمنین کی قبر میں اترنا آپ کے لئے روا نہیں ہاں ان کی قبر مبارک میں اترنا اس کو جائز ہوگا جس کو امّ المؤمنین کی طرف نظر کرنا روا ہو (یعنی آپ کے محرمات میں سے کسی کو قبر میں اترنے کی اجازت ہے) کیونکہ امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش زندہ ہیں سبحان اللّٰہ کس قدر ازواجِ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا عقیدہ پاکیزہ اور کھرا ہے کہ فرماتی ہیں کہ امّ المؤمنین زندہ ہیں یہی عقیدہ ہم اہلسنت والجماعت کا ہے کہ تمام انبیاء و اولیاء و شہداء اور اللہ کے مقرب بندے اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اس سے ان حرماں نصیبوں کو سبق لینا چاہئے جن کے یہ عقائد ہیں کہ

Marfat.com

نبی مر کر مٹی میں مل جاتا ہے معاذ اللّٰہ ایسے برے اور غلیظ عقیدے سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی پناہ۔

خویش و اقارب

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللّٰہ عنہا کے تین بھائی اور آپ کے علاوہ دو بہنیں تھیں بھائیوں کے نام یہ ہیں (۱) حضرت عبداللہ بن جحش (۲) ابو احمد عبداللہ بن جحش (۳) عبید اللہ بن جحش جب کہ بہنوں کے نام (۱) امّ حبیب بنت جحش (۲) حمنہ بنت جحش

حضرت عبداللہ بن جحش کا ذکر پہلے گزر چکا ہے جب کہ دوسرے برادر ابو احمد آنکھوں سے نابینا تھے دونوں ہجرتیں فرمائیں آپ کی وفات اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب کے وصال کے بعد ہوئی خیال رہے آپ شاعر بھی تھے۔

سیّدہ کے تیسرے بھائی عبید اللہ بن جحش نے اسلام قبول کیا پھر اسلام سے انحراف کر کے مرتد ہو گیا (معاذ اللّٰہ) حضرت امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا اس کی زوجیت میں تھیں اللہ نے سیّدہ کو اپنے حبیب کے نکاح کا شرف بخشا (الاصابہ ج۸ ص ۱۴۰) اُمّ المؤمنین کی بہنوں میں سے امّ حبیبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجیت میں تھیں ان کا نام زینب تھا اور مشہور ام حبیبہ سے تھیں (نزھۃ القاری شرح بخاری) عینی میں ہے اُمّ المؤمنین کا نام برہ تھا حضور نے زینب رکھا کیونکہ ان کی بہن زینب امّ حبیبہ سے مشہور تھیں (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۵۶) جب کہ حضرت حمنہ مصعب بن عمیر کے عقد میں تھیں خیال رہے کہ یہ وہی حضرت حمنہ ہیں جو کہ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کو تہمت لگانے والوں میں شریک تھیں مدارج شریف میں ہے کہ ان کو حد قذف لگائی گئی نزھۃ القاری میں ہے کہ آپ جنگِ اُحد میں شریک تھیں پانی پلاتیں زخمیوں کو اٹھالاتیں علاج کرتیں حضرت مصعب کی شہادت کے بعد حضرت طلحہ بن عبید اللہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں جن سے محمد سجاد اور عمر تولد ہوئے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو خیبر کی پیداوار سے تین وسق دیئے تھے بہن (حضرت زینب) کی حمایت میں ان سے لغزش ہوئی اور طبیعت میں جوش تھا اس لئے حد سے بڑھ گئیں۔ (جلد ششم)

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھتیجے محمد بن جحش

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے آپ حضرت عبداللہ بن جحش کے صاحبزادے اور اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب کے بھتیجے ہیں مگر اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں آپ کے والدین دونوں کو شرفِ صحابیت حاصل ہے والدہ کا نام فاطمہ بنت ابی عبیش تھا والد یعنی حضرت عبداللہ بن جحش جنگِ احد میں شہید ہوئے شہادت کے وقت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ و سلم سے ان (بچوں) کے بارے میں وصیت کر گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے لئے خیبر میں زمین خرید دی اور مدینہ طیبہ سوق الرقیق میں ایک گھر عطا فرمایا بدر میں جو مہاجرین شریک تھے ان کے صاحبزادگان کے لئے حضرت عمر نے چار ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تھا یہ بھی ان میں سے تھے ہجرت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے اپنے والد کے ساتھ دونوں ہجرتوں میں ساتھ رہے۔

(نزھۃ القاری جلد دوم صفحہ ۳۴۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

آپ کا نام زید کنیت ابو اسامہ جب کہ لقب حِبِّ رسول والد کا نام حارثہ اور والدہ کا نام سعدی بنت ثعلبہ تھا اسد الغابہ میں سلسلہ نسب یون بیان کیا گیا ہے زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن امراء القیس بن النعمان بن عامر بن ودّ بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبزہ بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن لحاف بن قضاعہ۔

Marfat.com

حضرت زید بن حارثہ رضی اللّٰہ عنہ کی والدہ سعدی بنت ثعبلہ قبیلہ بنی معن سے تھیں ایک دفعہ اپنی قوم سے ملنے جارہی تھیں کہ بنی قین نے حملہ کر کے حضرت زید کو اغوا کرلیا اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی بازار عکاظ میں جہاں غلاموں کی خرید وفروخت ہوتی تھی حکیم بن حزام ابن خویلد کے ہاتھ فروخت کردیا حکیم بن حزام نے حضرت زید کو اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ اُمّ المؤمنین کو ہبہ کردیا جب سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حبالۂ عقد میں آئیں تو آپ نے زید کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بخش دیا حضرت زید کی گمشدگی کی اطلاع سے آپ کے والد نڈھال ہوگئے وہ بازاروں، شہروں، میلوں میں جاتے اور اپنے جگر پارہ کی کھوج لگاتے جو کوئی ملتا اس سے اپنے نورِ نظر کا پتہ پوچھتے ان کے فراق سے والد کی آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب امنڈتا رہتا اور یہ اشعار پڑھتے پھرتے

۱. بکیت علی زید ولم ادرما فعل
احیّ یرجی ام اتی دونہ الاجل

۲. فواللّٰہ ما ادری وان کنت سائلا
اغالک سھل الارض ام غالک الجبل

۳. فیالیت شعری لک الدھر رجعۃ
فحسبی من الدنیا رجوعک الی بجل

۴. تذکرنیہ الشمس عندطلوعھا
وتعرض ذکراہ اذا قاربہ الطفل

۵. وان ھبت الارواح ھیجن ذکرہ
فیاطول ماحزنی علیہ ویاوجل

Marfat.com

٦ .ساعمل نص العیس فی الارض جاھدا

ولااســـأم التـــطـــوف اوتســـام الابـــل

٧.حیـــاتـــی اوتـــأتـــی علـــی مـنیتـی

• وکـــل امـــرء فـــان وان غـــرالامـــل

٨.ســاوصـی بـــه قیســا وعـمرا کلیهما

واوصـــی یـــزیـــدا ثـم مـن بـعـده جبـل

ترجمہ:

ا۔میں نے زید پر آنسو بہائے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا ہوا آیا زید زندہ ہے کہ جس کی امید کی جائے یا موت نے اسے آغوش میں لے لیا۔

۲۔قسم بخدا میں نہ جاننے کے باوجود پوچھتا ہوں کہ کیا تجھے نرم زمین نگل گئی یا پہاڑ کھا گیا۔

۳۔ہائے کاش مجھے یہ شعور ہوتا کہ زمانہ تجھے واپس کردے گا پس تیرا واپس آنا ہی میرے لیے دنیا میں کافی ہے۔

۴۔آفتاب اپنے طلوع ہونے کے وقت زید کی یاد دلاتا ہے اور غروب کا وقت جب قریب ہوتا ہے تو اس کی یاد چھیڑ دیتا ہے۔

۵۔آہ ہواؤں کے جھونکے اس کی یاد تازہ کرتے ہیں وائے نصیبا کیا ہی مجھ پر اس کا رنج وغم زیادہ ہوتا ہے۔

٦۔عنقریب میں اونٹ کی طرح چل کر پوری زمین چھان ماروں گا اور زمین کے گوشہ گوشہ میں چکر لگانے سے نہیں تھکوں گا یہاں تک کہ اونٹ تھک ہار جائے۔

۷۔میری زندگی باقی رہے یا مجھے موت آئے اور ہر آدمی فانی ہے اگرچہ امید اسے دھوکہ

Marfat.com

دے۔

۸۔تو عنقریب میں قیس اور عمر دونوں کو زید کی جستجو کی وصیت کروں گا اور یزید کو پھر ان کے بعد جبل کو بھی۔

ان اشعار سے حضرت زید کے والد کی فراق کی وجہ سے حالتِ غم کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے لختِ جگر کی فرقت میں غم والم سے کس قدر نڈھال ہو چکے تھے نیز انہوں نے اس بات کا ارادہ مصمم کرلیا تھا کہ اگر میں اپنے جگر پارہ کی تلاش کرنے کے باوجود محروم رہا تو میرے بیٹوں جبلہ بن حارثہ اور یزید بن کعب بن شراحیل (آپ کے اخیافی بھائی) کو وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد وہ غافل نہ بیٹھیں بلکہ زید کی جستجو میں لگے رہیں اتفاقاً ایک سال اسی قوم کے چند اشخاص مکہ آئے انہوں نے حضرت زید کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور آپ کو ان کے والد کا رنج وغم اور ان کی اضطرابی کیفیت کی داستان سنائی اس پر آپ نے ان کو کہا کہ میرے والد کو یہ اشعار سنا دینا

۱.احن الی قومی وان کنت نائیا

فانی قعید البیت عندالمشاعر

۲.فکفوا من الوجه الذی قدشجا کم

ولاتعملوا فی الارض نص الاباعر

۳.فانی بحمد اللّٰه فی خیر اسرة

کرام معد کابرا بعد کابر

ترجمہ:

ا۔میں اپنی قوم سے ملنے کا مشتاق ہوں اگر چہ ان سے دور ہوں اور میں مشعرِ حرام کے پاس

Marfat.com

بیت اللہ شریف میں رہتا ہوں۔

۲۔لہذا اس غم نسے باز آجاؤ جس نے تمہیں نڈھال کردیا ہے اور زمین میں اونٹوں کی طرح چل کر مجھے مت ڈھونڈو۔

۳۔اللہ کی حمد وشکر ہے میں قبیلۂ معد کے شریف اور عزّت والے خاندان میں ہوں جو بہت زیادہ معزز ومکرم ہے۔

جب یہ خبر حضرت زید کے گھر والوں کو پہنچی تو زید کے والد حارثہ اور آپ کے چچا کعب فدیہ لے کر آئے تا کہ زید کو چھڑائیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت زید کو اختیار دیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم میں جانا پسند کرتے ہیں یا وہ حضور کی بارگاہِ اقدس کو اپنی قوم پر ترجیح دیتے ہیں چونکہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا احسان وکرم ورحمت وشفقت اپنے اوپر دیکھی تھی اس لیے عرض گزار ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم پر میرے ماں باپ سارا کنبہ فدا میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم ہی کے قدموں میں رہنا چاہتا ہوں آپ نے مقامِ حجر میں کھڑے ہو کر فرمایا لوگو گواہ رہنا میں زید کو اپنا بیٹا بناتا ہوں اور وہ میرا متبنی ووارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں اسکے بعد لوگوں نے آپ کو زید بن محمد کہنا شروع کردیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ادعوھم لابائھم ھو اقسط عنداللہ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت فرماتے ہیں کہ ان زید بن حارثة مولیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ماکنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القران ادعوھم لابائھم (متفق علیہ) یعنی حضرت زید بن حارثہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے غلام ہم انہیں زید بن محمد ہی کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآنی آیت نازل ہوئی کہ لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ۔

رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم نے آپ کا نکاح اپنی باندی حضرت امّ ایمن کے ساتھ

Marfat.com

کیا جن سے آپ کے فرزند اسامہ بن زید تولد ہوئے پھر ان کا نکاح خود حضور صلی اللہ علیہ و سلم ہی نے ایک عالی مرتب خاتون اپنی پھوپھی زاد بہن اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش سے فرمایا مگر آپس میں سلوک نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے ان کو طلاق دے دی اور پھر سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے حبالۂ عقد میں آئیں جیسا کہ ماقبل بیان ہو چکا ہے خیال رہے حضرت زید غزوۂ بدر، خندق اور صلح حدیبیہ و خیبر میں شریک رہے آپ تیر انداز صحابہ میں سے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم غزوۂ مریسیع میں تشریف لے گئے تو ان کو اپنا خلیفہ بنایا آپ کو حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے سات لشکروں کا امیر مقرر فرمایا قرآنِ مقدّس میں بجز آپ کے کسی صحابی کا نام ذکر نہ کیا گیا البتہ بعض تفاسیر میں یہ بھی ہے کہ آیت کریمہ کطیّ السجل للکتب میں سجل ایک صحابی کا نام ہے واللہ اعلم بالصواب۔ غزوۂ موتہ میں آپ کی شہادت واقع ہوئی اس موقع پر بھی آپ امیر تھے۔ (مدارج ج ۲ ص ۸۶۹ مدینہ پبلشنگ کمپنی، مراۃ ج ۸ ص ۴۰۹ مکتبہ اسلامیہ، نزھۃ القاری ج ۴ ص ۲۷، طبقات وغیرہ)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

نواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ بنت الحارث بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج میں سے تھیں آپ کا حقیقی نام برّہ تھا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بدل کر جویریہ رکھا آپ نہایت عبادت گزار اور ذکر و فکر میں مشغول رہتی تھیں (مدارج) آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔

جویرۃ بنت الحارث بن ابی ضرار بن جیب بن عائذ بن مالک بن جذیمۃ بن سعد بن عمرو بن ربیعۃ بن حارثہ بن عمرو مزیقیا خیال رہے جزیمۃ مصطلق چونکہ عمرو ابوخزاعہ ہیں اس لئے آپ خزاعیہ مصطلقیۃ ہیں۔ (اسد الغابہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کا خواب

سیّدہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں آنے سے قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ یثرب کی طرف سے چاند نازل ہوا اور میری گود میں آگرا میں نے یہ واقعہ کسی سے ذکر نہ کیا۔ یہاں تک کہ بنو مصطلق پر حملہ ہوا اور ہم قیدی بنا کر مدینہ لائے گئے تو میرے خواب کی تعبیر یہ ہوئی کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھے آزاد فرما کر اپنے حبالۂ عقد میں لے لیا۔

غزوۂ بنی مصطلق

یہ غزوہ ۵ ہجری کو واقع ہوا جس کا سبب یہ تھا کہ حاکم بن ضرار نے بعض قبائل عرب کو دعوت دی کہ اکھٹے ہو کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے خلاف جنگ کریں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خبر پا کر حضرت بریدہ کو بھیجا تا کہ خبر لائیں جب آپ ان کے پاس گئے تو کہا کہ سننے میں

Marfat.com

آیا ہے کہ تم محمد (صلی اللّٰہ علیہ و سلم) کے خلاف جنگ کی دعوت دے رہے ہو اگر ایسا ہی ہے تو میں تمہاری معاونت کروں گا وہ لوگ یہ سن کر بریدہ کی تکریم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہاں ہمارا جنگ کرنے کا پختہ ارادہ ہے آپ نے کہا تو مجھے اجازت دو کہ میں اپنے آدمی اکھٹے کروں او رتیاری کر کے تمہارے ساتھ آملوں اس بہانہ سے حضرت بریدہ وہاں سے نکل آئے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمتِ اقدس میں حقیقتِ حال بیان کی اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے لشکر کو تیار فرمایا اور حضرت زید کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کیا اور غزوہ کے لئے نکل پڑے مہاجرین کا علم شیرِ خدا کو دیا پھر حضرت صدّیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ کو جب کہ انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ کو دیا اس لشکر میں مہاجرین کے تیس ۳۰ جب کہ انصار کے ۲۰ گھوڑے تھے جب یہ خبر حارث کو پہنچی کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم لشکر اسلام کے ساتھ اس طرف آرہے ہیں اس سے بنی المصطلق کے دلوں پر رعب طاری ہوا اور لوگوں کا اجتماع منتشر ہو گیا اب حارث کے پاس سوائے بنی المصطلق کے کوئی نہ تھا اس سفر میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ حضرت سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللّٰہ عنہا بھی تھیں لشکرِ اسلام نے چاہ مریسیع پر پڑاؤ ڈالا کفار نے بھی لشکر کو ترتیب دینے کے بعد میدان جنگ میں قدم رکھا حضرت عمر کو حکم دیا گیا کہ وہ کفار پر اسلام پیش کریں لیکن کفار نے اسلام لانے سے انکار کر دیا اس پر لشکرِ اسلام نے یکبارگی کیساتھ حملہ فرمایا جس سے مشرکوں کا علمبردار مارا گیا اور انہوں نے شکست کھائی دس افراد مارے گئے باقی تمام مرد و عورتیں بمع بہت سے جانور اور بکریاں مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا بھی انہیں اسیرانِ مصطلق میں سے تھیں۔ (مدارج)

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں

حضرت عروہ بن زبیر اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بنو مصطلق کی قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو سیّدہ جویریہ ثابت بن قیس بن شماس کے حصہ میں آئیں فکاتبته علی نفسها تو آپ نے ان سے کتابت کرلی سیّدہ فرماتی ہیں کہ کانت امرأة حلوة ملاحة سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا ایک بڑی شیریں، ملیح اور حسن و جمال کی پیکر خاتون تھیں جو کوئی آپ کو دیکھتا تو فدا ہو جاتا فرماتی ہیں کہ میرے دل میں آتشِ غیرت بھڑکی کہ ایسا نہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم ان سے نکاح فرمالیں اور ایسا ہی ہوا۔

چنانچہ لمادخلت علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم قالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناجویرة بنت الحارث سید قومه وقد اصابتنی البلاء..... کہ اے اللہ کے رسول میں جویریہ بنت حارث ہوں جو کہ اپنی قوم کے سردار ہیں اور تحقیق مجھے ایک مصیبت پہنچی ہے کہ ثابت بن قیس کے حوالے کی گئی ہوں اور میں نے ان سے عقد کتابت کیا ہے اور مال ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہوں فاعنی علی کتابتی لہذا آپ میری بدل کتاب کی ادائیگی میں مدد فرمایئے نیز میں آپ کی بارگاہ میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئی ہوں اشهدان لاالٰه الا اللّٰه واشهدان محمدرسول اللّٰه سبحان اللّٰه اللہ کے رسول نے فرمایا اوخیر من ذلک اودی فیک کتابک واتزوجک کہ کیا میں اس سے بہتر تمہارے ساتھ سلوک نہ کروں کہ میں آپ کا بدلِ کتابت ادا کر کے آپ کو اپنی زوجیت کا شرف بخشوں عرض گذار ہوئیں نعم ہاں حضور پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ایسا ہی فرمایا جب یہ خبر لوگوں کو پہنچی کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا کو شرف زوجیت عطا فرمایا ہے

Marfat.com

تو انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ حرمِ نبوی کے عزیز واقارب کو قید رکھنا مناسب نہیں ہے فارسلو اما کان فی ایدیھم من بنی المصطلق پس جس کے ہاتھ جو قیدی تھا صحابہ نے سب کو آزاد فرمادیا وقد اعتق مائة اھل بیت من بنی المصطلق اس دن بنوالمصطلق کے سو قیدی آزاد کئے گئے۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ مزید فرماتی ہیں کہ فما اعلم امرأة اعظم برکة منھا علی قومھا کہ میرے علم میں جویریہ رضی اللّٰہ عنھا سے بڑھ کر اپنی قوم میں کوئی بھی خیر و برکت والی عورت نہیں ہے خیال رہے سیّدہ رضی اللّٰہ عنھا کا حقِ مہر چار سو درہم مقرر ہوا ایک قول یہ بھی ہے کہ بنی المصطلق کے قیدیوں کی آزادی مہر مقرر ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف ۲۰ سال تھی۔(اسدالغابہ الجزء السابع و المدارج الشریف)

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنھا کے والد کا قبول اسلام

آپ کے والد کے اسلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب ان کو اپنی جگر کے قیدی بن جانے کی خبر ملی تو اپنے ساتھ بہت سے اونٹوں کو لے کر حضور کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے لیکن جب مدینہ کے قرب میں پہنچے تو دو اونٹ جو کہ بہت زیادہ محبوب تھے ان کو ایک گھاٹی میں چھوڑ کر چلے گئے اور خیال یہ تھا کہ یہ دونوں اس طرح فدیہ سے بچ جائیں گے تو واپس لے چلوں گا اس کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اونٹ پیشِ خدمت کیئے اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ دو اونٹ کم ہیں جو کہ فلاں گھاٹی میں چھپا کر آئے ہو یہ سنتے ہی حارث نے کلمہ شہادت و رسالت پڑھا اور مسلمان ہو گئے اور کہا کہ اونٹوں کے بارے میں میرے سوا کسی کو علم نہ تھا اور اگر آپ اللہ کے رسول نہ ہوتے تو اس بات سے مطلع نہ ہوتے۔

Marfat.com

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا کی عبادت گزاری

اُمّ المؤمنین بڑی نیک سیرت اچھے اخلاق کی مالک اور عبادت گزار خاتون تھیں رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم کسی روز آپ کے پاس تشریف لائے اس وقت آپ مصلی پر عبادت میں مشغول تھیں پھر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم وقت چاشت تشریف لے جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ وہی تشریف فرما تھیں اس پر حضور نے پوچھا کہ جب میں باہر گیا تھا اس وقت سے اب تک تم اسی حالت میں بیٹھی ہو عرض کی جی ہاں حضور تو اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا جب میں باہر گیا تھا اس وقت سے لے کر اب تک میں نے چار کلمات پڑھے ہیں جو کچھ تم نے اس وقت تک پڑھا ہے اگر اس سے موازنہ کریں تو یقیناً وہ چار کلمے زیادہ وزنی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

سبحان اللّٰہ وبحمدہ عددخلقہ ونفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ.

گویا حضور فرما رہے ہیں کہ ان کلمات کو بھی اپنے ذکرواذکار میں شامل کرلیں۔(مدراج)

مسند امام احمد بن حنبل کی روایت میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ کو ان کلمات کی تعلیم دی۔

سبحان اللّٰہ عدد خلقہ ثلاث مرات

سبحان اللّٰہ زنۃ عرشہ ثلاث مرات

سبحان اللّٰہ رضانفسہ ثلاث مرات

سبحان اللّٰہ مداد کلماتہ ثلاث مرات.(ج۶ ص ۳۳۵)

یعنی ان میں سے ہر ایک کلمہ کو تین تین مرتبہ پڑھیں۔ جب کہ ترمذی شریف کی روایت میں سبحان اللّٰہ عدد خلقہ ، سبحان اللّٰہ عددخلقہ سبحان اللّٰہ رضی نفسہ سبحان اللّٰہ رضی

Marfat.com

نفسه سبحان اللّٰه زنة عرشه سبحان اللّٰه مداد کلماته سبحان اللّٰه مداد کلماته (قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح واخرجه مسلم ونسائی وابن ماجه)(واللّٰه ورسوله اعلم)

خیال رہے سیّدہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا نکاح فرمانا جمعہ کے روز نقل ہے سیّدہ روزے دار تھیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے پوچھا کہ کل روزہ تھا عرض کی نہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا آنے والے کل کو ارادۂ روزہ ہے عرض گزار ہوئیں نہیں تو آپ نے فرمایا پھر آج کا روزہ بھی افطار کرلو۔(بخاری و مدارج)

مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سے سات احادیث مروی ہیں دو بخاری دو مسلم میں اور باقی دوسری کتب میں ہیں(مدراج) آپ سے روایت کرنے والوں میں سے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ ابن عمر جیسے جلیل القدر صحابی رسول بھی ہیں رضی اللّٰہ عنہم اجمعین. (اسدالغابہ)

چند ایک مرویات

۱۔حضرت ابوایوب انصاری سیّدہ جویریہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کے ہاں جلوہ افروز ہوئے اور اس وقت آپ روزے سے تھیں تو حضور نے فرمایا کہ کیا تم نے کل روزہ رکھا فقالت لا سیّدہ نے عرض کی نہیں فرمایا اتریدن ان تصومی غدا کیا تم کل کا روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو عرض گزار ہوئیں لا نہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا فافطری پس افطار کرلو۔

۲۔امّ عثمان سیّدہ سے روایت کرتیں ہیں سیّدہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا من لبس ثوب حریر السبه اللّٰه ثوبا من النار یوم القیمة کہ

Marfat.com

جس نے ریشم کا کپڑا پہنا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے کپڑے پہنائے گا۔

(رواھما امام احمد بن حنبل)

سیّدہ کا وصال

آپ نے مدینہ منورہ میں ۵۶/۵۰ھ کو رحلت فرمائی اس وقت آپ کی عمر شریف پینسٹھ ۶۵ سال تھی آپ کی نمازِ جنازہ مروان نے پڑھائی جو کہ حضرت امیر معاویہ کی طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔(مدارج)

اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ کے خویش واقارب

آپ کے والد گرامی کا تذکرہ گزر چکا عمرو بن حارث اور عبداللہ بن حارث سیّدہ کے بھائی جب کہ عمرہ بنت حارث آپ کی بہن ہیں۔

عمرو بن الحارث

ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے عمرو بن الحارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن جزیمہ انہوں نے اُمّ المؤمنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن مسعود سے روایت لی ہے اسی طرح زینب زوجۂ ابن سعود سے بھی روایت لینے کا قول ہے لیکن اس کے بعد الاصابہ میں فرمایا کہ ابن قطان نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ حضرت زینب زوجۂ ابن مسعود سے روایت لینے والے کوئی دوسرے عمرو بن الحارث ہیں واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج۴ص ۵۰۸/۹)

عبداللہ بن الحارث

ان کا نسب بھی وہی ہے جو کہ عمرو بن الحارث کا ہے یہ بھی اُمّ المؤمنین کے ساتھ قیدی بن کر آئے تھے یا پھر یہ فدیہ لے کر آئے تھے اور راستے میں ایک اونٹ گم کر دیا تھا یہ قول دلالت کرتا ہے

Marfat.com

کہ اونٹ والا قصہ آپ کا ہے جب کہ پہلا والا آپ کے والد کی طرف دال ہے واللّٰہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج۴ ص ۴۲)

عمرہ بنت الحارث

اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا

الدنیا خضرۃ حُلوۃ فمن اصاب منھا من شئی من حلہ بورک لہ فیہ و رُبَّ متخوّض فی مال اللّٰہ ومال رسولہ لہ النّار یوم القیمۃ

(الاصابہ ج۸ ص ۲۴۳)

یعنی دنیا تر وتازہ ومیٹھی ہے اگر کوئی شخص اس میں سے حلال حاصل کرے تو اسے برکت دی جائے گی اور بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے مال میں (ناجائز تصرف وطریقے سے) گھسنے والے ہیں تو ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

دسواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا

آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی ازواج میں سے سیّدہ امّ حبیبہ بھی ہیں آپ کی ولادت بعثت سے ۱۷ سال قبل ہوئی آپ کا نام رملہ یا پھر ہند تھا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیۃ بن عبد شمس الاموی یہ آپ کی کنیت امّ حبیبہ ہے اور اسی سے آپ زیادہ مشہور ہیں آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ ہیں۔

آپ حضرت عثمان بن عفان بن العاص کی پھوپھی حضرت معاویہ کی حقیقی جب کہ حضرت عثمان غنی کی پھوپھی زاد بہن تھیں ابتدائے اسلام میں ایمان لے آئی تھیں اور حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی تھی پہلے آپ عبید اللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں ان کے ہاں ایک لڑکی تولد ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا اور اسی سے آپ کی کنیت امّ حبیبہ پڑھ گئی بعد میں عبید اللہ بن جحش مرتد ہو گیا اور دینِ یہودیت کی طرف راغب ہو گیا اور اب خواب شراب پینے لگا اور اسی حالت میں مر گیا۔

سیّدہ کا خواب

اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ رأیت فی المنام کان زوجی عبیداللّٰہ بن جحش باسوء صورۃ ففزعت فاذا بہ قدتنصر (الاصابہ) میں نے اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کو بہت بری صورت میں دیکھا تو میں گھبرائی پس وہ منکر عن الاسلام ہو کر نصرانی بن گیا۔

سیّدہ کا خواب و نکاح

فرماتی ہیں کہ مجھے ایک خواب میں کوئی آدمی دکھائی دیا جو مجھ کو اُمّ المؤمنین کہہ کر پکار رہا تھا اس سے میں نے تعبیر لی کہ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آؤں

Marfat.com

گی۔(مدارج)

سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حبالۂ عقد میں

چونکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا قدیم الاسلام خواتین میں سے تھیں اس وجہ سے آپ نے اسلام کی خاطر بہت اذیتیں برداشت فرمائیں حتیٰ کہ آپ نے اپنے سابقہ شوہر کیساتھ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی لیکن آپ کا شوہر اسلام سے منحرف ہوگیا جیسا کہ ماقبل گزرا اس سب کے باوجود سیّدہ صبر واستقامت کا پہاڑ بن کر اپنے اوپر آنے والی ہر آزمائش کو برداشت کرتی رہیں کہ اچانک آپ کی قسمت کے ستارے کو حد درجہ کا عروج ہوا کہ اللہ کے رسول نے اپنی زوجیت میں آپ کو لینے کا ارادہ فرمایا سبحان اللّٰہ اللہ نے اپنے نبی کی زوجیت کے لئے کیسی کیسی زکیہ خواتین کا انتخاب فرمایا کہ جن کی مثال پیش کرنا مشکل ہے چنانچہ سیّدہ فرماتی ہیں کہ جب میری عدت گزری تو حضرت نجاشی کی طرف سے حضرت ابرھہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نکاح کا پیغام لے کر آئی جس کو سیّدہ نے نہ صرف قبول فرمایا بلکہ خوشی سے بہت مال وزیورات سے بھی نوازا۔

خیال رہے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے عمرو بن امیہ ضمری رضی اللّٰہ عنہ کو نجاشی کی طرف بھیجا تھا کہ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا کو حضرت نجاشی میرا نکاح کا پیغام دیں اور نکاح بھی کریں اس پر حضرت نجاشی نے اپنی کنیز ابرھۃ کو سیّدہ کی طرف بھیجا جس کو آپ نے بخوشی قبول فرمایا فارسلت الی خالد بن سعید بن العاص بن امیۃ فوکلتہ فاعطیت ابرھۃ سوارین من فضۃ اس پر سیّدہ نے حضرت خالد بن سعید بن عاص کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا اور ابرھۃ کو اپنے دو چاندی کے کنگن عطا فرمائے اور حضرت خالد بن سعید بھی ان دنوں حبشہ ہی میں تھے اس کے بعد حضرت نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ ودیگر مسلمانوں کی موجودگی

Marfat.com

میں خطبۂ نکاح پڑھا۔

خطبۂ (اولیٰ) نکاح

اس مسرّت وشادمانی کے موقع پر حضرت نجاشی نے جو خطبہ ارشاد فرمایا الاصابہ میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ.....

امابعد فان رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کتب الی ان ازوجہ ام حبیبۃ فاجبت وقد اصدقتھا عنہ اربعمائۃ دینار.

ترجمہ:۔اللہ کی تعریف وثناء کے بعد بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے میری طرف لکھا کہ میں آپ کا نکاح امّ حبیبہ سے کروں تو ام حبیبہ نے قبول فرمایا اور تحقیق میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف سے امّ حبیبہ کا حق مہر چار سو دینار ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت نجاشی نے چار سو درھم ڈال دیئے پھر حضرت خالد بن سعید نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا

خطبۂ ثانی

قداجبت الی مادعا الیہ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وزوجتہ ام حبیبۃ .

ترجمہ:۔تحقیق جس بات کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بلایا اس کو میں نے قبول کیا (یا پسند کیا) اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح امّ حبیبہ کے ساتھ کیا۔

اس کے بعد آپ نے وہ دینار لے لئے **و عمل لھم النجاشی طعاما فاکلوا** حضرت نجاشی نے دعوتِ ولیمہ فرمائی اور لوگوں نے کھانا تناول فرمایا۔

جب کہ مدارج وغیرہ میں خطبہ کے یہ الفاظ ہیں۔

Marfat.com

خطبۂ نکاح قرأہ النجاشی

الحمدللّٰہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار اشھدان لااله الااللّٰہ وان محمداعبده ورسوله ارسله بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله ولوکرہ المشرکون.

اما بعد! فقد احببت الی مادعی الیه رسول صلی اللّٰہ علیه وسلم وقد اصدقتھا اربعمائة دینار اذھبا

دیگر روایات

الحمد للّٰہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر اشھدان لااله الااللّٰہ واشھدان محمدا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وانه الذی بشربه عیسیٰ ابن مریم.

امابعد

فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کتب الی ان ازوجه ام حبیبة بنت ابی سفیان فاجبت الی مادعا الیه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وقد اصدقتھا اربع مائة دینار.

ترجمہ روایت اولیٰ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مالک، قدوس، سلامتی دینے والا امن دینے والا ڈرانے والا غالب ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں جن کو اللہ نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ رسول بنا کر

Marfat.com

مبعوث فرمایا تا کہ آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب فرمائے اگر چہ مشرک نہ پسند کریں۔

امابعد!

تحقیق میں نے قبول و پسند کیا اس کو جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بلایا اور میں نے امّ حبیبہ کا (حضور کی طرف سے) حقِ مہر چار سو سونے کے دینار ادا کئے۔

ترجمۂ روایت ثانیہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے مختص ہیں جو کہ مالک، پاک، سلامتی دینے والا، امن عطا فرمانے والا، نگہبان، سب سے غالب، جبار، متکبر ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے رسول ہیں اور بے شک آپ وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ ابن مریم نے بشارت دی تھی۔

امابعد!

بے شک حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مجھے لکھا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان سے کروں پس انہوں نے اس کو پسند کیا جس کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے بلایا اور چار سو دینار میں نے اپنی طرف سے امّ حبیبہ کو حق مہر ادا کئے۔

خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے الفاظ مدارج شریف میں اس طرح ہیں۔

خطبۂ نکاح قرء ہ خالد بن سعید

الحمدللہ احمدہ واستعینہ واستغفر اللہ واشھدان لااله الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون.

Marfat.com

اما بعد!

فقد اجبت الی مادعی رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وزوجتہ ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فتبارک اللّٰہ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی حمد کرتا ہوں اس کی مدد طلب کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلمصلی اللّٰہ علیہ و سلم اللہ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ نے آپ کو ہدایت اور دینِ حق کیساتھ بھیجا تا کہ آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب فرمادے اگرچہ یہ مشرکوں کو ناپسندیدہ ہے۔

امابعد!

تحقیق میں پسند (قبول) کرتا ہوں اس چیز کو جس کی طرف حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دعوت دی لہٰذا میں نے امّ حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے کیا پس اللہ تبارک وتعالیٰ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر کثرت سے برکتیں نازل فرمائے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج۶ ص۴۲۷، الاصابہ ج۸ ص۱۴۱، مدارج ۲ ص۶۵۸ وغیرہ کتب)

اُمّ المؤمنین سیّدہ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا حق مہر مجھ تک پہنچا تو اس میں سے میں نے ابرھۃ کنیز کو مزید پچاس دینار دیئے لیکن ابرھۃ نے نہ صرف دینار لوٹائے بلکہ جو کچھ میں نے پہلے ان کو عطیہ دیا تھا اسے بھی واپس کر دیا اور کہا کہ بادشاہ نے اسی کی تاکید فرمائی نیز اس وقت تک آپ مسلمان ہو چکی تھیں سیّدہ فرماتی ہیں کہ ثم جاء تنی من الغد بعود و ورس وعنبر و زباد کثیر اگلے دن عود، ورس، عنبر، زباد بہت ساری خوشبوئیں لائیں جن کو میں اپنے

Marfat.com

ساتھ لے کر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں آئی بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ابرھۃ عرض گزار ہوئیں کہ میرا اسلام حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں عرض کرنا نیز یہ بھی بتانا کہ میں آپ کے دین کی پیروکار ہو چکی ہوں چنانچہ میں نے ابرھۃ کا سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچایا اور آپ نے اس کا جواب دیا اور یہ ۶/۷ھ تھی۔

اور پھر حضرت نجاشیؓ نے سیّدہ کو شرجیل بن حسنہ کیساتھ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بھیجا۔(الاصابہ ج۸ ص ۱)

سیّدہ کی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے محبت اور والد پر شدّت

اُمّ المؤمنین کے والد ابوسفیان جو کہ اس وقت مشرّف باسلام نہ ہوئے تھے ایک دفعہ تجدِ صلح کے لئے مدینہ منورہ میں اپنی صاحبزادی کے گھر پہنچے جب ابوسفیان حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بستر پر بیٹھنے لگے تو اُمّ المؤمنین نے فوراً بستر اٹھالیا اس پر ابوسفیان نے کہا کہ کیا تم نے بستر کو میرے قابل نہ سمجھا یا پھر مجھے بستر کے قابل نہ گردانا اس پر اُمّ المؤمنین نے جواب دیا بل ھو فراش رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانت امرأ نجس مشرک بلکہ وہ تو اللہ کے رسول کا بستر ہے اور تو ناپاک و مشرک ہے اس پر ابوسفیان نے کہا لقد اصابک بعدی شر میرے بعد تو برائی میں مبتلا ہو گئی ہے۔(الاصابہ)

پابندیٔ حکمِ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم

بخاری کتاب الجنائز میں امام بخاری روایت فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوسفیان کا وصال ہو گیا تو اُمّ المؤمنین سیّدہ امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا نے تین دن گزرنے پر خوشبو منگوا کر استعمال فرمائی اور فرمایا کہ باوجودیکہ اس کی مجھے حاجت نہ تھی لیکن چونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو میں نے فرماتے سنا کہ کسی عورت پر جو کہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ وہ کسی

Marfat.com

کی فوتگی پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ بیوی پر شوہر کے وصال کی صورت میں چار ماہ دس دن سوگ ہے۔ مسند امام احمد میں ہے کہ اُمّ المؤمنین فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کوئی بھی مسلمان نہیں جو کہ کامل وضو کر کے اللہ کے لئے بارہ رکعت پڑھے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا فرماتی ہیں جب سے میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا یہ ارشاد سنا اس وقت سے ہمیشہ میں بارہ رکعتیں پڑھتی ہوں۔ (ج ۶ ص ۳۲۷)

آپ کی خیر خواہی

اُمّ المؤمنین نہایت نیک خاتون اور ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہ رہتی تھیں جس کا اندازہ بخاری شریف کی روایت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں کہ اے اللہ کے رسول آپ میری بہن سے نکاح فرمالیں اس پر سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ کیا تمہیں یہ پسند ہے آپ عرض کرتی ہیں کہ میں ایک ہی تو آپ کی زوجہ نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ خیر میں میری بہن میری شریک ہو تو حضور نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)

نیز اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں جب امّ حبیبہ کا وصال کا وقت ہوا تو آپ نے مجھے بلوا کر فرمایا کہ قد یکون بیننا مایکون بین فتحللینی من ذلک فحللتها و استغفرت لها یعنی میرے اور آپ کے مابین وہ تعلقات تھے جو سوکنوں کے آپس میں ہوا کرتے ہیں پس آپ اس وجہ سے اپنے حقوق میرے لئے حلال کر دیں مجھے معاف فرما دیں پس میں نے معاف کر دیا اور استغفار کیا اس پر آپ نے فرمایا کہ

سررتنی سرک اللّٰہ کہ آپ نے مجھے خوش فرمایا اللہ آپ کو خوش فرمائے سیّدہ فرماتی ہیں اسی طرح آپ نے سیّدہ اُمّ سلمہ کو بھی بلوا کر یہی فرمایا (الاصابہ ج ۸ ص ۱۴۲) جس سے

Marfat.com

پتہ چلتا ہے کہ آپ بہت ہی پاکیزہ ذات، حمیدہ صفات جواد اور عالی ہمت تھیں۔(مدارج)

مرویات امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سے مرویات احادیث کتب متداولہ میں پینسٹھ ۶۵ ہیں جن میں سے دو متفق علیہ ایک تنہا مسلم میں اور باقی دیگر کتب میں ہیں۔(مدارج)

آپ سے حدیث روایت کرنے والوں میں سے آپ کی صاحبزادی حبیبہ اور بھائی معاویہ اور عتبہ اور آپ کے بھتیجے عبداللہ بن عتبہ بن ابی سفیان کے علاوہ ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ بن اخنس ثقفی (اور یہ آپ کے بھانجے ہیں) اور صفیہ بنت شیبہ، زینب بنت امّ سلمۃ عروہ بن زبیر بھی شامل ہیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۴۲)

چند ایک روایات

☆۱۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے فرمایا کہ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رفیقۂ حیات اُمّ المؤمنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اُمّ المؤمنین نے فرمایا کہ سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لایحل لامرأۃ تومن باللّٰہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا۔

میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔(رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

☆۲۔حضرت ابوالجراح مولیٰ امّ حبیبہ اُمّ المؤمنین سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلاۃ کمایتوضئون میں نے اللہ کے

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ اگر ہم کو اپنی امّت کا مشقت میں پڑنا گراں نہ ہوتا تو ہم ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتے جیسا کہ وضو کرتے ہیں۔

(رواہ امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۹۵)

☆۳۔عنبسہ بن ابی سفیان اُمّ المؤمنین امّ حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشر سجدة سوی المکتوبة بنی له بیت فی الجنة جس نے دن رات میں بارہ رکعت علاوہ فرض نماز کے نفل پڑھے اس کے لئے جنت میں گھر بنایا گیا ہے۔

(رواہ امام احمد بن حنبل فی مسندہ ج۶ ص ۳۲۶)

☆۴۔حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ امّ حبیبہ بنت ابی سفیان نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے آپ نکاح فرمالیں تو حضور نے فرمایا کہ اوتحبین ذالک کیا تم اس کو پسند کرتی ہو فقلت نعم لست بمخلیة واحب من شارکنی فی خیر اختی میں عرض گزار ہوئی جی ہاں آپ کے لئے تنہا میں ہی نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ خیر میں میری بہن میری شریک ہو فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان ذالک لا یحل لی تو حضور نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں۔ (بخاری کتاب النکاح)

وصال

آپ کے وصال میں علماء کا شدید اختلاف ہے چنانچہ الاصابہ میں ہے کہ ماتت بالمدینه منه اربع واربعین جزم بذلک ابن سعد وابو عبید یعنی اُمّ المؤمنین کا وصال مدینہ منورہ میں ۴۴ھ کو ہوا اس پر ابن سعد اور ابوعبید نے جزم فرمایا ہے جب کہ ابن حبان اور ابن قانع

Marfat.com

نے ۴۲ھ کا قول کیا اور ابن ابی خیثمہ ۵۹ھ کے قائل ہیں وھوبعید (الاصابہ ج۸ ص ۱۴۲)
شیخ محقق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف میں ۴۰/۴۴ ہجری میں بقول صحیح آپ کا وصال ہوا تھا۔

دیگر ایک قول یہ بھی ہے کہ اُمّ المؤمنین کی رحلت شام میں ہوئی۔(مدراج شریف)

خویش واقارب

حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللّٰہ عنہ

یہ اُمّ المؤمنین کے والدِ گرامیٔ القدر ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے کاتبوں میں ان کا شمار ہوتا ہے ان کے دو فرزند تھے یزید اور معاویہ ابوسفیان کے علاوہ ابوحنظلہ بھی ان کی کنیت ہے واقعۂ فیل سے دس سال قبل ولادت ہوئی جب کہ وصال ۳۱/۳۲ ہجری مدینہ میں دورِ خلافتِ عثمان ذوالنورین میں ہوا جنت البقیع میں مدفون ہوئے حضرت معاویہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی عمر اٹھاسی یا پھر نوے سے کچھ زائد پائی یہ دورِ جاہلیت میں سرداران قریش میں سے تھے غزوۂ احد اور خندق میں سپہ سالارِ کفار تھے فتح مکّہ کے روز حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا تھا کہ کیا تمہارے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ تم شہادت دو کہ لاالہ الا اللّٰہ تو ابوسفیان چپ ہو رہا اور دوبارہ جب کہا گیا تو اس نے جواباً کہا کہ ابھی تک مجھے یہ یقین نہیں ہوا اور مجھے اس میں شک ہے ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ ابوسفیان کے دل میں آیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے باعث محمد صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ہم پر غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

روزِ طائف ان کی آنکھ میں تیر لگا جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو یہ خواہش کرتا ہے کہ تمہاری آنکھ کی روشنی کے لئے دعا کروں یا اگر تجھے

Marfat.com

جنت طلب ہے تو پھر صبر کرو اس نے کہا مجھے جنت کی خواہش ہے پھر جنگِ یرموک میں دوسری آنکھ بھی ختم ہوگئی۔

حضرت ہندہ والدۂ امِّ حبیبہ

آپ ہندہ بنت عتبہ ہیں حضرت ابوسفیان کی زوجہ اور اُمّ المؤمنین کی والدہ ہیں اسلام سے مشرّف ہونے سے قبل حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو تکلیف دینے میں بہت مشہور تھیں بالخصوص غزوۂ احد میں حضرت سیّد الشہداء کا آپ ہی نے مثلہ کیا تھا چنانچہ جب حضرت وحشی نے آپ کو شہید کیا تو آپ کا سینہ چاک کیا اور کلیجہ نکال کر حضرت ہندہ کو پیش کیا انہوں نے کلیجہ کو کچا چبایا پھر حضرت کی نعش پر آئیں اور چھری سے آپ کے گردے، کان، ناک اور اعضائے نہانی کاٹے اور سب کو ایک دھاگے میں پرو کر اپنے گلے کا ہار بنایا اور اپنا طلائی ہار حضرت وحشی کو انعام میں دیا اور مکہ میں پہنچ کر مزید دس اشرفیاں دینے کا وعدہ کیا اللہ کی شان یہ حضرت ہندہ جو کہ حضرت معاویہ واُمّ المؤمنین کی والدہ ہیں جس نے آج یہ حرکت کی فتحِ مکّہ کے دن مسلمان ہوگئیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو معاف فرما دیا اور عہدِ فاروقی میں اسی ہندہ نے لشکرِ اسلام کیساتھ بڑی خدمات پیش فرمائیں اور بار بار کہتی تھیں کہ میں اپنے پرانے گناہوں کا کفّارہ کر رہی ہوں جنگِ قادسیہ و یرموک میں حضرت ہندہ کے کارنامے تا قیامِ قیامت یاد رہیں گے خیال رہے جب فتحِ مکّہ ہوا تو جو خواتین بیعت کی خاطر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان میں حضرت ہندہ بھی تھیں اور آپ نے اپنے چہرہ پر نقاب ڈالا ہوا تھا جب اسلام قبول کر چکیں تو اپنے منہ سے نقاب ہٹا دیا اور کہنے لگیں کہ میں ہندہ بنت عتبہ ہوں حضور نے فرمایا کہ مسلمان ہو کر آ گئی ہو اچھا ہوا ہے پھر حضرت ہندہ نے اپنے گھر جا کر تمام بتوں کو توڑا اور کہنے لگیں کہ ہم یونہی تمہارے غرور اور فریب میں آئے ہوئے تھے پھر دو بکریاں بطورِ

Marfat.com

ہدیہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بھیجیں اور معذرت کی کہ ہمارے پاس بکریاں تھوڑی ہیں اس پر حضور نے دعائے برکت فرمائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے بکریوں میں بہت اضافہ فرمایا حضرت ہندہ خود کہا کرتی تھیں کہ یہ سب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دعا کی برکت ہے۔(مدارج وتفسیر نعیمی)

یزید بن ابوسفیان

یہ اُمّ المؤمنین امِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی اور حضرت ابوسفیان کے فرزند ہیں ۱۲ھ میں حضرت صدّیق اکبر نے ان کو عامل بنایا تھا حضرت فاروق اعظم نے اپنی دورِ خلافت میں بھی حضرت معاذ بن جبل کی رحلت کے بعد ابوسفیان کو اور ان کے وصال کے بعد یزید بن ابوسفیان کو حاکم بنادیا تھا اور آپ کی رحلت کے بعد حضرت معاویہ کو حاکم مقرر فرمایا تھا ایک روز حضرت یزید بن ابوسفیان نے اپنے پیٹ کی طرف دیکھ کر محسوس کیا کہ یہ پہلے سے بڑا ہوگیا ہے تو درہ (کوڑا) اٹھالیا اور کہا کہ کھال کافر ہوچکی ہے۔آپ کی وفات ۱۷ ہجری میں ہوئی۔(مدارج شریف)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان

آپ اُمّ المؤمنین سیّدہ امِّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا کے بھائی حضرت ابوسفیان کے بیٹے اور جلیل القدر صحابیٔ رسول اور کاتبِ وحی ہیں آپ کا نام معاویہ کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے آپ کا والد کی طرف سے سلسلۂ نسب یوں ہے معاویہ ابن صخر ابن حرب ابن امیہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف۔

جب کہ والدہ کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے معاویہ ابن ہندہ بنت عتبہ ابن ربیعہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف جس سے پتہ چلا کہ آپ والد و والدہ دونوں ہی کی طرف سے پانچویں پشت میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے مل جاتے ہیں اور چونکہ آپ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی ہیں اس لحاظ سے آپ کا حضور سے دوہرا رشتہ ہوا نسبی اور سسرالی

Marfat.com

بھی ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء آپ کی ولادت ظہورِ نبوّت سے آٹھ سال پہلے (اندازۃً) مکّہ میں اور وفات ۶۰ ہجری کو ماہِ رجب دمشق میں لقوہ کی بیماری سے ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ (رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ بتصرف و مدارج شریف)

۷ ہجری کو اسلام قبول فرمایا مگر والدین کے خوف کی وجہ سے اسلام کو مخفی رکھا فتح مکہ کے بعد جب آپ کے والدین اسلام لے آئے تو آپ نے اپنے اسلام کا اظہار فرمایا اور حضور کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت فرمائی سیّدنا عبداللہ بن عباس وابن عمر وابن زبیر جیسے جلیل القدر صحابہ نے آپ سے احادیث روایت فرمائیں کل مرویات ایک سو تریسٹھ ہیں آپ مجتہدینِ صحابہ میں سے ہیں چنانچہ امام بخاری نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ سیّدنا عبداللہ ابن عباس سے کہا گیا کہ جناب امیر معاویہ کو کیا ہو گیا کہ وہ ایک رکعت ہی وتر پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ ٹھیک کرتے ہیں وہ فقیہ یعنی مجتہد ہیں نیز امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند شریف میں عرباض بن ساریہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ خدایا معاویہ کو کتاب (قرآن) اور علمِ حساب عطا فرما اور انہیں عذاب سے بچا ترمذی شریف میں عبداللہ ابن ابی عمیرہ مدنی سے روایت کی کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دعا کی اے اللہ معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے آپ خود فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ جب تجھے کسی جگہ کا حاکم بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل وانصاف پر قائم رہنا مجھے اس وقت سے یقین ہو گیا تھا کہ مجھے حکومت کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ (ازالۃ الخفاء)

تمام علماء ومحدّثین نے آپکی ثناء وتعریف بیان فرمائی چنانچہ امام قسطلانی نے فرمایا معاویہ بڑے مناقب اور بڑی خوبیوں والے ہیں امام یافعی نے فرمایا کہ معاویہ حلیم، کریم، عاقل، کامل،

Marfat.com

بہت رائے سلیم والے تھے کسی نے عبداللہ ابن مبارک سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن معاویہ اور عمر بن عبدالعزیز میں سے کون افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ کے گھوڑے کی ناک کا غبار جو حضور کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ عمر بن عبدالعزیز سے ہزار گنا زیادہ اچھا ہے کیوں نہ ہو کہ معاویہ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ خیال رہے حضرت عبداللہ ابن مبارک وہ بزرگ ہیں جن کے علم، زہد و تقویٰ اور امانت پر تمام امّت متفق ہے اور آپ سے حضرت خضر علیہ السلام ملاقات فرماتے تھے۔ (رسالۂ مبارکہ امیر معاویہ)

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگِ صفین کے زمانہ میں حضرت کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا قتلانا قتلا معاویة فی الجنة ہمارے اور معاویہ کے مقتولین سب جنتی ہیں نیز آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اخواننا بغوا علینا یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں ہم سے بغاوت کر بیٹھے۔

حضور سیّدی اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ اول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں اس کی طرف توریت مقدّس میں بھی اشارہ ہے کہ مولدہ بمکة و مهاجره طيبة و ملكه بالشام کہ وہ نبی آخر الزماں مکّہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی۔ (اعتقاد الاحباب)

آپ کی امارت کی مدت ۴۴/۴۳ سال ہے حضور سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں دمشق فتح ہونے کے بعد وہاں کا گورنر آپ کے برادرِ اکبر یزید ابن ابوسفیان کو مقرر فرمایا ان کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق نے حضرت امیر معاویہ کو ان کی جگہ گورنر مقرر فرمایا آپ کے بعد عثمان ذوالنورین نے بھی آپ کو پورے شام کا گورنر بنا دیا تھا۔

Marfat.com

اسی طرح خلافتِ حضرت علی اور خلافتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللّٰہ عنہ کے سارا عرصہ بھی حاکم رہے حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت حسن چھ ماہ خلیفہ رہے اگر چاروں خلفاء کی خلافت جمع کی جائے تو ساڑھے انتیس سال بنتے ہیں پھر حضرت امامِ حسن رضی اللّٰہ عنہ کی خلافت کے چھ ماہ کا عرصہ بھی مل جائے تو کل مدت تیس سال ہو جاتی ہے جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان کے عین مطابق خلافتِ راشدہ کی کل مدت ہے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی پھر ملوکیت ہو جائے گی (مدارج شریف و فضائلِ صحابہ و اہل بیت) خیال رہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ بعد حضرت معاویہ سے چند شرائط پر صلح فرما کر حکومت ان کے سپرد فرما دی تو یوں آپ کی امارت مستقل ہو گئی۔ (مدارج)

تنبیہ

صحابۂ کرام کے باہم جو واقعات ہوئے ان پر اپنی رائے دینا یا کسی کو قصوروار بتانا سخت حرام ہے ہمیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے جانثار سچے غلام اور شرف صحابیت سے مشرّف تھے حضور صدر الشریعہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ امیر معاویہ پر معاذ اللہ طعن وغیرہ کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بلکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم بلکہ اللہ عزوجل پر طعن کرتا ہے۔ (بہار شریعت)

اعتقاد الاحباب میں حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ نقل فرماتے ہیں جو حضرت معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے نیز صدر الشریعہ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بدمذہبی و گمراہی اور استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور

Marfat.com

اپنے آپ کوسنّی کہے مثلاً حضرت معاویہ اوران کے والد ماجد حضرت ابوسفیان رضی اللّٰہ عنہ اوروالدہ ماجدہ حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیّدنا عمرو بن عاص حضرت مغیرہ بن شعبہ وحضرت ابوموسیٰ اشعری حتیٰ کہ حضرت وحشی (جنہوں نے قبلِ اسلام حضرت حمزہ کوشہید کیا) اور بعد اسلام اخبث الناس خبیث مسیلمہ کذّاب ملعون کوواصل جہنم کیاان میں سے کسی کی شان میں گستاخی تبرّا ہےاوراس کا قائل (کہنے والا) رافضی یہ اگر چہ حضرات شیخین کی توہین کی مثل نہیں ہوسکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔(بہار شریعت)

اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ چونکہ ان حضرات کے مناقب وفضائل میں احادیث مروی ہیں اس لیے ان کے حق میں زبانِ طعن وتشنیع نہیں کھولتے اورانہیں ان کے مراتب پر رکھتے ہیں جوان کے لئے شرع میں ثابت ہیں ان میں کسی کوکسی پر ہوائے نفس سے فضیلت نہیں دیتے اوران کے مشاجرات میں دخل اندازی کوحرام جانتے ہیں اوران کے اختلاف کوامامِ ابوحنیفہ وامام شافعی جیسا اختلاف سمجھتے ہیں ہم اہلسنّت کے نزدیک ان میں سے کسی صحابی پر بھی طعن جائز نہیں چہ جائیکہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کی بارگاہ رفیع میں طعن کریں خدا کی قسم یہ اللہ اوررسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی جناب میں گستاخی ہے۔

(اعتقاد الاحباب)

نیز فرمایا

اللہ عزوجل اوررسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ارشادات سے (ہم اہل سنت نے) اتنا یقین کرلیا کہ سب (صحابہ کرام) اچھے اور عادل وثقہ، تقی، نقی ابرار ہیں اوران (کی آپس میں مشاجرات وغیرہ کی) تفاصیل پر نظر گمراہ کرنے والی ہے۔(اعتقاد الاحباب)

حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کوئی صحابی فاسق یا فاجر نہیں سارے صحابہ متقی پرہیزگار ہیں کیونکہ

Marfat.com

قرآن کریم نے ان سب کے عادل و متقی ہونے کی گواہی دی اوران سے مغفرت و جنت کاوعدہ فرمایاچنانچہ فرمایا والزمهم كلمة التقوى و كانوا احق بهاواهلها اللہ نے پرہیزگاری کا کلمہ ان سے لازم کردیااوروہ اس کے مستحق تھے۔

ان الذين يغضون اصواتهم عند رسول اللّٰه اولئک الذين امتحن اللّٰه قلوبهم للتقوىٰ جولوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول کے حضور صلی اللّٰه عليه و سلم میں پست رکھتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے دلوں کواللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا۔

اولئک مبّرؤن ممايقولون لهم مغفرة ورزق كريم یہ ان الزاموں سے بری ہیں جولوگ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہےاوراچھی روزی۔

و كلا وعداللّٰه الحسنى اورسارے صحابہ سے اللہ نے جنت کاوعدہ فرمالیا .

اولئک هم الصدقون یہ صحابہ سب سچے ہیں۔

رضى اللّٰه عنهم ورضوعنه اللہ ان سے راضی یہ اللہ سے راضی ہیں

وكرّه اليكم الكفر والفسوق والعصيان اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر،فسق اورگناہوں سے نفرت ڈال دی۔(رسالۂ مبارکه امیر معاویه)

اولئک عنهامبعدون وہ جہنم سے دوررکھے گئے ہیں۔

لايسمعون حسيسها وہ جہنم کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

وهم فى مااشتهت انفسهم خلدون وہ ہمیشہ اپنی من مانی،جی بھاتی مرادوں میں رہیں گے۔

لايحزنهم الفزع الاكبر قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی۔

تتلقهم الملائكة فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

Marfat.com

هذا یومکم الذی توعدون یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل فرماتا ہے جو کسی صحابی پر طعن کرے وہ اللہ واحدِ قہار کو جھٹلاتا ہے۔(اعتقاد الاحباب)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیّت

آپ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی مبارک چادر اور قمیص اور کچھ موئے مقدّس اور چند ناخن شریف بھی تھے آپ کی وصیّت تھی کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی قمیص پہنائیں چادر میں لپیٹیں اور ان کی ازار مبارک اوپر دے کر کفنایا جائے اور میرے سینہ میری ناک اور سجدہ گاہوں میں موئے مبارک ناخن مبارک رکھے جائیں پھر ارحم الراحمین کے حوالے کردیں۔(مدراج شریف و اسد الغابہ)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

گیارہواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا مدینہ کے باشندے یہودیوں کے مشہور قبیلہ بنی نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں اور سیّدہ کا باپ بنو قریظہ کیساتھ قتل ہوا آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے

صفیۃ بنت حیی بن اخطب بن سعنۃ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن ابی حبیب (الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۰) اسی طرح یہ سلسلہ حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام تک پہنچتا ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برادر ہیں سیّدہ کی والدہ کا تعلق قبیلۂ قریظہ سے تھا۔

سلام بن مشکم کے نکاح میں

اُمّ المؤمنین کا پہلے نکاح سلام بن مشکم سے ہوا پھر کنانہ ابن ابی الحقیق سے ہوا کنانہ خیبر میں مارا گیا۔(نزھۃ القاری و مدارج)

سیّدہ کا خواب

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آنے سے قبل سیّدہ نے ایک خواب دیکھا تھا کہ چاند آپ کی گود مبارک میں آ گیا ہے تو جب آپ نے اس کا تذکرہ اپنی والدہ سے کیا فلطمت وجھھا تو اس نے آپ کے چہرہ پر تھپڑ مارا اور کہا انک لتمدین عنقک الی ان تکون عند ملک العرب یعنی تو گردن اٹھاتی ہے کہ شہنشاہِ عرب کی تو ملک ہو جائے سیّدہ کو آپ کی والدہ نے اس زور سے تھپڑ مارا تھا جس کا نشان آپ کے رخسار پر پڑ گیا اور جب سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو اس موقع پر حضور نے اس بارے پوچھا

Marfat.com

تو آپ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو واقعہ بتایا۔(الاصابہ ج۸ ص ۲۱۰)

دیگر ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ کے چہرے میں ایک نشان دیکھا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے پوچھنے پر عرض گزار ہوئیں کہ ایک روز میں اپنے خاوند کی گود میں سر رکھے آرام کر رہی تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں آپڑا جب میں نے اپنے خاوند کو خواب سنایا تو اس نے مجھے اس زور سے تھپڑ مارا کہ جس کا نشان پڑ گیا اور کہنے لگا کہ یثرب کے بادشاہ کی آرزو کرتی ہو جب کہ ایک روایت میں خواب باپ کو سنانے کا بھی ذکر ہے۔

حسن و جمال کی پیکر

سیّدہ حسن و جمال میں یکتا علم و فضل میں یگانہ اور تحمل و بردباری میں بے مثل تھیں جب آپ مدینہ طیبہ آئیں تو آپ کا شہرہ سن کر عورتیں زیارت کے لئے گئیں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا بھی آپ کو دیکھنے تشریف لے گئیں جب واپس آئیں تو حضور نے پوچھا کیسی ہے آپ نے جواب دیا یہودیہ ہے فرمایا یہودیہ مت کہو۔

فانھا اسلمت وحسن اسلامھا کیوں کہ وہ اسلام لے آئی ہیں اور ان کا اسلام بہت اچھا ہے۔(نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۵۷ و الاصابہ)

اعزازِ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ و اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ رضی اللّٰہ عنہما سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا کو یہ کہا کرتیں تھیں آپ سے ہم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں زیادہ معزز ہیں کیونکہ ہم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بیویاں اور آپ کے چچا کی صاحبزادیاں ہیں جب یہ بات سیّدہ صفیہ کو پہنچی تو آپ رونے لگیں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے

Marfat.com

وجہ دریافت فرمائی تو عرض گزار ہوئیں کہ حضور عائشہ اور حفصہ میرے پاس آتی ہیں اور مجھے کہتی ہیں کہ ہم صفیہ سے بہتر ہیں کیونکہ ہم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نسبِ عالی سے ہیں اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا. الاقلت و کیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی ھارون وعمی موسیٰ کہ آپ ان کو یہ کیوں نہیں کہہ دیتی ہو کہ تم دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو جب کہ میرے شوہر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم میرے والد ہارون علیہ السلام اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(الاصابہ ، مدارج ، نزھۃ القاری ، ترمذی)

سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا کا رشک

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا پر رشک کیا کرتی تھیں ایک روز آپ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں سیّدہ کی مذمت میں کہا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو تو صفیہ ہی کافی ہیں وہ یوں ہیں اور یوں ہیں اس پر سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا عائشہ تم نے وہ بات کہی ہے اگر اسے دریا میں ڈالیں تو اس کا بھی رنگ تبدیل ہو جائے۔(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۰ ، مدارج)

سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے عقد نکاح میں

فتحِ خیبر کے بعد جب مالِ غنیمت اکھٹا کیا گیا تو اسیرانِ خیبر میں سے حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا بھی تھیں ابھی نئی نئی شادی شدہ جب کہ عمر سترہ سال تھی آپ کنانہ بن ابی الحقیق کی زوجیت میں تھیں وہ اور سیّدہ کا والد دونوں اور ان کے علاوہ خاندان کے کئی افراد مارے گئے علاوہ ازیں کئی قیدی ہوئے حضرت صفیہ بطورِ غنیمت حضرت دحیہ کلبی رضی اللّٰہ عنہ کے حصّے میں آئیں اس پر لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم صفیہ حسین و خوبصورت ہے اور اپنے قبیلہ کے

Marfat.com

سردار کی بیٹی ہیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں اس لئے ان کا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے مختص ہونا موزوں ومناسب ہے کیونکہ صحابہ میں دحیہ جیسے اور بہت ہیں لیکن غنیمت میں صفیہ جیسی کم ہیں اگر وہ دحیہ کے لئے مختص کی گئیں تو کئی صحابہ کی دل آزاری کا باعث ہوگا پس مصلحت اسی میں ہے کہ سیّدہ کو واپس کر کے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنے لئے مختص فرمالیں اس پر حضور نے حضرت دحیہ کو فرمایا کہ تم دیگر باندیوں میں سے کوئی لے لو ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کی چچیری حضرت دحیہ کو دے دی گئی جب کہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کو سات باندیوں کے عوض حضرت دحیہ رضی اللّٰہ عنہ سے خریدا پھر حضور نے سیّدہ کو آزاد فرما کر اپنی زوجیت کا شرف بخشا جب منزل صہباء پر آئے تو آپ نے سیّدہ سے زفاف فرمایا اور حضرت انس کو حکم دیا کہ جو لوگ بھی ملیں انہیں صفیہ کے ولیمہ کے لئے دعوت دو۔ (مدراج)

اُمّ المؤمنین رضی اللّٰہ عنہا کا ولیمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو قلعۂ خیبر فتح کروادیا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا کے حسن کا ذکر ہوا جن کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور آپ ابھی تک عروسی لباس میں تھیں تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے آپ کو اپنی زوجیت کے لئے پسند کیا پس انہیں لے کر چل دیئے یہاں تک کہ ہم سب صہباء کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال ہوگئیں پس حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ کو خلوت کا شرف عطا فرمایا پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر مالیدہ رکھ دیا گیا اور مجھے فرمایا کہ اپنے اردگرد جو حضرات تمہیں ملیں انہیں بلالو فکانت تلک ولیمته علی صفیة یہی حضرت صفیہ کا ولیمہ تھا۔ (بخاری شریف کتاب المغازی)

Marfat.com

ایک دوسری روایت میں فرمایا کہ حضور نے واپسی پر خیبر اور مدینہ کے مابین تین رات قیام فرمایا اور حضور کے ولیمہ کے لئے میں نے لوگوں کو مدعو کیا وما کان فیها من خبز و لا لحم کہ دعوت ولیمہ میں روٹی اور گوشت وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم نے حضرت بلال کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھایا گیا فالقی علیه التمر و الاقط و السمن پھر اس پر کھجوریں پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا پس لوگ آپس میں کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم نے صفیہ کو امہات المؤمنین میں شامل فرمایا ہے یا پھر کنیز بنا کر رکھا ہے پھر کہنے لگے کہ امہات المؤمنین میں داخل فرمالیا گیا ہوگا تو سیّدہ کو پردہ کروایا جائے گا اور اگر صفیہ نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائے گا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے فلما ارتحل و طألها خلفه و مد الحجاب کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم جب سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور آپ پر پردہ ڈال دیا۔ (بخاری کتاب المغازی)

علماء فرماتے ہیں کہ ایک بار اونٹ کو ٹھوکر لگی تو حضرت اُمّ المؤمنین زمین پر آ رہیں پھر بھی سیّدہ پر کسی نظر کی نہ پڑی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیه و سلم نے سیّدہ کا پردہ درست فرمایا ایک مرتبہ دوران سفر سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنها کا اونٹ تھک کر رہ گیا حضور نے حضرت زینب کو فرمایا کہ آپ اپنا اونٹ صفیہ کو دے دو کیونکہ ان کا اونٹ تھک گیا ہے اس پر سیّدہ زینب کہنے لگیں کہ میں اس یہودیہ کو اپنی کوئی چیز بھی نہ دوں گی اس پر حضور صلی اللہ علیه و سلم ناراض ہوئے اور دو تین ماہ تک آپ کو اپنے شرف سے دور رکھا۔

ایک موقع پر سیّدہ صفیہ فرماتی ہیں کہ جب میں قیدی بن کر خدمتِ اقدس میں پیش ہوئی تو اس وقت حضور صلی اللہ علیه و سلم سے زیادہ ناپسندیدہ میری نگاہ میں کوئی نہ تھا لیکن حضور صلی اللہ علیه و سلم کے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ اخلاق نے مجھ پر ایسا اثر فرمایا جب میں اٹھی تو حضور

Marfat.com

سے زیادہ محبوب اور کوئی میرے لئے نہ تھا۔

سیّدہ کا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی معیت میں حج

اُمّ المؤمنین سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ کو ایام حج میں مقام منیٰ میں حیض (خواتین کی ماہواری کا خون) آیا جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں مسئلہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا احابستنا ھی کیا صفیہ ہمیں روکنے والی ہے اس پر صحابہ عرض گزار ہوئے انھا قد افاضت اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم اُمّ المؤمنین افاضہ فرما چکی ہیں یعنی آپ نے طواف زیارت فرمالیا ہے تو حضور نے فرمایا فلا اذا اب ہمیں رکنے کی ضرورت نہیں۔ (ترمذی ج ۱ ص ۱۱۴ مکتبہ ضیاء القران ابوداؤد ج ۱ ص ۲۷۴ مطبع مجتبائی پاکستان لاھور) و فی روایۃ امام احمد بن حنبل حاضت صفیۃ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احابستنا ھی قلت انھا قدافاضت قبل ذلک قال فلا (امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۹)

سیّدہ صفیہ کی بردباری

اسحاق بن یسار فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے مخصوص قلعہ بنی ابی الحقیق کو فتح فرمایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی چچازاد بہن کو لے کر آئے اور راستے میں آپ ان کو یہودیوں کے مقتولین کے پاس سے لے کر گزرے تو آپ کی چچیری نے اپنے مقتولین کو دیکھا تو اپنے چہرے کو ڈھانپ کر چیختے چلاتے ہوئے سر پر مٹی ڈالنے لگی (لیکن صفیہ نے بڑی بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوئی ایسا بے صبری والا عمل نہ کیا) جب ان دونوں کو حضور کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو حضور نے صحابہ کو فرمایا اعتزلوا ھذہ الشیطانۃ عنّی کہ اس شیطانہ کو مجھ سے دور کردو اور حضرت صفیہ کو حضور صلی اللہ علیہ و

Marfat.com

سلمصلی اللّٰہ علیہ و سلم نے چادر سے ڈھانپ لیا تو یہ معاملہ دیکھ کر صحابہ نے پہچان لیا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ صفیہ کو اپنے لیے چن لیا ہے۔

(الاصابہ ج۸ ص ۲۱۰)

سیّدہ صفیہ اور حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی رضا جوئی

حضرت اُمّ المؤمنین خود بیان فرماتی ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اپنی ازواج کیساتھ حج فرمایا لیکن راستے میں میرا اونٹ بیٹھ گیا اس پر سیّدہ نے رونا شروع فرمایا جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو خبر پہنچی تو آپ خود سیّدہ کے آنسو پونچھتے تھے سیّدہ فرماتی ہیں کہ فجعلت تزداد بکاء وھو ینھا ھا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم مجھ کو رونے سے منع فرماتے اس کے باوجود میرا رونا زیادہ ہوتا جب بہت زیادہ آنسو بہے تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سختی سے منع فرمایا اور لوگوں کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا باوجودیکہ آپ کا نزول فرمانے کا ارادہ نہ تھا۔

پس جب قافلہ والوں نے نزول فرمایا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے خیمہ لگایا گیا اور آپ اس میں تشریف فرما ہوئے اور وہ میری باری کا دن تھا۔ اب میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں کیسے حاضری دوں اور مجھ کو خوف تھا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے قلبِ اطہر میں میری طرف سے کوئی ناراضگی ہو فرماتی ہیں کہ پھر میں سیّدہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنھا کی بارگاہ میں گئی اور جا کر کہا کہ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ میں کبھی بھی کسی کو کسی قیمت پر اپنی باری دینے کے لئے تیار نہیں ہوں لیکن میں اپنی باری آپ کو اس طور پر ہبہ کرتی ہوں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم مجھ سے رضامند ہو جائیں پھر سیّدہ صدّیقہ نے اپنی اس چادر کو کہ جس کو زعفران سے رنگا تھا لیا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ فرمایا تا کہ اس کی خوشبو بڑھے اور اوڑھ کر حضور

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خیمہ مبارک کا کنارہ اٹھایا تو حضور نے فرمایا مالک یاعائشة ان ھذالیس بیومک اے عائشہ تمہیں کیا ہوا آج آپ کی باری کا دن نہیں ہے اس پر سیّدہ نے ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء پڑھا پھر کوچ کرنے کے وقت حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت زینب کو فرمایا کہ اپنی سواری صفیہ کو دے دو انہوں نے کہا کہ اس یہودیہ کو میں اپنی چیز نہ دوں گی اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا سے ناراض ہوئے اور آپ کو اپنے قرب سے فیض یاب نہ فرمایا حتیٰ کہ محرم و صفر بھی گذر گیا پھر ربیع الاول میں حضور سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کے پاس تشریف فرما ہوئے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۳۷ ، مدراج)

حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی سیّدہ سے محبت

اللّٰہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو جہاں دیگر ازواج بالخصوص صدّیقہ و حفصہ رضی اللّٰہ عنہما بہت زیادہ محبوب تھیں اسی طرح سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا سے بھی بہت محبت فرماتے تھے اور آپ موقع بہ موقع آپ کی دلجوئی فرماتے تھے جیسا کہ ماقبل روایتوں میں بھی گزرا اسی طرح ایک دفعہ اللّٰہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف میں تھے کہ سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیارت کرنے حاضر ہوئیں اور حضور سے تھوڑی دیر شرفِ کلام حاصل کیا پھر جب آپ واپس جانے لگیں تو حضور آپ کو دروازے تک چھوڑنے تشریف لے گئے چنانچہ بخاری شریف کتاب الاعتکاف میں امام زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان صفیة زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخبرته انهاجاء ت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تزوره فی اعتکافه فی عشر الاواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم معها

Marfat.com

یقلبها حتی اذا بلغت باب المسجد عندباب ام سلمة مرّ رجلان من الانصار فسلما علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال لهما النبی صلی اللّٰه علیه وسلم علی رسلکما انما صفیة بنت حیی فقال سبحان اللّٰه یارسول اللّٰه وکبر علیهما فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا (الصحیح البُخاری ج ۱ ص ۲۷۲)

حضرت صفیہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اہلیہ متحرمہ نے ان کو خبر دی کہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیارت کے لئے آئیں جب کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں مسجد میں معتکف تھے پس سیّدہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے تھوڑی دیر گفتگو فرمائی پھر اٹھ کر واپس مڑنے لگیں تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم بھی انہیں واپس کرنے کے لئے آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب سیّدہ مسجد کے اس دروازے پر پہنچیں جو اُمّ سلمہ کے حجرے کے دروازے کے پاس ہے تو انصار کے دو صاحب (حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر) گذرے اور حضور کی بارگاہ میں سلام عرض کیا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دونوں کو فرمایا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی ہیں پس دونوں صحابہ نے عرض کی سبحان اللّٰہ یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور ان حضرات پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا یہ ارشاد شاق وگراں گزرا اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے بدن میں جہاں جہاں خون پہنچنے کی جگہ ہے شیطان بھی پہنچتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کچھ (بدگمانی) نہ ڈال دے۔ سبحان اللّٰہ اس سے یہ بات بخوبی معلوم کی جاسکتی ہے کہ سیّدہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو کس قدر محبوب ہیں کہ آپ کو الوداع فرمانے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم خود تشریف لائے حتیٰ کہ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و

Marfat.com

سلم مسجد میں جلوہ افروز تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ حاضر تھیں جب سب چلی گئیں تو حضور نے سیّدہ صفیہ سے فرمایا کہ جانے میں جلدی مت کرنا میں تمہیں پہنچادوں گا خیال رہے بخاری بدء الخلقا ور مسند امام احمد میں ہے کہ سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں رات کو حاضر ہوئی تھیں۔

نیز حدیث کے اس جملہ سے کہ ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم انسان کے جسم مین جہاں جہاں خون پہنچتا ہے شیطان بھی پہنچ جاتا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان انسان کو بے قابو کر کے مسلّط ہوسکتا ہے جیسا کہ آسیب زدہ افراد میں مشاہدہ ہے اور یہ خود قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا یتخبطه الشیطان من المس وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنادیا ہو (نزهة القاری ج۵ ص ۱۵۲) پس شیطان انسان کو گمراہ کرنے اور اپنا مطیع کرنے کی قسم کھاچکا ہے چنانچہ نصِ قرآن ارشاد فرماتی ہے قال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنهم ولامنینهم ولامرنهم فلیبتکن اذان الانعام ولامرنهم فلیغیرن خلق اللّٰه .

بولا (شیطان) قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور سب کو بہکادوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

(کنزالایمان سورة النساء)

بایں ہمہ اللہ کے نیک بندوں پر شیطان کا قابو نہیں چنانچہ ارشاد فرمایا ان عبادی لیس لک علیهم سلطن الامن اتبعک من الغوین بے شک میرے (ایمان دار) بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں (کافر جو تیرے مطیع وفرمانبردار ہوجائیں) نیز

Marfat.com

شیطان خود بھی کہہ چکا کہ ولا غوینھم اجمعین الاعبادک منھم المخلصین ترجمہ اور ضرور میں ان سب کو (دلوں میں وسوسے ڈال کر) بے راہ کروں گا مگر جوان میں چنے ہوئے بندے ہیں۔(کنزالایمان سورۃ الحجر پ ۱۴)

یعنی جنہیں تو نے اپنی توحید وعبادت کے لئے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا۔(خزائن العرفان)

خیال رہے دورِ ھٰذا میں جہاں اور بہت سارے فتنوں نے سر اٹھایا وہاں ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ مرد عورتوں کا لباس اور ان کی طرح بات چیت حرکات وسکنات وزیب وزینت کرتے ہیں یہ سب اغوائے شیطان میں داخل ہے چنانچہ ولامرنھم فلیغیرن خلق اللّٰہ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے (کنزالایمان سورۃ النساء) کے تحت صدرالافاضل خلیفۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کر کے نقش ونگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔(خزائن العرفان)

اس حدیث میں شک کی جگہ سے بچنے اور معاملات کو واضح وصاف رکھنے کی تلقین فرمائی کیوں کہ باوجود اس امر کے کہ صحابۂ کرام کے دلوں میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے جس درجہ کے پاک وصاف خیالات ہیں وہ کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتے ہیں بایں ہمہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان دونوں کے سامنے اصل صورت حال واضح فرمادی کہ میرے ساتھ میری زوجہ صفیہ ہیں اس پر دونوں انصاری صاحبان نے سبحان اللّٰہ کہا یعنی تعجب کا اظہار فرمایا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے متعلق ہم کسی حالت میں بھی بدگمان نہیں ہو سکتے خیال

Marfat.com

رہے سیّدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اگر بالفرض وہ حضور علیہ السلام پر بدگمان ہوتے تو خوف تھا کہ کافر ہو جاتے اس بنا پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دونوں انصاری صاحبان کو معاملہ کی وضاحت فرمادی۔ (فیوض الباری)

اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو کہ اپنے آپ کو تہمت کی جگہوں ڈالتے ہیں۔

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا سیّدہ کی دلجوئی فرمانا

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی مرض وفات کا زمانہ تھا تمام ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا عرض گزار ہوئی انی واللّٰہ یانبی اللّٰہ لوددت ان الذی بک بی کہ اے اللہ کے نبی مجھے یہ محبوب ہے کہ آپ کی بیماری مجھے لگ جائے ففمزن ازواجہ ببصرھن اس پر دیگر ازواج مطہرات نے اپنی آنکھوں سے اشارہ فرمایا حضور کو معلوم ہوا تو ناخوشی کا اظہا رفرمایا اور ارشاد فرمایا کہ واللّٰہ انہا لصادقۃ قسم بخدا صفیہ اپنے دعویٰ میں سچی ہیں۔

(الاصابہ ج۸ ص ۲۱۲ ، مدارج ج۲ ص ۶۶۱)

سیّدہ کا علم و فضل

اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عقل اور کمال درجہ کا علم و فضل عطا فرمایا چنانچہ الاصابہ میں فرمایا کہ کانت صفیۃ عاقلۃ حلیمۃ فاضلۃ کہ حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا بڑی عاقلہ حلیم الطبع اور فضل والی تھیں۔

(ج۸ ص ۲۱۱)

یعلی بن حکیم صھیرہ بنت جیفر سے روایت کرتے ہیں کہ صھیرہ کہتی ہیں کہ ہم صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئیں تو حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں حاضری

Marfat.com

دی تو سیّدہ کے پاس چند اور عورتوں کو پایا جو کہ کوفہ سے تعلق رکھتی تھیں وہ عورتیں کہنے لگیں کہ اگر تم چاہو تو آپ لوگ سوال کرو اور ہم سنیں یا ہم سوال کریں اور آپ لوگ سنیں تو ہم نے کہا کہ سلن آپ لوگ سوال کریں فسألن عن اشیاء من امر المرأة وزوجها ومن امر الحیض کہتی ہیں کہ ان کوفی عورتوں نے سیّدہ سے عورت اور اس کے خاوند کے متعلق اسی طرح حیض کے بارے سوالات کئے پھر ان عورتوں نے سیّدہ سے نبیذِ جر (ایک خاص قسم کی نبیذ) کے بارے سوال کیا تو سیّدہ کہنے لگی کہ اکثر تم علی یااهل العراق اے عراقیوں نبیذ جر کے بارے تم نے کثرت سے سوالات کئے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج٦ ص ٣٣٧)

اس روایت سے بخوبی وضاحت ہوئی کہ جہاں دیگر ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنھنّ لوگوں کے مسائل حل فرمایا کرتی تھیں اسی طرح اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا بھی لوگوں کو فتویٰ دیا کرتی تھیں۔

مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ سے دس احادیث روایت ہوئی جن میں سے ایک متفق علیہ اور دوسری دیگر کتب احادیث میں ہیں (مدارج ج ٢ ص ٦٦١) آپ سے کنانہ (آپ کا غلام) اور دوسرا غلام یزید بن معتب اور امام زین العابدین علی بن حسین اور اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن مسلم بن صفوان نے احادیث راویت فرمائی ہیں۔(الاصابہ ج٨ ص ٢١٢)

چند ایک روایتیں

١۔ صھیرہ بنت جیفر کہتی ہیں کہ ہم سیّدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو میں نے اُمّ المؤمنین سے نبیذ جر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حرم رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نبیذالجر کہ رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے نبیذ جر کو حرام فرمایا ہے (مسند امام

Marfat.com

احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۳۷)

۲۔علی بن حسین (امام زین العابدین) اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم حالت اعتکاف میں تھے تو میں رات کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زیارت کرنے آئی اور میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے بات چیت کی ثم قمت فانقلبت فقام معی یقلبنی تو میں واپس پلٹنے کے لئے کھڑی ہوئی تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم بھی مجھے واپس کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔(امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۳۷)

سیّدہ کا حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ کو کھانا بھیجنا

جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ کا بلوائیوں نے محاصرہ کرلیا تو آپ اپنے غلام کنانہ کیساتھ خچر پر سوار ہوکر چلیں کہ بلوائیوں کو واپس کریں۔اس موقع پر اشتر نے ان کے خچر کے منہ پر مارا تو سیّدہ واپس لوٹ آئیں پھر حضرت حسن رضی اللّٰہ عنہ کے ذریعہ کھانا پانی بھیجتی تھیں۔(نزھۃ القاری شرح بخاری ج ۲ ص ۲۵۸ ، الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

اُمّ المؤمنین سیّدہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال

آپ کے وصال میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ سیّدہ کا وصال ۳۶ ہجری میں ہوا اور اس پر ابن مندہ نے جزم کیا ہے جب کہ اس کو نقل کرنے کے بعد الاصابہ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کیونکہ اس وقت حضرت امام زین العابدین کی ولادت نہ ہوئی تھی جب کہ آپ کی سیّدہ سے سماعت ثابت ہے۔(الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

حضور سیّدنا شیخِ محقّق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس قول کے علاوہ ۵۲/۵۵ ہجری کا بھی ذکر فرمایا مزید فرماتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق خلافت فاروقی میں رحلت ہوئی۔سیّدنا

Marfat.com

عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ نے ان کی جنازہ کی نماز پڑھائی۔(مدارج شریف ج ۲ ص ۶۶۱)

اس کے علاوہ ایک قول ۵۰ ہجری کا بھی ہے جس کے قائل واقدی ہیں الاصابہ میں اس کو اقرب فرمایا گیا

نیز ۵۲ ہجری نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ خلافتِ معاویہ کا دور تھا۔(الاصابہ ج ۸ ص ۲۱۲)

حضور سیّدی مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ کا وصال ۵۰ ہجری کو رمضان المبارک میں ہوا اور جنت البقیع میں آسودہ ہیں واللّٰہ ورسولہ اعلم (نزھۃ القاری ج ۲ ص ۲۱۲)

امّ المؤمنین سیّدہ صفیّہ رضی اللّٰہ عنہا کی وصیت

امّ المؤمنین سیّدہ صفیّہ رضی اللّٰہ عنہا کو وراثت سے ایک لاکھ درھم ملے تھے اور آپ نے اپنے ایک یہودی بھانجے کے حق وصیت فرمائی تھی کہ ان کو مال میں سے تہائی حصّہ دیا جائے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے ورثاء نے بھانجے کو مال دینے سے انکار کر دیا اس پر امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا اتقوا اللّٰہ واعطوہ کہ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور امّ المؤمنین کے بھانجے کو اس کا حصّہ دے دو۔ (طبقات ج ۸ ص ۱۰۸)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

بارہواں باب

تذکرہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللّٰہ عنہا

سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا بھی ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ میں سے ہیں۔

والد کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔

میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ھزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ الھلالیہ۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۹۹)

آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عوف تھا اور ایک قول کے مطابق آپ قبیلۂ کنانہ سے تھیں۔(مدراج شریف ج۲ ص ۶۶۱)

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ کا نام بھی پہلے برّہ تھا فسماھا النبی صلی اللّٰہ علیہ و سلم میمونۃ تو حضور نے آپ کا نام میمونہ رکھا(الاصابہ ج۸ ص ۳۲۲) یہ یمن بمعنی برکت سے ماخوذ ہے(مدارج ایضاً) سیّدہ کی والدہ کے جو داماد ہوئے کسی عورت کے نہیں ہوئے کیونکہ ان کے داماد حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم ہیں اور دوسرے حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ کیونکہ سیّدہ کی بہن حضرت امِّ فضل حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ کے نکاح میں تھیں نیز حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللّٰہ عنہ اور حضرت علی شیرِ خدا حضرت حمزہ حضرت شداد بن الھاد رضی اللّٰہ عنہم سب کے سب حضرت ہند بنت عوف کے داماد بزرگوار تھے حضرت اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کی چار سگی بہنیں اور چار ہی ماں شریک بہنیں تھیں۔

Marfat.com

سیّدہ میمونہ کی چار سگی بہنیں

۱۔ام الفضل رضی اللّٰہ عنہا

آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے چچا حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور جلیل القدر صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عباس آپ کے شکم مبارک سے ہیں نام لبابہ بنت حارث تھا حضرت خدیجہ کے بعد پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔

۲۔لبابۃ الصغریٰ

آپ حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللّٰہ عنہ کی والدہ اور ولید بن مغیرہ کی زوجہ تھیں۔

۳۔عصما بنت حارث

آپ ابی بن خلف کی زوجیت میں تھیں اسلام قبول فرمایا اور آپ کا شمار صحابیات میں ہے۔

۴۔عزہ بنت حارث

سیّدہ کی چوتھی حقیقی بہن ہیں یہ زیاد بن مالک کے گھر تھیں۔

سیّدہ کی ماں شریک بہنیں

۱۔اسماء بنت عمیس

آپ پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ کے گھر میں تھیں ان سے عبداللہ وعون ومحمد رضی اللّٰہ عنہم پیدا ہوئے جنگِ موتہ میں حضرت جعفر کی شہادت کے بعد ان سے حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمالیا اور محمد بن ابی بکر آپ ہی کے شکم سے ہوئے حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجیت

Marfat.com

میں آ گئیں اور ایک فرزند کی ولادت ہوئی جن کا نام یحییٰ تھا۔

۲۔ سلمیٰ بنت عمیس

یہ پہلے سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللّٰہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور ان کے ہاں ایک صاحبزادی کی ولادت ہوئی جس کا نام امۃ اللہ تھا حضرت سیّد الشہداء کی شہادت کے بعد شداد بن الھاد نے آپ کو اپنی زوجیت میں لے لیا تھا اور ان سے عبداللہ و عبدالرحمٰن کی ولادت ہوئی۔

۳۔ سلامہ بنت عمیس

آپ عبداللہ بن کعب کے نکاح میں تھیں۔

۴۔ زینب بنت خزیمہ

آپ بھی اُمّ المؤمنین کی ماں شریک بہن ہیں پہلے آپ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں آپ کو بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی زوجیت کا شرف حاصل ہے جیسا کہ تفصیلاً گزرا فلیرجع الیہ

سیّدہ کا پہلا نکاح

آپ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے نکاح سے قبل ابورھم بن عبدالعزی بن ودّ بن مالک بن مثل بن عامر بن لوی قرشی عامری کی زوجیت میں تھیں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ایک قول کے مطابق سنجدہ بن ابورھم کے پاس دوسرے قول کے مطابق خویطب بن عبدالعزی جب کہ تیسرے قول کے مطابق فروہ کے نکاح میں تھیں واللہ و رسولہ اعلم

(الاصابہ ج۸ ص ۳۲۲)

Marfat.com

سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا عقد نبوی میں

اُمّ المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللّٰہ عنہا کے بعد حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کو اپنے عقد میں لے لیا چنانچہ الاصابہ میں ہے ثم تزوج بعد صفیة میمونة و کانت عند ابی رھم کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ صفیہ کے بعد جناب سیّدہ میمونہ سے نکاح فرمایا اور آپ ابورھم کے نکاح میں تھیں اور ان دنوں ابورھم کا وصال ہو چکا تھا جیسا کہ اسی اصابہ میں فرمایا کہ حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ نے سیّدہ کے بارے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے بیان کیا قال قد تایمت من ابی رھم کہ میمونہ ابورھم سے بیوہ ہو چکی ہیں یعنی ابورھم کا انتقال ہو گیا ہے اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح فرمایا۔

خیال رہے سیّدہ کے نکاح کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا ذی قعدہ میں ہوا یا پھر شوال میں اسی طرح آیا حالتِ احرام میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح فرمایا یا پھر حالت حلال میں چنانچہ الاصابہ میں ہے وتزوجھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی ذی القعدة لما اعتمر عمرة القضیة یعنی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ میمونہ سے نکاح ۷ ہجری ذی قعدہ میں عمرہ قضا کے موقع پر فرمایا کیونکہ سیّدہ کے چچازاد بھائی حضرت عباس چونکہ بہت زیادہ متفکر تھے انہوں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے گزارش کی تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا تو سیّدہ نے قبول فرمایا اور حضرت عباس کو نکاح کرنے کی اجازت بھی دے دی۔

جب کہ یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ تزوجھا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم وھو حلال کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ سے نکاح حالت حلال میں فرمایا۔

Marfat.com

خیال رہے اس کو الاصابہ نے مرسل فرمایا اور اس کی مخالفت حضرت عباس والی روایت بھی فرمارہی ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم تزوج میمونة وھو محرم کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے میمونہ سے نکاح احرام کی حالت میں فرمایا (بخاری باب تزویج المحرم ، مسلم باب تحریم نکاح المحرم و کراھة خبطة) اسی طرح الاصابہ میں ہے قال ابن سعد کانت آخر امرأة تزوجھا یعنی ممن دخل بھا و ذکر بسند له انه تزوجھا فی شوال سنة سبع .

کہ ابن سعد نے کہا کہ سیّدہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی آخری زوجہ تھیں جن سے آپ نے نکاح فرمایا یعنی دخول سے مشرف فرمایا اور اپنی سند کے ساتھ ذکر فرمایا کہ سیّدہ سے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے شوال ۷ ہجری کو نکاح فرمایا اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے حالتِ حلال میں سیّدہ کو عقد نکاح سے شرف بخشا نیز اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ خود فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ سے مقام سرف میں نکاح فرمایا اس وقت ہم حالت حلال میں تھے۔ (ترمذی ابوداؤد و ابن ماجه و مسلم و امام احمد بن حنبل)

چونکہ روایتوں میں اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ فقہاء کے مابین اختلاف واقع ہوا کہ حالتِ احرام میں نکاح جائز ہے یا پھر نہیں حضرت عباس والی حدیث احناف کی دلیل ہے کہ احرام کی حالت میں نکاح صحیح ہے البتہ زفاف ممنوع ہے کیونکہ حاجی جب حلق کر لیتا ہے تو اس کے لئے ہر شئی حلال ہو جاتی ہے یعنی احرام کی حالت میں جو امور ممنوع تھے ان کا کرنا حلال ہو جاتا ہے مگر عورت ابھی بھی حلال نہ ہوگی جیسا کہ ہدایہ میں وقد حل له کل شئی الا النساء یعنی حلق کر لینے سے عورتوں کے سوا حاجی کے لئے ہر شئے حلال ہوگئی (ھدایة اولین ص ۲۷۲ مکتبه

Marfat.com

رحمانیہ) اور کچھ آگے جا کر فرمایا کہ وقد حل لہ النساء یعنی جب طوافِ زیارت سے فارغ ہو چکا تو اس کے لئے عورتیں بھی حلال ہو گئیں۔

خیال رہے طوافِ زیارت فرض ہے جب کہ الوداع واجب امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رضی اللّٰہ عنہم کے نزدیک حالتِ احرام میں نکاح باطل ہے ان حضرات کی دلیل یہ حدیث ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا بنت شیبہ بن جبیر سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا تو امیرِ حج ابان بن عثمان کے پاس خبر پہنچی کہ وہ مجلسِ نکاح میں شرکت فرمائیں تو ابان رضی اللّٰہ عنہ نے یہ کہا کہ حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ سے میں نے سنا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ محرم کسی اور کا نکاح نہ کرے نہ خود کرے نہ پیغامِ نکاح بھیجا جائے۔

(مسلم شریف تحریم نکاح المحرم و کراھۃ خطبتہ)

بہر حال سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کا نکاح زفاف اور آپ کا وصال سب ایک ہی جگہ پر واقع ہوئے جس کو سرف کہا جاتا ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل مدینہ کی طرف ہے اور وہیں سیّدہ کا مقبرۂ معظّمہ بھی ہے۔(مدارج شریف بتصرف)

سیّدہ کا اپنے آپ کو حضور پر نثار کرنا

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا رضی اللّٰہ عنہا ان خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور پر نچھاور اور نثار کر دیا تھا چنانچہ شیخ محقّق محدثّ دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کو جس وقت حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی جانب سے پیغامِ نکاح آیا اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھیں تو کہنے لگیں یہ اونٹ اور جو کچھ اس اونٹ پر ہے سب اللہ اور اس کے رسول کا ہے اس موقع پر قرآن کی آیت کا نزول ہوا کہ وامرأۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان ینکحھا خالصۃ لک من دون

Marfat.com

المؤمنین(سورۃ احزاب آیت ۵۰)

ترجمہ: اورایمان والی عورت اگروہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لئے ہے امّت کے لئے نہیں۔(کنز الایمان)

اس آیت سے پتہ چلا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے ہر وہ مومنہ عورت جو کہ اپنے آپ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں بغیر مہر اور شروطِ نکاح کے ہبہ کردے بشرطیکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم اس کا ارادہ فرمائیں تو وہ حلال ہے اور خالصۃً سے معلوم ہوا کہ نکاح بے مہر خاص رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ و سلم ہی کے لئے جائز ہے امّت کے لئے نہیں امتیوں پر ہر حال میں مہر واجب خواہ وہ مہر معین نہ کریں جب بھی واجب اور اگر قصداً مہر کی نفی ہی کردیں جب بھی واجب ہوگا۔(خزائن العرفان بتصرف)

اس آیت سے ان بدنصیبوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو اپنے جیسا بتاتے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر انہیں گمراہ کرنے کی ناپاک سازشیں کرتیں ہیں (اللہ تعالیٰ ہمیں عقائدِ اہلسنّت پر استقامت عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم)

خیال رہے حضور سیّدی صدرالافاضل خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تفسیر احمدی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقتِ نزول آیت حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرّف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مومنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کو نذر کردیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور امِ شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں۔(خزائن العرفان)

Marfat.com

بہر حال حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خصوصیت پھر بھی ثابت ہے کیونکہ اختلاف فقط وقتِ نزول کا ہے۔

مومنہ بہنیں

اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا الاخوات مومنات میمونة وام الفضل واسماء (الاصابہ ج۸ ص ۳۲۳)

یعنی سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا اور حضرت ام الفضل زوجۂ حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ اور حضرت اسماء بنت عمیس اُمّ المؤمنین کی ماں شریک مومن بہنیں ہیں۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کا قرضہ

حضرت سالم رضی اللّٰہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدہ نے ایک دفعہ قرض لیا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ قرض لیتی ہیں جب کہ آپ کے پاس ادائیگی کے لئے مال نہیں ہے تو فرمایا سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول مامن احد یستدین دینا یعلم اللّٰہ انہ یرید ادائہ الاادا ہ یعنی میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ادائیگی قرض کے لئے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا فرمادے گا۔

سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا اور ایک عورت کی منت

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک عورت بیمار ہوئی تو اس نے منت مانی کہ اگر اللہ مجھے شفا دے تو میں لاخرجن فلاصلین فی بیت المقدس جا کر بیت المقدس میں نماز ادا کروں گی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے شفا دی تو اس نے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا تو سیّدہ

Marfat.com

میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو اپنے بارے میں بتایا تو سیّدہ نے فرمایا کہ آپ مسجدِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں نماز ادا کرلو کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ صلوٰۃ فیہ افضل من الف صلوۃ فیما سواہ من المساجد الامسجد الکعبۃ کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار گنا زیادہ ثواب ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۳۳)

سیّدہ اور تبلیغ سنت

جس طرح دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ نے لوگوں کو مسائل پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا اسی طرح سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات و احوال اور دیگر خانگی امور کو ملاحظہ فرمایا اور ان کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کو سنت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی چنانچہ آپ کی باندی کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیّدہ میمونہ نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس کی زوجہ کے پاس بھیجا اور آپ دونوں کے مابین رشتہ داری تھی تو میں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ کا فراش آپ کے بستر سے جدا اور الگ تھا تو میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ آپس میں کسی شکر رنجی کی وجہ سے ہے جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں حالتِ حیض میں ہوں جب میں حائضہ ہوتی ہوں تو حضرت میرے بستر کے قریب تشریف نہیں لاتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے سیّدہ میمونہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسکا ذکر کیا تو آپ نے مجھ کو واپس بھیجا اور فرمایا کہ ارغبۃ عن سنۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابن عباس کو کہو کہ کیا آپ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت سے اعراض کرتے ہیں لقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام مع المراۃ من نسائہ الحائض تحقیق

Marfat.com

اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم اپنی ازواج میں سے حیض والی کے ساتھ (حالت حیض میں) آرام فرماتے تھے۔(امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۳۲)

مرویاتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا سے ۷۶ احادیث مروی ہیں جن میں سے ۷ متفق علیہ اور ایک صرف بخاری میں باقی تمام دیگر کتب احادیث میں مذکور ہیں آپ سے حادیث روایت کرنے والوں میں سے عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن شداد، عبدالرحمٰن بن سائب، یزید بن اصم، عطا بن یسار وغیرہ حضرات ہیں۔

چند ایک مرویات

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مرگئی تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا خذوھا وماحولھا فالقوہ وکلوہ کہ اس چوہیا کو اور اس کے گرد گھی لے کر پھینک دو اور باقی ماندہ گھی کھاؤ۔

(امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۲۹)

۲۔ حضرت ابن عباس سیّدہ میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔(ایضاً)

۳۔ اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا الکافر یأکل فی سبعة امعاء والمؤمن یاکل فی معیً واحد کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جب کہ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

(امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۳۵)

Marfat.com

۴۔حضرت ابن عباس اپنی خالہ میمونہ اُمّ المؤمنین سے روایت کرتے ہیں سیّدہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے غسل فرمانے کیلئے پانی رکھا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے غسلِ جنابت فرمایا جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے غسل فرمالیا تو میں نے ایک کپڑا خدمت میں پیش کیا تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اسے رد فرمادیا۔(امام احمد بن حنبل ج۶ ص ۳۳۵)

امّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کے بارے میں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اخبارِ غیب

خصائص کبری میں یزید بن اصم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ پر مکّہ میں گرانی ہوئی تو فرمایا اخرجونی من مکّة فانی لا اموت بها ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم اخبرنی ان لااموت بمکة مجھے مکّہ سے لے چلو کیونکہ میں یہاں وصال نہ کروں گی اس لئے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھے بتایا تھا کہ میں مکّہ میں نہ مروں گی لہٰذا اس کے بعد آپ کو لوگ مقام سرف لے گئے اور وہیں آپ کا وصال ہوا۔

(خصائص کبری ج۲ ص ۲۵۲ مکتبہ حقانیہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال

سیّدہ میمونہ رضی اللّٰہ عنہا کی رحلت کے بارے میں زیادہ مشہور قول ۵۱ ہجری کا ہے جب کہ ۶۱/ ۶۲/ ۶۳ ہجری کے اقوال بھی بیان کئے گئے ہیں آخری قول کے مطابق سیّدہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی آخری زوجۂ مبارکہ ہیں جنہوں نے سب سے آخر میں وصال پایا تھا بعض علماء کے نزدیک ۳۸ ہجری کو رحلت واقع ہوئی اور یہ حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ کا دورِ خلافت تھا

Marfat.com

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی اور سیّدہ کے دیگر بھانجوں کے ساتھ مل کر آپ کو قبر میں اتارا گیا۔

(مدارج شریف ج ۲ ص ۶۶۲)

خویش واقارب

اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آٹھوں ہمشیرگان کا ذکر گزرا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

سیّدہ کے بھانجے اور شاگرد ہیں جبکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچازاد بھائی ہیں والدہ کا نام لبابہ بنت حارث جو کہ اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں ہجرت کے تین سال قبل ولادت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیرہ سال تھی اللہ کے رسول نے آپ کے لئے علم وحکمت کی دعائیں فرمائیں چنانچہ بخاری میں خود فرماتے ہیں کہ ضمنی النبی صلی اللہ علیہ و سلم وقال اللھم علمہ الکتاب یعنی مجھے حضور نے دبوچا اور فرمایا اے اللہ اس کو کتاب کا علم دے (ج ۲ ص ۱۰۸۰) آپ کا لقب حبر الامۃ ہے بڑے حسین وجمیل فقیہ ومجتہد تھے حضرت عمر کے مشیر خاص تھے آخر میں نابینا ہو گئے ۶۸ھ ہجری کو طائف میں رحلت فرمائی اور اے سال عمر پائی۔ (اکمال)

عبداللہ بن شداد بن الھاد اللیثی

آپ کی والدہ سلمی بنت عمیس ہیں اُمّ المؤمنین کے بھانجے اور شاگرد ہیں اور آپ نے اُمّ المؤمنین کے علاوہ حضرت ام الفضل، اسماء بنت عمیس، حضرت عمر وعلی اور ابن مسعود، معاذ، طلحۃ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم وغیرہ سے احادیث روایت فرمائی ہیں جب

Marfat.com

کہ آپ سے کبارِ تابعین میں ربعی بن حراش اور اوساط میں سے طاؤس جب کہ صغار میں سے سعد بن ابراہیم، ابواسحاق شیبانی وغیرہ نے روایات لی ہیں حضرت عبداللہ کبارِ تابعین اور ثقہ راویوں میں سے ہیں۔(الاصابہ ج۵ ص ۱۲)

خیال رہے عبداللہ کے والد شداد بن الہاد نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اور ابن مسعود سے حدیثیں روایت فرمائی ہیں جب کہ آپ سے آپ کے صاحبزادے عبداللہ نے روایتِ حدیث فرمائی آپ کی زوجیت میں سلمی بنت عمیس تھیں جو کہ اسماء بنت عمیس کی بہن ہیں اور یہ دونوں سیّدہ اُمّ المؤمنین کی ماں شریک ہیں۔(الاصابہ ج۳ ص ۲۶۹)

یزید بن الاصم

آپ سیّدہ کے بھانجے ہیں ان کی والدہ برزہ بنت حارث ہیں سیّدہ سے روایت کرتے ہیں وصال ۴/ ۱۰۳ھ کو ہوا۔(اسدالغابہ ج۵ ص ۴۹۳)

فضل بن العباس

آپ کی کنیت ابوعبداللہ یا پھر ابومحمد تھی آپ بھی سیّدہ کے بھانجے تھے کیونکہ آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث سیّدہ کی بہن ہیں آپ حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے بہت زیادہ حسین وجمیل تھے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ساتھ غزوۂ حنین وغیرہ میں شریک رہے اور حجۃ الوداع میں حضور کی سواری پر آپ کے ردیف تھے وصال ۱۵/ ۱۸/ ۱۳ھ کو ہوا اپنے پیچھے ایک بیٹی اِمِّ کلثوم رضی اللّٰہ عنہا کو چھوڑا جن سے حضرت حسن نے نکاح فرمایا پھر جب آپ دونوں کے درمیان فرقت ہوئی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اِمِّ کلثوم رضی اللّٰہ عنہا کو اپنے نکاح میں لے لیا تھا۔(اسدالغابہ ج۴ ص ۳۸۸)

Marfat.com

سیّدہ کے غلام

۱۔ عطا بن یسار

آپ کی کنیت ابو محمد ہے اُمّ المؤمنین سیّدہ میمونہ کے آزاد کردہ غلام اور شاگرد ہیں مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں چوراسی سال کی عمر میں ۹۷ھ میں وفات پائی۔(اکمال)

۲۔ سلیمان بن یسار

آپ کی کنیت ابوایوب ہے یہ بھی اُمّ المؤمنین کے آزاد کردہ غلام ہیں شاگردی کا شرف بھی حاصل فرمایا عظیم الشان تابعی، فقیہ، ثقہ عابد اور پرہیز گار تھے سات فقہاء میں سے تھے آپ نے ۷۳ سال عمر پائی ۱۰۷ھ کو وصال ہوا۔(اکمال)

۳۔ سلیمان ابن مولی میمونہ

یہ سلمان ابن یسار کے علاوہ ہیں۔(اکمال)

مزارات ازواجِ مطہّرات رضی اللّٰہ عنہنّ

ازواجِ مطہّرات کی اکثریت جنت البقیع میں آرام فرما ہے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اکثر راتوں کو بھی جنت البقیع میں تشریف لا کر تین تین دفعہ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے شہرِ مدینہ طیبہ سے متصل شرقی جانب قلعہ کے باب الجمعہ سے باہر جنت البقیع کا مشہور قبرستان ہے یہ قبرستان جواہراتِ روحانی کا بے نظیر مخزن اور اسرار الٰہیہ کا متبرک معدن ہے جنت البقع اصل میں صاف میدان کو کہتے ہیں یعنی بہشت یا میدانی باغ یہاں غرقد کے درخت تھے اس لیے اسے بقیع الغرقد بھی کہتے ہیں غرقد جنگلی پیلو جیسا درخت ہے تاریخی روایات میں ہے کہ اس متبرک قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں حضرات امّہات المؤمنین سیّدہ خدیجہ اور سیّدہ

Marfat.com

میمونہ کے علاوہ باقی (۱) حضرت سودہ بنت زمعہ (۲) حضرت عائشہ صدّیقہ بنت ابوبکر (۳) حضرت زینب ام المساکین (۴) حضرت حفصہ بنت عمر فاورق (۵) حضرت اُمّ سلمہ (۶) حضرت زینب بنت جحش (۷) حضرت جویریہ (۸) حضرت امِّ حبیبہ بنت ابی سفیان (۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہنّ یہاں آرام فرما ہیں اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار جنت المعلیٰ مکّہ معظّمہ میں ہے جب کہ حضرت میمونہ کا مزار مقامِ سرف کے نزدیک مکّہ معظّمہ میں ہے۔(انوار البشارۃ مکتبہ رضویہ ص ۱۰۳ و ۱۰۱)

تنبیہ

امّہات المؤمنین ازواجِ مطہّرات رضی اللہ عنہنّ تعداد میں گیارہ ہیں یہ تمام حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی زوجیت میں آئیں اور ان تمام سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے زفاف بھی فرمایا تھا اور ان میں سے بعض سے اولاد بھی پیدا ہوئی اور حضور کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ان میں سے دو (حضرت خدیجہ، سیّدہ زینب بنت خزیمہ) نے رحلت فرمائی تھی باقی تمام حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد میں وصال یافتہ ہوئیں کچھ ایسی بھی عورتیں ہیں جن سے نکاح تو فرمایا مگر زفاف نہ فرمایا اور کچھ وہ ہیں جن سے زفاف فرمایا لیکن اس آیت پاک یاایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا (الایۃ) کی رو سے اختیار ملنے پر حضور کے حبالۂ نکاح سے نکل گئی تھیں یہ تعداد میں چوبیس یا اس سے زیادہ تھیں۔(مدارج)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

تیرہواں باب

اب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی مقدّس باندیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ا۔ تذکرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ ماریہ قبطیہ رضی اللّٰہ عنہا

مقوقس مصر اور سکندریہ کا حکمران تھا مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنا مکتوبِ گرامی دے کر اس کی طرف بھیجا تھا مقوقس کو جب خط پہنچا تو اس نے بڑا ادب واحترام بجالایا اور حضرت حاطب کو تنہائی میں بلا کر حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی صفات سنیں تو کہنے لگا یہ تو وہی نبی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور کہا کہ میں نے اس نبی کے بارے سوچ لیا ہے اور مجھے علم ہے وہ جس چیز کا حکم دیتے ہیں وہ باعثِ نفرت نہیں اور نہ وہ کسی مرغوب چیز سے ممانعت کرتے ہیں اور مجھے یہ بھی خبر ہو چکی کہ وہ جادوگر نہیں اور نہ ہی آپ جھوٹے ہیں اور ابھی میں مزید غور کر رہا ہوں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے مکتوبِ گرامی کو ہاتھی کے دانت کے بنے ہوئے ایک صندوق میں حفاظت سے رکھ لیا اور کاتب کو اپنا مکتوب لکھنے کا حکم دیا جس کا مضمون یہ تھا۔

مضمونِ خط

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) بن عبداللہ کی خدمت میں از مقوقس عظیم القبط

امابعد!

میں نے آپ کا مکتوب شریف پڑھا اس میں جو لکھا تھا اور جس چیز کی طرف آپ نے بلایا اس کو سمجھ لیا بے شک مجھے معلوم ہے کہ ایک نبی باقی ہے جو خاتم الانبیاء ہوگا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ شام میں ہوگا میں نے آپ کے ایلچی کا احترام کیا آپ کی خدمت میں ماریہ اور سیرین کو بھیج

Marfat.com

رہا ہوں ماریہ قبط میں عظیم مرتبہ کی حامل ہیں اور سواری کے لئے ایک اونٹ پیش کرتا ہوں۔

(مدارج شریف)

تحائف

مقوقس نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں جو تحائف بھیجے اس کا ذکر الاصابہ میں یوں فرمایا بعث المقوقس صاحب الاسکندیہ الی رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیْ سنة سبع من الهجرة بمارية واختها سيرين والف مثقال ذهبا وعشرين ثو باً لیناً وبغلته الدلدل وحماره عفيرا ويقال يعفور ومع ذلک خصی يقال له مابور شیخ کبیر کہ مقوقس حاکم سکندریہ نے سنہ ۷ھ میں حضرت ماریہ قبطیہ اور آپ کی بہن سیرین اور ایک ہزار مثقال سونا اور بیس (جوڑے) کپڑے اور اپنا دلدل نامی خچر اور عفیر نامی دراز گوش جس کو یعفور بھی کہا گیا ہے نیز ایک خصی (غلام) جس کو مابور کہا جاتا تھا جو کہ عمر رسیدہ تھا بھیجا (الاصابہ ج ۸ ص ۳۱۰) علاوہ ازیں حاطب رضی اللّٰہ عنہ کو ایک سو مثقال سونا پانچ کپڑے بطورِ انعام دیئے بعض روایات میں چار باندیوں کا ذکر ہے مذکورہ دو کے علاوہ دو اور تھیں جن کے نام و احوال معلوم نہ ہوئے۔ (مدارج)

حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مقوقس کے تحائف کو قبول فرمالیا لیکن مقوقس نے اسلام قبول نہ کیا جب حضرت حاطب واپس خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اس خبیث نے اپنی بادشاہی کے باعث بخیلی کی ہے حالانکہ اس کی وہ بادشاہت نہ رہے گی پھر یہ مقوقس حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوا۔ (مدارج)

حضرت ماریہ کا قبولِ اسلام

جب حضرت حاطب ماریہا ور تحائف کو لے کر واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ نے راستے

Marfat.com

میں حضرت ماریہ کو اسلام پیش فرمایا اور آپ کو قبول اسلام کی رغبت دی تو ماریہ اور آپ کی بہن دونوں اسلام سے مشرّف ہوگئیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۳۱۱)

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کا سیّدہ کو اپنے لیے مختص فرمانا

قبولِ ایمان کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے سیّدہ کو اپنے لئے مختص فرمالیا جب کہ آپ کی بہن سیرین کو حضرت حسّان کے حوالے فرمادیا حضرت سرین کے بطن مبارک سے عبدالرحمٰن بن حسان نے تولد فرمایا جب کہ سیّدہ ماریہ کے شکم مبارک سے حضرت ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

خیال رہے دراز گوش جو کہ تحفہ میں آیا تھا اس پر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سواری فرماتے تھے اور پھر وہ حجۃ الوداع کے موقع پر مرگیا۔

دیگر روایات

جب کہ دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے وصالِ ظاہری کے بعد اس دراز گوش نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے فراق میں اپنے آپ کو ایک کنویں میں گرا کر ختم کردیا۔

اور رہا دلدل تو اس پر حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد سواری فرماتے تھے اور آپ کے بعد حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللّٰہ عنہ پھر حضرت معاویہ کے دور میں مرگیا اور اس وقت اس کے دانت گر چکے تھے جس کی وجہ سے پانی میں آٹا ملا کر اسے پلاتے تھے۔واللّٰہ ورسولہ اعلم

Marfat.com

سیّدہ ماریہ رضی اللّٰہ عنہا کی رہائش

مدینہ منورہ کے قریب مقام عالیہ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو ٹھہرایا تھا اور آپ سیّدہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے باوجود یکہ کہ آپ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی کنیزہ تھیں لیکن پھر بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ کو پردہ میں رکھتے تھے آپ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی امِ ولد بھی تھیں کیونکہ حضرت ابراہیم کی ولادت آپ ہی کے ہاں ۸ھ ہجری ذی الحجہ کو ہوئی سیّدہ ماریہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسن سے بھی نوازا تھا چنانچہ الاصابہ میں کانت مارية رومية و كانت مارية بيضاء جعده جميلة کہ آپ چونکہ رومی تھیں اس لیے آپ سفید رنگت والی بہت جمیل تھیں اُمّ المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ جتنا مجھے حضرت ماریہ پر رشک آتا تھا اتنا کسی اور پر نہ آتا کیونکہ آپ صاحب جمال تھیں اور حضور کو بھاتی تھیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۳۱۱)

سیّدہ کا وصال

واقدی کا بیان ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے بعد حضور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللّٰہ عنہ سیّدہ کے نان ونفقہ کا انتظام فرماتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کے ذمے آپ کا نان ونفقہ تھا اور آپ ہی کے دورِ خلافت میں اُمّ المؤمنین کا وصال محرم الحرام ۱۶/۱۵ھ کو ہوا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ نے آپ پر نماز پڑھنے کے لیے لوگوں کو اکٹھا فرمایا اور آپ کی نمازِ جنازہ ادا فرما کر سیّدہ کی بقیع میں تدفین فرمائی۔(الاصابہ ج۸ ص ۳۱۱)

Marfat.com

مسجد مشربہ ام ابراہیم

حضور سیّدنا اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم جب عوالی مدینہ میں صاحبزادے کی دیکھ بھال کے لئے جاتے تو اس مشربہ میں نماز پڑھتے بعد میں اسی جگہ مسجد بنائی گئی جو مسجدِ مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہوگئی اور یہ مسجد بنی قریظہ کے شمال میں واقع ہے۔(انوار البشارۃ ص ۹۳)

خویش اقارب

حضرت ابراہیم بن رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم

حضرت ابراہیم حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی آخری اولاد پاک ہیں آپ کی ولادت ذی الحجہ سن ۸ ہجری مدینہ طیبہ میں ہوئی آپ حضرت سیّدہ ماریہ قبطیہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے حضرت سیرین جو کہ ماریہ قبطیہ کی بہن ہیں آپ کی خالہ ہیں اور حضرت عبدالرحمٰن بن حسان آپ کے خالہ زاد بھائی سیّدابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی ولادت پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا تھا حضرت سلمیٰ جو کہ حضرت ابورافع کی زوجہ ہیں آپ کی دایہ تھیں جب حضرت ابورافع رضی اللّٰہ عنہ نے سیّدابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی ولادت کی خوشخبری حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو دی تو آپ نے خوشی میں حضرت ابورافع کو آزاد فرمادیا حضرت جبرئیل نے آکر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو ابا ابراھیم کی کنیت سے خطاب کیا اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے لختِ جگر کا نام ابراہیم رکھا اور فرمایا آج رات صاحبزادے کی ولادت ہوئی اس کا نام اپنے جدِ امجد کے نام پر ابراہیم رکھا گیا ہے آپ کے عقیقہ میں دو بھیڑیں یا پھر ایک بکری ذبح کی گئی وحلق شعر ابراھیم یوم سابعۃ وسماہ وتصدق بزبنہ ورقا

Marfat.com

آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کے بال حلق فرمائے نام رکھا اور ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ فرمائی آپ کے بال مبارک صحابۂ کرام نے دفن فرمادیئے ثم دفعه الی ام سیف امرأة قین پھر حضور صلی اللہ علیه و سلم نے صاحبزادے کو ایک لوہار کی بیوی امّ سیف کے حوالے فرمایا تا کہ وہ آپ کو دودھ پلائیں حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیه و سلم سے زیادہ اپنے عیال پر شفیق میں نے کوئی نہیں دیکھا حضرت ابراہیم عوالیٔ مدینہ میں دودھ پیتے تھے جب حضور صلی اللہ علیه و سلم وہاں تشریف لے جاتے تو ہم بھی ساتھ ہو لیتے جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو حضور صلی اللہ علیه و سلم سیّدابراہیم کو اپنی گود میں لے لیتے اور ان سے پیار کرتے اس وقت ابوسیف نے بھٹی جلائی ہوتی جس کی وجہ سے سارے گھر میں دھواں ہوتا۔

حضرت جابر کی حدیث میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیه و سلم کو حضرت ابراہیم کے نزع کی خبر ملی تو حضور صلی اللہ علیه و سلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور چلے جب صاحبزادے کے سرہانے تشریف فرما ہوئے تو صاحبزادے کو گود میں لے کر فرمانے لگے اے ابراہیم ہم تمہارے فراق میں غمزدہ ہیں اور ہماری آنکھیں رو رہی ہیں اور دل افسردہ ہے فی حدیث هدبه وعین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تدمع.

وفی حدیث شیبان فدمعت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تدمع العین ویحزن القلب یعنی آنکھیں رو رہی ہیں دل حزین وافسردہ ہے اور ہم نہیں کہتے مگر وہی جس سے ہمارا پروردگار راضی ہے۔

حضرت رضی اللہ عنه فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیه و سلم کے ہمراہ ابو یوسف لوہار کے مکان پر گئے اور وہ ابراہیم کے رضاعی والد تھے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیه و

Marfat.com

سلم نے صاحبزادے کا بوسہ لیا، سونگھا اس کے بعد دوبارہ جب ہم ابو یوسف کے گھر گئے تو دیکھا کہ ابراہیم دم توڑ رہے ہیں یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ و سلمصلی اللہ علیہ و سلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم آپ گریہ فرمارہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

انھا رحمة ثم اتبعها باخرى فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولانقول الاما يرضى ربنا وانا بفراقک يا ابراهيم لمحزون.

ترجمہ : یہ تو رحمت ہے آپ دوبارہ گریہ فرمانے لگے اور فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل رنجیدہ ہوتا ہے اور ہم زبان سے وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب تعالیٰ کو پسند ہے بے شک اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے مغموم ہیں۔

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ابراہیم کی نازک حالت دیکھی تھی اس لیے چشمانِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے حضرت عبدالرحمٰن نے چونکہ صبر کی ترغیب اور بے صبری کی ممانعت سنی تھی اس لیے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے آنسو دیکھ کر حالتِ تعجب میں عرض گزار ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم آپ بھی گریہ فرمارہے ہیں جس پر حضور نے فرمایا کہ میرا یہ گریہ فرمانا بے صبری یا ناشکری نہیں بلکہ یہ تو رحمت ہے کیونکہ ہر باپ کو اپنے بیٹے سے فطری محبت ہوتی ہے تو اگر جدائی کے وقت آنسو بھر آئیں تو ان پر کوئی مواخذہ نہیں ہے اس کے بعد فرمایا کہ حماقت اور جہالت کی دو آوازیں ہیں صوت عند نعمة لهو ولعب ومزامير الشيطن وصوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطن۔

ایک تو لہو ولعب گانے بجانے کی آواز دوسری مصیبت کے وقت چیخنا چلانا منہ نوچنا گریبان پھاڑنا شیطان کی طرح واویلا مچانا۔

Marfat.com

حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ان له مرضعا فی الجنة کہ ابراہیم کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی ہے۔

خیال رہے حضرت ابراہیم کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ مدارج شریف میں سترہ دن ایک روایت میں سولہ ماہ اور آٹھ ماہ کا بھی ذکر ہے بعض علماء نے فرمایا کہ ایک سال دو ماہ اور چھ یوم تھے اور بعض نے ڈیڑھ سال بھی بیان فرمایا ہے حضور مفتی سیّد محمود رضوی علیہ الرحمة نے فرمایا کہ صاحبزادے کا وصال سولہ ماہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر میں بروز منگل ۱۱ ربیع الاول ۱۰ ہجری میں ہوا واللہ ورسولہ اعلم

آپکو غسل آپ کی دایہ نے دیا دوسری روایت کے مطابق حضرت عقیل نے غسل دیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف پانی ڈالتے تھے اور حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمان بن مظعون کے قرب میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے جب حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو سورج گرہن واقع ہوا فقال قوم ان الشمس انکسفت لموته تو ایک قوم نے کہا کہ سورج گرہن سیّدابراہیم کی وجہ سے واقع ہوا ہے۔اس پر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے خطبہ ارشاد فرمایا ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللّٰہ لاینخسفان لموت احدو لالحیاته فاذارأیتم ذلک فافزعوالی ذکر اللّٰہ والصلوٰة

ترجمہ: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا حیات پر نہیں گھناتے تو جب تم یہ دیکھو تو اللہ کے ذکر اور نماز کی طرف رجوع کرو۔

خیال رہے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی قبر پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے پانی کا چھڑکاؤ بھی فرمایا اور آپ کی قبر پر علامت لگائی تھی۔ (اسدالغابہ ج ۱ ص ۶۳،

Marfat.com

مدارج وبخاری و فیوض الباری وغیرہ)

صاحبزادۂ رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدنا ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ

کا مزار شریف

انوار البشارۃ میں حضور سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللّٰہ عنہ جنت البقیع کے مزارات کے بارے میں لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلے یہاں قبّہ (ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ) کی پختہ عمارت تھی جس میں حضور انور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے صاحبزادے سیّدنا ابراہیم جو سولہ مہینوں کی عمر میں انتقال فرما گئے مدفون ہیں اور عشرۂ مبشرہ میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی زرارہ بھی مدفون ہیں اور اس میں عبداللہ بن مسعود جیسے مشہور صحابی اور خنیس بن صناعہ اور اسد بن زرارہ بھی مدفون ہیں نیز فرمایا حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت رقیہ رضی اللّٰہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم بھی ان کے قریب میں آرام گزیں ہیں۔(انوالبشارۃ ص ۱۰۲ مکتبہ رضویہ)

حضرت سیرین ہمشیرہ سیّدہ ماریہ

حضرت سیرین اُمّ المؤمنین کی بہن ہیں اُمّ المؤمنین سیّدہ ماریہ اور آپ کی بہن دونوں کو مقوقس نے بطورِ ہدیہ کے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کیا تھا جس کی تفصیل گذری حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو حضرت حسّان بن ثابت کے حوالے فرمادیا تھا اور ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن حسّان کی ولادت ہوئی حضرت عبدالرحمٰن بن حسّان اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللّٰہ عنہ کی نزع کا وقت تھا تو میں اور میری بہن ماریہ جب چیختیں تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم چیخنے سے

Marfat.com

منع فرماتے۔

قدامہ کی روایت ہے کہ سیرین ام ولد حسّان عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور ان کی صف کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔(الاصابہ ج۸ ص۱۹۸)

عبدالرحمٰن بن حسّان

یہ اُمّ المؤمنین کے بھانجے ہیں سیرین کے صاحبزادے اور حضرت حسّان کے لختِ جگر ہیں اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی۔ واللہ اعلم

Marfat.com

۲۔تذکرۂ حضرت ریحانہ رضی اللّٰہ عنہا بنت شمعون بن زید

آپ یہود کے خاندان بنوقریظہ یا پھر بنونضیر سے تھیں یہ بھی گرفتار ہوکر حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں آئیں بعد میں اسلام قبول فرمالیا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم یہ خبر پاکر بہت خوش ہوئے ان کو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ملکِ یمین کے طور پر صحبت کا شرف بخشا تھا۔ بعض نے یہ بھی فرمایا کہ ان کو آزاد فرما کر ۸ھ میں نکاح کرلیا تھا آپ کا وصال حجۃ الوداع سے واپسی پر ہوا ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عمر کے دور میں وصال فرمایا آپ بھی جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۴۶ و مدارج)

۳۔حضرت نفیسہ رضی اللّٰہ عنہا

آپ حضرت زینب بنت جحش کی کنیزہ تھیں انہوں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں بطورِ ہدیہ اس وقت آپ کو پیش فرمایا تھا جب آپ نے ان کو ایک ماہ ناراضگی کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔

۴۔جمیلہ

یہ بھی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں گرفتار ہوکر آئیں تھیں۔

(مدارج شریف)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

چودھواں باب

وہ عورتیں جو حرمِ نبی سے مشرّف نہ ہو سکیں

۱۔ کلابیہ

اس نے دنیا کو اختیار کیا آخر کار یہ کھجوروں کی گھٹلیاں چنا کرتی تھی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ مینگنیاں چنا کرتی تھی کسی شخص نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو سر اٹھا کر جواب دیا کر انا الشقیۃ التی اخترت الدنیا علی اللّٰہ ورسولہ یعنی میں وہ بدنصیب عورت ہوں کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول پر دنیا کو اختیار کیا۔ (مدارج شریف)

شعر :

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رضی اللّٰہ عنہ)

۲۔ اسماء کندیہ

اس کا سلسلۂ نسب یہ ہے اسماء بنت النعمان بن الحارث بن شراحیل اور ایک قول میں یوں ہے اسماء بنت نعمان بن الاسود بن الحارث بن شراحیل الکندیہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اسماء کندیہ سے نکاح فرمایا تھا لیکن اس کے قصۂ فراق میں اختلاف ہے۔

☆ ایک قول یہ ہے کہ جب حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے ان کو اپنے پاس بلوایا تو اس نے جواباً کہا کہ تم آؤ اور آنے سے انکار کر دیا۔

Marfat.com

☆ایک قول کے مطابق اس نے کہا کہ اعوذباللّٰہ منک میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اسپر آپ نے فرمایا کہ تم نے بڑی پناہ مانگی۔

☆ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ وہ بد بخت عورت ہے جس نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے مفارقت کرنے اور اپنی قوم کی طرف رد کئے جانے کا سوال کیا تو حضور نے اس کو جدا کر دیا۔

☆ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ بہت زیادہ خوبصورت تھی تو دیگر ازواج نے اس بات سے خوف کیا کہ کہیں یہ ان پر غالب نہ ہو جائے تو انہوں نے اسماء کندیہ سے کہا کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم تمہارے قریب آئیں تو تم اعوذباللّٰہ منک کہہ دینا تو اس نے ایسا ہی کیا پھر یہ خود اپنے آپ کو بد بخت و حرماں نصیب کہتی تھی۔

☆ایک قول یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اس کے قریب ہوئے تو اس نے اعوذباللّٰہ منک کہا تو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ تم نے بڑی پناہ مانگی الحقی باھلک اپنے اہل میں چلی جاؤ۔

☆ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ چونکہ اہلِ کندہ کے سردار کی لڑکی تھی اس لیے اس نے تکبّر کرتے ہوئے آپ سے پناہ مانگی تھی۔(الاصابہ ج۸ ص ۱۹)

خیال رہے مذکورہ بالا اقوال کے علاوہ بھی اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔

۳۔لیلیٰ بنت خطیم

اس کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے لیلیٰ بنت الخطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر الانصاریہ الاوسیۃ ثم الظفر یہ۔

یہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی خدمت میں آکر کہنے لگی کہ میں لیلیٰ بنت خطیم ہوں اور میں اپنے آپ کو آپ پر پیش کرنے آئی ہوں تو آپ مجھ سے شادی فرمالیں حضور سیّد عالم

Marfat.com

صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا میں نے ایسا کیا پھر یہ اپنی قوم کی طرف گئی اس کے قوم والوں نے کہا کہ تم نے برا کیا کیونکہ تم غیرت مند عورت ہو اور حضور کے پاس اور بھی ازواج ہیں لہٰذا تم جا کر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے اقالہ (فسخِ نکاح) کرلو اس پر اس نے واپس جا کر عرض کی اقلنی حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم مجھ سے فسخ نکاح فرمالیں حضور نے فرمایا کہ ہم نے نکاح فسخ کیا (الاصابہ ج۸ ص ۳۰۴) ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک دن حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم سورج کی طرف پشت مبارک کیئے جلوہ افروز تھے کہ اس نے پیچھے سے آکر مکا مارا اس پر زبانِ اقدس سے یہ الفاظ جاری ہوئے۔

من ھذا اکلۃ الاسد او اکلتہ الذئب کہ یہ کون ہے جس کو شیر یا بھیڑیا کھائے گا اس نے کہا کہ میں لیلیٰ بنت خطیم ہوں اس کے بعد مسعود بن اوس بن سواد بن ظفر نے اس سے نکاح کیا اور اولاد بھی ہوئی ایک روز مدینہ کے باغات میں سے کسی میں غسل کر رہی تھی کہ اچانک بھیڑیا کود پڑا اور اس کو چیر پھاڑ کر بعض حصّہ کھا گیا جس سے اس کی موت واقع ہوئی۔

(الاصابہ ج۸ ص ۳۰۴)

شعر :

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

۴۔ سنا بنت اسماء

آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے سنا بنت اسماء بنت الصلت السلمیۃ ان سے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے نکاح فرمایا تھا پھر زفاف کے شرف سے قبل ہی وصال فرما گئیں اور ان کی

Marfat.com

موت کا سبب یہ تھا کہ جب ان کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی آپ سے نکاح کرنے کی خبر پہنچی تو اتنی خوش ہوئیں کہ اس فرحت کی وجہ سے انتقال فرما گئیں۔

(الاصابہ ج۸ ص ۱۹۱)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک شخص قبیلۂ بنو حلیم سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایک بہت حسین اور خوبصورت لڑکی ہے جو بجز آپ کے کسی اور کے لئے مناسب نہیں حضور نے خواستگاری فرمائی یا ارادہ فرمایا تو اس شخص نے پھر لڑکی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی اور نہ اسے کبھی کوئی تکلیف پہنچی اس پر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ہم کو تمہاری لڑکی کی کوئی ضرورت نہیں۔(مدارج شریف)

۵۔مرو بن عوف بن سعد قبیلہ کی عورت

مرو بن عوف بن سعد قبلہ کی عورت کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے پیغامِ نکاح دیا تو اس کا والد کہنے لگا کہ اس کو برص ہے اور یہ جھوٹ اس نے اس وجہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش نہ کرنا پڑے اللہ کی شان جب یہ شخص گھر گیا تو دیکھا کہ وہ لڑکی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی تھی۔(مدارج شریف)

۶۔امامہ بنتِ حمزہ رضی اللہ عنہما

آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کا ذکر صحیحین میں عمرۃ القضاء کے قصّہ میں ہے یعنی جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وِ سلم اور آپ کے اصحاب عمرۂ قضاء سے واپس تشریف لا رہے تھے تو امامہ بنت حمزہ یاابن عم اے میرے چچا کے بیٹے کی ندائیں کر رہی تھی تو حضرت علی شیر خدا نے سیّدہ خاتون جنّت کو فرمایا کہ اپنے باباجان کی چچازاد بہن کو لے

Marfat.com

لوپھران کے بارے حضرت علی اور جعفراور حضرت زید بن حارثہ کا مخاصمہ ہوا(کہ ان کواپنے پاس کون رکھے گا؟) (الاصابہ ج۸ ص ۲۳)

ان کی خالہ حضرت میمونہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے نکاح میں تھیں نیز چونکہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی ہیں اس لیے آپ کی چچازاد ہوئیں اور حضرت حمزہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے رضاعی بھائی ہیں اس وجہ سے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بھتیجی لگتی ہیں مدارج شریف سیّدنا شیخ عبدالحق محدثؒ دہلوی فرماتے ہیں امامہ بنت حمزہ کو حضور کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ انھا ابنة اخی من الرضاعة (بخاری ج ۲ ص ۷۶۴) یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں کیونکہ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے حضرت حمزہ کو بھی دودھ پلایا تھا۔(مدراج شریف ج ۲ ص ۶۶۷)

۷۔عزہ بنت ابوسفیان

یہ اُمّ المؤمنین سیّدہ امّ حبیبہ بنت ابی سفیان کی بہن ہیں ان کو بھی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر پیش کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ انھالاتحل لی بے شک یہ میرے لئے حلال نہیں۔(الاصابہ ج۸ ص ۲۳۹)

خیال رہے یہ وہ عورتیں تھیں جن سے قبل از نکاح یا نکاح کرنے کے بعد لیکن دخول سے قبل ہی علیحدگی ہوگئی تھی(مدارج شریف ج ۲ ص ۶۶۷) کتب سیر میں ان کے علاوہ بھی مذکور ہیں لیکن باختلاف۔(مدارج)

۱۔امّ شریک بنت جابر الغفاریہ

احمد بن صالح نے ان کو بھی ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ عنہنّ میں شمار کیا لیکن حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے دخول نہ فرمایا۔(الاصابہ ج۸ ص ۴۱۵)

Marfat.com

۲۔قتیلہ بنت قیس

قتیلہ بنت قیس بن معدیکرب کندیہ اشعث بن قیس کی بہن ہیں ان کو قیلہ بھی کہا جاتا ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے نکاح ۱۰ھ میں فرمایا لیکن حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے نہ تو ان کو (بظاہر) دیکھا اور نہ ہی دخول فرمایا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے اپنی ظاہری وفات سے دو ماہ قبل نکاح فرمایا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرض الموت میں نکاح فرمایا تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کو اختیار دیا گیا تھا کہ خواہ پردہ کرلیں اور مومنوں پر اپنے آپ کو حرام کرلیں خواہ کسی اور سے نکاح کرلیں تو انہوں نے نکاح کو اختیار کیا اور حضر موت میں عکرمہ سے شادی کرلی حضرت صدّیق اکبر کو جب خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان دونوں پر ان کے گھر کو جلادوں لیکن سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ تو وہ امّہات المؤمنین میں سے ہیں اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے دخول فرمایا اور نہ ہی اس نے پردہ کیا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مرتدہ ہوگئی تھی۔ واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج ۸ ص ۲۹۲)

۳۔عالیہ بنت ظبیان

ان سے بھی نکاح فرمانے کی روایت موجود ہے حضور نے ان سے نکاح فرمایا اور جتنا اللہ نے چاہا حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو اپنے پاس رکھا پھر طلاق دے دی۔اس روایت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے دخول فرمایا ہے۔

(الاصابہ ج۸ ص ۲۳۱)

Marfat.com

۴۔خولہ بنت ہذیل

ان کا سلسلۂ نسب یوں ہے خولہ بنت ھذیل بن قبصۃ بن ھبیرہ بن حارث بن حبیب بن حرفۃ بن ثعلبہ بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب التغلبیہ۔

ان کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے ان سے نکاح فرمایا تھا لیکن چونکہ یہ شام کی رہائشی تھیں جب حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں لایا جارہا تھا تو راستے میں ہی وصال کر گئیں ان کی والدہ کا نام حزنق بنت خلیفہ ہے جو کہ دحیہ کلبی کی بہن ہیں۔

(الاصابہ ج۸ ص ۱۲۱)

۵۔شراف اخت دحیہ بن خلیفۃ

خولہ بنت ھذیل کی وفات کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کی خالہ شراف جو کہ دحیہ بن خلیفۃ کی بہن ہیں ان سے نکاح فرمایا لیکن وہ بھی اسی طرح راستے میں رحلت کر گئیں واللہ ورسولہ اعلم (الاصابہ ج۸ ص ۱۲۱)

اب حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کو بھی نکاح کا پیغام دیا تھا لیکن نکاح واقع نہ ہوا۔

حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا

آپ ابو طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم کی بیٹی حضرت علی شیرِ خدا کی بہن اور حضور سیّد عالم کی چچازاد بہن ہیں آپ کے نام میں اختلاف ہے چنانچہ الاصابہ میں ہے قیل اسمھا فاختۃ وقیل اسمھا فاطمۃ وقیل ھند والاول اشھر۔اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ کے نام کے بارے میں تین قول ہین (۱)فاختہ (۲)فاطمہ(۳)ہند جب کہ پہلا قول مشہور ہے۔

Marfat.com

آپ پہلے ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمر بن عمران بن مخزوم المخزومی کی زوجیت میں تھیں پھر جب آپ نے اسلام قبول فرمالیا تو ھبیرہ اور آپ کے درمیان علیحدگی ہوگئی (الاصابہ ج ۸ ص ۴۸۵) اس ہبیرہ سے آپ کے ہاں جعدہ، عمرو اور یوسف وھانی پیدا ہوئے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے اور ہبیرہ نے بھی خود امّ ھانی کو پیغام نکاح دیا تھا لیکن ابوطالب نے حضرت امّ ہانی کا نکاح ہبیرہ سے کروادیا جب حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے عتاب فرمایا تو ابوطالب نے کہا کہ ان سے میں نے بیٹی طلب کی تھی اس لیے میں نے مہربانی کا طریقہ سمجھا کہ ان کا بدلہ دے دوں (مدارج) پھر جب آپ اسلام لے آئیں تو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے دوبارہ پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت امّ ہانی رضی اللّٰہ عنہا نے جواب دیا کہ واللّٰہ انی کنت لاحبک فی الجاھلیۃ فیکف فی الاسلام ولکنی امرأۃ مصیبۃ فاکرہ ان یؤذوک

قسم بخدا حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم میں آپ کو زمانۂ جاہلیت میں بھی پسند کرتی تھی تو زمانہ اسلام میں کیونکر آپکو پسند نہ کروں (زمانہ اسلام میں بدرجۂ اولیٰ آپ مجھے محبوب ہیں) لیکن چونکہ میں شادی شدہ خاتون ہوں اس وجہ سے مجھے یہ بات نہ پسندیدہ ہے کہ (میرے) بچے آپ کو ایذا دیں اس پر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا خیر النساء رکبن الابل نساء قریش احناہ علی ولد بہترین عورتیں جو کہ اونٹ پر سوار ہوتی ہیں قریشی عورتیں ہیں (الاصابہ ج ۸ ص ۴۸۵) بچے پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والی (بخاری جلد ۲ ص ۷۶۰) اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ عرب کی عورتیں بالخصوص قریشی خواتین اپنی اولاد کی طرف بڑی مائل و مہربان ہیں اور دلوں میں اپنے خاوندوں کی امانت دار بھی ہوتی ہیں۔

(مدارج)

Marfat.com

ابن سعد نے سند صحیح کے ساتھ شعبی سے تخریج فرمائی کہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے حضرت امّ ہانی کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ نے فرمایا یارسول اللّٰہ لانت احب الی من سمعی وبصری وحق الزوج عظیم وانا اخشی ان اضیع حق الزوج اے اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم آپ مجھے میری سماعت اور بصارت سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور خاوند کا حق بہت بڑا ہے اور مجھ کو اس بات کا خوف ہے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حق زوجیت کو کہیں ضائع نہ کردوں حضور سیّدی شیخ عبدالحق محدثؒ دہلوی رضی اللّٰہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ جب یہ حکم نازل ہوا یاایھا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن وما ملکت یمینک الی قولہ وبنات عمتک وبنت خالک وبنت خلتک التی ھاجرن معک۔

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی! ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو الی قولہ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی۔ (کنزالایمان سورۃ الاحزاب)

اس وقت حضرت امّ ہانی رضی اللّٰہ عنہا نے کہا تھا کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے مجھ کو پیام بھیجا تھا میں نے حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سے عذر خواہی کی تھی اور آپ نے معذور رکھا تھا لہٰذا اللہ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی پس میں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے لئے حلال قرار نہ دی گئی کیونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اس آیت کے تحت حضور سیّدی صدرالافاضل رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاص حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس چیز کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ

Marfat.com

امّ ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔(خزائن العرفان)

آپ سے روایت کرنے والوں میں جعدہ، یحیٰ اور آپ کے پوتے ھارون اور ابومرّہ اور ابوصالح اور حضرت ابن عباس وغیرہ ہیں (الاصابہ ج۸ ص ۴۸۶) خیال رہے حضرت امّ ہانی امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے دور یعنی ۵۰ھ تک حیات رہیں۔(مدارج شریف)

وہ عورتیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم پر پیش کیا

۱۔ حضرت خولہ بنت حکیم

آپ کو خویلۃ بھی کہا گیا ہے سلسلۂ نسب یوں ہے خولہ بنت حکیم بن امیۃ بن حارثہ بن الاوقص بن مرّہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بھثۃ بن سلیم السلیمۃ۔

آپ نے اپنے آپ کو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں ہبہ کے طور پر پیش کیا تھا آپ بہت نیک خاتون تھیں۔آپ سے حضرت سعد بن ابی وقاص نے روایتِ حدیث فرمائی ہے چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص آپ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں میں نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص کہیں پڑاؤ ڈالے اور یہ (اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ماخلق) دعا پڑھ لے تو اس جگہ سے کوچ کرنے تک اسے کوئی شئی ضرر نہ دے گی۔(اسدالغابہ ج۷ ص ۱۰۴)

خیال رہے یہ حضرت خولہ بنت حکیم وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں حضرت ہشام اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا اس پر اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرمایا تھا کہ کنت اُغار علی اللائی وھبن انفسھن لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واقول اتھب المرأۃ نفسھا فلماانزل اللّٰہ تعالیٰ

Marfat.com

ترجی من تشاء منهن (الاية) قلت ماأذى وبک الايسارع فی هواک

میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جنہوں نے اپنے آپ کو حضور پر ہبہ کر دیا تھا اور میں کہتی تھی کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے ترجی الاية نازل فرمائی تو میں حضور سے عرض گزار ہوئی کہ میں یہی دیکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔(بخاری شریف کتاب التفسیر و کتاب النکاح)

علامہ عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللاتی وھبن کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کرنے والی خواتین ایک سے زیادہ تھیں۔

۲۔فاطمہ بنت شریح

ان کے حالات نہ مل سکے واللہ و رسولہ اعلم

۳۔امّ شریک

انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اور قریشی عورتوں کو دعوتِ اسلام دیتی تھیں جب اہل مکہ کو پتہ چلا تو انہوں نے آپ کو سخت تکالیف سے دوچار کیا خود فرماتی ہیں کہ مجھے ایک اونٹ (ننگی پیٹھ) پر بھوکے پیاسے تین دن ایسی جگہ رکھا کہ جہاں مجھے سخت دھوپ میں باندھ دیتے اور کھانا پینا روک دیتے۔

اسی دوران ایک دفعہ مجھ پر ایک ڈھول ظاہر ہوا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی پھر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اس کے بعد وہ ڈھول دوبارہ ظاہر ہوا تو اس میں پانی تھا میں نے اس سے پیا تو وہ پھر اٹھ گیا اسی طرح دو تین دفع ایسا ہی ہوا حتیٰ کہ میں خوب سیر ہو گئی اور اسکے بعد میں نے پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر بھی انڈیلا اور اس دوران چونکہ کفار سو رہے تھے جب بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ تم نے ہمارے برتنوں یا مشکیزوں سے پانی پیا ہے تو کہنے لگیں ہرگز نہیں میرے

Marfat.com

ساتھ یہ معاملہ پیش آیا اس پر لوگوں نے کہا کہ اگر تو اپنے قول میں سچی ہے تو پھر یقیناً تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے اس کے بعد جب انہوں نے اپنے اپنے مشکیزے دیکھے تو ان میں پانی موجود پا کر حقانیتِ اسلام کے معترف ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد اُمّ شریک حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے آپ کو پیشِ خدمت کرتی ہیں تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم ان کو قبول فرما لیتے ہیں لیکن جب بعد میں اس میں بڑائی دیکھتے ہیں تو طلاق دے دیتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خیال رہے اُمّ شریک کے نام اور قبیلہ کے بارے شدید اختلاف ہے۔

فائدہ

حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے زینب بنت خزیمہ کو بھی ان عورتوں میں شمار فرمایا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو حضور کی بارگاہ میں پیش کیا تھا اور ان کا تذکرہ گذرا۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

Marfat.com

پندرہواں باب

حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اخروی ازواج

حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا

قالت امرأت فرعون قرة عين لی ولک لاتقتلوه عسی ان ينفعنا او نتخذه ولدا

ترجمہ: اور فرعون کی بی بی نے کہا یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں (کنز الایمان سورۃ قصص)

اس آیتِ مبارکہ میں حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کا ذکر ہے حضرت آسیہ وحضرت مریم رضی اللّٰہ عنہما اور حضرت موسیٰ کی ہمشیرہ تینوں خواتین حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی اخروی ازواج ہیں کیونکہ رسولِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ و سلم ان خواتین کو اپنی زوجیت سے مشرّف فرمائیں گے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم حضرت خدیجہ کے مرض الوفات میں آپ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے خدیجہ اذا لقيت ضرائرک فاقرئهن منی السلام جب آپ اپنی سوکنوں سے ملو تو میرا سلام کہنا قالت يارسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وهل تزوجت قبلی عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم کیا آپ نے مجھ سے پہلے بھی نکاح فرمایا؟ قال لا ولكن اللّٰه زوجنی مريم بنت عمران و آسية بنت مزاحم و كلثم (او كلثوم) اخت موسیٰ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم اور کلثم اختِ موسیٰ سے فرمایا ہے

Marfat.com

رواہ ابن عساکر (البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ا الجزء الثانی ص ۷۴، الدرالمنثور فی التفسیر الماثور المجلد الخامس ص ۲۳۰ بیروت لبنان)

حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید۔

(روح المعانی ج ۱۰ ص ۱۷، البدایہ والنہایۃ ج ا الجزء ا الاول ص ۲۷۶)

خیال رہے ولید حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر کا فرعون (بادشاہ) تھا اس قول کے مطابق سیّدہ آسیہ رضی اللہ عنہا اسرائیلی خاتون نہیں ہیں جب کہ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ بنو اسرائیل سے تھیں نیز تیسرا قول یہ بھی ہے کہ آپ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی پھوپھی تھیں واللہ ورسولہ اعلم (ایضاً) خیال رہے حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے مابین سینکڑوں سال کا فاصلہ ہے چنانچہ تفسیر نعیمی میں حکیم الامت فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے درمیان تقریباً دو ہزار سال کا فاصلہ ہے اس دوران کم وبیش ایک ہزار رسول یا انبیاء تشریف لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے درمیان قریباً چھ سو سال کا فاصلہ ہے اس درمیان میں کوئی نبی تشریف نہ لایا یہ بھی خیال رہے کہ ملکِ عرب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ و سلم تک کوئی نبی نہ آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام وحضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے درمیان قریباً چار ہزار سال کا فاصلہ ہے۔ (تفسیرِ نعیمی بتصرف یسیر ج ۶ ص ۳۲۹)

فرعون کی بی بی آسیہ بنت مزاحم رضی اللّٰہ عنہا نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں (خزائن العرفان) چونکہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ کے ضمن میں ہے اس لیے حضرت موسیٰ کے چند

Marfat.com

ایک واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

فرعون کا خواب

یذبحون ابناء کم تمہارے بیٹوں کوذبح کرتے ہیں۔(کنزالایمان)

فرعون نے ایک خواب دیکھا کہ ایک آگ آئی جس نے تمام قبطیوں کوجلاڈالا جب کہ اسرائیلیوں کوکوئی نقصان نہ پہنچا پھر دیکھا کہ بنی اسرائیل کے محلّے سے ایک اژدھا نکلا جس نے فرعون کوتخت کے نیچے ڈال دیا جب تعبیر پوچھی تو اس کی تعبیر یہ بیان کی گئی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری حکومت کے زوال کا سبب ہوگا(ج ۱۰ ص ۶۵ روح المعانی وغیرہ تفاسیر) اس پر فرعون نے کوتوال کوحکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی ہتھیار بند اوراتنی ہی دائیاں اسرائیلیوں کے محلّوں میں مقرر کردو تا کہ جس گھر میں لڑکا پیدا ہواس کوقتل کردیا جائے جس پر چند سال میں بنی اسرائیل کے بارہ ہزار یا ستر ہزار بچے قتل کروادیئے گئے جب کہ نوّے ہزار حمل گرائے گئے (خزائن) خیال رہے فرعون کا اس قدر قتل وغارت کا بازار گرم کرنا اس کی حماقت کی بیّن دلیل ہے کیونکہ اگر کاھن یا اس کا خواب سچا تھا تو پھر قتل کروانے کا کچھ فائدہ نہ تھا نیز آیت میں اس بات پر بھی دلیل ہے کہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے لوگوں کے بچوں کوقتل کرنا فرعونی شریعت ہے۔

(روح المعانی ج ۱۰ ص ۶۵)

اللہ کی شان اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے قومِ قبط کے روساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اس پر ان کے بچے بھی قتل کئے جاتے ہیں تو ہمیں خدمتگار کہاں سے میسر آئیں گے فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کئے جائیں اورایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔(خزائن العرفان)

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نسب یوں ہے موسیٰ بن عمران بن قاھت بن عازر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام (البدایہ والنھایہ ج ا الجزء الاول ص ۲۷۳) آپ کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے والمشھور انہ یوحانذ وفی الاتقان ھی محیانة بنت یصھر بن لاوٰی وقیل بارخا و قیل بازخت (روح المعانی ج۸ ص ۲۷۴ الجزء الخامس عشر) مشہور یہ ہے کہ آپ کا نام یوحانذ ہے اور اتقان میں محیانہ بنت یصھر بن لاوئ ہے اور ایک قول میں آپ کا نام بارخا ہے اسی طرح ایک اور قول کے مطابق بازخت بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت عمران اپنی قوم کے سردار تھے جب آپ کی زوجہ حاملہ ہوئیں تو فرعون کی دائیاں ان کے گھر آئیں اور سپاہی دروازے پر جب وقتِ ولادت قریب ہوا تو ایک دائی آپ کے گھر میں رہنے لگی اللہ کی شان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جب ولادت ہوئی تو دائی آپ کو دیکھ کر بے اختیار آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے کہنے لگی کہ کسی طرح اس بچہ کو قتل سے بچاؤ پھر ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا ہانڈی میں ڈال کر سپاہیوں سے کہا کہ اس گھر میں لڑکا پیدا ہوا تھا جس کو میں نے قتل کر دیا ہے اس کو دفن کرنے جنگل لیئے جا رہی ہوں موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر میں پرورش پاتے رہے ادھر نجومیوں نے فرعون کو خبر دی کہ وہ بچہ پیدا ہو چکا ہے اس پر فرعون نے سپاہیوں پر سختی کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بہت کوشش سے ان کے بچے قتل کئے مگر عمران کے لڑکے کو اپنے ہاتھوں سے نہ مارا اور دائی کے کہنے پر اعتماد کر لیا حکم دیا کہ گھر کی تلاشی لی جائے اور گھر میں بلا تأمل گھس جاؤ سپاہی جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو حضرت مریم (جو کہ آپ کی بہن ہیں) نے حضرت کو بھڑکتے ہوئے تنور میں ڈال دیا سپاہی تلاشی لے کر واپس ہوئے۔

Marfat.com

والدہ کوخبر ہوئی تو تڑپ گئیں جیسے ہی تنور پر پہنچی تو دیکھتی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تنور سے آواز آرہی ہے اور آپ سلامت ہیں۔(خلاصۂ تفاسیر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریائے نیل میں بہنا

واوحینا الی امّ موسیٰ ان ارضعیه فاذخفت علیه فالقیه فی الیم :

اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہوتو اسے دریا میں ڈال دے۔(کنز الایمان)

آپ کی والدہ نے آپ کو تین مہینے دودھ پلایا اس عرصہ میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے اور نہ ہی آپ کی ہمشیرہ کے سوا آپ کی ولادت کی کسی کو اطلاع تھی۔

(خزائن)

ان اقذفیه فی التابوت فاقذفیه فی الیم فلیلقه الیم بالساحل یاخذه وعدوتی وعدولی.

ترجمہ: جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا کہ اس بچہ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دے تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اس کا دشمن۔

(کنز الایمان)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں یا پھر خواب کے ذریعہ یہ الہام فرمایا کہ جب آپ کو فرعون کی طرف سے کوئی اندیشہ ہوتو اس بچہ کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

Marfat.com

چنانچہ آپ ایک نجار کے پاس جاتی ہیں اوراس سے ایک چھوٹا سا تابوت خریدتی ہیں اس پر بڑھئی کہتا ہے کہ آپ اس تابوت کا کیا کریں گی آپ اس کو سچ سچ بتادیتی ہیں اور جھوٹ بولنے کو آپ ناپسند کرتی ہیں یہاں تک کہ آپ نے یہ بھی نہ کہا کہ مجھے فرعون کے فریب کا خوف ہے آپ تابوت خرید کر واپس تشریف لاتی ہیں ادھر بڑھئی مخبری کرنے پہنچتا ہے لیکن جیسے کلام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان کو اللہ تبارک وتعالیٰ روک دیتا ہے اور وہ گفتگو نہ کر پاتا اور اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتا اس پر درباری اس کو مار پیٹ کر نکال دیتے ہیں اللہ کی شان جب بڑھئی اپنی جگہ پہنچتا ہے تو زبان ٹھیک ہو جاتی ہے دوبارہ پھر جاتا ہے لیکن اس دفع اس کی زبان اور بصارت دونوں ناکارہ ہو جاتی ہیں آخر کار وہ سجدے میں گر کر اللہ کی بارگاہ میں تائب ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی (تفسیر صاوی ج ۴ ص ۲۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے صندوق میں روئی بچھائی اور آپ کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں روغن قیر (تارکول) سے بند کیں پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہادیا۔

(خزائن العرفان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر پہنچنا

فبینما فرعون فی موضع یشرف علی النیل وامرتہ معہ اذا رای التابوت عندالساحل فامر بہ ففتح فاذا صبیٌ اصبح الناس وجھافاحبہ ھووامرأتہ حُبّاً شدیدا (روح المعانی ج۸ ص ۲۷۶ الجزء والخامس عشر) یعنی فرعون اور اس کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا ایک جگہ بیٹھے دریائے نیل کی طرف جھانک رہے تھے کہ ساحل کے پاس ایک تابوت دیکھا اور اس کو کھولنے کا حکم دیا تو جب تابوت کھولا گیا تو اس میں ایک

Marfat.com

نہایت حسین وجمیل بچہ ہے تو فرعون نے اوراس کی بیوی نے اس بچہ کو بہت زیادہ پسند کیا اور دونوں آپ پر فریفتہ ہو گئے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ جب تابوت پانی میں بہتا ہوا اس ساحل پر آیا جو حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کے ہمسایہ عورتوں کا گھاٹ تھا تو انہوں نے وہ تابوت پکڑ لیا اور حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کی خدمت میں لائیں اور گمان یہ تھا کہ اس میں مال ہے لیکن جب کھولا گیا تو اس میں حضرت کلیم علیہ السلام کو پایا اور حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہو گئیں جب فرعون کو علم ہوا تو اس نے صندوق منگوایا سیّدہ آسیہ نے فرمایا کہ قرۃ عین لی ولک لاتقتلوہ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کر فقال لھایکون لک واما انا فلاحاجۃ لی فیہ بولا یہ تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے رہا میں تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللّٰہ علیہ و سلم فرماتے ہیں کہ والذی یحلف بہ لواقرفرعون بان یکون قرۃ عین لہ کماقالت امرأتہ لھداہ اللّٰہ تعالیٰ بہ کماھدی بہ امرأتہ ولکن اللّٰہ عزوجل حرمہ ذلک۔

اس ذات کی قسم کہ جس کی قسم کھائی جاتی ہے اگر فرعون بھی اقرار کر لیتا یہ بچہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جیسے کہ حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا نے کہا تو اللہ ضرور اسکو ہدایت دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو اس بچہ کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی لیکن ہدایت کو اللہ نے اس پر حرام فرما دیا تھا۔

(روح المعانی ج۸ ص۲۷۷ الجزء الخامس عشر)

ایک قول یہ بھی ہے جب فرعون نے تابوت کو دیکھا اس وقت اس کے پاس چار سو غلام اور باندیاں تھیں اور اشارہ کیا گیا کہ جو اس تابوت کو لینے میں سب پر سبقت لے جائے گا اس کو آزاد کر دیا جائے اس پر تمام ہی سبقت لے گئے لیکن تابوت کو لینے میں کوئی کامیاب نہ ہو سکا

Marfat.com

فاعتق الکل تو اس نے سب کے سب غلام باندیوں کو آزادی کا پروانہ دیا۔

(روح المعانی ایضاً)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرعون کی اکلوتی اور چہیتی بیٹی تھی جو کہ برص کی بیماری میں مبتلا تھی حکماء اس کے علاج سے تھک ہار چکے تھے اور فرعون کو کسی نے کہا تھا کہ اس کو برص سے چھٹکارا نہیں مل سکتا البتہ فلاں مہینہ میں جب سورج چمکے تو اس وقت دریا میں ایک انسان کے مشابہ کوئی شے پائی جائے گی اور اس کا لعاب اگر اس کو ملا جائے تو شفایاب ہو سکتی ہے حاصل یہ کہ اسی دن کو فرعون اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے دریائے نیل کے کنارے محفل سجائی اور فرعون کی لڑکی بھی اپنی کنیزوں کے ساتھ کنارے پر جا بیٹھی تو اچانک ایک تابوت پانی کی موجوں میں آ کر ایک درخت کے پاس رک جاتا ہے یہ دیکھ کر فرعون حکم دیتا ہے کہ اس تابوت کو میرے پاس لاؤ لوگ اس کو جب فرعون کے پاس لا کر کھولنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن چنداں کوشش کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پاتے تو توڑنے کے درپے ہوتے ہیں اللہ کی شان اس کو توڑنے سے بھی قاصر رہتے ہیں اس پر حضرت آسیہ آگے بڑھتی ہیں تو آپ کو اندر سے نور دیکھائی دیتا ہے جس کا آپ کے سوا کسی کو کشف نہ ہوا۔

ع :

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اب حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا تابوت کو کھولتی ہیں تو اس کے اندر ایک چھوٹے سے بچہ کو انگوٹھا چوستے ہوئے پاتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس بچہ کی محبت سب کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

والقیت علیک محبّة منی.

اور میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈالی۔(کنزالایمان سورۃ طٰہٰ)

Marfat.com

اس کے بعد اس بچہ کا لعاب دہن فرعون کی لڑکی کو لگایا گیا تو وہ اسی وقت برص جیسی مہلک بیماری سے شفایاب ہوگئی (تفسیر روح المعانی ج ۱۰ ص ۶۹ الجزء العشرون) عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حسن اور ملاحت کو دیکھتی ہیں تو فرعون سے کہتی ہیں قرۃ عین لی و لک لاتقتلوہ کہ یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل مت کرو۔ (تفسیرِ درمنثور ج ۴ ص ۲۹۶)

حضرت قتادہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی حلاوت تھی کہ جو کوئی دیکھتا تو فریفتہ ہو جاتا (تفسیرِ درمنثور ج ۴ ص ۶۹۶) تفسیرِ مدارک شریف میں فرمایا کہ منی کا تعلق القیت سے ہے یعنی اے پیارے موسیٰ علیہ السلام میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں اور جس کو اللہ محبوب بنا لے اس کو تمام دل محبوب بنا لیتے ہیں اب اس کو جو بھی دیکھتا ہے اس پر فریفتہ ہوئے بغیر نہیں رہتا چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی کہ جو کوئی آپ کی طرف نظر کرتا اس کے دل میں آپ کی محبت گھر کر جاتی آپ کو اپنا محبوب بنا لیتا اور چاہنے لگتا۔ (تفسیرِ مدارک ج ۲ ص ۱۰۰۴)

بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ فرعون کی لڑکی جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرے مبارکہ کی طرف نظر کرتی ہے شفایاب ہو جاتی ہے تو سرکش فرعونی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ گمان ہے کہ شاید یہ وہ ہمارا مطلوب لڑکا ہے جس کو تمہارے خوف کی وجہ سے دریا میں ڈال دیا گیا ہے لہٰذا اس کو قتل کر ڈالو اس پر حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا فرعون سے آپ کی جان بخشی چاہتی ہیں تو فرعون اپنے ارادہ سے باز رہتا ہے۔ (روح المعانی ج ۱۰ ص ۷۰ الجزء العشرون، تفسیرِ مدارک ج ۲ ص ۱۲۵۲)

Marfat.com

آل فرعون کا بچہ کو اٹھالینا

فالتقطه ال فرعون ليكون لهم عدووحزنا ان فرعون وهامان وجنودهما كانوا خطئين.

تو اسے اٹھالیا فرعون کے گھر والوں نے کہ وہ ان کا دشمن اوران پر غم ہو بے شک فرعون اور ہامان (اس کا وزیر) اوران کے لشکر خطا کار تھے (کنزالایمان وخزائن) یعنی نافرمان تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی۔

(خزائن العرفان)

خیال رہے زجاج کہتے ہیں کہ فرعون اہل فارس میں سے تھا (مدارک ج ۲ ص ۱۲۵۲) چونکہ حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا نے حضرت کے چہرۂ مبارک سے نور اور آپ کی وجہ سے فرعون کی لڑکی کی شفایابی کا معائنہ فرمالیا تھا نیز آپ کی کوئی اولاد نہ تھی تو فرمایا کہ اس بچہ کو قتل نہ کرو ہوسکتا ہے کہ یہ بچہ ہمیں کوئی نفع دے یا ہم اسے اپنا منہ بولا بیٹا بنالیں کیونکہ یہ بچہ اس لائق ہے کہ بادشاہوں کا بیٹا بنے۔ (مدارک ج ۲ ص ۱۲۵۲)

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

قالت امرأت فرعون قرة عين لى ولك لاتقتلوه عسى ان ينفعنا او نتخذه ولدا.

اور فرعون کی بی بی نے کہا یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ (کنزالایمان سورۃ قصص)

انہوں (حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا) نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ

Marfat.com

ازیں معلوم نہیں کہ یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی۔

(خزائن العرفان)

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کا قبولِ ایمان

اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ بے نیازی بھی کس قدر اونچی ہے کہ وہ زندوں سے مردے اور مردوں سے زندوں کو پیدا فرما دیتا ہے علماء سے جہلاء اور جہلاء سے علماء پیدا فرما دیتا ہے یہ اسکی شانِ بے نیاز ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ منافقوں اور کافروں کے ہاں خالص مومن اور مومنین کے ہاں کافر ومنافق وگستاخ پیدا ہو جاتے ہیں جس کی بیسیوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جیسے ابوجہل وعبداللہ ابن ابی وغیرھما کے بیٹے ایمان قبول کر کے خالص مومن وصحابیٔ رسول بن گئے تھے۔

لطیفہ

اسمٰعیل دہلوی قتیل وذبیح بہت بڑے علمی خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کے باوجود اس کی تحریر وتقریر سے ایسی ضلالت وگمراہی اور شرارت وجہالت بلکہ گستاخی وبے باکی پھیلی کہ الامان والحفیظ۔

حضرت نوح علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام واعلہ تھا کافرہ تھی اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام واہلہ تھا یہ بھی کافرہ تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے امرأت نوح وامرأت لوط كانتا تحت عبدين صالحين فخانتهما فلم يغنيا عنهما من الله شيئا وقيل ادخلا النار مع الداخلين(سورة تحريم)

Marfat.com

اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوارِ قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔ (کنز الایمان)

تفسیرِ مظہری میں فرمایا کہ ان دونوں عورتوں کی ضلالت و گمراہی میں سے یہ ہے کہ حضرت نوح کی بیوی لوگوں کو جا کر کہا کرتی تھی کہ حضرت نوح مجنون ہیں اور جب آپ پر کوئی ایمان لاتا تو جا کر قومِ جبابرہ کو مخبری کرتی تھی۔

جب کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی یہ خیانت تھی کہ جب حضرت کے پاس مہمان آتے تو مہمان اگر رات میں آتے تو یہ آگ جلاتی تا کہ لوگوں کو خبر ہو جائے اور اگر مہمان دن میں آتے تو گھر میں دھونی دیتی جس سے لوگ سمجھ جاتے کہ مہمان آئے ہیں۔

کلبی کہتے ہیں کہ یہ دونوں عورتیں منافق تھیں کہ ایمان کو ظاہر کرتیں اور کفر دل میں چھپاتیں۔ (تفسیرِ مظہری ج ۹ ص ۳۴۶)

اس کے برعکس حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا باوجود یکہ فرعون کے گھر میں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو دولتِ ایمان نصیب فرمائی علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب ہو جاتے ہیں تو حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا ایمان لے آتی ہیں۔

(تفسیر مظہری ج ۹ ص ۳۴۷)

حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کے ایمان لانے کا ایمان افروز واقعہ

ربیع بن انس ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا نے فرعون کے خزانچی کی بیوی کے قبولِ ایمان کے بعد ایمان قبول کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ فرعون

Marfat.com

کے خازن کی بیوی فرعون کی لڑکی کو کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی ہاتھ سے گر جاتی ہے جس پر خازن کی بیوی کہتی ہے کہ تعس من کفر باللّٰہ جو اللہ کے ساتھ کفر کرے وہ ہلاک ہو فرعون کی لڑکی سن کر کہتی ہے کہ کیا تمہارا میرے باپ کے علاوہ بھی کوئی رب ہے وہ کہتی ہیں کہ میرا رب وہی ہے جو کہ تمہارے باپ کا اور ہر شئی کا رب ہے اس پر فرعون کی لڑکی آپ کو تھپڑ مارتی ہے تو جواباً آپ نے بھی اس کو تھپڑ رسید کیا اس کے بعد فرعون کی لڑکی اپنے باپ کو خبر دیتی ہے فرعون اس سے پوچھتا ہے کہ اتعبدین ربا غیری کیا تو میرے علاوہ کسی رب کی عبادت کرتی ہے؟ فرماتی ہیں کہ ہاں اسی رب کی عبادت کرتی ہوں جو کہ میرا، تمہارا اور ہر شئی کا رب ہے اب تو فرعون غضبناک ہو جاتا ہے اور آپ کے ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑ دیتا ہے اور آپ پر سانپ چھوڑ دیتا ہے اسی طرح آپ کو تکلیفیں دیتا ہے پھر ایک دن آ کر وہی سوال پوچھتا ہے تو آپ جواب میں ربی وربک ورب کل شئ اللّٰہ ہی کہتی ہیں فرعون کہتا ہے کہ میں تمہارے بیٹے کو ذبح کر دوں گا آپ فرماتی ہیں کہ فاقض ماانت قاض جو کرنا ہے کر لے فرعون آپ کے بیٹے کو آپ کے سامنے ذبح کر ڈالتا ہے اللہ کی شان آپ کے بیٹے کی روح کہتی ہے

اے اماجان! آپ کے لئے بشارت اور خوشخبری ہے کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کے لئے ایسا ایسا اجر و ثواب ہے۔

اس پر آپ صبر کرتی ہیں حتیٰ کہ ایک دن پھر فرعون آ کر وہی سوال کرتا ہے تو جواب وہی پاتا ہے لہٰذا فرعون آپ کے دوسرے لڑکے کو بھی ذبح کر دیتا ہے اور اس کی روح بھی آپ کو بشارت دیتی ہے کہ اصبری یاامہ فان لک عنداللّٰہ من الثواب کذاو کذا اور خازن کی بیوی کے دونوں لڑکوں کی روح کے کلام کو حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا بھی سماعت کرتی ہیں اور آپ پر ایمان لے آتی ہیں اس کے بعد خازن کی بیوی کا جب وصال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان

Marfat.com

کے ثواب اور منزل وکرامت جو کہ آپ کو جنت میں ملتی ہے اس کو حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کے لئے ظاہر فرما دیتا ہے اور آپ اس تمام کو دیکھ کر ایمان میں اور زیادہ پختہ وراسخ ہو جاتی ہیں اور آپ کی تصدیق اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے کو اور جلا ملتی ہے۔(تفسیر القرآن العظیم ج ۴ ص ۵۰۶) خیال رہے مذکورہ بالا حوالہ ابن کثیر کی تفسیر کا ہے۔

حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کا وصال

وضرب اللّٰہ مثلا للذین امنوا امرأت فرعون اذقالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله ونجنی من القوم الظلمین (تحریم)

اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش (کنز الایمان) علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ جب حضرت آسیہ ایمان لے آتی ہیں تو فرعون آپ کے ہاتھوں اور پاؤں میں چار کیل ٹھوک کر دھوپ میں ڈال دیتا ہے اور اوپر چکی رکھ دی جاتی ہے اسی طرح سیّدہ کو تکالیف سے دوچار کیا جاتا ہے اللہ کی شان جب فرعون وہاں سے ہٹتا تو فرشتے آپ کو اپنے سایہ میں ڈھانپ لیتے آپ کو اسی طرح اذیت دی جاتی رہی یہاں تک کہ ایک دفعہ فرعون یہ حکم جاری کرتا ہے کہ آپ کے اوپر ایک بہت بڑی چٹان ڈال دی جائے تو جب اس کے کارندے چٹان اٹھا کر لاتے ہیں تو آپ یہ دعا کرتی ہیں رب ابنی لی عندک بیتا فی الجنة.(القرآن)

اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا۔

آپ کی دعا مقبول ہوتی ہے اور آپ جنت میں اپنا گھر دیکھتی ہیں اور آپ کی روح پرواز

Marfat.com

کر جاتی ہے پھر آپ پر چٹان پھینکی گئی لیکن اس وقت آپ کے جسم مبارک میں روح نہیں تھی اور آپ نے اس کی تکلیف نہ پائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آسیہ رضی اللّٰہ عنہا کو جنت کی طرف اٹھالیا تو آپ جنت سے کھاتی اور پیتی ہیں (خلاصۂ تفسیرِ خازن ج ۴ ص ۱۲۳ الجزء السابع ، درمنثور ج ۶ ص ۲۴۵ ، تفسیرِ مظہری ج ۹ ص ۳۴۷ ، تفسیرِ صاوی ج ۶ ص ۱۳۸ ، خزائن العرفان سورۃ تحریم ، تفسیر روح المعانی ج ۱۴ ص ۲۴۳ الجزء الثامن والعشرون) ایک قول یہ بھی ہے کہ جب سیّدہ جنت کو دیکھتی ہیں تو مسکرادیتی ہیں اتنے میں فرعون آتا ہے اور آپ کی اس حالت میں مسکرانے پر تعجب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ

لوگو! کیا تم اس عورت کے جنون پر حیرت و تعجب نہیں کرتے کہ ہم اس کو عذاب و اذیت دے رہے ہیں اور یہ مسکرا رہی ہیں اس کے بعد سیّدہ کا وصال ہو جاتا ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم ج ۴ ص ۵۰۶)

دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے صدقہ و طفیل ایمان پر استقامت نصیب فرمائے اور مذہب اہلسنّت والجماعت پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک و اجعل موتنا ببلد حبیبک

آستانے پہ تیرے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو
بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اس کی نظروں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم

Marfat.com

حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا

حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا کے والد حضرت عمران ہیں اور عمران دو ہیں ایک تو حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے والد ہیں دوسرے حضرت مریم کے والد اور ان دونوں کے مابین ایک ہزار آٹھ سو برس کا فاصلہ ہے (خزائن و کبیر و نعیمی) حضرت موسیٰ کے والد کا نسب یہ ہے عمران ابن قاھث ابن لاوی ابن یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام

(تفسیر صاوی ج ۴ ص ۳۰۰ بیروت)

جب کہ دوسرے عمران کا نسب یوں ہے عمران بن باشم بن امون بن میشا بنحزقیا بن احریق بن موثم بن عزازیا بن امصیا بن یاوش بن اخریھو بن یازم بن یھفا شاط بن ایشا بن ایان بن رحبعام بن سلیمان بن داؤد قالہ محمد بن اسحاق۔ (البدایۃ و النھایہ ج ۲ ص ۶۷)

جب کہ ابوالقاسم بن عساکر کے قول کے مطابق سلسلۂ نسب یوں ہے مریم بنت عمران بن ماثان بن عازر بن الیود بن احبز بن صادوق بن عیازور بن الیاقیم بن ایبود بن زریابیل بن شالتان بن یوحینا بن برشا بن امون بن میشا بن حزقا بن احاز بن موثام بن عذریا بن یورام بن یوشافاط بن ایشا بن ایبا بن رحبعام بن سلیمان بن داؤد علیہ السلام.

(البدایۃ و النھایہ ج ۲ ص ۶۷)

روح البیان میں سلسلۂ نسب یوں مذکور ہے عمران ابن ماثان ابن عاذرا ابن ابی ھود ابن رب ابن بابل ابن سالیان ابن یوحنا ابن اوشا ابن اوموذرا ابن یشک ابن خارقا ابن یونام ابن عذریا ابن یوزان ابن ساقط ابن ایشا ابن راجقیم ابن سلیمان ابن داؤد ابن ایشا ابن عویل ابن سلمون ابن یاعرا ابن ممشون ابن عمیادا ابن دام ابن حضروم ابن فارض ابن یھودا ابن یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۳۶۶) واللّٰہ و رسولہ

Marfat.com

اعلم۔

سیّدہ مریم رضی اللّٰہ عنہا کی والدہ حنۃ بنت فاقود بن قبیل ہیں اور اس زمانہ کے نبی زکریا علیہ السلام تھے جو کہ حضرت سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی بہن ایشاع کے یا پھر سیّدہ کی خالہ کے شوہر تھے۔(البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۶۷)

حضرت سیّدہ مریم رضی اللّٰہ عنہا کی ولادت

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت حنہ اور حضرت ایشاع دو بہنیں تھیں حضرت حنہ حضرت عمران کے نکاح میں آئیں جب کہ حضرت ایشاع حضرت زکریا کی زوجیت میں تھیں یہ دونوں بہنیں لاولد تھیں یہاں تک کہ ان کو بڑھاپا آ گیا اور اولاد سے مایوسی ہوگئی ایک دن حضرت حنہ نے ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ اپنے بچہ کو دانہ کھلا رہی ہے آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور دعا کی کہ مولیٰ یہ چڑیا بچے سے اپنا دل بہلا رہی ہے مجھے بھی ایک فرزند دے جو میرے دل بہلانے کا ذریعہ ہو اور اسی وقت بچہ کو وقف کرنے کی منت مان لی یا پھر حمل کے بعد آپ کا اللہ کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم دعا مانگنا ہی تھا کہ آپ حاملہ ہوگئی اور حضرت عمران سے عرض گزار ہوئیں کہ میں نے یہ منت مانی ہے اس پر حضرت عمران نے کہا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ اگر لڑکی پیدا ہوئی تو کیا کرو گی تب بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے مولیٰ میں منت مان چکی ہوں کہ جو کچھ میرے شکم میں ہے وہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف ہے اس سے خدمت لوں گی نہ گھر کا کام کاج کراؤنگی اس زمانہ میں یہ رواج تھا کہ لوگ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیتے تھے اور بچے وہاں ہی رہتے سہتے اور وہاں کی خدمت کرتے تھے جیسے آج کل روضۂ مطہرہ اور خانۂ کعبہ میں خدام رہتے ہیں اس قاعدہ سے آپ نے منت مانی اور خوش تھیں کہ جب دعا پر رب نے مجھے امید دکھائی تو بیٹا ہی ہوگا کیونکہ میں نے بیٹا ہی مانگا ہے اسی اثناء میں حضرت

Marfat.com

عمران وفات پا گئے جب ولادت ہوئی تو وہ بچی تھی تب حضرت حنہ کو خلاف امید لڑکی پیدا ہونے اور اپنی نذر پورا نہ کر سکنے پر بہت افسوس ہوا تب وہ دعا مانگی جو اس آیت (انی اعیذ ھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم) میں مذکور ہے۔(تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۳۷۴ ، الجامع لاحکام القرآن جلد ۴ ص ۳۶ بیروت ، روح المعانی ج ۲ ص ۲۱۴ مکتبہ حقانیہ ، تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۳۹ ، تفسیر بغوی علی حاش الخازن ج ۱ ص ۳۴۰ ، تفسیر صاوی ج ۱ ص ۱۹۹ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان ، تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۰۳ بیروت لبنان)

خیال رہے سیّدہ کی نذر ماننے سے مراد یہ تھی کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کردوں گی کیونکہ اس وقت یہ رواج تھا کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکے وقف کئے جاتے تھے اور پھر وہ بلوغ تک خدمت میں رہتے بالغ ہونے پر انہیں اختیار ہوتا خواہ خدمت میں لگے رہیں یا پھر چلے جائیں اگر وہ جانے کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے اور رہنے کا ارادہ ہوتا تو وہی رہتے لیکن پھر دوبارہ اختیار نہ ہوتا تھا اور بنی اسرائیل میں کوئی ایسا نبی نہ گذرا کہ جس کی اولاد میں سے کوئی بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف نہ ہوا ہو اور وہ لوگ اولاد اس لئے وقف کرتے تھے کہ ان کو نہ تو غنیمت کے طور پر مال آتا تھا اور نہ ہی قیدی آتے۔

(تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۰۳)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ محرّر کا معنیٰ اللہ کی اطاعت کے لئے دنیاوی امور سے آزادی مراد ہے یا پھر جو کتاب اللہ کا درس دیتا ہے اس کی خدمت کے لئے وقف ہو۔

(تفسیرِ کبیر ج ۳ ص ۲۰۳)

اللہ کی شان جب حضرت حنہ نے بچہ جنا تو وہ لڑکی تھی اس وقت آپ نے حسرت اور غم کی وجہ

Marfat.com

سے کہ اب نذر کیسے پوری ہوگی فرمایا کہ انی و ضعتھا انثی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی۔(کنز الایمان)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ واللہ اعلم بماوصغت ولیس الذکر کالانثی اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں۔(کنز الایمان)

کیونکہ یہ لڑکی اللہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے اور یہ حضرت مریم تھیں جو کہ اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے زیادہ اجمل تھیں۔

(خزائن العرفان)

تفسیرِ خازن میں فرمایا کہ مذکر کی عورت پر فضیلت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مرد کنبہ کی خدمت کرسکتا ہے نہ کہ عورت کیونکہ عورت اپنے ضعف وکمزوری کے باعث خدمت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس لیے کہ عورت کو حیض وغیرہ عوارض طاری ہوتے ہیں نیز عورت کو مردوں کیساتھ حاضر ہونا بھی جائز نہیں۔(خازن ج ا ص ۳۴۰)

اس کے بعد فرمایا کہ اس عورت کی مرد پر فضیلت یہ ہے کہ یہ اللہ کی موھوبہ ہیں نیز یہ تمام عورتوں سے جمیل اور ان پر فضیلت رکھتی ہیں۔(ایضاً)

حضرت حنہ فرماتی ہیں کہ انی سمیتھا مریم میں نے اس کا نام مریم رکھا مریم کا معنی ان کی لغت میں خادم الرب ہے (الجامع الاحکام القرآن ج۴ ص ۴۴) صاوی نے فرمایا کہ مریم کا معنی عابدہ اور خادمہ ہے۔(صاوی ج ا ص ۲۰۰)

خیال رہے آیت انی سمیتھا مریم میں مسند الیہ کو مقدم کیا گیا جس میں مریم کے اس نام کیساتھ خاص کرنے کی طرف اشارہ ہے یعنی آپ کا والد نہ تھا آپ یتیمہ تھیں کیونکہ حضرت عمران تو سیّدہ کی پیدائش سے قبل ہی وفات پا گئے تھے (تفسیرِ مظھری ج ۲ ص ۴۱) نیز یہ بھی خیال

Marfat.com

رہے لفظ مریم میں تین قول ہیں عربی بروزن مفعل مصدر میمی بمعنی اسم مفعول بعض نے فرمایا کہ یہ ماریہ کا معرب ہے جس کے معنی لڑکی یا پھر خادمہ کے ہیں بعض کے نزدیک عبرانی عابدہ کے معنی میں ہے۔ (روح المعانی)

انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن علماء نے فرمایا کہ حضرت حنہ کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنھا اور آپ کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان کے چھونے سے محفوظ رکھا کیونکہ کوئی بچہ بھی جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی کوکھ میں شیطان انگلی مارتا ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ہر نومولود بچے کو شیطان کوکھ میں مارتا ہے لیکن حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کے مابین ایک حجاب فرما دیا گیا جو کہ شیطان کے ٹھوسنے سے آڑ بن گیا (الجامع لاحکام القرآن ص ۴۴ ج ۴) خیال رہے اس سے لازم نہیں آتا کہ شیطان تمام لوگوں کو ورغلا لیتا ہے۔ (ایضاً)

حضرت حنہ نے دعا یا تو مریم رضی اللہ عنھا کی ولادت کے وقت کی تھی یا پھر اس وقت جب آپ کو بیت المقدس کے حوالہ کیا تھا (نعیمی) اور یہ حضرت حنہ کی دعا ہی کا اثر ہے کہ قریبِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی اور تمام نیک اور صالح ہوگی۔

(نعیمی)

فتقبلھا ربھا بقول حسن تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا (کنز الایمان) یعنی نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا حضرت حنہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھ دیا یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے (خزائن) بیت المقدس میں چار ہزار خدام تھے (روح البیان) جن کے سردار

Marfat.com

ستائیس یا ستر تھے (نعیمی) چونکہ حضرت عمران ان کے امام تھے اس لئے ان ستر میں سے ہر ایک نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہر ایک کی کوشش تھی کہ مریم میری کفالت میں آئے جب کہ حضرت زکریا نے فرمایا کہ ان کی پرورش کا زیادہ میں مستحق ہوں کیونکہ ان کی خالہ میرے نکاح میں ہے بہرحال فیصلہ قرعہ ڈالنے پر ٹھہرا کہ جس کا قرعہ نکلے گا وہی پرورش کا حق دار ہوگا چنانچہ سب حضرات نہرِ اردن کی طرف چلے اور طے یہ پایا کہ جس کا قلم پانی نہ ڈبوئے یا نہ بہائے تو اس کو کفالت کا حق ہوگا پھر جب قلم پانی میں ڈالے گئے تو سوائے حضرت زکریا کے سب کے قلم ڈوب گئے یا بہہ گئے۔ (خلاصۂ تفاسیر)

لہٰذا حضرت مریم رضی اللہ عنہا سیّدنا زکریا علیہ السلام کی کفالت میں آئیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ و کفلھا زکریا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا خیال رہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔

(خزائن العرفان)

کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا.

اس زمانہ میں محراب کا اطلاق مسجد پر ہوتا تھا اور یہاں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا وہ کمرہ مراد ہے جہاں آپ کو ٹھہرایا گیا تھا اور اس کمرہ میں جانے کے لئے سیڑھی استعمال کی جاتی تھی جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہاں بے موسم پھل پاتے حالانکہ جب آپ تشریف لے کر کہیں جاتے تو دروازے کو مقفّل فرما دیتے تھے تاکہ وہاں کوئی داخل نہ ہونے پائے اب جب حضرت زکریا نے سیّدہ کے پاس گرمیوں کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں پائے تو فرمایا

یمریم انی لک ھذا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا کہا ھو من عنداللہ وہ اللہ

Marfat.com

کے پاس سے ہے ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے صغرسنی میں کلام فرمایا جب کہ وہ پالنے میں پرورش پا رہی تھیں جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اسی حال میں کلام کیا۔

مسئلہ

یہ آیتِ کریمہ کراماتِ اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق عادت ظاہر فرماتا ہے۔

وفی ھذہ الایۃ دلیل علی جواز کرامات الاولیاء وظھور خوارق العادات علی ایدیھم (خازن ج ۱ ص ۳۴۲)

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا جو ذات پاک مریم رضی اللہ عنہا کو بے وقت بے موسم اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے وہ بے شک اس پر بھی قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا فرمائے بایں خیال آپ نے وہاں فرزند کی دعا فرمائی جو کہ مستجاب ہوئی فھذا ھو وجہ الاستدلال بھذہ الایۃ علی وقوع کرامات الاولیاء امام رازی رضی اللہ عنہ ایک طویل بحث فرمانے کے بعد مذکورہ بالا عبارت ذکر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کی کرامات کے وقوع پر اس آیت سے استدلال کرنے کا یہ طریقہ ہے (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۰۷) خیال رہے سیّدہ نے یہ کلام کس عمر میں فرمایا اس میں اختلاف ہے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک صغرسنی ہی میں فرمایا نیز آپ نے اپنے اشعار میں ان گیارہ بچوں کو ذکر فرمایا ہے کہ جنہوں نے بچپن میں کلام فرمایا فرماتے ہیں کہ

تکلم فی المھد النبی (محمد) ویحیٰی وعیسیٰ والخلیل ومریم

Marfat.com

ومبری جریج ثم شاهد یوسف وطفل الاخدود یرویه مسلم
وطفل علیه مر بالامة التی یقال لها تزنی ولاتتکلم
وماشطة فی عهد فرعون (طفلها) وفی زمن الهادی (المبارک) یختم

(روح المعانی ج ۲ ص ۲۲۵)

(۱) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۵) حضرت مریم علیہا السلام (۶) جریج عابد کو تہمت سے بری کرنے والا بچہ (۷) حضرت یوسف علیہ السلام سے تہمت دور کرنے والا بچہ (۸) اصحابِ اخدود میں ایک بچے نے ماں کو کہا کہ آپ اپنے دین پر قائم رہو (جس کو امام مسلم نے روایت فرمایا) (۹) وہ عورت جس پر لوگ تہمت لگا رہے تھے لیکن اس نے خاموشی اختیار کی تو ایک عورت نے اسے دیکھ کر کہا کہ میرے بچہ کو اللہ ایسا نہ بنائے تو اس بچہ نے کہا اللہ مجھے ایسا ہی بنائے (۱۰) فرعون نے جب ایک عورت کو ایمان لانے پر سزا دی تو اس کے بچہ نے دین پر قائم رہنے کی تلقین کی (۱۱) مبارک نے بھی بچپن میں کلام کیا۔

خیال رہے ایک دفعہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ و سلم کے دولت خانہ میں کئی دن کھانا نہ پکا تو حضور صلی اللہ علیہ و سلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہنّ کے پاس تشریف لے جاتے ہیں جب ان کے ہاں کچھ کھانے کو میسر نہیں ہوا تو حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے سیّدہ عرض گزار ہوتی ہیں کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم اس پر واپس تشریف لاتے ہی ہیں کہ کسی ہمسایہ نے حضرت خاتون جنت کی خدمت میں روٹیاں اور کچھ گوشت بھیجا آپ نے خیال فرمایا کہ اگرچہ ہم خود حاجت مند ہیں لیکن یہ کھانا حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں پیش کروں گی اور کھانا ایک برتن میں رکھ دیتی ہیں

Marfat.com

حسنین کریمین حضور کو بلانے جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کے تشریف لانے پر کھانا پیش کیا جاتا ہے جب برتن کھولا گیا تو دیکھا کہ برتن کھانے سے بھرا ہوا ہے اس پر حضور نے پوچھا صاحبزادی یہ کہاں سے آیا عرض گزار ہوئیں۔

ھو من عنداللّٰہ ان اللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب فحمداللّٰہ سبحانہ حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ الحمد للّٰہ الذی جعلک شبیھۃ سیّدۃ نساء بنی اسرائیل کہ حمد ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو مریم رضی اللّٰہ عنھا کی شبیہہ بنایا کیونکہ جب ان سے رزق کے بارے پوچھا گیا تھا تو مریم نے بھی یہی جواب دیا تھا پھر تمام حضرات نے وہ کھانا خوب سیر ہو کر کھایا اور باقی ماندہ ہمسایوں میں تقسیم فرمایا۔

(روح المعانی ج ۲ ص ۲۲۷ ، تفسیرِ مظھری ج ۲ ص ۴۳ مکتبہ رشیدیہ)

حضرت سیّدہ مریم رضی اللّٰہ عنھا کے فضائل

واذقالت الملئکۃ یمریم ان اللّٰہ اصطفک وطھرک واصطفک علی نساء العلمین یمریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔ (کنز الایمان)

سیّدہ مریم کے تین وصف ذکر کئے گئے (۱) اصطفاء (۲) التطھیر (۳) اصطفاء علی نساء العلمین۔

خیال رہے اصطفاء اول سے مراد وہ امورِ حسنہ ہیں جو کہ آپ کو اول عمر میں پیش آئے اور

Marfat.com

اصطفاء ثانی سے مراد وہ امور ہیں جو کہ آخر عمر میں پیش آئے۔(تفسیر کبیر ج ۳ ص ۲۱۷)

سیّدہ کی پہلی صفت (اصطفاء)

☆۱۔پہلی صفت سے مراد یہ ہے کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو قبول فرمایا جب کہ اس سے قبل کسی اور عورت کو یہ اجازت حاصل نہ ہوئی تھی۔

☆۲۔آپ کی والدہ نے آپ کو ایک گھڑی بھی دودھ نہ پلایا تھا بلکہ ولادت کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کو پیش کر دیا تھا اور آپ کا رزق جنت سے آتا تھا۔

☆۳۔اللہ نے آپ کو اپنی عبادت کے لئے چنا اور اس معنی میں آپ کو مختلف الانواع مہربانیوں کے ساتھ خاص فرمایا مثلاً ہدایت سے نوازا اور آپ کی عصمت وحفاظت فرمائی

☆۴۔آپ کی معیشت کا معاملہ اپنے ذمہ کرم میں لیا چنانچہ آپ کا رزق اللہ کی بارگاہ سے آتا تھا۔

☆۵۔اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو فرشتوں کا کلام براہ راست سننے کی توفیق عطا فرمائی جب کہ آپ کے علاوہ کسی اور عورت کے یہ حصّہ میں نہ آیا۔

سیّدہ کی دوسری صفت (تطہیر)

☆۱۔اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو کفر اور گناہ سے پاک فرمایا۔

☆۲۔آپ کو مردوں کے چھونے سے بھی پاک رکھا۔

☆۳۔آپ کو حیض کے عارضہ سے بھی ستھرا رکھا لہٰذا علماء کے قول کے مطابق آپ کو حیض

Marfat.com

کا خون نہ آتا تھا۔

☆۴۔ سیّدہ کو مذمومہ افعال اور قبیحہ عادتوں سے بھی پاک فرمایا۔

☆۵۔ یہود کی تہمت اور ان کے آپ پر جھوٹ باندھنے اور یہ چہ میگوئیاں کرنے سے بھی اللہ نے سیّدہ کو پاک فرمایا۔

سیّدہ کی تیسری صفت (اصطفاء علی نساء العلمین)

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ کو ایسا بیٹا عطا فرمایا جس کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم سے حالت بچپن میں آپ کی پاک دامنی کی گواہی دلوائی اور آپ کو تہمت سے بری فرمایا اور آپ کے بیٹے کو کائنات کے لئے نشانی بنایا۔

(تفسیرِ کبیر ج ۳ ص ۲۱۷/۲۱۸)

خیال رہے اس بارے اختلاف ہے کہ سیّدہ مریم رضی اللّٰہ عنہ کی زیادہ فضیلت ہے یا پھر صدّیقہ وفاطمہ رضی اللہ عنہما کی حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے ترجمہ میں لفظ آج کو ذکر فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مریم اپنے زمانہ کی خواتین پر فضیلت رکھتی ہیں نہ کہ حضرت خاتون جنت وصدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا پر بھی اور اس بارے میں تفصیلی بحث گزر چکی فلیرجع الیہ .

سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا اور حضرت جبرئیل امین علیہ السلام

وأذکر فی الکتب مریم اذانتبذت من اھلھا مکاناشرقیا فاتخذ ت من

Marfat.com

دونھم حجابا فارسلنا الیھارو حنافتمثل لھا بشرا سویا اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی تو ان سے ادھر ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔(کنز الایمان)

یہ حضرت مریم رضی اللہ عنھا کی عمر مبارک کا تیرہواں یا پندرہواں یا چودھواں یا بارہواں یا پھر دسواں سال تھا جیسا کہ علامہ آلوسی فرماتے ہیں واختلفوا فی سنھا اذاذاک فقیل ثلاث عشر سنة یعنی آپ کی اس وقت عمر کے بارے میں اختلاف میں ہے پس کہا گیا ہے کہ تیرہ سال تھی وعن وھب ومجاھد خمس عشرة سنة حضرت وھب اور مجاہد سے روایت پندرہ سال تھی وقیل اربع عشرة سنة اور یہ قول بھی کہا گیا ہے کہ چودہ سال تھی وقیل اثنا عشر سنة اور بارہ سال بھی کہا گیا وقیل عشر سنین اور عمر کے بارے میں دس سال کا بھی قول بیان کیا گیا ہے اس وقت سیّدہ اپنے گھر والوں سے شرقی مکان کی جانب تنہا ہوئیں اس لیے کہ آپ وہاں تنہائی کی جگہ اللہ کے حضور عبادت میں مشغول ہوں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ اس لئے تشریف لے گئیں تا کہ حیض سے غسل فرمائیں اور دیوار کا پردہ کریں اور پہاڑ کو اپنے لیے حجاب بنائیں۔(تفسیر روح المعانی)

خیال رہے سیّدہ کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کو دو مرتبہ حیض آیا تھا اور حمل کے بعد پھر کبھی عارضۂ حیض نہ طاری ہوا جب کہ دوسرا قول جیسا کہ ماقبل گزرا کہ آپ حیض سے اصلاً پاک تھیں نیز تفسیر روح المعانی میں ہے وقیل انھا علیھا السلام لم تکن تحیض اصلا بل کانت مطھرة من الحیض کہ آپ حیض سے پاک تھیں اور یہ عارضہ آپ پر قطعاً طاری نہ ہوا (روح المعانی) بہر حال جب سیّدہ نے پردہ فرمایا تو آپ کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے

Marfat.com

ایک تندرست جوان کو بھیجا جو حضرت جبرئیل تھے سیّدہ نے جیسے ہی ایک اجنبی کو اپنے سامنے دیکھا تو گھبرائیں اور فرمایا۔

انی اعوذبالرحمٰن منک ان کنت تقیا میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے (کنز الایمان) اس پر حضرت جبرئیل فرمانے لگے انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں (کنز الایمان) اس پر سیّدہ حیرت میں ڈوب کر فرمانے لگیں انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا۔

میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں۔

خیال رہے بغی اصل میں فعیل کے وزن پر تھا پھر تعلیل کے بعد بغیٌ ہوگیا اس عورت کو کہتے ہیں جو کہ زانیہ ہو اور مردوں کو چاہیے اور سیّدہ طاہرہ، مطہرہ اور زکیہ وعفیفہ خاتون تھیں نیز انبیاء کی ازواج اور امّہات بغیّہ نہیں ہوسکتیں۔

اس پر حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ کذلک قال ربک ھو علی ھین یوں ہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا اللہ پر آسان ہے ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امر مقضیا اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے (کنز الایمان) یعنی حضرت مریم کے ہاں بغیر شوہر کے بچہ کی ولادت فرمانا علمِ الٰہی میں ٹھہر چکا ہے اب نہ رد ہوسکتا ہے نہ بدل سکتا ہے جب حضرت مریم کو اطمینان ہوگیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبرئیل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں اس وقت حضرت مریمؑ کی عمر تیرہ سال یا دس سال تھی۔ (خزائن العرفان)

Marfat.com

آپ کی مدت حمل کے بارے میں اختلاف ہے عن ابن عباس انھا تسعة اشھر کمافی سائر النساء یعنی حضرت ابن عباس کی روایت میں دیگر عورتوں کی طرح نو ماہ ہیں جب کہ آپ ہی سے دوسری روایت یہ بھی ہے کہ کانت ساعة واحدة یعنی حمل ووضع حمل میں ایک گھڑی گزری نیز ضحاک وغیرہ کا قول سات مہینے کا ہے ایک قول چھ ماہ کا بھی ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ایک ہی دن میں ایک ساعت میں حمل ٹھہرا اور ایک میں وضع حمل ہوا جب سورج زائل ہوا۔ (روح المعانی)

حاصل کلام یہ ہے کہ سیّدہ کے ہاں بچہ کی ولادت خوارقِ عادات میں سے ہے چنانچہ آپ کی ولادت کو حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت سے تشبیہ دی گئی فرمایا ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل ادم (سورۃ اٰل عمران)

فحملته فانتبذت به مکانا قصیا۔ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی۔ (کنز الایمان)

اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیتِ لحم تھی وھب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچازاد بھائی یوسف نجار تھا جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا اس کو جب علم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت وتقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالاخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیں کہ میں کہہ گزاروں تا کہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو تو اس نے کہا کہ اے مریم مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم

Marfat.com

اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہوسکتا ہے حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں یوسف نے کہا میں تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہوجاتی ہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہوگیا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا حمل کے سبب سے ضعیف ہوگئیں تھیں اس لئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لیے وہ بیتِ لحم میں چلی گئیں۔

(خزائن العرفان ، تفسیر کبیر ج۷ ص ۵۲۵)

فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلة پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا۔(کنز الایمان)

یہ درخت جنگل میں خشک ہو چکا تھا تیز سردی کا وقت تھا آپ اس کی جڑ میں آئیں تا کہ اس سے ٹیک لگائیں۔(خزائن العرفان)

قالت یلتینی مت قبل ھذاو کنت نسیا منسیا

بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی۔(کنز الایمان)

خیال رہے امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب سیّدہ کو اس بات کا علم تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو آپ کی طرف بھیجا ہے اور حضرت جبرئیل کی پھونک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمانا ہے اور آپ سے اس بات کا

Marfat.com

وعدہ فرمایا کہ سیّدہ اور آپ کے بیٹے کو اللہ تبارک وتعالیٰ عالمین کے لئے نشانی بنائے گا پھر آپ نے یالیتنی مت قبل ھذا (ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوتی۔ کنز الایمان) کیوں فرمایا تو اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ صالحین کی یہ عادت ہے کہ جب وہ کسی آزمائش میں پڑتے ہیں تو وہ اس طرح کے کلمات ادا فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ایک درخت پر پرندہ دیکھا تو فرمایا طوبی لک یا طائر تقع علی الشجرة وتأكل من الثمر اے پرندے تیرے لئے خوش بختی ہے کہ تو درخت پر آکر پھل کھاتا ہے وددت انی ثمرة ينقرها الطائر مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں کوئی پھل ہوتا جس کو پرندے کھاتے (کاش میں پھل ہوتا تاکہ پرندے مجھے کھا جاتے)

اسی طرح حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ زمین سے ایک تنکا اٹھا کر فرماتے ہیں

لیتنی هذه التبنة یالیتنی لم اک شیئا

کاش میں تنکا ہوتا اے کاش میں کچھ نہ ہوتا اسی طرح حضرت علی شیرِ خدا رضی اللّٰہ عنہ نے بھی جنگ جمل کے دن میں فرمایا یالیتنی مت قبل هذاليوم بعشرين سنة اے کاش میں اس دن سے بیس سال قبل پہلے ہی مرجاتا حضرت بلال رضی اللّٰہ عنہ نے تو یہاں تک فرمایا کہ لیت بلال لم تلده امه کاش بلال کی ماں بلال کو نہ جنتی ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ نیک لوگ اپنے آپ پر آزمائش میں پورا نہ اترنے کے خوف سے اس طرح کے کلمات ذکر فرماتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ بھی دیا کہ ہوسکتا ہے کہ سیّدہ نے یہ کلام اس وجہ سے فرمایا ہو کہ کہیں لوگ آپ پر اس بارے میں تہمت لگا کر گناہ میں نہ پڑ جائیں ورنہ آپ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بشارت پر راضی

Marfat.com

تھیں۔(تفسیرِ کبیر ج۷ ص ۵۲۶)

نیز علامہ آلوسی صاحبِ روح المعانی یہ جواب دیتے ہیں کہ استحیاء من الناس و خوفا من لائمتهم سیّدہ نے یہ کلمات لوگوں سے حیا کی وجہ اور ان کے ملامت کرنے کے خوف کی وجہ سے ارشاد فرمائے تھے اور دوسرا جواب وہی امام صاحب والا دیا ہے کہ حذرا من وقوع الناس فی المعصية بما يتكلمون فيها۔

نیز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا نے دنیاوی تکلیف کے پیش نظر یہ کلمات کہے تھے تو فقداساء الظن اس نے برا گمان کیا۔(روح المعانی)

فنادها من تحتها الا تخزنی قد جعل ربک تحتک سريا تو اسے جبرئیل نے وادی کے نشیب سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔

(کنزالایمان و خزائن العرفان)

وهزی اليک بجذع النخلة تسقط عليک رطباً جنيا اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازہ کھجوریں گریں گی۔(کنزالایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہو گیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہو گیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ ہو گئے (خزائن العرفان) سبحان اللّٰہ یہ کھجور کا تنا خشک تھا جو کہ اللہ کی ایک محبوب بندی کے چھونے سے ہرا بھرا ہوا اور اس میں پھل لگے امام فخرالدین رازی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ كان جذع النخلة يابسة فی الصحراء ليس لها رأس ولاثمر ولاخضرة کہ کھجور کا تنا صحرا میں تھا جس کا نہ تو سر تھا نہ

Marfat.com

ہی پھل اور نہ ہی وہ ہرا تھا (تفسیرِ کبیر ج ۷ ص ۵۲۶) اس سے اہلسنّت کا ایک مسلمہ عقیدہ کراماتِ اولیاء حق ہیں ثابت ہوتا ہے۔

فکلی واشربی وقری عینا فاما ترین من البشر احدا فقولی انی نذرت للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا.

تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ (اپنے فرزند عیسیٰ سے) پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے (کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے) تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (کنز الایمان)

خیال رہے پہلے زمانے میں بولنے کا اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہو گیا حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا کو سکوت کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تھا تا کہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں اور ان کا کلام حجت ہو جس سے تہمت زائل ہو جائے اس سے چند مسئلے معلوم ہوتے ہیں۔

مسئلہ

سفیہ (بیوقوف) کے جواب میں سکوت و اعراض چاہیے

جواب جاہلاں باشد خموشی

مسئلہ

کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا اولیٰ ہے حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ (خزائن العرفان)

فاتت به قومها تحمله قالوا یمریم لقد جئت شیئا فریا یاخت هارون ما کان

Marfat.com

ابوک امرأ سوءٍ وما کانت امک بغیا.

تو اسے گود میں لیئے اپنی قوم کے پاس آئی بولے اے مریم بیشک تو نے بہت بُری بات کی اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار۔ (کنز الایمان)

حضرت مریم رضی اللہ عنہا بچہ کو لیئے اپنی قوم کے پاس یا تو اسی دن آئیں اور دوسرا قول یہ بھی ہے کہ جب آپ چالیس دن پورے ہونے پر نفاس سے پاک ہوئیں پھر آئیں۔

(تفسیرِ صاوی ج ۴ ص ۴۹)

سیّدہ کے گھر والے سب صالحین میں سے تھے جس پر دلیل ان اللہ اصطفی آدم الایة ہے (تفسیرِ صاوی ج ۴ ص ۵۰) آپ کے خاندان میں حضرت زکریا علیہ السلام وغیرہ نے جب آپ کی گود میں بچہ کو دیکھا تو نہایت غمگین ہوئے اور گریہ کرنے لگے اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقویٰ اور پرہیز گاری سے تشبیہ دینے کے لئے ان لوگوں نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ہارون علیہ السلام کی بہن کہا یا پھر حضرت ہارون علیہ السلام برادر موسیٰ علیہ السلام ہی کی طرف نسبت کی باوجود یکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور اخت کے معنی بھائی اور ہم قوم کے بھی آتے ہیں اور (کم وبیش) ہزار برس کا عرصہ گزر چکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہدیا گیا جیسا کہ عربوں کا محاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو یا اخا تمیم کہتے ہیں (خزائن العرفان) جب حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ لوگوں کو جو کچھ پوچھنا ہے ان سے پوچھو غضب القوم وقالوا تستھزئین بنا لوگ غضب ناک ہوکر کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے مسخرہ کرتی ہیں؟ (تفسیر صاوی ج ۴ ص ۵۰)

ہم اس بچہ سے کیسے بات کریں جو شیر خوار اور گود میں ہے چونکہ یہ امورِ عادیہ کے خلاف ہے

Marfat.com

اس لیے لوگوں نے اس کا وقوع بعید عقلی جانا۔ سبحان اللہ اللہ کے اس محبوب نبی کی شانِ بچپن پر ہماری عمریں قربان جیسے ہی سیّدہ مریم رضی اللّٰہ عنہا نے آپ کی طرف اشارہ فرمایا تو آپ نے والدہ کا دودھ پینا چھوڑا واتکا علی یسارہ واقبل علیھم وجعل یشیر بیمینہ وقال انی عبداللّٰہ اور اپنی بائیں جانب ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے سیدھے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں۔(تفسیر صاوی تحت الایة)

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں روی انہ علیہ السلام کان یرضع فلما سمع ماقالوا ترک الرضاع واقبل علیھم بوجھہ واتکأ علی یسارہ وقال آپ دودھ نوش فرما رہے تھے جب آپ نے سنا جو کچھ انہوں نے کہا تو آپ نے دودھ پینا چھوڑا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی بائیں جانب تکیہ لگا کر فرمایا۔

انی عبداللّٰہ اتنی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبر کا این ما کنت واوصٰنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا میں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔(کنز الایمان)

آپ نے اپنے کلام میں اپنی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ انہ عبدمکرم (تفسیرِ مظھری تحت الایة) بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے مکرم ومشرف بندے ہیں۔

نیز چونکہ آپ کی قوم منکر تھی اس وجہ سے کلام کو تاکید سے موکد فرمایا قال وھب اتاھا

Marfat.com

زکریا عند مناظر تھا الیھود فقال لعیسیٰ انطق بحجتک ان کنت امرت بھا فقال عند ذلک عیسٰی (تفسیرِ مظھری)

وہب نے فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام سیّدہ کے یہود کے ساتھ مناظرہ کرتے وقت آپ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اگر آپ حجت بیان کرنے کے مامور ہیں تو اپنی حجت بیان کرو پس اس وقت حضرت عیسیٰ نے یہ خطاب فرمایا تفسیر صاوی میں فرمایا کہ وصف نفسہ بذلک لئلا یتحذ الھا و کل ھذہ الاوصاف تقضی براۃ (صاوی تحت قولہ عبداللّٰہ) آپ نے اپنے آپ کو اس وصف سے بیان فرمایا تا کہ آپ کو معبود نہ بنایا جائے اور یہ اوصاف آپ کی والدہ کی برأت کے مقتضی ہیں حضور صلی اللّٰہ علیہ و سلم سیّدی صدرالافاضل فرماتے ہیں کہ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تا کہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک وتعالیٰ پر لگتی تھی اس لیے منصب رسالت کا اقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برأت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرتبۂ عظیمہ کیساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت نہایت پاک اور طاہر ہے (خزائن العرفان) قال البغوی فلما کلمھم عیسیٰ بھذا علموا برأۃ مریم ثم سکت عیسیٰ فلم یتکلم بعد ذلک حتی بلغ المدّۃ التی یتکلم فیھا الصبیان (تفسیر مظھری ج٦ ص ٩٥ اشاعت العلوم دھلی) بغوی نے فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰ نے ان سے یہ کلام فرمایا (وایضا فی الخازن والصاوی والالفاظ مختلفۃ)اور انہوں نے آپ کی والدہ کی برأت کو جان لیا پھر آپ خاموش ہوگئے اور اس کے بعد کلام نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ اس

Marfat.com

مدت میں پہنچ گئے جس میں بچے بولتے ہیں خیال رہے توریت سے مراد انجیل ہے۔

حسن کا قول ہے کہ آپ شکمِ والدہ میں ہی تھے کہ آپ کو توریت کا الہام فرمادیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوّت عطا کردی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔(خزائن العرفان)

فائدہ

چار پیغمبروں کو بچپن میں چار صفات نصیب ہوئیں۔

☆۱۔حضرت یوسف علیہ السلام کو بچپن میں کنوئیں میں وحی سے نوازا گیا۔

☆۲۔عیسیٰ علیہ السلام کو گہوارے میں بولنے کی طاقت بخشی گئی۔

☆۳۔حضرت سلیمان علیہ السلام کو معاملہ فہمی عطا کی گئی۔

☆۴۔حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حکمت (فیوض الرحمن پ۱۶ ص۱۴۶)

خیال رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ پیدا ہونے کی بے شمار گواہیاں ہیں۔

☆۱۔انہیں آدم علیہ السلام سے مشابہت دی ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل ادم۔

☆۲۔انہیں عیسیٰ ابن مریم کہا گیا حالانکہ قرآن کریم نے سوائے مریم کے کسی عورت کا نام نہ لیا اگر وہ کسی مرد کے فرزند ہوتے تو اس کی طرف یہی نسبت کی جاتی۔

☆۳۔یہود نے حضرت مریم کو تہمت زنا لگائی تو عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں قوت گویائی دے کر ان سے ماں کی عصمت بیان کرائی اگر مریم شادی شدہ تھیں تو یہود تہمت کیوں لگاتے اور اس تہمت کے دفیعہ کے لئے اتنا بڑا واقعہ کیوں ہوتا صرف یوسف کہہ دیتے یہ میرا بچہ ہے۔

☆۴۔عیسیٰ علیہ السلام کا لقب روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہوا کیونکہ آپ کلمہ کن سے پیدا

Marfat.com

ہوئے۔

☆۵۔قرآن پاک نے آپ کی والدہ کا قول بار بار نقل فرمایا ولم یمسسنی بشر مجھے مرد نے چھوا ہی نہیں اگر نکاح ہو چکا تھا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں۔

☆۶۔حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا جنگل میں جا کر وضع حمل سے فارغ ہوئیں اگر یوسف کی بیوی ہوتیں تو اس قدر مشقت اٹھانے کی کیا ضرورت تھی (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۴۲۴) لہٰذا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ حضرت مریم یوسف نجار کے نکاح میں آئی تھیں یہ قرآن پر افتراء ہے۔

سیّدہ مریم رضی اللّٰہ عنہا کا وصال

حضرت عیسیٰ علٰی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ و التسلیم کی پیدائش سکندر کے فتح بابل کے پینسٹھ سال بعد ہوئی اور تیس سال کی عمر میں آپ پر وحی آئی اور تینتیس سال کی عمر میں رمضان المبارک کی ستائیسویں شب یعنی شبِ قدر میں آپ آسمان پر تشریف لے گئے آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے بعد چھ سال زندہ رہیں اس حساب سے حضرت مریم رضی اللّٰہ عنہا کی عمر مبارک باون سال ہوئی (تفسیرِ نعیمی ج ۳ ص ۴۴۹) واللّٰہ ورسولہ اعلم بالصواب

۲۹ جمادی الاوّل ۱۴۴۷ھ

۲۰۰۶ء

شبِ منگل

Marfat.com

ماخذ و مراجع

ازمحرم علی قادری (متعلم بادامی مسجد)

الف

۱- احکام القرآن، احمد بن علی ابو بکر رازی، امام الجصّاص، متوفی ۳۷۰ھ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۲- ارأۃ الادب لفاضل النسب، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، قاسمیہ برکاتیہ، حیدرآباد۔

۳- ازالۃ الخفاء، قطب الدین شاہ ولی اللہ، محدّثِ دہلوی، متوفی ۱۱۷۶ھ، نور محمد کارخانہ، کراچی۔

۴- اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ابی الحسن علی بن محمد الجزری، ابن الاثیر، متوفی ۶۳۰ھ، بیروت۔

۵- اشعۃ اللمعات، عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق، متوفی ۱۰۵۲ھ، مکتبہ مجیدیہ، ملتان۔

۶- الاصابہ، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، امام حافظ، متوفی ۸۵۲ھ، بیروت، لبنان۔

۷- اعتقادالاحباب، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۸- اکمال، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، خطیب محدّث، من علماء القرن الثامن الہجری، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۹- انوارالبشارۃ، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

ب

۱۰- البدایہ والنہایہ، عمادالدین ابن کثیر، مورّخ، متوفی ۷۷۴ھ، بیروت، لبنان۔

۱۱- برطانوی مظالم، عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، فاضل، فرید بک اسٹال، لاہور۔

۱۲- برکات السراج لحل اصول السراجیہ، نصراللہ رضوی، استاذ دام ظلّہ، ضیاء القرآن، لاہور۔

۱۳- بہار شریعت، امجد علی اعظمی، صدرالشریعہ مفتی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

Marfat.com

ث

۱۴- تاریخ طبری مترجم، ابوجعفر محمد بن جریر، امام طبری، متوفی ۳۱۰ھ، نفیس اکیڈمی، کراچی۔

۱۵- تجلی المشکوۃ، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، مرکزی مجلس رضا، لاہور۔

۱۶- ترجمۂ شاہجہانپوری، عبدالحکیم شاہجہانپوری، فاضل ادیب شہیر، فرید بک اسٹال، لاہور۔

۱۷- تفسیر القرآن العظیم، عمادالدین ابن کثیر، مورّخ، متوفی ۷۷۴ھ، بیروت، لبنان۔

۱۸- تہذیب التہذیب، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، امام حافظ، متوفی ۸۵۲ھ، داراحیاء التراث العربی۔

ج

۱۹- جامع ترمذی، محمد بن عیسٰی، امام ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۰- جلالین، محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم علی وعبدالرحمٰن بن ابوبکر جلال الدین، جلال الدین محلّی وامام سیوطی، متوفی ۸۶۴ھ و۹۱۱ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۲۱- الجوہرۃ النیّرہ، ابوبکر بن علی بن محمد، حدّادیمنی، متوفی ۸۰۰ھ، مکتبہ حقّانیہ، ملتان۔

ح

۲۲- حاشیۂ اشعت اللمعات، امیر علی، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان۔

۲۳- حاشیۂ ترمذی، [illegible]، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۴- حاشیۂ جلالین، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۲۵- حاشیۂ ہدایہ، محمد عبدالحی لکھنوی، علّامہ، متوفی ۱۳۰۴ھ، ضیاء القرآن، لاہور۔

۲۶- حدائق بخشش، الشاہ احمد رضا بریلوی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، ضیاء الدّین پبلی کیشنز، کراچی۔

۲۷- حسنات، ابوالحسنات محمد احمد قادری، علّامہ سیّد، متوفی ۱۳۸۰ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

۲۸- حلبی کبیر، ابراہیم حنفی، امام شیخ، متوفی ۹۰۶ھ، سہیل اکیڈمی، لاہور۔

۲۹- حلیۃ الاولیاء، ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، امام حافظ، متوفی ۴۳۰ھ، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

Marfat.com

خ

۳۰- خازن، علاؤالدین علی بن محمد بغدادی، مفسّر، متوفی ۷۲۵ھ، بیروت، لبنان۔

۳۱- خزائن العرفان، سیّد نعیم الدین مرادآبادی، صدرالافاضل، متوفی ۱۹۴۸ء، مکتبہ رضویہ، کراچی۔

۳۲- خصائص کبریٰ، امام جلال الدین سیوطی، امام سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، مکتبہ حقّانیہ، پشاور۔

د

۳۳- درمنثور، عبدالرحمٰن بن ابوبکر جلال الدین، امام سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ، منشورات آیۃ اللہ، ایران۔

ذ

۳۴- ذوقِ نعت، حسن رضا خان، استاد زمن، متوفی ۱۳۲۶ھ، ضیاءالدین پبلی کیشنز، کراچی۔

ر

۳۵- ردالرفضہ، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۳۶- رسالۂ امیر معاویہ، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، نوری کتب خانہ، گنج بخش، لاہور۔

۳۷- رسالۂ مبارکہ الکلام المقبول، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

۳۸- روح البیان، اسماعیل حقّی، علاّمہ مفسّر، متوفی ۱۱۳۷ھ، مکتبہ غفاریہ، کانسی روڈ، کوئٹہ۔

۳۹- روح المعانی، ابوالفضل شہاب الدین سیّد محمود، آلوسی بغدادی، متوفی ۱۲۸۰ھ، مکتبہ حقّانیہ، ملتان۔

ز

۴۰- زجاجۃ المصابیح، ابوالحسنات سیّد عبداللہ، محدّثِ دکن، فرید بک اسٹال، لاہور۔

س

۴۱- سراجی، محمد بن عبدالرشید، شیخ سراج الدین، متوفی ۶۰۰ھ، ضیاءالقرآن، لاہور۔

۴۲- سلطنت مصطفیٰ، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

Marfat.com

۴۳- سنن ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، امام ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ، مجتبائی، لاہور۔

۴۴- سنن ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام داؤد، متوفی ۲۷۵ھ، مکتبہ حقانیہ، ملتان۔

۴۵- سنن نسائی، احمد بن شعیب بن علی بن بحر، امام نسائی، متوفی ۳۰۳ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۴۶- سوانح کربلا، سیّد نعیم الدین مرادآبادی، صدرالافاضل، متوفی ۱۹۴۸ء، شبیر برادرز، لاہور۔

ص

۴۸- صاوی علی تفسیر الجلالین، احمد بن محمد، فقیہ عارف باللہ، متوفی ۱۲۴۱ھ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔

۴۹- صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل، امام بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵۰- صحیح مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، امام مسلم، متوفی ۲۶۱ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵۱- الصواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، امام علاّمہ، متوفی ۹۷۴ھ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان۔

ط

۵۲- طبری ابوجعفر محمد بن جریر، امام طبری، متوفی ۳۱۰ھ، دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان۔

۵۳- طبقات ابن سعد، محمد بن سعد، حافظ، متوفی ۲۳۰ھ، بیروت، لبنان۔

۵۴- طیب الوردہ، ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری، علاّمہ، متوفی ۱۳۸۰ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

ع

۵۵- عمدۃ القاری، بدرالدین محمود بن احمد عینی، امام محدّث، متوفی ۸۰۰ھ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

ف

۵۶- فتاوی رضویہ، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۵۷- فتح الباری، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، امام حافظ، متوفی ۸۵۲ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۵۸- فضائل صحابہ واہل بیت، شاہ تراب الحق قادری، علاّمہ سیّد، افکار اسلامی، اسلام آباد۔

۵۹- فیوض الباری شرح بخاری، سیّد محمود رضوی، مفتی، متوفی ۱۹۹۹ء، ابوالبرکات اکیڈمی، لاہور۔

Marfat.com

۶۰- فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان، فیض احمد اویسی، علامہ، مکتبہ اویسیہ، بہاولپور۔

ق

۶۱- القدوری، ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر، امام، ۴۲۸ھ، ضیاء العلوم، راولپنڈی۔

۶۲- قرطبی ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری، امام قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۳- قصیدہ بردہ شریف، محمد بن سعید، امام بوصیری، متوفی ۶۹۵ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

ک

۶۴- کشف المحجوب، محمد علی ہجویری، داتا گنج بخش، متوفی ۴۶۵ھ، اسلام گنج، لاہور۔

۶۵- کنزالایمان، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبہ امجدیہ رضویہ، کراچی۔

م

۶۶- مدارج النبوۃ مترجم، عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق، متوفی ۱۰۵۲ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

۶۷- مدارک، عبداللہ بن احمد بن محمود، امام نسفی، متوفی ۸۰۱ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۶۸- مراۃ المناجیح، احمد یار خان، حکیم الامّت، مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

۶۹- مرقاۃ المفاتیح، علی بن سلطان محمد القاری، علامہ امام، متوفی ۱۰۱۴ھ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

۷۰- مسند امام احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، امام حنبل، متوفی ۲۴۱ھ، دارصادر، بیروت، لبنان۔

۷۱- مشکوۃ المصابیح، ولی الدین محمد تبریزی، من علماء القرن الثامن الہجری، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۷۲- مفاتیح الغیب، فخر الدین رازی، امام، متوفی ۶۰۶ھ، بیروت، لبنان۔

۷۳- مطالع المسرات، محمد المہدی بن احمد بن علی بن یوسف، امام فاسی، متوفی ۱۱۰۹ھ، مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر۔

۷۴- مظہری، ثناء اللہ پانی پتی، قاضی، متوفی ۱۲۲۵ھ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

۷۵- معالم التنزیل، حسین بن مسعود، محی السنہ، متوفی ۵۱۶ھ، دارالفکر، بیروت، لبنان۔

Marfat.com

ن

۷۶- نزہۃ القاری، شریف الحق امجدی، مفتی، متوفی ۱۴۲۱ھ، برکاتی پبلیشرز، کراچی۔

۷۷- نعیمی، احمد یار خان، حکیم الامّت مفتی، متوفی ۱۳۹۱ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

۷۸- نفی الفئی، الشاہ احمد رضا برکاتی، امام اہلسنّت، متوفی ۱۳۴۰ھ، ضیاء الدّین پبلی کیشنز، کراچی۔

۷۸- نووی علی المسلم، ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، امام محدث، متوفی ۶۷۶ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

و

۷۹- وقار الفتاویٰ، وقار الدین رضوی، مفتی، متوفی ۱۴۱۳ھ، بزمِ وقار الدین، کراچی۔

ہ

۸۰- ہدایہ شریف، علی بن ابوبکر مرغینانی، امام برہان الدین، متوفی ۵۹۳ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

شیعہ کتب

۸۱- حیات القلوب ترجمہ سیرت رسول (جلد دوم)، باقر مجلسی، مترجم بشارت حسین، مکتبہ زینبیہ، یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

۸۲- نہج البلاغۃ مترجم، حصہ اول، ذیشان حیدر جوادی، محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ، کراچی۔

Marfat.com

تعارف دار العلوم صادق الاسلام

دار العلوم صادق الاسلام ٹرسٹ اہلسنّت و جماعت کی خالص دینی و مذہبی درسگاہ ہے۔ دار العلوم کے بانی و مہتمم و مینجنگ ٹرسٹی نبیرۂ صدر الشریعہ بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ ہیں جن کا تعارف محتاج بیان نہیں۔ مسلکِ اعلی حضرت کے سچے علمبر دار اور پاسبان ہیں ستمبر ۱۹۸۵ء سے دار العلوم امجدیہ میں درس و تدریس اور فروری ۱۹۸۶ء سے جامع مسجد امجدی رضوی میں امامت و خطابت کی خدمات انجام دے رہے ہیں اس کے علاوہ دار العلوم امجدیہ ہی میں ۱۹۸۶ء تا ۲۰۰۳ء فتویٰ نویسی بھی کرتے رہے۔ درسِ نظامی، عقائد و مسائل اور دیگر بہت سی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں دن میں طالبات کو بھی پڑھاتے ہیں غرض خانوادۂ صدر الشریعہ کا یہ چشم و چراغ اپنی گوں نا گوں مصروفیات کے باوجود دار العلوم صادق الاسلام میں بھی دار الافتاء اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہے۔

الحمد للہ دار العلوم میں طلبہ و طالبات کی تعداد تقریباً چار سو (400) ہے اس کثیر تعداد کے لئے درسِ نظامی، تجوید و قرأت، حفظ، ناظرہ کے مدرسین و معلمات نہایت انہماک کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ادارہ مثالی خدمات انجام دے رہا ہے یہ حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی کی محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ دار العلوم صادق الاسلام نے انتہائی قلیل مدت میں غیر معمولی ترقی اور شہرت حاصل کی۔ دار العلوم صادق الاسلام کا تعلیمی سال 10 شوال سے شروع ہوتا ہے اور 25 شعبان کو ختم ہوتا ہے جبکہ درجۂ حفظ و ناظرہ کی تعلیم 25 رمضان المبارک تک جاری رہتی ہے۔

ادارہ مندرجہ ذیل سرگرمیاں انجام دے رہا ہے

(۱) **امجدی دار الافتاء:** عوامِ اہلسنّت کے شرعی مسائل کے حل کے لئے امجدی دار الافتاء بھی قائم ہے حضرت علامہ مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی خود دار الافتاء کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ دار الافتاء کے اوقات ہر اتوار صبح 9:00 تا دن 12:00 بجے ہیں۔

Marfat.com

(۲) **درس نظامی (پانچ سالہ عالم کورس)** : یہ کورس خصوصاً ان حضرات کے لئے ہے جو دن میں روزگار کی وجہ سے مصروف رہتے ہیں اور دینی تعلیم کا شوق بھی رکھتے ہیں ادارہ نے ان حضرات کے لئے خصوصاً رات 8:30 تا 11:30 کلاس کا اہتمام کیا ہے اس کے علاوہ صبح 8:00 تا 12:00 بھی درسِ نظامی کی کلاس ہوتی ہے۔

(۳) **کلیۃ البنات الامجدیۃ (چار سالہ عالمہ کورس)**: کلیہ کا بنیادی مقصد اہلسنّت کی خواتین کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا ہے کلاس کا وقت صبح 9:00 تا دوپہر 1:00 تک ہے۔

(٤) **حفظ (برائے طلباء)**: حفظ کی کلاس صبح 8:00 تا 12:00، دن 2:00 تا 4:30 بجے ہے شعبۂ حفظ میں بچوں کی رہائش کا بھی انتظام ہے جن کا قیام وطعام، علاج معالجہ ادارہ برداشت کرتا ہے۔

(٥) **ناظرہ (برائے طلباء)**: دارالعلوم صادق الاسلام میں ناظرہ کی کلاس صبح و دوپہر دو شفٹوں میں ہورہی ہے کلاس کے اوقات صبح 8:00 تا 10:30 اور دوپہر 2:00 تا 4:30 ہیں۔

(٦) **حفظ (برائے طالبات)**: طالبات کے لئے حفظ کی کلاس کا بھی انعقاد کیا گیا ہے جس کا وقت صبح 8:00 تا 12:00 اور دن 2:00 تا 4:00 بجے ہے۔

(۷) **ناظرہ (برائے طالبات)**: ناظرہ کی کلاس کے اوقات صبح 8:00 تا 10:00 اور دن 2:00 تا 4:00 بجے ہے۔

۸) **تجوید (برائے طلباء)** : تجوید کی کلاس رات بعد نمازِ عشاء منعقد کی جاتی ہے جس کا دورانیہ ایک گھنٹہ ہے۔

الداعی: اراکین دارالعلوم صادق الاسلام

---------- ☆☆☆☆☆☆ ----------

Marfat.com

تعاون کی اپیل

☆ مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے دارالعلوم میں کتابیں وقف کریں۔

☆ دارالافتاء کے لئے کمپیوٹر، پرنٹر اور scanner عطیہ کریں

☆ طالبات کے لئے سلائی مشین وغیرہ وقف کریں۔

☆ طالبات کے لئے علیحدہ پلاٹ کی خریداری میں حصہ لیں۔

☆ رہائشی طلبہ کے لئے بستر وغیرہ دیکر تعاون کریں۔

☆ ایک طالبِ علم پر ماہانہ خرچ 1000 روپیہ سے کفالت کریں۔

☆ فی طالب علم کھانے کا یومیہ خرچ 30 روپیہ سے کفالت کریں۔

☆ ایک مدرس کا وظیفہ 3500 یا 4000 روپیہ کی ذمہ داری لیں۔

رابطہ

دارالعلوم صادق الاسلام

10/483 لیاقت آباد کراچی، فون: 4923804

Marfat.com

Marfat.com

اعظمی پبلشرز

دارالعلوم صادق الاسلام ۱۰/۴۸۳ لیاقت آباد کراچی

Marfat.com